

حدائق الصالحین

شرح اردو

زاد الطالبین

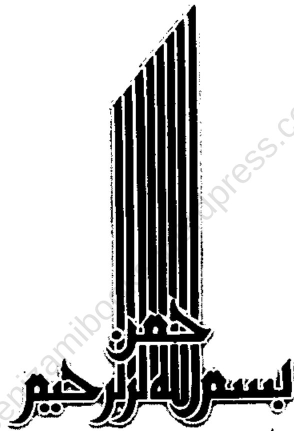
تالیف

حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا محمد اسلم زاہد





حدائق الصالحین اردو شرح زاد الطالبین

حدائق الصالحین

اردو شرح

زاد الطالبین

◉ صرفی تحقیق
◉ لغوی تحقیق
◉ نحوی تراکیب
◉ ترجمہ بمطابق ترکیب
◉ مختصر مگر جامع تشریح
◉ ہر نوع کے شروع میں نحوی فوائد
◉ مطالب احادیث سے مأخوذ عنوانات
◉ وفاق المدارس کے دس سالہ سوالات

تالیف مولانا محمد عاشق الٰہی البرنیؒ
ترجمہ و شرح مولانا حافظ محمد اسلم زاہد

مکتبہ خلیل
یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 37321118

یہ کتاب عبدالوحید اشرفی مالک مکہ کتاب گھر
کی خصوصی اجازت سے شائع کی

نام کتاب .... حدائق الصالحین اُردو شرح زادالطالبین

تالیف .... مولانا حافظ محمد اسلم

باہتمام .... معاذ حسن

اشاعت .... اکتوبر 2011ء

طابع .... گنج شکر پرنٹرز۔ لاہور

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دینی و دیگر علمی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لئے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور طباعت سے قبل کوشش کی جاتی ہے کہ نشاندہی کی جانے والی جملہ غلطیوں کی بروقت تصحیح کردی جائے۔ اس کے باوجود غلطیوں کا امکان باقی رہتا ہے۔

لہٰذا قارئین کرام سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ علمی غلطیوں کی نشاندہی کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح ہوسکے۔ نیکی کے اس کام میں تعاون کرنا صدقہ جاریہ کے مترادف ہے۔ (ادارہ)

ملنے کے پتے

اسلامی کتاب گھر خیابان سرسید، راولپنڈی
مکتبہ رشیدیہ، کمیٹی چوک راولپنڈی
عثمان دینی کتب خانہ، تبلیغی مرکز مانسہرہ
مکتبہ المعارف، قصہ خوانی بازار پشاور
اسلامیہ کتب خانہ، گامی اڈہ ایبٹ آباد
مکتبہ رحیمیہ اُردو بازار کراچی

اشرف بک ایجنسی کمیٹی چوک، راولپنڈی
مدنی کتب خانہ، تبلیغی مرکز مانسہرہ
مکتبہ امینیہ، حسن ابدال
مکتبہ علمیہ، اکوڑہ خٹک
مکتبہ عثمانیہ، ہری پور
ادارۃ الرشید کراچی

فہرست

الباب الاوّل

اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِیَّةُ

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْهَا

نَوْعٌ اٰخَرُ مِّنْهَا

اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِيَّةُ الَّتِيْ دَخَلَتْ عَلَيْهَا حَرْفُ اِنَّ

اِنَّمَا

اَلْجُمْلَةُ الْفِعْلِيَّةُ ❶

اَلْجُمْلَةُ الْفِعْلِيَّةُ ❷

نَوْعٌ اٰخَرٌ مِنَ الْجُمْلَةِ الْفِعْلِيَّةِ وَهُوَ مَافِي اَوَّلِهِ لَاالنَّافِيَةُ

صِيَغُ الْاَمْرِ وَالنَّهْيِ

لَيسَ النَّاقِصَة

الشَرط وَالجَزاءُ

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْهُ

ذِکْرُ بَعْضِ الْمُغِیْبَاتِ

الباب الثانی
فِی الْوَاقِعَاتِ وَالْقَصَصِ وَفِیْهِ اَرْبَعُوْنَ قِصَّةً



بسم اللہ الرحمن الرحیم

افتتاحیہ

رب کریم کا شکر ہے کہ ہم آپ کے ہاتھوں تک ایسی کتاب کی با مقصد (اور ضروریاتِ تدریس کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دی گئی) شرح پہنچانے کا شرف حاصل کررہے ہیں۔ جس کا تعلق حضور نبی کریم ﷺ کے اقوال وافعال سے ہے۔

"زاد الطالبین" جیسی بنیادی کتاب کی شرح کے لیے ہم نے اپنے مخلص دوست مولانا محمد اسلم زاہد (مدرس بیت العلوم لاہور) کی خدمات حاصل کیں جنہیں سال ہا سال سے اس مجموعہ احادیث کی تدریس کا تجربہ حاصل ہے اور تصنیف وتالیف کا بھی عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔ موصوف نے تعلیمی وانتظامی مصروفیات کے ساتھ ساتھ اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ جس پر ادارہ اظہار تشکر کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جزاہم اللہ تعالیٰ

فخر المدرسین مولانا احسان الٰہی صاحب مدظلہ نے مسودہ ملاحظہ فرما کر نحوی فوائد کی تصحیح کی۔ مولانا محمد ریاض صاحب مدظلہ نے نہایت عرق ریزی سے نظر ثانی کا کام سرانجام دیا۔ باری تعالیٰ جملہ معاونین کو اپنے شایانِ شان اجر عطا کرے۔ آمین

"حدائق الصالحین" کی صورت میں ماہرین تعلیم کی محنت کا نچوڑ آپ کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ امید ہے کہ طلبا عظام اور اہل ذوق کو یہ کاوش پسند آئے گی ہم اس کتاب سے متعلق ان کی حقائق پر مبنی علمی آراء کے منتظر رہیں گے تاکہ اگلی اشاعت میں ان آراء کی روشنی میں اصلاح کی جاسکے۔ رب العزت کے حضور دعا ہے کہ اس محنت کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین بجاه النبی الکریم علیه الصلوٰة والتسلیم۔

والسلام

میاں عبدالوحید اشرفی

مدیر: دارالھدیٰ پبلشرز، اردو بازار، لاہور

ایک نئی شرح کی ضرورت کیوں؟

جس طرح درس نظامی میں اساتذہ کرام نے بڑے غور وفکر کے بعد علمی ضروریات کے لحاظ سے کتابوں کو شامل نصاب کیا ہے۔

اسی طرح ''ثانویہ عامہ'' کے طلباء وطالبات کے لیے زاد الطالبین من کلام رسول رب العالمین کو خاص مقاصد کے لیے منتخب کیا ہے۔ ہماری ناقص رائے میں وجوہات یہ ہیں۔

① عربی سے اردو ترجمہ کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔ اس لیے مصنف رحمہ اللہ نے پہلے چھوٹے چھوٹے جملوں والی احادیث لکھی ہیں۔

② عربی جملوں کی ترکیب کا طریقہ جو نحو کی کتابوں میں سکھایا جاتا ہے اس کی مشق ہو جائے۔ چنانچہ اس سے پہلے ''شرح مائۃ عامل'' میں کچھ تراکیب کرائی جاتیں تھیں' پھر دیگر کتب میں یاد دہانی کے لیے کہیں کہیں اجراء کرادیا جاتا تھا۔ اس کتاب کو خاص طور پر اجراء کی غرض سے شامل کیا گیا۔

③ ترکیب اور ترجمہ میں مطابقت۔

مدارس میں صرف ونحو کے مسائل حل کرنے کے لیے بڑی محنت کروائی جاتی ہے لیکن اردو ترجمہ کی صلاحیت نہ ہو سکے تو سب کچھ لا حاصل ہے۔ اسی غرض کے لیے تعریف وترکیب کے ساتھ ساتھ ترجمہ کی مشق بہت ضروری تھی جس کے لیے اس مختصر مگر جامع کتاب کو چُنا گیا۔

④ چوتھا اور اہم مقصد یہ ہے کہ احادیث طیبہ یاد کرنے کا ذوق پیدا ہو۔

ان ہی مقاصد کے حصول کے لیے طویل بحثوں سے بچتے ہوئے ایک مختصر با مقصد شرح آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ جس میں مطلوبہ اہداف کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

(ترجمہ کی صلاحیت)

عربی ترجمہ کی صلاحیت پیدا کرنے کے لیے تحت اللفظ کو ترجیح دی ہے، کیونکہ با محاورہ ترجمہ میں یہ ضرورت پوری نہیں ہوتی۔ پھر کوشش کی ہے کہ تمام مرکبات اضافی، توصیفی وغیرہ الگ الگ رہیں، جہاں مفہوم تک پہنچنے کے لیے کچھ ضرورت پڑی، وہاں زائد الفاظ قوسین میں دے دیے گئے ہیں۔

اساتذہ اسی انداز سے ترجمہ کی مشق کروائیں جب خوب صلاحیت پیدا ہو جائے تو با محاورہ بھی کروا دیا جائے۔

ترکیب: یہ خاص مقصد ہے اس کتاب کا۔ اس کے حصول کے لیے ہر عنوان کے تحت احادیث سے پہلے ایک نوٹ لکھ دیا گیا ہے۔ جس میں نحوی قواعد کی مختصر وضاحت کر دی گئی ہے۔

لیکن یہ قواعد کی چند سطور محترم اساتذہ کرام کی توجہ کے لیے ہیں خاطر خواہ فائدہ اسی میں ہے کہ زیر درس نحوی کتب کے حوالے سے بات کی جائے اور ان قواعد کا اجراء ان احادیث طیبہ میں کرایا جائے۔

(ترجمہ و ترکیب میں مطابقت)

مثلاً جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ اس کے معانی میں ہے، ہوں، ہو وغیرہ الفاظ استعمال ہوں گے۔ جملہ شرطیہ میں جزاء کے معنی میں ''تو'' یا ''پس'' کا لفظ استعمال ہوگا۔ بعض جگہ الف لام بمعنی الــــذی اسم موصول ہے۔ اسی طرح مرکب توصیفی، اضافی، عطفی وغیرہ کے خاص معنی ہیں جن کی جھلکیاں آپ اس کتاب میں محسوس کریں گے۔

④ ہر حدیث شریف کے مفہوم کے مطابق عام فہم عنوان لکھ دیا گیا ہے جس سے پیغام رسالت ﷺ کو سمجھنے اور بیان کرنے میں آسانی ہو۔ اساتذہ کرام چند اسباق عنوانات کے ساتھ پڑھا دیں تو ذہین طلبہ جلد اور عام طلبہ بدیر خود عنوانات تیار کرنا شروع کر دیں گے۔ تقریر و تحریر میں عنوان بنانے کی صلاحیت بہت کام آتی ہے۔

خصوصاً امتحانی پرچوں میں ایک خاص کام یہی ہے کہ سوالنامے میں مطلوبہ جوابات کو مناسب عناوین کے تحت لکھا جائے۔

⑤ مختصر ''حل لغات'' طلبہ کی استعداد کے مطابق جتنی یاد کرواسکیں بہتر ہیں۔ لیکن ایک بار جو الفاظ حل ہو جاتے ہیں دوبارہ کتاب میں ان کی ''لغوی تحقیق'' نہیں دی گئی بلکہ نئے الفاظ کو جگہ دی گئی ہے۔

⑥ یہ دعویٰ تو نہیں ہے کہ عربی سے اردو کا حق ادا کر دیا گیا ہے تاہم کوشش رہی ہے۔ عربی کا ترجمہ عربی الفاظ کے بجائے اردو ہی سے ہو۔

مثلاً چند الفاظ لکھے جاتے ہیں۔

عربی الفاظ	عربی میں ترجمہ	خالص اردو
طَلَبَ	طلب کرنا	حاصل کرنا
اَفْضَلُ	افضل	بہترین یا بہتر
اَقْرَبُ	سب سے قریب	سب سے نزدیک
فَرِیْضَةٌ	فرض	ضروری
مَنْ جَاهَدَ	جو مجاہدہ کرے	محنت/کوشش کرے
طَاعَةٌ	اطاعت	فرمانبرداری/بات ماننا
تَقْوٰی	تقویٰ	ڈرنا/بچنا
دَعَا	دعوت دی	بلایا

اس اسلوب کو حضرات اساتذہ کرام اپنائیں گے تو ان کے انداز تدریس کی ایک خاصیت ہوگی۔

محترم اساتذہ کرام! آج ہم میڈیا کے دورِ حکومت میں سانس لے رہے ہیں۔ ہمارے طلبہ میں تحریر و تقریر کا ذوق پیدا نہ ہوا تو اس پُرفتن سیلاب کا منہ بند کرنا بہت مشکل ہے۔ اس لیے اگر آپ نے کچھ توجہ دلا دی تو یہ پوری امت کے لیے مفید ہوگی

طلبہ کو اس کتاب سے ایک ہی موضوع پر احادیث کی نشان دہی کا دلچسپ کام دے دیا جائے اور پھر امتحان بھی لیا جائے تو بڑا مفید سلسلہ ہوگا۔ مضمون کا عنوان دے کر طلبہ سے احادیث اور ان کے مطالب لکھوا لیے جائیں تو بہت ہی مفید ہوگا، جس سے آپ کو امتحانات کی تیاری اور ''بزمِ ادب'' کی تیاری میں بھی اعانت ہو جائے گی اور پوری کتاب پر طائرانہ نظر ڈال کر کچھ حاصل کر لینے کی صلاحیت پیدا ہوگی مکمل کتاب پر نظر تب ہی رکھی جا سکتی ہے جب کہ اسے بار بار پڑھنے کا موقعہ مل گیا ہو۔

اگر معاملہ یہ ہو کہ شروع سال میں طویل بحثیں اور اسباق کے ناغے کیے جائیں اور سال کے آخر میں طلبہ و اساتذہ دونوں ہی پریشان ہوں تو پھر ہمارے دیے ہوئے مشوروں سے ہی کیا، کسی بھی طریقہ سے پوری طرح مستفید ہونا مشکل ہو جائے گا۔ اس کتاب کو حل کروانے کے لیے مجرب انداز تدریس (جو مختلف کامیاب مدرسین کا دیکھا گیا) لکھا جا رہا ہے جس سے بڑے فائدے کی امید ہے۔

(۱) پہلے پوری کتاب کا صرف ترجمہ یاد کروایا جائے۔ اس دوران صرفی تحقیق اور لغوی حقائق واضح کر کے یاد کروا دیے جائیں۔ (۲) بعد ازاں دوہرائی کے ساتھ روزانہ ایک حصہ میں سے مکمل ترکیب کی بجائے صرف جار، مجرور، مرکب اضافی وتوصیفی وغیرہ کی الگ الگ پہچان کرا دی جائے۔ (۳) تیسری مرتبہ تشریح اور عنوانات کے ساتھ ساتھ مکمل ترکیب کروا دی جائے۔ (۴) ترکیبوں کے دوران عبارت پڑھا کر یہ سوالات ضرور کیے جائیں۔ فلاں لفظ مجرور کیوں۔ منصوب ومرفوع کیوں ہے؟ اس طرح یا اسی سے ملتے جلتے طریقہ تدریس سے کتاب کے مقاصد پورے ہوں گے اور طلباء بڑی سہولت کے ساتھ کتاب حل کر سکیں گے، فن حدیث میں دلچسپی پیدا ہوگی اور ترقی علم وعمل کی راہیں کھلیں گی اور یہ مدرس کے سبق کی ایک خاصیت بھی ہوگی۔

ملاحظات: حواشی کیونکہ پہلے سے اصل کتاب میں موجود ہیں اس لیے بے ضرورت کتاب بڑی کرنا مناسب نہ سمجھا گیا۔ جس سے کتاب کی قیمت بھی کم رہے گی۔
قصص کی طوالت کے پیش نظر ان کی تراکیب نہیں لکھی گئیں اس کی تین وجوہ

ہیں۔(۱) کتاب ضخیم نہ ہو۔(۲) کتاب کے اکثر حصے کی ترکیبیں ہو جانے کے بعد خود طلبہ میں ترکیبوں کی صلاحیت پیدا ہو جانی چاہیے جس سے آگے آنے والے ''واقعات وقصص'' کی تراکیب خود کرسکیں۔(۳) اکثر و بیشتر مدارس میں صرف ''قصص'' تک تراکیب کرائی جاتی ہیں۔

(۶) تشریح مختصر رکھی گئی ہے۔تا کہ طلبہ ''حل عبارت'' ہی میں اپنی صلاحیتیں صرف کریں جس مقصد کے لیے یہ کتاب شامل نصاب کی گئی ہے۔

محترم اساتذہ! ان معروضات کے ساتھ ساتھ اپنی کم علمی و بے مائیگی کا احساس بھی کچھ کم نہیں ہے اقوال رسول اللہ ﷺ پر کام کرنے میں بڑی احتیاط ہونی چاہیے۔ تاہم اپنی بچت کے لیے اکابر کی تشریحات کا دامن آخر تک تھامے رکھا۔

آخر میں اپنے محترم مدرسین ومستفدین سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ کہ وہ جہاں اپنے لیے رب العزت سے دعا مانگیں ساتھ ایک بے علم وعمل ناچیز اور اس کے اساتذہ ووالدین اور ناشرین ومعاونینِ کتاب کو یاد رکھیں۔

مین بازار راجگڑھ۔لاہور

۱۰ شعبان ۱۴۲۴ھ

والسلام

محمد اسلم زاہد (مرتب)

مدرس بیت العلوم۔۔۔۔لاہور

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات

نام: عاشق الٰہی البرنی بلند شہری، مہاجر مدنی

بلند شہری۔ مصنف کے پیدائشی ضلع کی طرف نسبت ہے ''البرنی'' مصنف کے پیدائشی ضلع کا پُرانا نام ہے۔ اس لیے عربی تالیفات میں ''البرنی'' اور اردو تالیفات میں بلند شہری تحریر فرمایا۔

بعد میں حضرت نے مدینہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں مہاجرت کی سعادت حاصل کی اس لیے فرمایا کرتے تھے: ''مدینہ منورہ میں تمر برنی ہوتا ہے اس لیے البرنی بمعنی المدنی محلول کرلیا ہے''۔

اسی مہاجرت کی نسبت سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو ''مہاجر مدنی'' بھی لکھ دیا گیا ہے۔

والد صاحب: کا نام محمد صدیق اور دادا کا نام اسد اللہ تھا۔

مولد: موضع ''بسی'' ڈاکخانہ بگراسی ضلع بلند شہر یوپی (انڈیا)

سن پیدائش: ۱۳۴۳ھ ہے جو خود ہی اندازے سے مقرر فرمائی۔

ابتدائی تعلیم: بارہ سال کی عمر میں قرآن کریم مختلف اساتذہ سے پڑھتے ہوئے مولانا قاری محمد صادق صاحب سے مکمل کیا۔ اور ان ہی سے فارسی اور ابتدائی صرف ونحو کی تکمیل کی۔

ثانوی تعلیم: ۱۳۵۶ھ میں علم کی پیاس حضرت کو مدرسہ قادریہ حسن پور ضلع مراد آباد (انڈیا) لے گئی۔ جہاں مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ کے خلیفہ مجاز مولانا ولی محمد اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خاص مولانا عبد العزیز جیسے جبال علم کی زیر نگرانی علم دین حاصل کیا۔

اسی مراد آباد میں علم وعرفان کا ایک اور چشمہ مدرسہ امدادیہ کے نام سے بہتا نظر آیا تو حضرت نے نور الانوار تک کتب کی تعلیم مذکورہ مدرسہ میں حاصل کی۔

پھر شوال ۱۳۶۵ھ میں مدرسہ خلافت علی گڑھ میں دو سال رہ کر مولانا فیض الدین بلخی ﷫ کی سرپرستی میں میبذی اور ہدایہ اولین تک تعلیم کا ذوق پورا کیا۔

اعلیٰ تعلیم: ۱۳۷۰ھ میں مظاہر العلوم سہارنپور کا رخ فرمایا۔ اور ہدایہ اخیرین توضیح تلویح وغیرہ اہم کتابیں مولانا محمد زکریا قدوسی ﷫، مولانا اسعد اللہ کشمیری جیسے ماہرین علوم عقلیہ ونقلیہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کر کے پڑھیں۔

یہاں آپ کو مولانا محمد زکریا کاندھلوی ﷫، مولانا عبد الرحمٰن ﷫ کاملپوری جیسے اساطین علم میسر آئے، اس لیے دورۂ حدیث تک یہیں مقیم رہ کر علوم اسلامیہ میں مہارت حاصل کی۔

بیعت: دوران درس حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ سے صوفیاء اور تصوف کے متعلق گفتگو سنی تو ان ہی سے بیعت کی درخواست کی، قبولیت کے بعد ان ہی کے زیر سایہ سلوک کی منازل طے کیں۔

گویا شریعت اور طریقت کے دونوں چشموں سے سیرابی اسی ادارے میں مل گئی۔

تدریس: دہلی۔ بستی نظام الدین۔ اور میوات کے مختلف مدارس میں طلبہ علم دین کو مستفید کرنے کے بعد مفتی اعظم ﷫ پاکستان کی طلب پر دار العلوم کراچی میں تشریف لائے اور بارہ سال طلبہ کو میراث نبوت تقسیم کرنے کے ساتھ ساتھ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کے حکم پر ان کی نیابت میں افتاء کا کام بڑے احسن انداز میں کیا۔

دار العلوم کراچی کے شب وروز

مولانا سلیم اللہ خاں صاحب مدظلہ العالی شیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ نے مولانا عاشق الٰہی ﷫ کے متعلق حضرت مفتی محمد شفیع صاحب ﷫ کی خدمت میں عرض کیا کہ:

''حضرت آپ کو دار العلوم کے لیے قابل اساتذہ کی ضرورت ہے۔ میرے علم میں ہے کہ مولانا عاشق الٰہی صاحب ہندوستان سے پاکستان منتقل ہونا چاہتے

ہیں، کیوں نا آپ انہیں دارالعلوم کے لیے منتخب فرما کر تدریسی خدمات سپرد فرما دیں۔'' منظوری کے بعد ۱۳۸۴ھ میں دارالعلوم سے منسلک ہوگئے۔ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا کے اخلاص، للّٰہیت اور کام کی دھن کی بڑی قدر کی اور اہل پاکستان کو ان کی شخصیت سے بھرپور استفادے کا موقعہ دیا۔

راقم (عالم تصویر میں) وہ منظر کیسے بھلا سکتا ہے: کہ حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب کے دارالافتاء میں داخل ہوئے تو دیکھا دو طرف کتابیں سلیقہ سے رکھی ہیں، سلام و دعا کے بعد کمرے کا جائزہ لینے کا موقعہ ملا تو کہیں افتاء کی فائل پڑی ہے تو کہیں مضمون میں فرق باطلہ کے رد کی تحریر شروع ہے۔ کہیں کتابوں کے مسودات کا انبار ہے اور رات گئے تک افتاء کی تربیت کے لیے علماء اکرام کی ایک جماعت ہے جو اپنے وقت پر خوب استفادہ کر رہی ہے۔ ادھر صبح ہی سے اہل کراچی نے فتاویٰ کے لیے آنا شروع کر دیا، کسی کو زبانی کسی کو تحریری جواب سے مطمئن کر رہے ہیں۔ لیکن یہ نحیف و نزار، خوبصورت، چھدری ڈاڑھی، آنکھوں میں بلا کی ذہانت والا یہ شخص نہ تھکنے کا نام لیتا ہے، نہ کسی کو ڈانٹتا ہے، نہ اپنی عدیم الفرصتی اور آرام کا عذر ہے اور بیک وقت کامیاب مدرس، مفتی اعظم پاکستان کا نائب، مدرس، مشکل و مفید علمی کتابوں کا مصنف، اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود دارالعلوم کے انتظامی امور میں بھی پوری معاونت کر رہا ہے اور خواص و عوام کو اپنے مخصوص و موثر لہجے میں مسند دعوت و ارشاد پر بھی نظر آتا ہے۔ بارہ سال تک اہل پاکستان کو اپنی زبان و قلم سے علمی سیرابی کے بعد مدینہ منورہ جانے کا ارادہ کرلیا اور حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں درخواست کردی۔

ہجرت مدینہ منورہ: ۱۳۹۶ھ میں حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت سے مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی یہاں ان کے استاذ مکرم مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ پہلے سے ہی مقیم تھے ان کی تصانیف میں ہاتھ بٹایا اور ان کی سرپرستی اور ارشادات کی روشنی میں ''انعام الباری فی شرح اشعار البخاری'' اور دیگر مفید کتابیں ترتیب دیں۔

کراچی سے حجاز چلے جانے کے بعد معاشی لحاظ سے تنگی کا دور تھا، لیکن عشقِ

رسالت ﷺ میں انہوں نے سب کچھ برداشت کیا۔ اہل و عیال ابھی دارالعلوم کراچی میں تھے اور وہ جوار رسول ﷺ میں حاضر تھے اور دونوں جگہ بظاہر کوئی ذریعہ معاش نہ تھا۔ وہ ان لوگوں میں سے نہ تھے جو اس شہر میں دنیاوی دولت کے حصول کے لیے جاتے ہیں۔ انہیں تو حرمین کی برکات تڑپا کر لے گئی تھی۔

قیام مدینہ طیبہ

ان کے مدینہ طیبہ جانے کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ برصغیر پاک و ہند کے زائرینِ حرمین اور مقیمینِ حرمین کو ایک ''حنفی مشرب'' مل گیا جہاں سے وہ اپنی علمی پیاس بجھاسکیں۔

چنانچہ حضرت ان پیاسوں سے پوری شفقت سے پیش آتے اور ان کے دینی سوالات کے تسلی بخش جوابات مرحمت فرماتے۔ حجاز مقدس سے یہ زائرین جب لوٹتے تو ایک ہندی عالم باعمل کی محبتوں کے چراغ ان کے دلوں میں روشن ہوتے، اہل عرب علماء میں بھی بہت سے خوش نصیب تھے جو اس عجمی محدث، مفسر اور فقیہہ کی مجلس میں آ کر مستفید ہوتے۔

۱۴۲۰ھ میں راقم الحروف کا مدینہ طیبہ جانا ہوا تو حضرت کے مشاغل کچھ اس طرح تھے۔ وہ حرمین میں رہتے ہوئے پاکستان کے ہر فتنے کے رد کے لیے لکھ رہے ہیں قارئین اہل وطن کو ان کے جانے کا احساس نہیں ہو رہا کچھ وقت تصنیف و تالیف کے لیے مختص ہے۔ اکثر اوقات تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔ اللہ اور رسول ﷺ کے عاشق کے دروازے پر علم دین کے حصول کے لیے عرب و عجم سے طلبہ حاضر ہوتے اور علم و عمل کا درس لیتے ہیں، احقر کو کئی مسائل کی ضرورت محسوس ہوئی ڈاکٹر محمد الیاس فیصل اور دیگر اہل علم سے معلوم ہوا کہ پاک و ہند کے زائرین ہوں یا مدینہ طیبہ کے مقیم سب ہی کو حضرت مفتی عاشق الٰہی صاحب کے فتاوی پر اعتماد ہے۔

کبھی سلوک و معرفت کی مجلس جمتی تو کبھی دعوت و ارشاد کے ذریعہ عشق الٰہی کا

درس دیا جاتا۔غرض شب وروز مخلوق خدا کی آمداوران کی اصلاح کا سلسلہ جاری تھا۔

عام حالات

حضرت پائے کے عالم، مشفق استاذ و مربی اور انتہائی زاہدانہ زندگی گزارنے والے تھے۔ گیارہ ہزار ریال ہدیہ میں آئے ہاتھ بھی نہ لگایا دینے والے کے اصرار پر تفسیر قرآن کی تقسیم کے لیے بھیج دیے۔ایک آنکھ کا آپریشن کروایا۔لوگوں کے اصرار کے باوجود دوسری آنکھ نہ بنوائی۔ کہ کام تو ایک سے بھی چل رہا ہے۔ دوسری بنوائی تو تعلیم وتصنیف کا ہرج ہوگا۔ عارضہ قلب کا علاج نہ کروایا اور فرمایا کہ ایک خاصہ وقت بیکار پڑے رہنا ہوگا۔

ع یارب یہ ہستیاں کس دیس بستیاں ہیں

حالات وفات، تجہیز وتکفین

ان کا گھر جبل احد کے قریب تھا یہ جگہ حرم نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے کافی دور ہے۔لیکن ان کا معمول تھا کہ رمضان المبارک میں وہ حرم شریف کے قریب ''رباط بخارا'' میں آکر مقیم ہوجایا کرتے۔اس ماہ مبارک میں بھی انہوں نے اپنا یہ معمول پورا کیا۔ بدھ کے روز انہوں نے روزہ بھی رکھا، اور فجر کی نماز حرم جاکر پڑھی۔ فجر کے بعد قیام گاہ پر تلاوت وغیرہ معمولات پورے کیے، اس کے بعد آرام کے لیے لیٹ گئے۔ اہل خانہ سہ پہر تک اس تاثر میں رہے کہ سو رہے ہیں۔

ادھر ان کے صاحبزادے عمرے پر روانگی سے قبل اجازت وسلام کے لیے حاضر خدمت ہوئے۔جسم ٹٹول کر دیکھا تو جلد معلوم ہوگیا کہ علم وعمل کا یہ سورج ۷۰ سال اپنی پوری شعائیں دنیائے رنگ وبو پر ڈال کر ہمیشہ کے لیے غروب ہوگیا ہے۔ چہرہ چمک رہا تھا۔مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی، معلوم ہورہا تھا کہ ان کی بے قرار جان کو اللہ سے مل کر قرار آہی گیا ہے۔

پاسپورٹ پاکستانی تھا۔خطرہ تھا، حکام کی طرف سے تدفین کی اجازت دیر سے

ملے گی، لیکن جلد دفن ہونے کی مسنون خواہش برآئی اور غیر معمولی طور پر مغرب سے قبل کاغذی کارروائی مکمل ہوگئی۔

نماز عشاء کے بعد جنت البقیع میں تدفین کا اجازت نامہ حاصل ہوا۔

لیجیے! ان کی زندگی کی آخری تمنا پوری ہوگئی دوران تراویح مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ نائب مفتی دارالعلوم کراچی کی نگرانی میں غسل دیا گیا۔ مسجد نبوی ﷺ میں وتر سے پہلے جنازہ لایا گیا۔ امام حرم نے نماز جنازہ پڑھائی۔ لاکھوں مسلمانوں نے اس جنازے میں شرکت کی۔ بعدازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قریب قبر مبارک بنی۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

تالیفات: دوران تدریس اور مدارس سے تعطیلات کے دوران ہمیشہ ہی تصنیفات کا سلسلہ جاری رہا۔ بڑی مفید علمی کتابیں ان کے قلم کا شاہکار ہیں اور بحمد اللہ تقریباً سب ہی طبع ہوچکی ہیں اور عوام وخواص میں بے حد مقبول ہیں۔

① تفسیر انوار البیان: بڑی جامع اور نو جلدوں میں مفصل تفسیر ہے۔ اس کی اردو بہت سلیس ہے۔ انگریزی ترجمہ بھی منظر عام پر آچکا ہے۔ بنگلہ اور دوسری زبانوں میں ان کے تراجم جلد چھپ جائیں گے۔

② علامہ سیوطی رحمہ اللہ کی ''تبییض الصحیفہ'' اور علامہ ابن حجر مکی کی ''الخیرات الحسان'' کے حواشی بھی لکھے۔

③ مقدمہ بذل المجھود کی تکمیل کی سعادت حاصل کی۔

④ مجانی الاثمار فی شرح معانی الآثار: بڑا علمی کارنامہ ہے۔

⑤ زادالطالبین: مدارس میں عرصہ دراز سے زیر تعلیم ہے۔

⑥ مسنون دعائیں اور تحفہ خواتین ہر سال لاکھوں کی تعداد میں چھپتی ہیں۔

⑦ آخر میں سیرت النبی ﷺ پر کتاب لکھ رہے تھے چار پانچ سو صفحات ہی لکھے تھے کہ اجل موعود آپہنچی۔ الحمد للہ طبع ہوچکی ہے۔

⑧ ان کے علاوہ ۸۰ کے قریب کتابیں ہیں جو حضرت کا علمی فیضان ہے۔ الغرض خواتین بچوں، بڑوں کے اعمال میں ترقی عقائد کی اصلاح اور سنت نبوی ﷺ کی اشاعت کے لیے ''البلاغ''، ''بینات''، ''الخیر''، ''ضرب مومن''، ''الاسلام'' ودیگر رسائل وجرائد میں بہت ہی مفید مضامین لکھے اور تحقیقی، علمی کتابیں تحریر فرمائیں۔ قارئین سے مولانا کے علو درجات کے لیے دعاؤں کی درخواست ہے۔



چند بنیادی باتیں

حدیث کے لغوی معنی:

حدیث کا لغوی معنی، بات، گفتگو، وغیرہ ہے۔

حدیث کا اصطلاحی معنی:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل یا تقریر کو کہتے ہیں۔ نیز صحابہ رضی اللہ عنہم کے قول وفعل اور تقریر کو اور تابعی کے قول وفعل کو بھی حدیث کہتے ہیں۔ (۱) تقریر سے مراد کسی واقعہ کا سامنے ہونے یا علم میں آنے کے بعد خاموش رہنا۔ خاموشی بھی تائید ہے۔

موضوع:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے۔ کیونکہ حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے ہی بحث کی جاتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اٹھنا، بیٹھنا، سونا، جاگنا، کھانا، پینا، وغیرہ کیسے تھا؟

غرض وغایت:

یہ اگر چہ دو لفظ ہیں مگر عقلاء کے نزدیک مصداق میں ایک ہی ہیں وہ یہ ہے وہ دعائیں اور فضیلتیں حاصل کرنا، جو پڑھنے، پڑھانے پر وارد ہوتی ہیں۔ مثلاً نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِی فَوَعٰهَا وَاَدَّاهَا وَكَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (۲) اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْ خُلَفَائِی قِيْلَ وَمَنْ خُلَفَائُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه قَالَ الَّذِيْنَ يَرْوُوْنَ اَحَادِيْثِی اَوَكَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔

فضیلت:

جہاں تک علم حدیث کے شرف وفضل کا تعلق ہے وہ لا تعداد آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ (۴) مثلاً قرآن میں آتا ہے۔ وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں کو سمجھاتے رہیے کیونکہ سمجھانا ایمان

والوں کو نفع دے گا۔ حدیث میں آتا ہے۔ نَضَّرَ اللّٰہُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِی فَوَعٰھَا وَاَدَّاھَا ۔ اللہ تعالیٰ سرسبز و شاداب رکھے ایسے شخص کو جس نے میری بات سنی پھر اس کی حفاظت کی اور اسے ایسے شخص تک پہنچا دیا جس نے اسے نہیں سنا تھا۔ دوسری حدیث میں آتا ہے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیْ قِیْلَ وَمَنْ خُلَفَائُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْنَ یَرْوُوْنَ اَحَادِیْثِی ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ میرے خلفاء پر رحم فرمائے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ ہیں جو میری احادیث کو روایت کرتے ہیں اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیتے ہیں۔''

(۱) تدریب الراوی ۱/۴۳، منہج النقد ص ۲۷۔ ۲۸۔ فتح الباقی فی شرح الفیہ العراقی۔
(۲) تقریر بخاری۔ (۳) مشکوٰۃ۔ (۴) کرمانی شرح بخاری۔ تفصیل کے لیے علامہ ابن عبدالبر (۴۶۳ھ) کی کتاب ''جامع البیان العلم وفضلہ'' کو دیکھا جا سکتا ہے۔

[بحوالہ: روضۃ الطالبین]



درسِ حدیث کے آداب
(طلبہ کے لیے)

① دورانِ سبق باوضور ہیے اور دوزانو بیٹھیے۔

② جناب رسالت مآب ﷺ کے نام نامی پر ﷺ پڑھنا اپنی عادت بنالیجیے۔

③ دورانِ سبق توجہ استاذ صاحب کی تقریر یا کتاب پر رکھیے۔

④ سبق سے پہلے ممکن ہو اور اساتذہ کی اجازت بھی ہو تو خوشبو ضرور لگائیے۔

⑤ سلسلہ تعلیم میں یہ آپ کی پہلی کتاب ہے جو فن حدیث سے متعلق ہے اور آپ کو پڑھنے کی سعادت مل رہی ہے اس پر اللہ کا شکر بار بار ادا کیجیے۔ جو شکر کرتا ہے اللہ کی طرف سے اس کی اس نعمت میں اضافہ ہوتا ہے۔ آج کے شکر کی بدولت آپ کو حدیث شریف کی دیگر کتب پڑھنے کا موقعہ ملے گا۔

⑥ حدیث نبوی ﷺ کی کتابیں پورے آداب سے ہاتھ میں رکھیے یا تپائی پر رکھیے، انہیں پیٹھ نہ کیجیے۔

⑦ قرآن کریم کے علاوہ کوئی کتاب ان پر نہ رکھیئے۔

⑧ مسواک کا التزام رکھیے، اس تصور کے ساتھ کہ جس مبارک منہ سے یہ الفاظ نکلے ہیں وہاں مسواک کا اہتمام بہت تھا۔

☆☆......❀❀❀......☆☆



زَادُ الطَّالِبِیْنَ

علم حاصل کرنے والوں کا توشہ

تشریح: توشہ اس ضروری سامان کو کہتے ہیں جو مسافر اپنے ساتھ رکھتا ہے یہ کتاب علم اور آخرت کے طالبین کے لیے زندگی کے سفر میں ایک ضروری دستاویز ہے جس پر عمل کر کے اس سفرِ حیات کو کامیاب بنایا جا سکتا ہے اس لیے اس کا نام **زاد الطالبین** رکھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ
تمام تعریفیں	(خاص) اللہ کے لیے ہیں

تشریح: خطبہ میں اللہ کی تعریف اور بِسْمِ اللّٰهِ شروع میں لا کر مصنفؒ نے قرآن پاک کے طرز کی تقلید کی ہے کیونکہ قرآن بھی بِسْمِ اللّٰهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سے شروع ہوتا ہے۔

لغات: اَلْحَمْدُ. حَمْدٌ (س) حَمْدًا بمعنی تعریف، تعریف کیا ہوا، فضیلت کی بناء پر تعریف کرنا۔ قرآن کریم میں ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ . لِلّٰهِ .(س) اِلٰهًا بمعنی متحیر ہونا۔ قَالَ تَعَالٰى قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔

((............❁❁❁ ....))

اَلَّذِىْ شَرَّفَنَا عَلٰى سَائِرِ الْاُمَمِ بِرِسَالَةِ مَّنِ اخْتَصَّهٗ مِنْ بَيْنِ الْاَنَامِ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَجَوَاهِرِ الْحِكَمِ .

اَلَّذِىْ	شَرَّفَنَا	عَلٰى سَائِرِ الْاُمَمِ
جس نے	ہمیں عزت بخشی	ساری امتوں پر
بِرِسَالَةِ	مَّنِ اخْتَصَّهٗ	مِنْ بَيْنِ الْاَنَامِ
ایسی رسالت کے ساتھ	جس کو خاص کر دیا (اللہ نے)	تمام مخلوق کے درمیان میں سے
بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ	وَجَوَاهِرِ الْحِكَمِ	
جامع کلمات کے ساتھ	اور حکمت کے موتیوں کے ساتھ	

تشریح: شَرَّفَنَا

خطبہ کی اس عبارت میں امتِ محمدیہ ﷺ پر خصوصی انعام کا تذکرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسے نبی ﷺ کے ساتھ وابستہ فرما دیا جو اللہ کے مخصوص بندے ہیں اور ایسی

باتیں بیان فرماتے ہیں، جن میں جملوں کے الفاظ کم اور معنی زیادہ ہوتے ہیں اور آپ ﷺ کا ہر قول حکمت اور دانائی کا موتی ہے۔

لغات: شَرَّفَنَا: (تفصیل) بمعنی تعظیم کرنا۔ شَرَّفَ بزرگی (ک) شرافۃ صاحب عزت ہونا۔ شرف (س) شرفا بلند ہونا۔ سَائِرِ: سرَّ (س) سارا باقی رہنا۔ (ف) کچھ باقی چھوڑنا۔ اَلْاُمَمِ: جمع امت کی ہے۔ بمعنی جماعت۔ قَالَ تَعَالٰی مِنْ اِحْدَی الْاُمَمِ. رِسَالَۃَ: بمعنی خط، پیغام۔ جمع رسائل اور رسالات آتی ہے۔ قَالَ تَعَالٰی وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ۔ اِخْتَصَّهٗ: (افتعال) اِخْتِصَاصًا خاص کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی وَاللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ۔ خص (ن) خَصًّا. خاص کرنا۔ اَلْاَنَامِ: بالقصر وبالمد بمعنی مخلوق۔ قَالَ تَعَالٰی وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ۔ جَوَامِعُ: جمع ہے جَامِعٌ اسم فاعل کی وہ کلام جو لفظ کے اعتبار سے کم اور معنی کے اعتبار سے بہت ہوں۔ جمع (ف) جَمْعًا بمعنی جمع کرنا۔ اَلْکَلِمِ جمع ہے اَلْکَلِمَۃُ کی، وہ بامعنی لفظ جو انسان بولے کَلِمُ (ن۔ض) کَلِمًا بمعنی زخمی کرنا۔ لغوی معنی ہے زخمی کرنا اور اصطلاحی معنی ہے کلام کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ۔ جَوَاهِرِ: جمع ہے جوہرۃ بمعنی قیمتی پتھر۔ اَلْحِکَمِ: جمع ہے حکمۃ کی بمعنی عدل، بُردباری علم حکم (ک) حکمۃ بمعنی دانا ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ۔

ترکیب: اَلْحَمْدُ، مبتدا، ل جار، اَللّٰه موصوف، اَلَّذِیْ اسم موصول، شَرَّفَ فعل ماضی، اس میں هو ضمیر فاعل، نَا مفعول، عَلٰی جار، سَائِرِ، مضاف اَلْاُمَمِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول فعل شَرَّفَ کے، بَا جار، رِسَالَۃَ مضاف، مَنْ اسم موصول، اِخْتَصَّ فعل ماضی، اس میں هُوَ ضمیر فاعل، هٗ ضمیر مفعول، مِنْ جار بَیْنِ مضاف، اَلْاَنَامِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول فعل اِخْتَصَّ کا، با جار، جَوَامِعِ مضاف صفت مقدم، اَلْکَلِمِ مضاف الیہ موصوف موخر، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، جواهر مضاف، اَلْحِکَمِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی فعل اِخْتَصَّ کا، اِخْتَصَّ فعل اپنے فاعل، مفعول اور دونوں متعلقوں سے مل کر صلہ، موصول

صلہ مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی فعل شَرَّفَ کا، شَرَّفَ فعل اپنے فاعل مفعول اور اپنے دونوں متعلقوں سے مل کر صلہ، اَلَّذِیْ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق خَاصّ محذوف کے، خَاصّ اسم فاعل، اس میں ھُوَ ضمیر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

صَلَّی	اللّٰهُ تَعَالٰی	عَلَیْهِ
رحمت بھیجے	اللہ تعالیٰ	آپ ﷺ پر
وَعَلٰی اٰلِهٖ	وَصَحْبِهٖ	
اور آپ ﷺ کی آل پر	اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہ پر	
وَبَارَكَ	وَسَلَّمَ	
اور برکت نازل کرے	اور سلام بھیجے	

تشریح: حمد کے بعد صلوۃ وسلام کا تذکرہ ہے۔ اس میں آل سے مراد آپ ﷺ کے اہل وعیال اور صَحْبِهٖ سے مراد آپ ﷺ کے صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم ہیں۔

لغات: صَلَّی: اچھی تعریف کرنا۔ مرادی معنی رحمت بھیجنا، درود بھیجنا۔ صلی صلوۃ نماز پڑھنا۔ صلی (س) صلی آگ میں جلنا۔ تَعَالٰی: بلند ہونا۔ علا (ن) علوا کہا جاتا ہے علا النهار دن چڑھنا۔ علی (س) علاء بلند ہونا۔ علی فلان فی المکارم درجہ میں بلند ہونا۔ اٰلِهٖ: اہل وعیال اس کا استعمال صرف اشراف میں ہوتا ہے۔ خواہ شرافت دینی ہو یا دنیوی۔ قَالَ تَعَالٰی اِعْمَلُوْا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا۔ وَصَحْبِهٖ: صاحب کی جمع ہے بمعنی ساتھی۔ ایک ساتھ زندگی گزارنے والے۔ صَحِبَ (ف) صَحْبَتِهٖ: ساتھ ہونا دوستی کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ۔ بَارَكَ: برکت کی دعا کرنا۔ بارك الله لك فيك برکت دینا۔ برك (ن) بروکا اونٹ کا بیٹھنا۔ وَسَلَّمَ: سلم علیه السلام علیکم کہنا۔ سَلِمَ (س) سلامة بمعنی نجات پانا، بچالینا۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ۔ السلام اللہ کا نام ہے۔

(ترکیب) صَلّٰی فعل، لفظ اَللّٰه ذوالحال، تَعَالٰی فعل اس میں ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، عَلٰی جار، ہٖ ضمیر مجرور معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، عَلٰی اعادت جار برائے عطف، آل مضاف ہٖ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر ضمیر مجرور کا معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق صَلّٰی کا، صَلّٰی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، بَارَکَ فعل، اس میں ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، سَلَّمَ فعل ھُوَ مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مظروف۔

((............❀❀❀............))

مَا نَطَقَ بِمَدْحِهِ اللِّسَانُ وَنَسَخَ الْقَلَمُ

مَا	نَطَقَ	اللِّسَانُ
جب تک	بولے	زبان
بِمَدْحِهٖ	وَنَسَخَ	الْقَلَمُ
آپ کی تعریف میں	اور لکھیں	قلم

تشریح: مَانَطَقَ: کا مقصد یہ ہے کہ قیامت تک بلکہ اس کے بعد بھی آپ کی تعریف ہوتی رہے گی۔ اس انداز کلام کا مقصد دعا ہے کہ ہماری طرف سے آپ ﷺ پر اس وقت یعنی قیامت تک صلوۃ وسلام ہوتا رہے گا۔

لغات: نَطَقَ: نطق (ض) نطقا. نطوقًا. ومنطقًا. بولنا قَالَ تَعَالٰی وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى۔ اَللِّسَانُ: جمع السنة، لسانات، لسن وغیرہ آتی ہے۔ بمعنی زبان۔ مذکر ومونث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ قَالَ تَعَالٰی هٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِيْنٌ۔ بِمَدْحِهٖ: مدح (ف) تعریف کرنا۔ مَدَحْتُ اللُّؤْلُؤَ: میں نے موتی کی تعریف کی۔ نَسَخَ: جس سے لکھا جائے، قلم کا اطلاق تراشنے کے بعد ہوتا ہے۔ تراشنے سے پہلے اس کو برعنہ قصبہ کہا جاتا ہے۔ اقلام، قلام۔ قَالَ تَعَالٰی وَعَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔

(ترکیب) مَا ظرفیہ بمعنی مادام (جب تک) نَطَقَ فعل، اَللِّسَانُ فاعل، بَا جار، مَدْحِ مضاف، ضمیرہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل متعلق سے مل کر معطوف علیہ، وَاؤ عاطفہ، نَسَخَ فعل، اَلْقَلَمُ فاعل، فعل فاعل مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔ حرف ظرف اپنے بعد والے جملہ سے مل کر ظرف ہوا تینوں افعال معطوفہ مظروفہ کا، تینوں افعال اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ دعائیہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

تمہید

اَمَّا بَعْدُ فَهٰذَا كِتَابٌ وَجِيْزٌ مُنْتَخَبٌ مِنْ كَلَامِ الشَّفِيْعِ الْعَزِيْزِ

اَمَّا بَعْد	فَهٰذَا	كِتَابٌ
بہر حال	پس یہ	کتاب
وَجِيْزٌ	مُنْتَخَبٌ	مِنْ كَلَامِ الشَّفِيْعِ الْعَزِيْزِ
مختصر ہے	چنی ہوئی ہے	عزت والے سفارش کرنے والے کے کلام سے

تشریح: اَمَّا بَعْدُ (حمد و صلوۃ کے بعد) العزیز اس سے مراد حضرت رسول اکرم ﷺ ہیں کیونکہ دنیا میں اور آخرت میں سب سے بڑی عزت آپ کی ہے اور سفارش بھی آپ کی قبول ہوگی۔

لغات: بَعْدُ ظرف زمان ہے اضافت لازمی ہے۔ قَالَ تعالیٰ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ۔ وَجِيْزٌ: بروزن قتیل مختصر کلام۔ وجز (ض ک) وجزا الكلام مختصر کرنا۔ کم سخن ہونا۔ مُنْتَخَبٌ: چنا ہوا، انتخب الشیء چننا، نخب (ن) نخبا فلان الشیء کھینچنا، عمدہ حصہ لینا۔ اَلشَّفِيْعُ: سفارش کرنے والا شفع (ف) شفاعۃ مشفع له منه اليه سفارش کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ۔ اَلْعَزِيْزُ: عزت والا، شریف، قوی، بادشاہ اللہ کے ناموں میں سے ہے جمع اعزاز۔ واعزاء آتی ہے عزا. عزا. عزة غالب ہونا (ن) عزا قوی کرنا۔ قَالَ تعالیٰ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ۔

(ترکیب) اَمَّا کلمہ شرط بمعنی مهما، بَعْدُ مضاف، اَلْحَمْدُ محذوف معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الصلٰوۃ محذوف معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مضاف الیہ، مضاف الیہ مضاف مل کر ظرف یکن فعل محذوف کا، یکن فعل تام اس میں ھو ضمیر فاعل، فعل فاعل ظرف مل کر شرط، فا جزائیہ، ھٰذَا اسم اشارہ مبتدا، کِتَابٌ موصوف، وَجِیْزٌ صفت اول، مُنْتَخَبٌ اسم مفعول اس میں ھُوَ ضمیر نائب فاعل، مِنْ جار، کَلَامِ مضاف، اَلشَّفِیْعِ موصوف، محذوف اَلرَّسُوْلُ کی صفت اول، اَلْعَزِیْزُ صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اسم مفعول کے، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت ثانی، کِتَابٌ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مشار الیہ خبر، مبتدا خبر مل کر جزاء، شرط وجزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

اِقْتَبَسْتُهٗ مِنَ الْكِتَابِ اللَّامِعِ الصَّبِيْحِ الْمَعْرُوْفِ بِمِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ.

اِقْتَبَسْتُهٗ	مِنَ الْكِتَابِ اللَّامِعِ
چُنا ہے اس کو میں نے	روشن کتاب سے
الصَّبِيْحِ الْمَعْرُوْفِ	بِمِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ
جو خوبصورت مشہور ہے	مشکوۃ المصابیح کے نام سے

تشریح: اِقْتَبَسْتُهٗ اس جملے میں مصنفؒ نے اس کتاب کا ماخذ بتایا ہے کہ اس کتاب میں ساری احادیث مشکوٰۃ سے لی گئی ہیں۔

لغات: اِقْتَبَسْتُهٗ: حاصل کرنا، سیکھنا قبس (ض) قبسا منه النار شعلہ حاصل کرنا۔ اَللَّامِعِ: روشن چمک دار ہونا۔ لمع (ف) لمعا ولمعانا ولموعا. البرق بجلی کا چمکنا، روشن ہونا۔ اَلصَّبِيْحِ: خوبصورت، جمع صباح صبح (س) صحبا چمک دار ہونا۔ صبح (ک) صباحته الوجه چہرے کا روشن اور خوبصورت ہونا۔ اَلْمَعْرُوْفِ: اسم مفعول مشہور۔ خیر۔

احسان۔ رزق ہر وہ چیز جو شریعت میں بہتر ہو، عرف (ض) عرفته عرفانا پہچاننا، عرف (ن) عرافته علی القوم. چودھری ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ۔ اَلْمِشْكٰوةِ: طاق۔ چراغ دان۔ قَالَ تَعَالٰی كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۔ اَلْمَصَابِيْحِ: مصباح کی جمع ہے، بمعنی چراغ۔

(ترکیب) اِقْتَبَسْتُ فعل اس میں اَنَا ضمیر فاعل، ہٗ ضمیر مفعول، مِنْ جار اَلْكِتَابِ موصوف، اَلْ بمعنی اَلَّذِیْ اسم موصول، لَامِعِ اسم فاعل اس میں ھُوَ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر صفت اول، اَلصَّبِيْحِ صفت ثانی، اَلْ بمعنی اَلَّذِیْ اسم موصول، معروف اسم مفعول، اس میں ھُوَ ضمیر نائب فاعل، بَا جار مِشْكٰوةِ مضاف، اَلْمَصَابِيْحِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اسم مفعول کے، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت ثالث، اَلْكِتَاب کی، موصوف اپنی تینوں صفتوں سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

وَسَمَّيْتُهٗ زَادَ الطَّالِبِيْنَ مِنْ كَلَامِ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلْفَاظُهٗ قَصِيْرَةٌ وَمَعَانِيْهِ كَثِيْرَةٌ.

وَسَمَّيْتُهٗ	زَادَ الطَّالِبِيْنَ مِنْ كَلَامِ
اور رکھا ہے اس کا نام میں نے	زادالطالبین من کلام
رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ	اَلْفَاظُهٗ قَصِيْرَةٌ
رسول رب العلمین	اس کے الفاظ تھوڑے ہیں
وَمَعَانِيْهِ كَثِيْرَةٌ	
اور اس کے مطالب زیادہ ہیں	

تشریح: وَسَمَّيْتُهٗ اس جملے میں کتاب کا نام اور تعریف بیان کی ہے مقصد یہ ہے

کہ اس میں جامع کلمات والی احادیث لی گئی ہیں۔

لغات: سَمَّيتُهٗ: سما(ن) سموا بلند ہونا۔ سموت الیه بصری اس کی طرف میں نے نگاہ اٹھائی۔ اگر مصدر سموا ہو تو بمعنی نام رکھا۔ قَالَ تَعَالٰی سَمَّيْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَآبَاءُ كُمْ۔ زَادُ: سفر کے لیے تیار کیا ہوا کھانا جمع ازود۔ وازواد آتی ہے۔ زاد(ن) زودا توشہ لینا۔ قَالَ تَعَالٰی فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى. اَلطَّالِبِيْنَ: طالب کی جمع ہے۔ بمعنی شاگرد جمع طلباء طلب(ن) طلبا۔ الشیء ڈھونڈھنا علم حاصل کرنے والا۔ قَالَ تَعَالٰی ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ. رَسُوْلِ: بھیجا ہوا۔ جمع رسل۔ قَالَ تَعَالٰی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ رَبِّ: سردار مالک، پرورش کرنے والا۔ اللہ کے ناموں میں سے ہے جمع ارباب۔ ربوب۔ رب (ن) ربا۔ القوم سردار ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلْعَالَمِيْنَ: جمع عالم، ساری مخلوق ما سوی اللہ۔ قَالَ تَعَالٰی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلْفَاظُهٗ: احد لفظ۔ لفظ (ض۔س) لفظ الشیء وبا الشیء من فمه منه سے پھینکنا۔ قَالَ تَعَالٰی مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ۔ قَصِيْرَةٌ۔ چھوٹا چھوٹے قد کا ہونا۔ جمع قصار۔ قصرات۔ قصائر آتی ہے۔ قصر (ک) قصرا وقصارہ چھوٹا ہونا۔ مَعَانِيْهِ: کلام کا مضمون۔ معنی الکلمه جمع معان اس سے انسان کے صفاتِ محمودہ بھی مراد لیے جاتے ہیں، جیسے کہا جاتا ہے۔ فلان حسن المعانی۔ كَثِيْرَةٌ: بہت۔ کثر (ک) کثرۃ۔ وکثارۃ بہت ہونا(ن) کثر الرجل کثرت میں غالب آنا۔ قَالَ تَعَالٰی لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ.

ترکیب: واو مستانفہ سَمَّيْتُ فعل بافاعل، ضمیرہ مفعول اول، زَادُ مضاف اَلطَّالِبِيْنَ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف، مِنْ جار، كَلَامِ مضاف، لفظ رَسُوْلِ مضاف الیہ مضاف، لفظ رَبِّ مضاف الیہ مضاف، اَلْعٰلَمِيْنَ مضاف الیہ، سب مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق الماخوذ محذوف کے جو صفت ہے، موصوف صفت مل کر مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اَلْفَاظُ مضاف، ضمیرہٗ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، قَصِيْرَةٌ

خبر، مبتدا خبر مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مَعَانِیْ مضاف، ضمیرہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، کَثِیْرَۃٌ خبر، مبتدا خبر مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

يَتَنَضَّرُ بِهٖ مَنْ قَرَأَهٗ وَحَفِظَهٗ وَيَبْتَهِجُ بِهٖ مَنْ دَرَسَهٗ وَسَمِعَهٗ.

يَتَنَظَّرُ	بِهٖ	مَنْ
تروتازہ رہے	اس کے ذریعے سے	جو
قَرَأَهٗ	وَحَفِظَهٗ	وَيَبْتَهِجُ
پڑھے اس کو	اور جو یاد کرے اس کو	اور خوش رہے
بِهٖ	مَنْ دَرَاسَهٗ	وَسَمِعَهٗ
اس کے ذریعے سے	جو سیکھے اس کو	اور (جو) سنے اس کو

تشریح: يَتَنَضَّرُ اس جملے میں لطیف اشارہ ہے اس حدیث کی طرف جس میں آپ ﷺ نے حدیث پڑھنے اور پڑھانے والوں کو تروتازگی کی دعا دی ہے۔

لغات: يَتَنَضَّرُ: تروتازہ ہونا۔ نضر (ن۔س۔ک) نضرۃ۔نضورا، تروتازہ ہونا۔قَالَ تَعَالٰی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۔قَرَأَهٗ: (ف۔ن) قرءوقراءۃ پڑھنا۔قَالَ تَعَالٰی فقرء ہ علیھم۔حَفِظَهٗ: (س) حفاظت کرنا، زبانی یاد کرنا، اسی سے حفیظ بھی ہے جو اللہ کے ناموں میں سے ہے۔قَالَ تَعَالٰی حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَهُ اللّٰهُ۔ يَبْتَهِجُ خوش ہوتا ہے۔بھج (ف) بَهْجًا خوش کرنا (س) بھجًا خوش ہونا (ک) بھاجتہ وبھجانا خوبصورت ہونا۔قَالَ تَعَالٰی حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۔دَرَسَهٗ: درس (ن) دروسا مٹنا۔ودراسا باہم پڑھنا مدرسہ طلبہ کے تعلیم حاصل کرنے کی جگہ۔قَالَ تَعَالٰی وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ۔

ترکیب: يَتَنَضَّرُ فعل، بِ جار، ضمیرہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، مَنْ

اسم موصول، قَرَأَ فعل اس میں هُوَ ضمیر فاعل، ضمیرہٗ مفعول، فعل اپنے فاعل ومفعول سے مل کر معطوف علیہ، وَ عاطفہ، حَفِظَ فعل اس میں هُوَ فاعل، ضمیرہٗ مفعول، فعل فاعل اور مفعول مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر فاعل، فعل فاعل اور متعلق مل کر معطوف علیہ، وَ عاطفہ، یَبْتَهِجُ فعل، بَا جار، ضمیرہٖ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، مَنْ اسم موصول، دَرَسَ فعل اس میں هُوَ ضمیر فاعل، ہٗ ضمیر مفعول، فعل فاعل مفعول مل کر معطوف علیہ، وَ عاطفہ، سَمِعَ فعل اس میں هُوَ ضمیر فاعل، ضمیرہٗ مفعول، فعل فاعل مفعول مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر فاعل، فعل فاعل اور متعلق مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

وَرَتَّبْتُهٗ عَلَى الْبَابَيْنِ يَعُمُّ نَفْعُهُمَا فِي الدَّارَيْنِ وَاللّٰهَ اَسْئَلُ اَنْ يَّجْعَلَهٗ خَالِصًا لِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسَبَبًا لِدُخُوْلِ دَارِ النَّعِيْمِ فَاِنَّهٗ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ.

وَرَتَّبْتُهٗ	عَلَى الْبَابَيْنِ	يَعُمُّ
اور جوڑا ہے اس کو میں نے	دو بابوں پر	عام ہو
نَفْعُهُمَا	فِي الدَّارَيْنِ	وَاللّٰهَ
ان دونوں (بابوں) کا فائدہ	دونوں گھروں (دنیا اور آخرت) میں	اور اللہ ہی سے
اَسْئَلُ	اَنْ يَّجْعَلَهٗ	خَالِصًا
سوال کرتا ہوں میں	یہ کہ کردے اس کو	خالص
لِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ	وَسَبَبًا	لِدُخُوْلِ دَارِ النَّعِيْمِ
اپنی عزت والی ذات کے لیے	اور (بنادے) ذریعہ	نعمت کے گھر (جنت) میں داخل ہونے کا
فَاِنَّهٗ	وَاسِعُ	الْمَغْفِرَةِ
پس بے شک وہ	کشادہ	بخشش والا ہے

لغات: وَرَتَّبْتُهٗ: رتب (ن) رتبا ورتوبا قائم وثابت ہونا رتب فی الصلوة۔ وہ نماز میں سیدھا کھڑا ہوا۔ اَلْبَابَیْنِ: یہ تثنیہ ہے باب کا معنی دروازہ۔ مراد کتاب کا باب ہے۔ جمع ابواب ہے۔ قَالَ تَعَالٰی فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَاءِ ۔ یَعُمُّ: عم (ن) عموماً عام ہونا العائم سب کو شامل ہونے والے اسی سے ہے عام لوگ جمع عوام۔ نَفْعُهَا: نفع

(ف) نفع دینا اسی سے النافع ہے جو اللہ کے ناموں میں سے ہے۔ قَالَ تَعَالٰی اَیُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا۔ اَلدَّارَیْنِ: دار کی تثنیہ ہے گھر۔ رہنے کی جگہ جمع دُوْر دِیَارٌ۔ اَدْوُرٌ۔ دُوْرَات۔ دُوْرَان۔ قَالَ تَعَالٰی اُولٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَی الدَّارِ۔ اَسَالُ: سال (ف) سوالا. وسالة طلب کرنا۔ درخواست کرنا۔ سائل، مانگنے والا جمع سائلون آتی ہے۔ یَجْعَلَهٗ: جعل جعلا بنانا، پیدا کرنا جعله حاکما اس نے حاکم مقرر کیا۔ قَالَ تَعَالٰی اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ۔ خَالِصًا: بے کھوٹ۔ صاف رنگ۔ جمع خلص ہے۔ خلص (ن) خلوصا خالص ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا۔ اَلْوَجْهُ: چہرہ۔ سامنے کا حصہ۔ جمع اوجه. ووجوه. اجوه آتی ہے۔ قَالَ تَعَالٰی وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاظِرَةٌ ۔ اَلْكَرِیْمُ: صاحب کرم درگزر کرنے والا۔ اللہ کے ناموں میں سے ہے۔ کرم (ن) کرما کرم میں غالب ہونا تکریما تعظیم کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ ۔ سَبَبًا: راستہ۔ ذریعہ۔ رسی، جمع سبائب۔ دخول: دخل (ن) دخول اندر آنا۔ داخل ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ۔ اَلنَّعِیْمِ: آرام۔ نعم (ف۔س) نعمته خوش حال ہونا۔ دار النعیم سے مراد جنت ہے۔ قَالَ تَعَالٰی یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ۔ وَاسِعُ: کشادہ ہونا۔ وسع (ف۔س۔ک) واسعة .ووسعا کشادہ ہونا، کشادہ کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ۔ اَلْمَغْفِرَةِ: معافی۔ بخشش غفر (ض) غفرا وغفرانا معاف کرنا۔ چھپانا۔ قَالَ تَعَالٰی اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ۔

ترکیب: رَتَّبْتُ فعل با فاعل، ضمیر ہ مفعول، عَلٰی جار، اَلْبَابَیْنِ مجرور، جار

مجرور متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ یَعُمُّ فعل، نَفْعُ مضاف، هُمَا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فِیْ جار، اَلدَّارَیْنِ مجرور، جار مجرور متعلق ہوا یَعُمُّ فعل کے، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ وَاؤ استنافیہ، لفظ اللّٰہ مفعول اول مقدم، اَسْئَلُ فعل، اس میں اَنَا ضمیر فاعل، ان مصدریہ ناصب، یَجْعَلُ فعل کے اس میں هُوَ ضمیر فاعل، ضمیرہٗ مفعول اول، خَالِصًا صیغہ صفت، لَامْ جار، وَجْهِ مضاف، ضمیر ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف، اَلْکَرِیْمِ صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق صیغہ صفت کے، صیغہ صفت اپنے متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، سَبَبًا موصوف، لَامْ جار، دُخُوْلِ مضاف، دَارِ مضاف الیہ مضاف، اَلنَّعِیْمِ مضاف الیہ، سب مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کَائِنًا محذوف کے، جو صفت ہے موصوف صفت مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول ثانی یَجْعَلُ کا، یَجْعَلُ فعل اپنے فاعل، اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول ثانی ہوا اَسْئَلُ کا، اَسْئَلُ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

((.........❀❀❀.........))

وَاِنَّهٗ	ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ .
اور بے شک وہ	بڑے فضل والا ہے۔

تشریح: وَرَتَّبْتُهٗ۔ اس آخری جملے میں مصنفؒ نے اس عظیم عمل کو خالصۃً رضائے الٰہی اور جنت میں داخلے کا ذریعہ بننے کی دعاء کی ہے آخری جملہ۔

وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ وَاِنَّهٗ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ .

قرآن کریم کے انداز کلام سے مناسبت رکھتا ہے اسی طرح کے جملوں سے قرآن مجید میں بھی اکثر و بیشتر آیت کے آخر میں اللہ کی تعریف ہے۔

لغات: اَلْفَضْلِ: فضل (ن۔س) فضلا باقی رہنا۔زائد ہونا۔قَالَ تَعَالٰی اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ۔اَلْعَظِیْمِ: زیادتی۔احسان۔بڑا ہونا صفتِ عظیم ہے۔العظم ہڈی کو کہتے ہیں ذو الفضل العظیم بڑے فضل والا۔

ترکیب :فَا تعلیلہ ،اِنَّ حرف تحقیق مشبہ بالفعل ضمیرۂ اسم، وَاسِعُ مضاف، اَلْمَغْفِرَۃِ مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ مل کرخبر،اِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر معطوف علیہ،واؤ عاطفہ،اِنَّ حرف تحقیق ،ضمیرۂ اسم،ذُوْ مضاف،اَلْفَضْلِ موصوف،اَلْعَظِیْمِ صفت ،موصوف صفت مل کر مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ مل کرخبر،اِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر معطوف ،معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔



اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

[پہلا باب]

فِیْ جَوَامِعِ الْکَلِمِ وَمَنَابِعِ الْحِکَمِ وَالْمَوَاعِظِ الْحَسَنَةِ

جامع کلمات، حکمت کے سرچشموں اور اچھی نصیحتوں میں

ملاحظہ: اس باب میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن کے الفاظ کے بہت کم اور معانی و مطالب زیادہ ہیں۔ یہ آنحضرت کی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاصیت تھی کہ آپ بعض اوقات اس طرح کلام فرماتے تھے کہ جیسے کوزے میں دریا ہو۔

صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

[پہلا باب]

فِیْ جَوَامِعِ الْکَلِمِ وَمَنَابِعِ الْحِکَمِ وَالْمَوَاعِظِ الْحَسَنَةِ

((............ ❁❁❁ ....))

فِیْ جَوَامِعِ الْکَلِمِ	وَمَنَابِعِ الْحِکَمِ	وَالْمَوَاعِظِ الْحَسَنَةِ
جامع کلمات میں	اور حکمت کے سرچشموں میں	اور اچھی نصیحتوں میں

لغات: مَنَابِعِ: جمع منبع کی، نبع (س۔ک) نبعا ونبوعا ونبعانا چشمہ سے پانی نکلنا۔ اَلْمَوَاعِظِ: جمع ہے موعظة کی، بمعنی وعظ، نصیحت، وعظ (ض) وعظا وعظة نصیحت کرنا، ایسی بات کہنا جس سے دل نرم ہو جائے۔ قَالَ تَعَالٰی قُلْ اِنَّمَا اَعِظُکُمْ بِوَاحِدَةٍ۔ اَلْحَسَنَةِ: نیکی، بھلائی حسن کا مؤنث ہے، جمع، حسان، حسنات اور حسن، مذکر کی جمع حسان آتی ہے، حسن (ک۔ن) حسنا خوب صورت۔ اچھا ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی وَالْمَوْعِظَةُ الْحَسَنَةِ۔

ترکیب: اَلْبَابُ موصوف، اَلْاَوَّلُ صفت، موصوف صفت مل کر مبتدا، فِیْ جار، جَوَامِعِ مضاف، اَلْکَلِمِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مَنَابِعِ مضاف، اَلْحِکَمِ مضاف الیہ دونوں مل کر معطوف اول، وَاؤ عاطفہ، اَلْمَوَاعِظِ موصوف، اَلْحَسَنَةِ صفت، موصوف مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثَابِتٌ محذوف کے، ثَابِتٌ صیغہ اسم فاعل، هُوَ ضمیر اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............ ❁❁❁ ....))

(۱) اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے

قَالَ النَّبِیُّ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔

++++++++++

قَالَ	النَّبِیُّ	صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فرمایا	نبی (کریم)	صلی اللہ علیہ وسلم نے
اِنَّمَا	الْاَعْمَالُ	بِالنِّیَّاتِ
بے شک	تمام کاموں کا دارومدار	نیتوں پر ہے

شانِ ورود:

قرآن مجید کی آیتوں کے پس منظر کو شان نزول اور احادیث کے بیان کی اصل وجہ (پس منظر) کو شان ورود کہتے ہیں، مَوَاھِبُ اللَّدُنِیَہ میں ہے کہ ایک صاحب نے ایک عورت سے نکاح کے لیے ہجرت کی، پھر اس عورت سے نکاح کر لیا، جس کا نام قیلہ بنت ام قیس تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا تو آپؐ نے جو ارشاد فرمایا وہ اس حدیث میں ہے۔

فضیلت:

امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث "ثلثِ علم" ہے۔ کیونکہ اعمال کا تعلق۔

❶ دل سے

❷ زبان سے

❸ اعضاء سے ہے۔

اور اس حدیث کا تعلق تینوں قسم کے اعمال کے ساتھ ہے۔ اس لیے اس حدیث کو "ثُلُثِ اعمال" کہا جاتا ہے یہ حدیث کتاب کے شروع میں اس لیے لائی گئی تا کہ پڑھنے اور پڑھانے والوں (دونوں) کی نیت درست ہو۔ مقصود یہ ہے کہ قابلِ قبول عمل وہ ہے جس میں نیت صرف رضائے الٰہی مطلوب ہو ورنہ بڑے سے بڑا عمل مردود ہے۔

اَلْاَعْمَالُ:

مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں عمل وہ ہے جس میں مشقت ہو اور فعل وہ ہے جس میں مشقت نہ ہو۔

لغات: اَعْمَالُ

عمل کی جمع ہے۔ بمعنی کام (س) کام کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ. اَلنِّيَاتِ: نیت کی جمع ہے اس کی تین قسمیں ہیں۔

❶ نیت کے ذریعے عبادت کو عادت سے جدا کرنا جیسے کہ نماز کی حالت میں کھڑا ہے یا سجدہ کر رہا ہے۔ اگر اس کی نیت ہے تو نماز، ورنہ کچھ نہیں۔

❷ نیت کے ذریعے ایک عبادت کو دوسری عبادت سے جدا کرنا جیسا کہ ظہر اور عصر کی نماز میں فرق کرنا۔

❸ نیت کے ذریعے ایک معبود کی عبادت سے دوسرے معبود کی عبادت کو جدا کرنا جیسے کوئی نماز پڑھے نیت کو متحضر رکھے، اللہ کے لیے پڑھ رہا ہے یا لوگوں کے لیے پڑھ رہا ہے۔

حدیث کا مطلب

قابل قبول عمل صحیح نیت والا ہے۔ ورنہ عمل فاسد اور مردود ہوگا۔

لغات: اَلنِّيَاتِ: نیۃ کی جمع ہے دل کا ارادہ نَوٰی، يَنْوِی، نِيَّةً بتشدید الیاء و تخفیف الیاء معنی قصد کرنا۔ ارادہ کرنا۔

ترکیب: قَالَ فعل، اَلنَّبِیُّ فاعل، صَلّٰی فعل، لفظ اَللّٰه فاعل، عَلٰی جار، ضمیر ہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے صَلّٰی کے۔ صَلّٰی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ معطوف علیہا ہوا، واؤ عاطفہ، سَلَّمَ فعل، ھُوَ ضمیر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ معطوفہ، معطوف علیہا اپنے معطوفہ جملہ سے مل کر جملہ دعائیہ انشائیہ معترضہ ہوا۔ اِنَّمَا کلمہ حصر، اَلْاَعْمَالُ مبتدا، بَا جار، اَلنِّيَاتِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے مُعْتَبَرَةٌ محذوف کے، مُعْتَبَرَةٌ صیغہ اسم مفعول، ھِیَ ضمیر نائب فاعل صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور

متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہا۔

((............✿✿✿............))

وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّانَوٰی فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُه اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِه فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِه وَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلیٰ دُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوْاِمْرَاَةٍ یَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَیْهِ

++++++++++

وَاِنَّمَا	لِامْرِئٍ مَّانَوٰی	فَمَنْ کَانَتْ
اور بے شک	ہر آدمی کے لیے ہے جو وہ نیت کرے	جو ہو
هِجْرَتُه	اِلَی اللّٰهِ	وَرَسُوْلِه
اس کی ہجرت	اللہ کے لیے	اور اس کے رسول کے لیے
فَهِجْرَتُهٗ	اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِه	وَمَنْ کَانَتْ
پس اس کی ہجرت	اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے	اور جو شخص کہ ہو
هِجْرَتُهٗ	اِلیٰ دُنْیَا	یُصِیْبُهَا
اس کی ہجرت	دنیا کی طرف	کہ اسے پالے
اَوْاِمْرَاَةٍ	یَتَزَوَّجُهَا	فَهِجْرَتُهٗ
یا عورت کی طرف	کہ اس سے نکاح کرے	پس اس کی ہجرت ہے
اِلٰی	مَا هَاجَرَ اِلَیْهِ	
اسی طرف	جس طرف وہ ہجرت کرے	[بخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیث میں عورت کا تذکرہ کیوں ہے جب کہ اعمال میں رضائے الٰہی کے علاوہ کسی بھی چیز کی نیت درست نہیں ہے اس کے کئی جوابات ہیں۔

① اس حدیث پاک میں عورت کا تذکرہ شانِ وُرود کی وجہ سے ہے۔

② مہاجرین مدینہ کو مواخات کی وجہ سے مدینہ میں مال اور عورت ملنے کے دو

مواقع تھے اس لیے خاص طور پر تذکرہ کیا گیا۔

③ عورت کا فتنہ بہت بڑا ہے اس لیے خاص تنبیہ کی گئی۔

لغات: اِمْرِئٍ :معنی مرد، اس کی ضد امرأۃ آتی ہے بمعنی عورت۔ هِجْرَتُ: ترک وطن (ن) ہجر اور ہجرانا، اصطلاح میں ہجرت کے دو معنی آتے ہیں، ترکِ وطن، دوسرا ترکِ معصیت، یہاں پر اول معنی مراد ہے۔ قَالَ تَعَالٰی مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ۔ دُنْيَا: موجودہ زندگی، دَنَا، يَدْنُو دُنُوًّا، (ن) کسی چیز کا قریب ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ يُصِيْبُهَا: اصاب یصیب اصابتہ (باب افعال) الشیء، لینا، حاصل کرنا، پالینا، پہنچنا صاب (ض) یصیب صیبا، نشانہ پر لگنا، درست ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ يَتَزَوَّجُهَا: نکاح کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی زَوَّجْنَا كَهَا لِكَيْلَا يَكُوْنَ۔

ترکیب: واؤ حرف عطف، اِنَّمَا کلمہ حصر، ل حرف جار، اِمْرِئٍ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثَابِتٌ کے، ہو ضمیر مستتر اس کا فاعل، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، مَا موصولہ، نَوٰی فعل، هُوَ ضمیر راجع بسوئے اِمْرِئٍ فاعل، نَوٰی فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر اجمال، ف تفصیلیہ، مَن موصولہ، كَانَتْ فعل از افعال ناقصہ، هِجْرَتُ مضاف، ہٗ ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم ہوا كَانَتْ کا، اِلٰی حرف جار، لفظ اَللّٰهِ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، رَسُوْلِ مضاف، ہٖ ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مجرور ہوا جار کا، جار اپنے مجرور سے مل کر مقصودۃٌ مقدر کے متعلق ہوا، مقصودۃٌ صیغہ اسم مفعول، اپنے نائب فاعل ھی اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی کانت کی، کانت اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا متضمن معنی شرط، ف جزائیہ، هِجْرَتُ مضاف، ہٗ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، اِلٰی جار، لفظ اللّٰہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، رسول مضاف، ہٖ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل

کر معطوف ،معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے مَقْبُوْلَةٌ مقدر کے ،مَقْبُوْلَةٌ صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل هِیَ اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی ،مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر خبر قائم مقام جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف اول۔

واوٗ حرف عطف ،مَنْ موصولہ، کَانَتْ فعل ناقص ،هِجْرَتُ مضاف، هٗ ضمیر مضاف الیہ ،مضاف مضاف الیہ مل کر اسم ہوا کَانَتْ کا، اِلٰی حرف جار دُنیا موصوف ،یُصِیْبُ فعل ،هُوَ ضمیر مستتر فاعل ،هَا ضمیر مفعول بہ ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت ،موصوف صفت مل کر معطوف علیہ، اَوْ حرف عطف ،اِمْرَأَةٍ موصوف ،یَتَزَوَّجُ فعل ،هُوَ ضمیر مستتر فاعل هَا مفعول بہ ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر صفت ،موصوف صفت مل کر معطوف ،معطوف معطوف علیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے مَقْصُوْدَةً مقدر کے ،مَقْصُوْدَة صیغہ اسم مفعول ،هِیَ ضمیر نائب فاعل ،اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی کَانَتْ کی ، کَانَت اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ،موصول صلہ مل کر مبتدا متضمن معنی شرط ،فَ جزائیہ ،هِجْرَتُ مضاف ،هٗ ضمیر مضاف الیہ ،مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، اِلٰی حرف جار ،مَا موصولہ ،هَاجَرَ فعل ،هُوَ ضمیر مستتر فاعل اِلٰی حرف جار ،هٖ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے هَاجَرَ کے ،هَاجَرَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ،موصول صلہ مل کر مجرور ہوئے ، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کائِنَةٌ کے ، کَائِنَةٌ صیغہ اسم فاعل ،هِیَ ضمیر فاعل ،اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی ،مبتدا اپنی خبر سے مل کر جمہ اسمیہ خبر یہ بن کر خبر قائم مقام جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف ،معطوف اپنے مطوف علیہ سے مل کر تفصیل ،اجمال تفصیل مل کر معطوف ثانی ،معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مقولہ (مفعول بہ) ہوا قَالَ فعل کا ،قَالَ فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جمہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِیَّةُ

(جملہ اسمیہ)

اس باب میں وہ احادیث مذکور ہیں جو جملہ اسمیہ بنتی ہیں۔ اس جملے کا پہلا حصہ اسم ہوتا ہے اس لیے اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔ اس میں دو ٹکڑے ہوتے ہیں، پہلے کا نام مبتدا اور دوسرے کا نام خبر۔ دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔ اس جملہ کے معنی میں (ہے، ہیں، ہو یا ہوں) آتا ہے ان الفاظ کی عربی نہیں ہوتی۔ جملہ کی خاصیت کی وجہ سے اس میں یہ معنی پائے جاتے ہیں۔

فائدہ: رفع ایک نوع ہے اس کے تین افراد ہیں۔ ① رفع ضمہ کے ساتھ جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ ② رفع الف کے ساتھ جیسے جَاءَنِیْ رَجُلَانِ ③ رفع واؤ کے ساتھ جیسے جَاءَنِیْ اَخُوْكَ

۲۔ دین ہی میں انسانیت کی خیر خواہی ہے

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ ۔

++++++++++

اَلدِّیْنُ	اَلنَّصِیْحَةُ	
دین (سراسر)	خیر خواہی ہے۔	[مسلم]

تشریح: اس حدیث میں دین کے سارے اعمال خواہ اپنی ذات کے متعلق ہوں جیسے نماز، روزہ وغیرہ یا دوسرے کے متعلق جیسے سلام، عیادت، بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر شفقت، غرض تمام امور دنیا وآخرت میں دین پر چلنے میں پوری انسانیت کے لیے بھلائی ہے۔

لغات: اَلدِّیْنُ: بمعنی ملت ومذہب جمع ادیان آتی ہے۔ اَلنَّصِیْحَةُ: اسم مصدر ہے، خیر خواہی کرنا جمع نصائح آتی ہے۔ خالص کے معنی میں بھی آتا ہے، توبتہ نصوحا خالص توبہ۔ قَالَ تَعَالٰی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا۔

ترکیب: اَلْجُمْلَةُ موصوف، اَلْاِسْمِیَّةُ صفت، موصوف صفت مل کر خبر ھٰذِہٖ مبتداء محذوف کی، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اَلدِّیْنُ مبتدا، اَلنَّصِیْحَةُ خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۳۔ مجلس کی باتیں راز ہیں

اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ

++++++++++

اَلْمَجَالِسُ	بِالْاَمَانَةِ	
مجلسیں	امانت کے ساتھ ہیں	[ابوداؤد]

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں مجلس کا ایک ادب بتایا ہے کہ جس مجلس میں کوئی بات ہو وہ

مجلس سے باہر نہ کی جائے۔ اگر کسی کو نقصان پہنچانے کا مشورہ ہو تو بتانے میں کوئی حرج نہیں۔

لغات: اَلْمَجَالِسُ: جمع مجلس کی ہے، بیٹھنے کی جگہ جلس (ض) جلوسا و مجلسا، بیٹھنا۔ قَالَ النَّبِيُّ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجَالِسِ. اَلْاَمَانَةِ: جمع امانات آتی ہے، بمعنی محفوظ کرنا، فریضہ خداوندی، امن (س۔ض) محفوظ ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ.

ترکیب: اَلْمَجَالِسُ مبتدا، بِ حرف جار، اَلْاَمَانَةِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے قَائِمَةٌ اسم فاعل کے، قَائِمَةٌ اسم فاعل اپنے فاعل هِيَ اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۴۔ ہر عبادت کے بعد دعا کرنا نہ بھولیے!

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ

++++++++++

اَلدُّعَاءُ	مُخُّ الْعِبَادَةِ	
دعاء	عبادت کا مغز ہے	[ترمذی]

تشریح: اس حدیث میں ترغیب ہے کہ ہر عبادت خواہ وہ مالی ہو یا بدنی ہو یا قولی اس کے بعد دعاء ضرور کرنی چاہیے۔

لغات: اَلدُّعَاءُ: یہ دعاء کا مصدر ہے، دعا، یدعو (ن) دعاء و دعوی پکارنا، مدد طلب کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ۔ مُخٌّ: ہڈی کا گودا، جمع مخاخ مخمہ آتی ہے۔

ترکیب: اَلدُّعَاءُ مبتدا، مُخُّ مضاف، اَلْعِبَادَةِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملیہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۵۔حیاء ایمان کا حصہ ہے

اَلْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ

++++++++++

اَلْحَیَاءُ	شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ
شرمیلا پن	ایمان کا حصہ ہے

[بخاری ومسلم]

تشریح: اس خاص صفت کی وجہ سے انسان بہت سے گناہوں جیسے بد نظری، چوری، گالی گلوچ اور بُری بات کرنے سے بچ جاتا ہے۔

لغات: اَلْحَیَاءُ: شرم وحیا۔ قَالَ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً ۔ شُعْبَةٌ: فرقہ، شاخ، پانی بہنے کی جگہ، مراد فرقہ وشاخ ہے، جمع شعب وشعاب آتی ہے۔

ترکیب: اَلْحَیَاءُ مبتدا، شُعْبَةٌ موصوف، مِنْ حرف جار، اَلْاِیْمَانِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کَائِنَةٌ مقدر کے، کَائِنَةٌ اسم فاعل اپنے فاعل ھِیَ اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۶۔روزِ قیامت نیکوں کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو۔۔۔۔

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔

++++++++++

اَلْمَرْءُ	مَعَ	مَنْ
آدمی	(اس کے) ساتھ ہوگا	جس سے
اَحَبَّ		
محبت کرتا ہوگا		

[اخرجه البخاری فی کتاب الادب]

تشریح: شان ورود۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ ایک آدمی کسی سے محبت رکھتا ہے مگر اس جیسے اعمال نہیں کرتا (جنت میں وہ دونوں کہاں ہوں گے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: انسان ''قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہوگا۔''

لغات: اَلْمَرْءُ: مرد، ضد اِمْرَأَۃٌ ہے۔ قَالَ تَعَالٰی یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْہِ۔ احب: باب افعال سے بمعنی محبت کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی اِنِّی لَا اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ۔

ترکیب: اَلْمَرْءُ مبتدا، مَعَ مضاف، مَنْ موصولہ، اَحَبَّ فعل، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف کا، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا کَائِنٌ محذوف کا، کَائِنٌ صیغہ اسم فاعل ہو ضمیر مستتر اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............۞۞۞............))

۷۔ ہر نشہ گناہوں کی جڑ ہے

اَلْخَمْرُ جُمَّاعُ الْاِثْمِ

++++++++++

اَلْخَمْرُ	جُمَّاعُ الْاِثْمِ
شراب	بہت سے گناہوں کی جڑ ہے

[مشکوۃ]

تشریح: آپ ﷺ کے اس ارشاد پاک میں خاص پیغام یہ ہے کہ شراب اور ہر نشے میں بے حیائی ہے اور بے حیائی سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پرواہ ختم ہو جاتی ہے۔ اس لیے ہر گناہ کا راستہ کھل جاتا ہے۔

لغات: اَلْخَمْرُ: انگوری شراب اور ہر نشہ آور چیز جو عقل کو ڈھانپ لے، خمر (ن) خمرا، چھپانا، دوپٹہ کو بھی خمار کہتے ہیں اس سے سر کو چھپایا جاتا ہے۔قَالَ تَعَالٰی یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ۔جُمَّاعُ: مبالغہ ہے بہت جمع کرنے والا، جمع (ف) جمعا، اکٹھا کرنا۔قَالَ تَعَالٰی وَجَمَعَ فَاَوْعٰی۔اَلْاِثْمِ :بمعنی گناہ، اثم(س) اثما، اثما و اثاما، گناہ کرنا۔

ترکیب: اَلْخَمْرُ مبتداء، جُمَّاعُ مضاف، اَلْاِثْمِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۸۔ ہر دینی ودنیاوی کام پورے وقار اور ستھرائی سے کیا جائے!

اَلاِنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالعُجْلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ -

++++++++++

اَلاِنَاةُ	مِنَ اللّٰهِ
بُردباری	اللہ کی طرف سے ہے
وَالعُجْلَةُ	مِنَ الشَّيْطَانِ
اور جلد بازی	شیطان کی طرف سے ہے [ترمذی]

تشریح: حضور ﷺ کی اس حدیث سے دنیاوی اور دینی کاموں کو مشورہ کے ساتھ اور غور وفکر سے کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور جلدی (یعنی مُباح کاموں کے انجام کو سوچے بغیر کرنا) شیطان کا حصہ ہے۔

لغات: اَلْاِنَاةُ: بردباری، وقار، انتظار، انی، یانی (س۔ض) انیا بمعنی دیر کرنا۔ اَلْعُجْلَةُ: جلدی کرنا عجل(س) عجلا جلدی کرنا۔قَالَ تَعَالٰی لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ۔شَيْطَانَ: جمع شیاطین بمعنی سرکش ہونا، دیو، شطن (ن) مخالفت کرنا۔قَالَ تَعَالٰی اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ۔

ترکیب: اَلْاِنَاۃُ مبتدا، مِنْ حرف جار، لفظ اَللّٰہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کَائِنَۃٌ مقدر کے، کَائِنَۃٌ صیغہ اسم فاعل، ہِیَ ضمیر مستتر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ہوا، واوٗ عاطفہ، اَلْعُجْلَۃُ مبتدا، مِنْ جار، اَلشَّیْطٰنِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا کَائِنَۃٌ کے، کَائِنَۃٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ہِیَ ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

((..........۞۞۞..........))

۹۔ مؤمن کی یہ شان ہے کہ وہ شریف ہوتا ہے

اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ

++++++++++

اَلْمُؤْمِنُ	غِرٌّ	کَرِیْمٌ
مومن	بھولا بھالا	شریف ہوتا ہے

[احمد وترمذی]

تشریح: ارشاد پاک میں غِرٌّ کے معنی ''بھولا بھالا'' یعنی مومن کی نرم مزاجی کی وجہ سے یا اس کے حسنِ ظن کی وجہ سے لوگ اسے دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں اور مومن کے سامنے آخرت کے فضائل ہوتے ہیں اس لیے معاف رکھتا ہے اور بدلا نہیں لیتا تو لوگ سمجھتے ہیں یہ ہمارے دھوکے میں آ گیا حالانکہ مؤمن اپنی شرافت کی وجہ سے کچھ نہیں کہتا اور صبر کرتا ہے۔

لغات: غِر: ناتجربہ کار جوان، بھولا بھالا، جمع اغرار آتی ہے۔ قَالَ تَعَالٰی وَغَرَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغُرُوْرِ۔ کَرِیْمٌ: صاحب کرم، اللہ کے ناموں میں سے ہے، کرم(ك) کرما وکرامۃ۔ قَالَ تَعَالٰی فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ کَرِیْمٌ۔

ترکیب: اَلْمُؤْمِنُ مبتدا، غِرٌّ خبر اول، کَرِیْمٌ خبر ثانی، مبتدا اپنی دونوں خبروں

سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر معطوف علیہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۱۰۔کمینگی اور مکاری فساق کی عادت ہے

وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيمٌ۔

++++++++++

وَالْفَاجِرُ	خَبٌّ	لَئِيمٌ
اور گناہ کرنے والا	چال باز	کمینہ ہوتا ہے

[احمد و ترمذی]

تشریح: خَبٌّ مکار اور دھوکہ باز کو کہتے ہیں۔حدیث کا مطلب یہ ہے کہ فاسق و فاجر دھوکہ دینے والا ہوتا ہے، آخرت کی فکر سے غافل ہوتا ہے، ایسا آدمی کمینہ شمار کیا جاتا ہے۔جس کی ہر بات میں دھوکے کا گمان ہوتا ہے۔

لغات: فَاجِرُ: حد سے تجاوز کرنے والا اور خوب گناہ کرنے والا۔جمع فجار آتی ہے،فجر (ن) تجاوز کرنا۔قَالَ تَعَالٰی وَلَا يَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا كُفَّارًا۔خَبٌّ: بالفتح بمعنی مکار، دغا باز، دھوکہ دینے والا، جمع خبوب، خب (س) خبا وخبا مکار ہونا۔لَئِيمٌ: کمینہ، ذلیل، جمع لئام لوما، لوم (ک) کمینہ ہونا۔قَالَ تَعَالٰی وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

ترکیب: واؤ حرف عطف اَلْفَاجِرُ مبتدا، خَبٌّ خبر اول، لَئِيمٌ خبر ثانی، مبتدا اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر معطوف، معطوف عایہ مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ معطوفہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۱۱۔ظلم نہ کیجئے! قیامت کے دن ذلت نہ ہو

اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

++++++++++

يَوْمِ الْقِيَامَةِ	ظُلُمَاتٌ	اَلظُّلْمُ
قیامت کے دن	تاریکیوں کی شکل میں ہوگی	بے انصافی

|متفق علیہ|

تشریح: اس حدیث میں دوسروں پر زیادتی کرنے والوں کا انجام ہے کہ ظالم قیامت کے دن کی مشکلات میں پھنس کر بے یارومددگار اندھیروں میں بھٹک رہا ہوگا اور پریشان ہوگا۔اور ظلم سے حاصل کی ہوئی چیز اس کے کام نہ آئے گی۔

لغات: اَلظُّلْمُ: بے موقع رکھنا، بے انصافی، جمع ظلمات (ض) بے موقع رکھنا (س) رات کا تاریک ہونا۔قَالَ تَعَالٰی فَنَادٰی فِی الظُّلُمَاتِ ۔يَوْمِ: دن جمع ایام جمع الجمع ایاویم۔قَالَ تَعَالٰی مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنَ۔اَلْقِيَامَةِ: موت کے بعد اٹھنا ،قام یقوم (ن)قوما وقیاما، کھڑا ہونا۔قَالَ تَعَالٰی لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔

ترکیب: اَلظُّلْمُ مبتدا،ظُلُمَاتٌ موصوف،يَوْمَ مضاف ،اَلْقِيَامَةِ مضاف الیہ ،مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا كَائِنَةٌ مقدر کا ، كَائِنَةٌ صیغہ اسم فاعل ، هِيَ ضمیر مستتر فاعل ، كَائِنَةٌ اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صفت ہوئی موصوف کی ،موصوف صفت مل کر خبر،مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

((............ ❁❁❁............))

۱۲۔تکبر کا علاج سلام میں پہل کرنا

اَلْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِیْءٌ مِنَ الْکِبَرِ۔

++++++++++

اَلْبَادِئُ	بِالسَّلَامِ	بَرِیْءٌ	مِنَ الْکِبَرِ
پہل کرنے والا	سلام میں	دور ہے	تکبر سے

[بیهقی]

تشریح: ❶ اس فرمانِ رسول ﷺ میں سلام میں پہل کرنے کی ترغیب ہے۔
❷ تکبر سے نجات کا پروانہ پہلے سلام کرنا ہے کیونکہ تکبر بہت سی روحانی وجسمانی بیماریوں کا مجموعہ ہے۔

لغات: اَلْبَادِئُ: اسم فاعل، پہلے کرنے والا، بدا (ف) بدء، شروع کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِی الْاَعْرَابِ۔ بَرِیْءٌ: (ک۔س۔ف) بروا، براء بری کرنا، نجات پانا۔ قَالَ تَعَالٰی فَاِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ اَلْکِبَرُ: غرور، بڑا گناہ کبر (ن۔س۔ک) کبرا و کبرا، کبرا عمر میں بڑا ہونا، مرتبہ میں بڑا ہونا، دشوار ہونا، قَالَ تَعَالٰی وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَهٗ مِنْهُمْ۔

ترکیب: اَلْبَادِئُ صیغہ اسم فاعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، بِ حرف جار، اَلسَّلَامِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے اسم فاعل کے، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مبتدا، بَرِیْءٌ صیغہ صفت مشبہ، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، مِنْ حرف جار، اَلْکِبَرِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے صیغہ صفت کے، صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۱۳۔دنیا مؤمن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے

اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ

++++++++++

اَلدُّنْیَا	سِجْنُ الْمُؤْمِنِ	وَجَنَّةُ الْکَافِرِ
دنیا	مؤمن کا قید خانہ ہے	اور کافر کی جنت ہے [مسلم]

تشریح: مؤمن کیونکہ ہر قول اور فعل سے پہلے سوچتا ہے کہ یہ کام نیکی ہے یا برائی؟ کروں یا نہ کروں؟ اس وجہ سے مؤمن کے لیے جنت کی نعمتوں کے لحاظ سے دنیا قید خانہ ہی ہے۔ اور کافر اپنے کو جسم کے تمام اعضاء استعمال کرنے میں آزاد سمجھتا ہے۔ اس لیے آخرت کی تکالیف کے لحاظ سے یہ دنیا اس کی جنت ہے۔

لغات: سِجْنُ :قید خانہ جمع سجون ہے،سجن(ن) سجنا قید کرنا۔قَالَ تعالٰی اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ۔ جَنَّةٌ:باغ جمع جنات،جنان ہے علماء اہل لغت نے لکھا ہے کہ جس کلمہ میں ج.ن کا مادہ ہو اس میں چھپنے کا معنی ہو گا۔مثلاً جنین ماں کے پیٹ کا بچہ۔جنون:دیوانہ،جن۔جن کو بھی جن اس لیے کہتے ہیں کہ وہ چھپے ہوئے ہیں۔قَالَ تَعَالٰی فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ۔ کافر:اللہ کی نعمتوں کا انکار کرنے والا،جمع کافرون ہے کفار،کفر(ن) کفرا چھپانا۔ قَالَ تعَالٰی وَلَا تکُوْنُوْا اَوَّلَ کَافِرٍ بِہٖ.

ترکیب:اَلدُّنْیَا مبتدا،سِجْنُ مضاف،اَلْمُؤْمِنِ مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ مل کر خبر اول معطوف علیہ،واؤ حرف عطف،جَنَّةُ مضاف،اَلْکَافِرِ مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ثانی معطوف،مبتدا اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۱۴۔ مسواک کے دنیاوی واخروی فوائد

اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ وَمَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ.

++++++++++

اَلسِّوَاكُ — مسواک
مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ — منہ کو پاک کرنے والی ہے
وَمَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ — اورخوشی کا ذریعہ ہے پروردگار کی

[النسائی]

تشریح: اس فرمانِ رسول ﷺ میں مسواک کے دو فائدے بتائے ہیں۔

❶ ایک ظاہری: یعنی منہ صاف ہوتا ہے اور منہ کی صفائی کے طبی وروحانی فوائد بے شمار ہیں۔ یہ ایک ظاہری فائدہ ہے سنت رسول کا۔

❷ دوسرا باطنی: یعنی مسواک کی سنت ادا کرنے سے اللہ خوش ہوتے ہیں اور رب راضی ہو تو سب کام ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

معلوم ہوا اسلام پر عمل سے دنیاوی، دینی تمام فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

لغات: اَلسِّوَاكُ، دانت صاف کرنے کی لکڑی، جمع مساویك ہے، ساك (ن) سوکا بمعنی ملنا، رگڑنا۔ مَطْهَرَةٌ: صفائی کا آلہ یا صفائی حاصل کرنے کی جگہ، جمع مطاهر ہے، طهر (ف) طهر او طهر، پاک کرنا (ن۔ف) طهر وطهارة پاک کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی وَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ۔ اَلْفَمِ: منہ، اصل میں فوه ہے جمع افواه آتی ہے، فاه (ن) فوها بمعنی منہ سے بولنا۔ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ۔ مَرْضَاةٌ: خوشنودی حاصل کرنے کی جگہ، رضی (س) رضی، راضی ہونا، خوش ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی تَبْتَغِيْ مَرْضَاةَ اَزْوَاجِكَ.

ترکیب: اَلسِّوَاكُ مبتدا، مَطْهَرَةٌ مصدر میمی بمعنی اسم فاعل، ضمیر مستتر اس کا فاعل، لَ جار، اَلْفَمِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق مَطْهَرَةٌ کے، مَطْهَرَةٌ اپنے فاعل اور

متعلق سے مل کر خبر اول معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مَرْضَاةٌ مصدر میمی بمعنی اسم فاعل، هِيَ ضمیر مستتر اس کا فاعل، لِ حرف جار، اَلرَّبِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق مَرْضَاةٌ کے، مَرْضَاة اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ثانی معطوف، مبتدا اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۱۵۔ دوسروں کو دینے والا، لینے والوں سے بہتر ہے

اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى .

++++++++++

اَلْيَدُ الْعُلْيَا	خَيْرٌ
اوپر والا (دینے والا) ہاتھ	بہتر ہے
مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى	
نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے	[بخاری]

تشریح: شریعتِ مطہرہ میں سوال کرنا حرام قرار دیا گیا ہے۔ لیکن صرف جان بچانے کے لیے بقدر ضرورت جائز ہے اس لیے کوشش ہونی چاہیے کہ ہر مسلمان دینے والا بنے اور دوسروں سے لینے کی نیت نہ رکھے۔

لغات: اَلْيَدُ: ہاتھ، اصل میں یدی ہے جمع ایادی اور ایدی ہے، قَالَ تَعَالٰى يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ۔ اَلْعُلْيَا: ہر بلند جگہ، یہ الاعلی اسم تفضیل کی مونث ہے علیٰ (ن) علوا علی (س) علاء بلند ہونا، قَالَ تَعَالٰى وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا، السفلی: یہ اسفل کی مونث ہے بمعنی پست تر، سفل (ن۔س۔ک) سفولا، پست ہونا، قَالَ تَعَالٰى وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى.

ترکیب: اَلْيَدُ موصوف، اَلْعُلْيَا صفت، موصوف صفت مل کر مبتدا، خَيْرٌ صیغہ اسم تفضیل، ضمیر مستتر اس کا فاعل، مِّنْ حرف جار، اَلْيَدِ موصوف، السُّفْلٰى صفت،

موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق خَیْرٌ کے، خَیْرٌ اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............⊛⊛⊛............))

۱۶۔ زنا سے بھی بدتر ایک عام گناہ!

اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا .

++++++++++

اَلْغِیْبَۃُ	اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا
پیٹھ پیچھے برائی کرنا	زنا سے (بھی) زیادہ بھاری ہے

(بیهقی)

تشریح: اس گناہ کے اتنا بھاری ہونے کی وجہ یہ ہے کہ زنا میں ندامت اور توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے اور غیبت میں جب تک صاحب معاملہ سے معافی نہ مانگے یہ گناہ معاف نہیں ہوتا کیونکہ حقوق العباد سے متعلق ہے اور ایسا بہت کم ہوتا ہے اور لوگ اس گناہ کو ہلکا سمجھتے ہیں۔

لغات: اَلْغِیْبَۃُ: پیٹھ پیچھے برائی کرنا، غاب(ض) غیبة واغتابه غیبت کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا. اَشَدُّ شد(ض) شدة، سخت ہونا. قَالَ تَعَالٰی وَالْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ. اَلزِّنَا زنی(ض) زنی، وزناء زنا کرنا، قال تعالی ولا تقربوا الزنا.

ترکیب: اَلْغِیْبَۃُ مبتدا، اَشَدُّ صیغہ اسم تفضیل، ھُوَ ضمیر مستتر اس کا فاعل، مِن حرف جار، اَلزِّنَا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے اَشَدُّ کے، اَشَدُّ صیغہ اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............⊛⊛⊛............

۱۷۔ظاہری و باطنی پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ

++++++++++

اَلطُّهُوْرُ	شَطْرُ الْإِيْمَانِ
پاکیزگی	ایمان کا حصہ ہے [مسلم]

تشریح: اس حدیث میں طہارت سے نجاست حکمی اور حقیقی سے پاک ہونا مراد ہے۔ جب یہ حاصل ہو جائے تو ظاہری پاکی حاصل ہو جاتی ہے اور اسی کے ذریعے سے نماز، حج اور تلاوت وغیرہ دوسرے اعمال جائز ہوتے ہیں اس لیے ایمان کا حصہ ہے۔ پھر باطنی پاکیزگی یعنی گناہوں سے سچی توبہ کا اہتمام بھی ہو جائے تو زہے قسمت۔

لغات: شَطْرُ: جزء، نصف، جانب، دوری سب معنی میں استعمال ہوتا ہے۔جمع اشطر، شطور، شطر(ن) شطورا دو برابر حصہ میں کرنا۔قَالَ تَعَالٰی فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

ترکیب: اَلطُّهُوْرُ مبتدا، شَطْرُ مضاف، اَلْإِيْمَانِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............۞۞۞............))

۱۸۔ہر مسلمان کے لیے قرآن کریم کی دو حیثیتیں

اَلْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ .

++++++++++

اَلْقُرْاٰنُ	حُجَّةٌ
قرآن	دلیل ہے
لَّكَ	اَوْ عَلَيْكَ
تیرے (فائدے کے) لیے	یا تیرے خلاف [مسلم]

تشریح: ارشاد نبوی علیہ السلام کا مفہوم یہ ہے کہ قرآن کریم قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں اور آگے پہنچانے والوں کے حق میں گواہی دے گا، انہوں نے میری قدر کی اور پیٹھ پیچھے ڈالنے والوں کے خلاف گواہی دے گا۔ کہ انہوں نے مجھے چھوڑے رکھا اور میری قدر نہیں کی۔

لغات: اَلْقُرْآنُ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہوئی کتاب، قرن (ض) باندھنا، ملانا، جمع کرنا، قَالَ تَعَالٰی اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ حُجَّةٌ، بمعنی دلیل، جمع براہان جمع الجمع حجج، حجاج، حج (ن) حجا،ہ، دلیل میں غالب ہونا۔

ترکیب: اَلْقُرْاٰنُ مبتدا، حُجَّةٌ مصدر بمعنی اسم فاعل، ھُوَ ضمیر مستتر اس کا فاعل، ل جار، كَ مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، اَوْ حرف عطف، عَلٰی حرف جار، كَ مجرور، جار مجرور مل کر معطوف ہوا، معطوف، معطوف علیہ مل کر متعلق ہوا حُجَّةٌ کے، حُجَّةٌ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

((............۞۞۞............))

۱۹۔ ہر گانے، بجانے کا آلہ شیطان کی طرف منسوب ہے

اَلْجَرْسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطٰنِ .

++++++++++

اَلْجَرْسُ	مَزَامِيْرُ الشَّيْطٰنِ
تمام گھنٹیاں	شیطان کی بانسریاں ہیں

[مسلم]

ترجمہ: اس ارشاد عالی میں ایک گناہ کبیرہ ہر بجنے والی چیز جو دل کو اپنی طرف مائل کر کے ذکر و عبادت سے روک دے اسے شیطان کی بانسری قرار دیا گیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے ضمن میں سارے گانے اور ساز آ گئے ان سے بچنا چاہیے۔

لغات: اَلْجَرْسُ: گھنٹہ، جمع اجراس، مزامیر، مزمار کی جمع ہے بمعنی بانسری، ذمر (ض. ن) ذمر، زمیرا بانسری بجانا۔

ترکیب: اَلْجَرْسُ مبتدا، مَزَامِيْرُ مضاف، اَلشَّيْطَانِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۲۰۔ فاسقہ عورتیں شیطان کا جال ہیں

اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطٰنِ .

++++++++++

حَبَائِلُ الشَّيْطٰنِ	اَلنِّسَاءُ
شیطان کے جال ہیں	عورتیں

[مشکوۃ]

تشریح: تجربہ شاہد ہے کہ فاسقہ عورت بے پردگی، آواز کے غلط استعمال اور غیر محرموں کے سامنے اپنے ناز وادا کے ذریعہ بہت سے مردوں کو راہ راست سے ہٹا دیتی ہے۔ اس وجہ سے اسے شیطان کا جال قرار دیا گیا ہے۔

لغات: حَبَائِلُ: یہ جمع ہے حبالة کی بمعنی جال، پھندا، حبل (ن) حبلا رسی سے باندھنا، قَالَ تَعَالٰى حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ۔

ترکیب: اَلنِّسَاءُ مبتدا، حَبَائِلُ مضاف، اَلشَّيْطٰنِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۲۱۔ صبر و شکر کی برکات

اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ

++++++++++

اَلطَّاعِمُ	الشَّاكِرُ
کھانے والا	شکر گزار
كَالصَّائِمِ	الصَّابِرِ
برابر ہے اس روزہ دار کے	جو صبر کرنے والا ہو۔

[ترمذی]

تشریح: سب مسلمانوں کو اس حدیث پاک میں کھانے پینے کے بعد شکر کی ترغیب دی گئی ہے، کہ اس کے ساتھ صبر اور روزہ والوں میں شمار ہوتا ہے۔ بلا شبہ روزہ اور صبر بڑی اہم عبادات ہیں لیکن کھانا کھا کر شکر ادا کرنے کی برکت سے ان کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔

لغات: اَلطَّاعِمُ طعم (س) طعما وطعاما، بمعنی کھانا کھانا قَالَ تَعَالٰی فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ، الشاکر شکر (ن) شکرا شکرانا، قدردانی کرنا، احسان کا اعتراف کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ، الصائم صام (ن) صوما روزہ رکھنا۔ قَالَ تَعَالٰی وَالصَّائِمِيْنَ وَالصَّائِمَاتِ۔ اَلصَّابِرِ صبر (ض) صبرا صبرا اور برداشت کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی وَالصَّابِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ۔

ترکیب: اَلطَّاعِمُ موصوف، اَلشَّاكِرُ صفت، موصوف صفت مل کر مبتدا، كَ حرف جار، لِصَائِمِ موصوف، اَلصَّابِرِ صفت، موصوف صفت مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے كَائِنٌ کے، كَائِنٌ اسم فاعل، هُوَ ضمیر مستتر اس کا فاعل، كَائِنٌ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مبتدا، خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۲۲۔اخراجات میں میانہ روی، معیشت کا نصف حل

اَلْاِقْتَصَادُ فِیْ النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ ۔

++++++++++

اَلْاِقْتَصَادُ	اَلْمَعِيْشَةِ	فِیْ اَلنَّفَقَةِ
میانہ روی	(زندگی کی) گزران ہے	خرچ کرنے میں
نِصْفُ		
آدھی		

[بیہقی]

تشریح: اس ارشادِ عالی سے پتا چلا کہ مسلمان نہ مال میں بخل کرے، نہ فضول خرچی بلکہ دونوں کے درمیان رہے۔یہی عمل اللہ کو پسند ہے اس ارشاد مبارک میں زندگی گزارنے کا بہت بڑا ڈھنگ ارشاد فرمادیا۔کہ آمدن کے مطابق گزراوقات کی جائے۔

لغات: اَلْاِقْتَصَادُ:قصد (ض) قصدا و اقتصد،میانہ روی اختیار کرنا قَالَ تَعَالٰی وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ۔النفقۃ:خرچ جمع نفقات۔قَالَ تَعَالٰی وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً۔ نِصْفُ:کسی چیز کا آدھا،جمع انصاف،نصف(ن۔ض)نصفا آدھا لینا،قَالَ تَعَالٰی وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ۔المعیشۃ:زندگی کا ذریعہ عاش،یعیش(ض)عیشا، معاشا، معیشا،زندہ رہنا۔قَالَ تَعَالٰی بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا.

ترکیب: اَلْاِقْتَصَادُ مصدر،فِیْ جار،اَلنَّفَقَةِ مجرور،جار مجرور مل کر متعلق اَلْكَائِنُ محذوف کے،اَلْكَائِنُ صیغہ اسم فاعل،اپنے فاعل هُوَ ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر صفت،موصوف صفت مل کر مبتدا،نِصْفُ مضاف،اَلْمَعِيْشَةِ مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ مل کر خبر،مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۲۳۔مخلوقِ خدا سے محبت، سمجھدار لوگوں کا کام ہے

وَالتَّوَدُّدُ اِلَی النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ .

++++++++++

وَالتَّوَدُّدُ	اِلَی النَّاسِ
اور محبت کرنا	لوگوں سے
نِصْفُ	الْعَقْلِ
آدھی	عقل مندی ہے

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن سے بھی جائز تعلقات ہوں ان سے حسنِ سلوک رکھنے سے دنیاوی اور دینی کام درست ہوتے ہیں۔اس لیے یہ بڑی سمجھ داری کا کام ہے تعلقات خراب کر کے اپنے دشمنوں میں اضافہ اور دوستوں میں کمی نہ کرنی چاہیے۔

لغات: اَلتَّوَدُّدُ: دوستی کرنا، و د(س) ودا، وودا محبت کرنا، قَالَ تَعَالٰی تَوَدُّوْنَ اَنَّ غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْکَۃِ. اَلنَّاسِ: اسم ہے واحد انسان ہے تصغیر نویس ہے، ناس، ینوس (ن) نوسا. قَالَ تَعَالٰی یَا اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا ۔اَلْعَقْلِ: وہ نور جس سے غیر حسی چیزیں معلوم کی جاتی ہیں۔جمع عقول، عقل(ض) عقلا، سمجھدار ہونا، قَالَ تَعَالٰی مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْہُ.

ترکیب: واؤ استنافیہ، اَلتَّوَدُّدُ مصدر موصوف، اِلٰی حرف جار، اَلنَّاسِ مجرور، جار مجرور مل کر بترکیب سابق صفت، موصوف صفت مل کر مبتدا، نِصْفُ مضاف، اَلْعَقْلِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

((..........✿✿✿..........))

۲۴۔ گناہوں سے توبہ معصوم بنا دیتی ہے

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ.

++++++++++

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ	كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ
گناہ سے توبہ کرنے والا	(اس کے برابر ہے) کہ نہ ہو کوئی گناہ اس کے ذمے

[ابن ماجه]

تشریح: اس حدیث میں پکی اور سچی توبہ کی فضیلت بتائی ہے کہ اس طرح تائب ہونے والے کا دل ایسے صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ آج ہی معصوم پیدا ہوا ہے۔

لغات: اَلتَّائِبُ: اسم فاعل توبہ کرنے والا، تاب (ن) توبا، و توبة، متوجہ ہونا، قَالَ تَعَالٰى اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ. اَلذَّنْبِ: گناہ، جمع ذنوب، جمع الجمع ذنوبات، قَالَ تَعَالٰى بِاَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ.

ترکیب: اَلتَّائِبُ: صیغہ اسم فاعل، هُوَ ضمیر مستتر اس کا فاعل، مِنْ حرف جار، اَلذَّنْبِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے اَلتَّائِبُ کے، اَلتَّائِبُ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مبتدا، كَ حرف جار، مَنْ موصولہ، لَا نفی جنس، ذَنْبَ اس کا اسم، لَ جار، ہٗ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے مَوْجُوْدٌ کے، مَوْجُوْدٌ صیغہ اسم مفعول، هُوَ ضمیر مستتر نائب فاعل، مَوْجُوْدٌ اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر لائے نفی جنس کی خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا جار مجرور مل کر متعلق ہوا كَائِنٌ کے، كَائِنٌ اپنے فاعل ضمیر مستتر هُوَ اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۲۵۔کون عقل مند، کون بے وقوف؟

اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنِ اتَّبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ

++++++++++

اَلْكَيِّسُ	مَنْ
عقل مند (وہ ہے)	جو
دَانَ	نَفْسَهٗ
دبا کر رکھے	اپنے نفس (کی خواہش) کو
وَعَمِلَ	لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ
اور (نیک) کام کرے	مرنے کے بعد کے لیے
وَالْعَاجِزُ	مَنِ
اور بے وقوف (وہ ہے)	جو
اتَّبَعَ	نَفْسَهٗ هَوَاهَا
پیچھے لگائے	اپنے نفس کو اس کی خواہش کے
وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ	
اور (جنت کی) امید رکھے اللہ پر	[ترمذی]

تشریح: اس حدیث پاک میں آخرت ہی کو عقل مندی اور بے وقوفی کا معیار بتایا گیا ہے کیونکہ خواہشات کا سلسلہ اتنا وسیع ہے کہ وہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔ نہ ہی خواہش کے بندے کو حقیقی خوشی مل سکتی ہے۔ ایک خواہش پوری ہوگی تو دوسری تیار ہوگی، اس لیے حقیقی بھلائی اسے نظر انداز کر کے آخرت کی فکر میں ہے۔

(۲) تَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ: اس جملے میں اس بات پر تنبیہ ہے کہ جب ہم ہر کام دنیا کے لیے کرتے ہیں۔ امید بھی تو ہمیں دنیا کی ہی رکھنی چاہیے اور ہم اس کے نتائج میں اُمید آخرت کی رکھتے ہیں یہ بہت بڑی بے وقوفی ہے۔ گندم بوئیں اور امید جو کی رکھیں یہ سمجھ داری نہیں ہے۔

لغات: اَلْکَیِّسُ عقل مند، ہوشیار جمع اکیاس ہے کاس (ض) کیسا، وکیاسۃ بمعنی چالاک ہونا، دان: (ض) دینا بمعنی ذلیل ہونا، تابع بنانا۔ نَفْسَہٗ: مصدر بمعنی روح، خون، بدن، مراد دل ہے۔ قَالَ تَعَالٰی یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ. الموت: زندگی کی ضد ہے۔ قَالَ تَعَالٰی اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ. وَالْعَاجِزُ: نہ قدرت رکھنے والا، عجز (ض.س) عجزا، عجوزا، عاجز ہونا، قَالَ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْ اٰیَاتِنَا مُعَاجِزِیْنَ. اِتَّبَعَ تبع (س) تبعا، پیچھے چلنا، ھویٰ: خواہش، عشق خواہ خیر میں ہو یا شر میں، قَالَ تَعَالٰی وَاتَّبَعَ ھَوَاہُ. تَمَنّٰی: ارادہ کرنا (ن) آزمائش کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی اِلَّا اِذَا تَمَنّٰی۔

ترکیب: اَلْکَیِّسُ مبتدا، مَنْ موصولہ، دَانَ فعل، ھُوَ ضمیر اس کا فاعل، نَفْسَ مضاف، ضمیر ہٗ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ہوا فعل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر معطوف علیہا، واؤ عطف، عَمِلَ فعل ھُوَ ضمیر فاعل، لِ حرف جار، مَا موصولہ، بَعْدَ مضاف، اَلْمَوْتِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ (ظرف) ہوا فعل مقدر یَکُوْنُ تامہ کا، یَکُوْنُ فعل اپنے فاعل ہوا اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے عَمِلَ کے، عَمِلَ فعل اپنے فاعل ھُوَ ضمیر اور متعلق سے مل کر جملہ معطوفہ، دونوں جملے مل کر صلہ ہوئے موصول کا، موصول صلہ مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا، واؤ عاطفہ یا استنافیہ، اَلْعَاجِزُ مبتدا مَنْ موصولہ، اِتَّبَعَ فعل، ھُوَ ضمیر فاعل، نَفْسَ مضاف ضمیر ہٗ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول

اول، هُوَ مضاف، هَا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف علیہا، واؤ عاطفہ، تَمَنّٰی فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، عَلٰی حرف جار، لفظ اللّٰہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ، دونوں جملے مل کر صلہ ہوئے موصول کے، موصول صلہ مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۲۶۔ محبت کے لائق صاحب ایمان ہے

اَلْمؤْمِنُ مَأْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَاْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ.

++++++++++

اَلْمؤْمِنُ	مَاْلَفٌ
مومن	محبت کی جگہ ہے
وَلَا	خَيْرَ
اور نہیں ہے	بھلائی
فِيْمَنْ	لَا يَاْلَفُ
اس میں جو	محبت نہیں کرتا
وَلَا يُؤْلَفُ	
اور محبت نہیں کیا جاتا	[بیھقی]

تشریح: ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق مؤمن کی شان ہے کہ وہ دوسروں سے سچی محبت رکھتا ہے اور ایسا معاملہ رکھتا ہے کہ لوگ اس سے محبت رکھیں اور حقیقی محبت اللہ والوں کو ہی ملتی ہے اس حدیث میں خود غرضی سے منع کیا گیا ہے، محبت سے مراد وہ جائز محبت ہے، جس کی اللہ اور اس کے ﷺ نے اجازت دی ہے۔ یا حکم دیا ہے۔

لغات: مَاْلَفٌ: اسم ظرف ہے، دوستی کی جگہ، جمع مآلف ،الف(س) الفا، مانوس ہونا، محبت کرنا۔

ترکیب: اَلْمُؤْمِنُ مبتدا، مَاْلَفٌ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ وَاؤ استنافیہ، لا حرف نفی جنس، خَیْرَ اس کا اسم، فِی حرف جار، مَنْ موصولہ، لَا یَأْلَفُ فعل نفی مضارع معلوم، ھُوَ ضمیر مستتر اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہا، وَاؤ عاطفہ، لَا یُؤْلَفُ فعل نفی مضارع مجہول، ھُوَ ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہو کر صلہ ہوئے موصول کا، موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کَائِنٌ کے، کَائِنٌ صیغہ اسم فاعل ھُوَ ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی لائے نفی جنس کی، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۲۷۔ گانا بجانا دل میں منافقت پیدا کرتا ہے

اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ.

++++++++++

اَلْغِنَاءُ	یُنْبِتُ
گانا	اُگاتا ہے
اَلنِّفَاقَ	فِی الْقَلْبِ
نفاق کو	دل میں
کَمَا	یُنْبِتُ الْمَاءُ
جیسا کہ	پانی اُگاتا ہے
اَلزَّرْعَ	
کھیتی کو	

[بیهقی]

تشریح: آپ ﷺ کے اس پاک اصول زندگی میں گانے بجانے کا ایک بہت بڑا نقصان

یہ بتایا گیا ہے کہ اس بدعملی کی وجہ سے انسان ایمان خالص کی دولت سے محروم رہتا ہے مثال دینے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی اور کھیتی کے الفاظ استعمال کیے، تا کہ ہر آدمی سمجھ جائے۔

لغات: اَلْغِنَاءُ: گانا جمع اغانی، غنی، غنی (س) غنی، مال دار ہونا، قَالَ تَعَالٰی وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ. غنی (تفعیل) تغنیة، ترنم سے گیت گانا۔ ینبت نبت(ن) نباو نباتا، بمعنی سبزہ زار ہونا، قَالَ تَعَالٰی یُنْبِتُ لَکُمْ بِهِ الزَّرْعَ. النفاق: مصدر ہے مجرد میں باب نصر سے اور مزید میں باب مفاعلہ سے ہے، کہ زبان سے اسلام ظاہر کرنا اور دل میں کفر رکھنا۔ اَلْقَلْبِ دل، جمع قلوب، قلب(ض) قلبا الٹ پلٹ کرنا، قَالَ تَعَالٰی وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبٍ. الزرع: کھیتی، جمع زروع، زرع، (ف) زرعا. بیج ڈالنا، قَالَ تَعَالٰی کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ۔

ترکیب: اَلْغِنَاءُ مبتدا، یُنْبِتُ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، اَلنِّفَاقَ مفعول بہ، فِیْ حرف جار، اَلْقَلْبِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول، کَ حرف جار، مَا مصدریہ، یُنْبِتُ فعل، اَلْمَاءُ فاعل، اَلزَّرْعَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل، مفعول اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۲۸۔ قیامت کے دن متقی اور سچا تاجر نجات پائے گا

اَلتُّجَّارُ یُحْشَرُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰی وَبَرَّ وَصَدَقَ

++++++++++

اَلتُّجَّارُ	یُحْشَرُوْنَ
تاجر لوگ	جمع کیے جائیں گے
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	فُجَّارًا
قیامت کے دن	گناہ گار (ہونے کی حالت میں)

اِلَّا	مَنِ
مگر	جو
اتَّقٰی	وَبَرَّ
ڈرے (اللہ سے)	اور نیکی (کا راستہ) اختیار کرے

وَصَدَقَ

اور سچ بولے [ترمذی]

تشریح: اس حدیث میں تاجروں کے لیے چند اصول بتائے ہیں۔

1. تقوی۔ اللہ سے ڈرے یعنی تجارت میں ملاوٹ، جھوٹی قسم، نمازوں کو چھوڑنا نیز ہر گناہ سے بچے۔
2. نیکی کا راستہ: تجارت میں معاملات کی صفائی، اسلامی اصولوں کے مطابق لین دین کرنا وغیرہ۔
3. سچائی: اپنے مال کی اچھائی برائی واضح بیان کر دے، اس میں جھوٹی قسموں سے بچنا بھی آ گیا۔

لغات: اَلتُّجَّارُ: جمع تَاجِرٌ کی، سوداگر، تجر (ن) تجارۃ، تجارت کرنا، قَالَ تَعَالٰی عَلٰی تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ. يُحْشَرُوْنَ، حشر (ض) حشرا. بمعنی جمع کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰی جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ. اِتَّقٰی: پرہیز کرنا، وقی (ض) وقایہ، حفاظت کرنا، قَالَ تَعَالٰی فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی. بَرَّ: (س۔ض) سچ بولنا، قَالَ تَعَالٰی كِرَامٍ بَرَرَةٍ. صَدَقَ: (ن) صدقا، صدقا، سچ بولنا، قَالَ تَعَالٰی قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ.

ترکیب: اَلتُّجَّارُ مبتدا، يُحْشَرُوْنَ فعل، وَاؤ ضمیر بارز ذوالحال، يَوْمَ مضاف، اَلْقِيٰمَةِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فُجَّارًا مستثنیٰ منہ، اِلَّا حرف استثناء، مَنْ موصولہ، اتَّقٰی فعل هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ معطوف علیہا، وَاؤ عاطفہ، بَرَّ فعل هُوَ ضمیر مستتر فاعل، دونوں مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ، وَاؤ عاطفہ

صَدَقَ فعل ھُوَ ضمیر فاعل، دونوں مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ، معطوف علیہا اپنے دونوں معطوف جملوں سے مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر مستثنیٰ، مستثنیٰ مستثنیٰ منہ مل کر حال ہوا ذوالحال کا، حال ذوالحال مل کر نائب فاعل ہوا، یُحْشَرُوْنَ کا، یُحْشَرُوْنَ اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، اَلتُّجَّارُ مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۲۹۔ امانت دار تاجر نبیوں اور شہیدوں کے ساتھ

اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ .

++++++++++

اَلتَّاجِرُ	الصَّدُوْقُ
تاجر	سچا
اَلْاَمِیْنُ	مَعَ النَّبِیّٖنَ
امانت دار (قیامت کے دن)	نبیوں کے ساتھ (ہوگا)
وَالصِّدِّیْقِیْنَ	وَالشُّھَدَاءِ
اور سچوں کے ساتھ (ہوگا)	اور شہیدوں کے ساتھ (ہوگا) [ترمذی]

تشریح: اس حدیث میں اسلامی اصولوں یعنی سچائی اور امانت داری کے ساتھ تجارت کرنے والوں کی فضیلت بتائی گئی ہے کہ قیامت کے دن ان کا حشر انعام یافتہ لوگوں کے ساتھ ہوگا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ایمان دار تاجر پوری دنیا میں اسلام کی شان کا ذریعہ ہے۔ اور اس کی دیانت کی وجہ سے کفار کے قلوب اسلام کی طرف راغب ہوتے ہیں۔

لغات: اَلشُّھَدَاءِ: شہید شھد (س) شھودا، حاضر ہونا، گواہ ہونا، قَالَ تَعَالٰی وَاَنْتُمْ شُھَدَآءُ.

ترکیب: اَلتَّاجِرُ موصوف، الصَّدُوْقُ صفت اول، اَلْاَمِیْنُ صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مبتدا، مَعَ مضاف، اَلنَّبِیّٖنَ معطوف علیہ، وَاوْ

عاطفہ، اَلصِّدِّیْقِیْنَ معطوف اول، وَاؤ عاطفہ، اَلشُّھَدَآءِ معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا مَعَ مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا کَائِنٌ مقدر کا، کَائِنٌ صیغہ اسم فاعل، ھُوَ ضمیر اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، التاجر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............✪✪✪............))

۳۰۔منافق کی تین نشانیاں

آیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ۔

++++++++++

آیَةُ الْمُنَافِقِ	ثَلٰثٌ	اِذَا
منافق کی نشانیاں	تین ہیں	جب
حَدَّثَ	کَذَبَ	وَاِذَا
بات کرے	تو جھوٹ بولے	اور جب
وَعَدَ	اَخْلَفَ	وَاِذَا
وعدہ کرے	تو خلاف کرے	اور جب
اؤْتُمِنَ	خَانَ	
امانت رکھوائی جائے	تو خیانت کرے	[ترمذی]

تشریح: اس حدیث پاک میں ہر مسلمان کو اپنا جائزہ لینے کی ہدایت دی گئی ہے۔کہ یہ تین گناہ اس میں نہ ہونے چاہئیں۔کیونکہ یہ (یعنی جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی کرنا اور امانتوں میں خیانت کرنا) منافق کی نشانیاں ہیں اور قرآن کریم میں ہے کہ منافق جہنم میں جائیں گے۔

لغات: حَدَّثَ بات کی حدث(ن) حدوثا کسی امر کا واقع ہونا، الحدث نئی چیز وضو یا غسل کی حاجت ہونا، بدعت، پائخانہ(ج) احداث احداث الدهر مصیبتیں۔ کَذَبَ: جھوٹ بولا (ض) کَذِبًا، کِذْبًا، کِذبَةً، وَعَدَ:(ض) وعدًا، وَعْدَةً، مَوْعدًا وعدہ کرنا۔ اَخْلَفَ: وعدہ خلافی کی خلف (س) خلفا بائیں ہتھا ہونا، بھینگا ہونا، بے وقوف ہونا۔ خَلُوف فم الصائم روزہ دار کے منہ کی بو خلفه(ن) جانشین ہونا۔ اُوْتُمِنَ: (افتعال) میں بنایا گیا امن (ک) امانۃ، امانت دار ہونا (ض) اَمْنا اعتبار کرنا (س،ہ) اَمْنا اَمَنا مطمئن ہونا۔ خَانَ: (ن) خونا، خیانة امانت میں خیانت کرنا۔

ترکیب: آیَةُ مضاف، اَلْمُنَافِقِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، ثَلٰثٌ مبدل منہ، اِذَا کلمہ شرط، حَدَّثَ فعل، هُوَ ضمیر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، کَذَبَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ معطوف علیہا، وَاؤ عاطفہ، اِذَا کلمہ شرط، وَعَدَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، اَخْلَفَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، دونوں مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوکر معطوفہ، وَاؤ حرف عطف، اِذَا حرف شرط، اُوْتُمِنَ فعل، ضمیر هُوَ نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، خَانَ فعل، هُوَ ضمیر فاعل، فعل فاعل مل کر جزاء، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ جملہ معطوف علیہا اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوکر بدل ہوا. مبدل منہ کا، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۳۱۔شرک،والدین کی نافرمانی،قتل ناحق اور جھوٹی قسم کبیرہ گناہ ہیں

اَلْکَبَائِرُ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغُمُوْسُ .

++++++++++

اَلْکَبَائِرُ	اَلْاِشْرَاکُ
بڑے گناہ	شرک کرنا
بِاللّٰهِ	وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ
اللہ کے ساتھ	اور والدین کی نافرمانی کرنا
وَقَتْلُ النَّفْسِ	وَالْیَمِیْنُ الْغُمُوْسُ
اور کسی جان کو مارڈالنا	اور جھوٹی قسم کھانا ہے

[ترمذی]

تشریح: اس حدیث میں چار بڑے گناہ گنوائے گئے ہیں۔

1. شرک: قرآن کریم میں اسے ظلم عظیم قرار دیا گیا ہے۔
2. والدین کی نافرمانی: یہ بہت ہی محتاط اور محترم رشتہ ہے ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ ہاتھ اور زبان سے ان کو تکلیف نہ پہنچائیں۔جان و مال سے ان کی مدد کریں۔جب وہ بلائیں تو ہم حاضر ہو جائیں۔
3. وقتل النفس: کسی کو ناحق قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔حدیث پاک میں ہے کہ قیامت کے دن قاتل کی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ ''یہ اللہ کی رحمت سے دور ہے۔''
4. یمین الغموس: غموس کے معنی ڈھانپ لینا اس کا مقصود یہ ہے کہ جھوٹی قسم اتنا بڑا گناہ ہے کہ انسان اس کے بوجھ تلے دب جاتا ہے۔اللہ ہمیں ان گناہوں سے

بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

لغات: اَلْإِشْرَاكُ: شریک بنانا، شریک کرنا، قَالَ تعالٰی اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ. عُقُوْقٌ: عق(ن) عقوقا، نافرمانی کرنا، عق الولدوالده۔لڑکے نے اپنے باپ کی نافرمانی کی۔قتل: (ن) قتلا، مارڈالنا، قَالَ تَعَالٰی فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ. يَمِيْنٌ: قسم جمع ایمن، ایمان، اَلْغَمُوْسُ: جان بوجھ کر قسم کھانا، جمع غمس ، (ض) غمسا، ڈبونا، اس میں آدمی گناہ میں ڈوب جاتا ہے۔

ترکیب: اَلْكَبَائِرُ مبتدا، اَلْإِشْرَاكُ مصدر موصوف، بَا حرف جار، لفظ اَللّٰه مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اَلْكَائِنُ کے ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف علیہ، وَاؤ عاطفہ، عُقُوْقُ مضاف، اَلْوَالِدَيْنِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف اول وَاؤ عاطفہ، قَتْلُ مضاف، اَلنَّفْسِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی، وَاؤ عاطفہ، اَلْيَمِيْنُ موصوف، اَلْغَمُوْسُ صفت، موصوف صفت مل کر معطوف ثالث، معطوف الیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۳۲۔نیکی اور گناہ کی آسان پہچان

اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ

++++++++++

اَلْبِرُّ	حُسْنُ
(بڑی) نیکی	اچھے
اَلْخُلُقِ	وَالْإِثْمُ
اخلاق ہیں	اور گناہ (وہ ہے)
مَا	حَاكَ
جو	کھٹکے

فِيْ صَدْرِكَ	وَكَرِهْتَ
تیرے دل میں	اور برا سمجھے تو
اَنْ	يَطَّلِعَ
یہ کہ	پتا چلے
عَلَيْهِ النَّاسُ	
لوگوں کو اس بارے میں	[مسلم]

تشریح: اس حدیث میں مختصر الفاظ میں اخلاق حسنہ کو اعلیٰ درجے کی نیکی قرار دیا ہے۔ گناہ کی تعریف کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس کام کے جائز ہونے میں ذرا بھی شک ہو وہ اختیار نہیں کرنا چاہیے وہی کام کریں جو شبہ سے پاک ہو۔ یہی مومن کی شان ہے۔

لغات: اَلْخُلُقِ: بمعنی طبیعت، عادت، سیرت، قَالَ تَعَالٰی اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِيْمٍ حاكَ: (ن) حوکا، حیاکا، شک اور تردد میں ڈالنا۔ صدر: ہر چیز کا سامنے سے اوپر کا حصہ، صدر (ض. ن) صدرًا آگے بڑھانا۔ قَالَ تَعَالٰی اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ. كَرِهْتَ: (س) کرھا، کرھا بھی ناپسند کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ. يَطَّلِعَ: جاننا، (ف۔ن۔س) طلوعا، جاننا پہاڑ پر چڑھنا، اطلع (افتعال) واقف ہونا، قَالَ تَعَالٰی وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ۔

ترکیب: اَلْبِرُّ مبتدا، حُسْنُ مضاف، اَلْخُلُقِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہا، وَاؤ عاطفہ، اَلْاِثْمُ مبتدا، مَا موصولہ، حَاكَ فعل، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، فِيْ جار، صَدْرِ مضاف، كَ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف علیہا، وَاؤ عاطفہ، كَرِهْتَ فعل با فاعل، اَنْ حرف ناصبہ مصدریہ، يَطَّلِعَ فعل مضارع، عَلٰی جار، ضمیرہٖ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، اَلنَّاسُ فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مفعول بہ ہوا فعل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہا مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر خبر ہوئی اَلْاِثْمُ مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف، معطوف

عایہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۳۳۔ مخلوق سے حسن سلوک محبت الٰہی کے حصول کا ذریعہ

اَلْخَلْقُ عَيَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عَيَالِهٖ

++++++++++

اَلْخَلْقُ	عَيَالُ اللّٰهِ
ساری مخلوق	اللہ کا کنبہ ہے
فَاَحَبُّ الْخَلْقِ	اِلَى اللّٰهِ
پس مخلوق میں سب سے پسندیدہ	اللہ کو وہ ہے
مَنْ	اَحْسَنَ
جو	اچھا سلوک کرے
اِلٰى عَيَالِهٖ	
اس کے کنبے کے ساتھ	

[بیهقی]

تشریح: یہ حدیث سبق دے رہی ہے کہ پوری دنیا کو ایک خاندان کی طرح رہنا چاہیے اور آپس میں بھرپور محبت والی زندگی گزارنی چاہیے۔

لغات: عَيَالُ: جن کا نان نفقہ آدمی پر واجب ہو۔ عال(ن) عولا، وعیالا، اہل وعیال کے معاش کی کفالت کرنا۔

ترکیب: اَلْخَلْقُ مبتدا، عَيَالُ مضاف، لفظ اللّٰه مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، فا تفریعیہ، اَحَبُّ صیغہ اسم تفضیل مضاف، اَلْخَلْقِ مضاف الیہ، اِلٰى حرف جار، لفظ اللّٰه مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے اَحَبُّ کے، اَحَبُّ اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مبتدا، مَنْ موصولہ، اَحْسَنَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، اِلٰى حرف جار، عَيَالِ مضاف، ہٖ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوئے جار کا، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور

متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا ، موصول صلہ مل کر خبر ہوئی مبتدا کی ، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۳۴۔ وہ مومن ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ رہیں

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

++++++++++

اَلْمُسْلِمُ	مَنْ
مسلمان وہ ہے	جو (ایسا ہو کہ)
سَلِمَ	الْمُسْلِمُوْنَ
محفوظ رہیں	مسلمان
مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ	
اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے	

تشریح: یہ بہت ہی جامع حدیث ہے اس میں ہاتھ اور زبان کا نام لے کر مسلمان کو یہ سبق دیا جا رہا ہے کہ مسلمان ہر انسان کو اپنی ہر تکلیف سے بچائے رکھے۔ یہ اس کی کی شان ہے۔

ترکیب: اَلْمُسْلِمُ مبتدا، مَنْ موصولہ، سَلِمَ فعل، اَلْمُسْلِمُوْنَ فاعل، مِنْ جار، لِسَانِ مضاف، ضمیر ہٖ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، وَاؤ عاطفہ، یَدِ مضاف ہٖ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مجرور جار کا، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۳۵۔لوگوں کو اپنی ہر تکلیف سے محفوظ رکھنا ایمان کی نشانی ہے

وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اٰمِنَهُ النَّاسُ عَلٰی دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ

++++++++++

وَالْمُؤْمِنُ	مَنْ
اور مومن وہ ہے	کہ جس سے
اٰمِنَهُ	النَّاسُ
محفوظ رہیں	لوگ
عَلٰی دِمَائِهِمْ	وَاَمْوَالِهِمْ
اپنے خونوں پر	اور اپنے مالوں پر [ترمذی]

تشریح: اس حدیث میں مؤمن کامل کی علامت ہے کہ وہ اپنے اعمال اور اخلاق میں لوگوں کے ساتھ ایسے رہے کہ لوگوں کو یقین ہو کہ ہماری جان اور مال کو اس سے کوئی تکلیف نہ پہنچے گی۔

لغات: دِمَائِهِمْ، دم کی جمع ہے بمعنی خون اصل میں دَمْوٌ ہے، لام کلمہ حذف کر کے دم بنایا گیا، جمع دماء۔ قَالَ تَعَالٰی وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ اَمْوَالِهِمْ. مال کی جمع ہے بمعنی دولت، قَالَ تعالٰی وَاَمْدَدْنَاكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ.

ترکیب: واؤ مستانفہ، اَلْمُؤْمِنُ مبتدا، مَنْ موصولہ، اَمِنَ فعل ضمیرہٗ مفعول بہ النَّاسُ فاعل، عَلٰی حرف جار، دِمَاءِ مضاف، هِمْ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اَمْوَالِ مضاف، هِمْ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر صلہ ہوا، موصول صلہ مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا.........

((............✿✿✿............))

۳۶۔ حقیقی جہاد نفس کی مخالفت ہے

وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ .

++++++++++

وَالْمُجَاهِدُ	مَنْ
اور (حقیقی) مجاہد وہ ہے	جو
جَاهَدَ	نَفْسَهُ
مجبور کرے	اپنے نفس کو
فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ	
اللہ کی فرمانبرداری میں	[مشکوۃ]

تشریح: حقیقت میں جہاد اللہ کی راہ میں لڑنے کو کہتے ہیں۔لیکن سب سے پہلے انسان کا واسطہ اپنے نفس سے پڑتا ہے۔جو اس سے جہاد میں کامیاب ہو گیا یعنی اس نے اپنے آپ کو دل نہ چاہتے ہوئے بھی اللہ کی فرمانبرداری پر مجبور کر لیا۔یہ شخص کامیاب ہے اور حقیقی مجاہد ہے۔

لغات: مُجَاهِدُ: پوری طاقت صرف کرنا۔جهد (ف) جهدا، بہت کوشش کرنا، قَالَ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا . طَاعَةَ. فرمانبردار ہونا، طَاعَ (ن) طَوْعًا، فرمانبردار ہونا۔قَالَ تَعَالٰى طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ.

ترکیب: وَاوْ استنافیہ، اَلْمُجَاهِدُ مبتدا، مَنْ موصولہ، جَاهَدَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، نَفْسَ مضاف، هٗ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فِيْ حرف جار، طَاعَةِ مضاف، لفظ اَللّٰه مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل کے، فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جملہ مستانفہ ہوا۔

۳۷۔ حقیقی ہجرت گناہوں سے بچنا ہے

وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ .

++++++++++

وَالْمُهَاجِرُ	مَنْ
اور (حقیقی) مہاجر وہ ہے	جو
هَجَرَ	اَلْخَطَايَا
چھوڑ دے	غلطیوں کو
وَالذُّنُوبَ	
اور گناہوں کو	[مشکوٰۃ]

تشریح: اپنے دین کی حفاظت کے لیے کسی دوسری جگہ چلے جانے اور گھر بار چھوڑنے کا نام ہجرت ہے۔ اس حدیث پاک میں حقیقی ہجرت گناہوں کو چھوڑنا قرار دیا گیا ہے کیونکہ اللہ کے حکموں کی پیروی کے لیے گناہوں کو چھوڑنا ضروری ہے جو ہجرت کی طرح نفس کو بہت شاق گزرتا ہے ترکِ گناہ والی ہجرت سے ہمیشہ واسطہ رہتا ہے۔

> لغات: اَلْخَطَايَا: یہ جمع ہے، الخطیئة کی بمعنی گناہ، خَطِئَ (س) خَطَأً غلطی کرنا، قَالَ تَعَالٰی يَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ.

ترکیب: وَاؤ استینافیہ، اَلْمُهَاجِرُ مبتدا، مَنْ موصولہ، هَجَرَ فعل هُوَ ضمیر مستتر فاعل، اَلْخَطَايَا معطوف علیہ، وَاؤ عاطفہ، اَلذُّنُوبَ معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جملہ مستانفہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۳۸۔ ایک قانونی ضابطہ

اَلْبَیِّنَۃُ عَلَى الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَى الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ .

++++++++++

اَلْبَیِّنَۃُ	عَلَى الْمُدَّعِیْ
گواہ (پیش کرنا)	دعوی کرنے والے پر ہے
وَالْیَمِیْنُ	عَلَى الْمُدَّعٰی
اور قسم کھانا	دعوی کیے جانے
عَلَیْہِ	
والے پر ہے	

[ترمذی]

تشریح: یعنی مدعی اپنے دعوی کے ثبوت کے لیے دو گواہ پیش کرے اور مدعی علیہ اگر انکار کرے تو قسم کھائے۔ یہ حدیث قانونی ضابطہ ہے۔ جس سے معاملات کے فیصلے ہوتے ہیں۔

لغات: اَلْبَیِّنَۃُ: دلیل، حجت، جمع بَیِّنَاتٌ، بَانَ (ض) بیاناً وَتِبْیَاناً ظاہر ہونا۔

ترکیب: اَلْبَیِّنَۃُ مبتدا، عَلٰی حرف جار، اَلْمُدَّعِیْ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثَابِتٌ کے، ثَابِتٌ اسم فاعل، ھِیَ ضمیر مستتر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہا، وَاؤ عاطفہ، اَلْیَمِیْنُ مبتدا، عَلٰی حرف جار، اَلْمُدَّعٰی صیغہ اسم مفعول، ضمیر مستتر ھُوَ نائب فاعل، عَلٰی حرف جار، ہٖ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے اسم مفعول کے، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثَابِتٌ کے، ثَابِتٌ اسم فاعل ھِیَ ضمیر مستتر فاعل، اسم اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۳۹۔ مومن آئینہ بن جائے!

اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَنْهُ ضَيْعَتَهٗ وَيَحُوْطُ مِنْ وَّرَائِه.

++++++++++

اَلْمُؤْمِنُ	مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ
مومن	مومن کا آئینہ ہے
وَالْمُؤْمِنُ	اَخُو الْمُؤْمِنِ
اور مومن	مومن کا بھائی ہے
يَكُفُّ	عَنْهُ
روکتا ہے	اس سے
ضَيْعَتَهٗ	وَيَحُوْطُ
اس کے نقصان کو	اور حفاظت کرتا ہے
مِنْ وَّرَائِه	
(اس کی) اس کے پیچھے سے	[ابوداؤد]

تشریح: اس حدیث میں مومن کی مثال آئینہ سے اس لیے دی گئی کہ آئینہ دیکھ کر انسان اپنے چہرے کے عیوب کو سمجھتا ہے اور دور کرتا ہے۔ اس لیے مومن کو چاہیے اپنے مسلمان بھائی کے عیوب ظاہر نہ کرے اور اسے آئینہ کی طرح علیحدگی میں بتائے۔

دوسرا مطلب:

① انسان عمل کا آئینہ بن جائے کہ اسے دیکھ کر لوگ اپنے آپ کو ٹھیک کرلیں۔

② دوسری صفت یہ ہے کہ مسلمان دوسرے مسلمان کے سامنے اور بعد میں بھی اس کے جان، مال اور اس کی عزت کی حفاظت کا ذریعہ بنے۔

لغات: مِرْاٰۃٌ: آئینہ، جمع مراء ومریا ہے۔ رای (ف) رویۃ، دیکھنا۔ اَخُوْ: جمع اخ، بھائی، ساتھی، دوست۔ قَالَ تَعَالٰی فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖ اِخْوَانًا. یکف: کف (ن) کفا، کفایۃ بمعنی روکنا۔ قَالَ تَعَالٰی عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَکُفَّ. ضَیْعَۃٌ: جائیداد ضاع (ض) ضَیْعًا، ضائع ہونا۔ تلف ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَکُمْ. یَحُوْطُ: حاط (ن) حوطا، حفاظت کرنا، نگہبانی کرنا، گھیر لینا۔ قَالَ تَعَالٰی وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ.

ترکیب: اَلْمُؤْمِنُ مبتدا، مَرْاٰۃُ مضاف، اَلْمُؤْمِنِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہا، وَاؤ عاطفہ، اَلْمُؤْمِنُ مبتدا، اَخُوْ مضاف، اَلْمُؤْمِنِ مضاف الیہ دونوں مل کر خبر اول، یَکُفُّ فعل ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، عَنْ جار، ہٖ ضمیر مجرور یہ دونوں مل کر متعلق ہوئے فعل کے ضَیْعَتَہٗ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ دونوں مل کر مفعول، فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہا، وَاؤ عاطفہ، یَحُوْطُ فعل ھُوَ ضمیر فاعل مِنْ جار وَرَاءِ مضاف ہٖ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کا فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف جملہ معطوف علیہا اور معطوف مل کر خبر ثانی، اَلْمُؤْمِنُ مبتدا اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ خبریہ معطوفہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((............۞۞۞............))

۴۰۔ مومنین ایک جسم کی طرح ہیں

اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَّاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهٗ اِشْتَكٰى كُلُّهٗ وَاِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهٗ اِشْتَكٰى كُلُّهٗ .

++++++++++

اَلْمُؤْمِنُوْنَ	كَرَجُلٍ وَّاحِدٍ
سب مومن	ایک آدمی کی طرح ہیں
اِنِ اشْتَكٰى	عَيْنُهٗ
اگر بیمار ہو	اس کی آنکھ
اِشْتَكٰى	كُلُّهٗ
تو بیمار ہو	اس کا پورا (جسم)
وَاِنِ	اِشْتَكٰى
اور اگر	بیمار ہو
رَأْسُهٗ	اِشْتَكٰى
اس کا سر	تو بیمار ہو
كُلُّهٗ	
اس کا پورا (جسم)	[مسلم]

تشریح: اس حدیث شریف میں فخرِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو ایک برادری قرار دیا ہے آسان مثال دے کر سمجھا دیا کہ اعضائے جسم کی طرح سارے مومنوں کا ایک دوسرے کے ساتھ دلی تعلق ہونا چاہیے اور ہر خطے کا مؤمن پوری دنیا کے مومنوں کی خوشی کے ساتھ خوشی اور غمی کے ساتھ غمی محسوس کرے۔

لغات: اِشْتَكٰى: بیمار ہونا، اشکی باب افعال، اشکاء، شکایت قبول کرنا، شکوا، الم پہنچانا۔ عینہ: آنکھ جمع عیون ہے۔

ترکیب: اَلْمُؤْمِنُوْنَ مبتدا ،کَ حرف جار،رَجُلٍ موصوف ،وَاحِدٍ صفت موصوف صفت مل کر مجرور دونوں مل کر متعلق ہوئے کَائِنُوْن کے، کَائِنُوْن صیغہ اسم فاعل ھُم ضمیر مستتر فاعل۔ کَائِنُوْنَ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر مُبَیَّنْ، اِنْ حرف شرط ،اِشْتَکٰی فعل ،عَیْنُ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ۔ دونوں مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ،اِشْتَکٰی فعل ،کُلُّ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ دونوں مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا،شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر معطوف علیہا ہوا، وَاؤ عاطفہ،اِنْ حرف شرط ،اِشْتَکٰی فعل ،رَأْسُہٗ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ،فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط اِشْتَکٰی فعل کُلُّ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ دونوں مل کر فاعل فعل فاعل مل کر جزا،شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہو کر بیان ،مبین اپنے بیان سے مل کر جملہ بیانیہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۴۱۔سفر کامیابی اور تکلیف کا سبب

اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ .

++++++++++

اَلسَّفَرُ	قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ
سفر	عذاب کا ایک ٹکڑا ہے
يَمْنَعُ	اَحَدَكُمْ
روکتا ہے وہ	تم میں سے ہر ایک کو
نَوْمَهٗ	وَطَعَامَهٗ
اس کے سونے سے	اور کھانے سے
وَشَرَابَهٗ	فَاِذَا
اور پینے سے	پس جب

قَضٰی	اَحَدُکُمْ
پوری کرے	تم میں سے کوئی ایک
نَہْمَتَہٗ	مِنْ وَّجْہِهٖ
اپنی ضرورت کو	اس (سفر کی) طرف سے
فَلْیُعَجِّلْ	اِلٰی اَھْلِهٖ
پس چاہیے کہ (آنے میں) جلدی کرے وہ	اپنے گھر والوں کی طرف

[بخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں ایک انسانی ضرورت یعنی (سفر) کے متعلق ضروری ہدایات ہیں۔

مقصود یہ ہے کہ اشد ضرورت پر سفر کیا جائے، بے ضرورت نہ کہیں ٹھہرا جائے کیونکہ اس سے عبادات اور جانی، مالی نقصانات ہوتے ہیں۔ مہربان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد شفقت پر مبنی ہے۔

لغات: اَلسَّفَرُ: مسافت طے کرنا، جمع اسفار، سفر (ن) سفورا سفر کرنا۔ قَالَ تعَالٰی اِنْ کُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ. قِطْعَةٌ: جمع قطع ٹکڑا، قطع ٹکڑا قطع (ف) قطعا، کاٹنا جدا کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُتَجَاوِرَاتٌ. یَمْنَعُ: منع (ف) منعا روکنا، محروم کرنا، قَالَ تَعَالٰی وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۔ نَوْمَهٗ: نام، نوما، ونیاما، سونا، قَالَ تَعَالٰی لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ. قَضٰی: (ض) پورا کرنا، فارغ ہونا، قَالَ تَعَالٰی فَاِذَا قَضٰی اَمْرًا. نَہْمَتَهٗ: حاجت ضرورت، نہم (س) نہما ونہامة مریض ہونا۔ وجه: جمع اوجه، ووجوه، اجوه وجه، (ض) وجها منہ پر مارنا۔ قَالَ تَعَالٰی فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَکُمْ. فَلْیُعَجِّلْ: عجل (باب تفعیل) جلدی کرنا، عجل (س) عجلا وعجلة، جلدی کرنا، قَالَ تَعَالٰی فَعَجَّلَ لَکُمْ ھٰذِهٖ۔

ترکیب: اَلسَّفَرُ مبتدا، قِطْعَةٌ موصوف، مِنْ حرف جار، اَلْعَذَابِ مجرور، دونوں مل کر متعلق کَائِنَةٌ کے کَائِنَةٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل هِیَ ضمیر مستتر اور متعلق

سے مل کر صفت ہوئی موصوف کی موصوف صفت مل کر خبر اول ،یَمْنَعُ فعل ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، اَحَدَ مضاف، کُمْ مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول اول،نَوْمَ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف علیہ،وَاؤ عاطفہ طَعَامَ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف اول،وَاؤ عاطفہ شَرَابَہٗ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی،معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مفعول ثانی،یَمْنَعُ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ثانی ،مبتدا اَلسَّفَرُ اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

فاء تفریعیہ ،اِذَا کلمہ شرط ،قَضٰی فعل ،اَحَدُ مضاف، کُمْ مضاف الیہ، دونوں مل کر فاعل، نَھْمَتَ مضاف ،ہٗ ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول،مِنْ حرف جار، وَجْھِی مضاف ،ہٖ ضمیر مضاف الیہ ،مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوئے جار کے، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے قَضٰی کے،قَضٰی فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ،فَاء جزائیہ لِیُعَجِّلْ فعل امر،ھُوَ ضمیر مستتر فاعل ،اِلٰی حرف جار، اَھْلِ مضاف ہٖ ضمیر مضاف الیہ ،دونوں مل کر مجرور ہوئے جار کے، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا،شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

نَوْعٌ اٰخَرُ مِّنْهَا.

اسی (جملہ اسمیہ کی) دوسری قسم

ملاحظہ: اس فصل میں وہ احادیث طیبہ ہیں جن کی ابتداء میں معرف بالام نہیں ہے بلکہ معرفہ کی دوسری اقسام ہیں تاہم وہ جملہ اسمیہ ہیں۔

فائدہ نمبر ①: معرفہ کی سات اقسام ہیں۔ ❶ مضمرات جیسے ھُوَ، ھِیَ وغیرہ۔ ❷ اسماء اشارات جیسے ھٰذَا، ذٰلِكَ. ❸ اسماء موصولات جیسے اَلَّذِیْ وغیرہ۔ ❹ اعلام جیسے اِبْرَاهِیْمَ ❺ معرف بالام جیسے اَلرَّجُلُ۔ ❻ کوئی اسم جو گزشتہ اقسام میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو تو وہ بھی معرفہ بن جاتا ہے جیسے مَطْلُ الْغَنِيِّ میں مَطْلُ، الْغَنِيِّ معرف بالام کی طرف مضاف ہے، اس لیے مطل بھی معرفہ بن جائے گا۔ ❼ معرفہ بالنداء جیسے یَا رَجُلُ۔

فائدہ نمبر ②: شارح جامیؒ فرماتے ہیں۔ بعض محققین نے یہ کیا ہے کہ نکرہ کے ساتھ مبتداء کی خبر رہنے کے صحیح ہونے کا دارومدار فائدہ پر رکھا ہے۔ پس افادہ نکرہ سے حاصل ہوگا تو حق یہ ہے کہ وہ بھی مبتدا ہوگا پس اس بناء پر جائز ہے۔

کَوْکَبٌ اِنْقَضَّ السَّاعَةَ (ستارہ ابھی ٹوٹا ہے) کہا جائے گا اس مثال میں کوکبٌ نکرہ ہے اور مبتدا ہے اس لیے کہ اس سے فائدہ حاصل ہو جاتا ہے۔ یعنی مخاطب کو پہلے سے ستارہ ٹوٹنے کا علم نہیں تھا، متکلم کے کہنے سے اسے علم ہوا۔ رَجُلٌ قَائِمٌ کہا جائے تو یہ جائز نہیں کہ رجل نکرہ مبتداء ہو اس لیے کہ اس سے مخاطب کو فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ مخاطب کو قیامِ رجل کا پہلے سے علم حاصل ہے۔

۴۲۔ گھر لوٹنے تک اللہ کی راہ کا مسافر

قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ .

++++++++++

قَفْلَةٌ	كَغَزْوَةٍ
(جہاد سے) واپس لوٹنا	مثل جہاد کرنے کے ہے۔ [ابو داؤد]

تشریح: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہاد سے بغیر لڑائی کے مزید تیاری کے لیے واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ مذکورہ الفاظ بیان فرمائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی بھی نیک کام (مثلاً تعلیم، جہاد ،تبلیغ وغیرہ) سے واپسی ہو اور اسی کام کے لیے واپس جانے کا ارادہ ہو تو یہ واپسی بھی ثواب کا باعث ہے۔

لغات: شانِ ورود قَفَلَ: (ن۔ض) قفلا، وقفولا بمعنی سفر سے لوٹنا۔ غَزْوَةٍ: غزا (ن) غزوۃ، غزوا بمعنی جہاد کے لیے نکلنا، اس کی جمع غزوات آتی ہے۔

ترکیب: نَوْعٌ موصوف، آخَرُ اسم تفضیل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، مِنْ حرف جار، هَا مجرور، دونوں مل کر متعلق ہوئے آخَرُ اسم تفضیل کے، آخَرُ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت ہوئی موصوف کی، موصوف صفت مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف هٰذَا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب: قَفْلَةٌ نکرہ مخصوصہ مبتدا، كَ حرف جار، غَزْوَةٍ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے كَائِنَةٌ کے، كَائِنَةٌ اپنے فاعل ضمیر مستتر هِيَ اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۴۳۔ادائیگی قرض کی فکر کیجیے!

مَطْلُ الْغَنِيّ ظُلْمٌ .

++++++++++

مَطْلُ الْغَنِيّ	ظُلْمٌ
مال دار کا ٹالنا	ظلم ہے

[رواه الشیخان]

تشریح: اس بات سے معلوم ہوا کہ اللہ نے ہمیں مال دے رکھا ہو تو قرض ادا کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔جان بوجھ کر قرض خواہ کو پریشان کرنا ظلم قرار دیا گیا ہے۔شریعت میں ایسے آدمی کی گواہی بھی معتبر نہیں۔

لغات: مَطْلُ: (ن) مطلا ٹال مٹول کرنا۔اَلْغَنِيُّ: مال دار

ترکیب: مَطْلُ مضاف،اَلْغَنِيِّ مضاف الیہ،دونوں مل کر مبتدا،ظُلْمٌ خبر،مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۴۴۔قوم کی سرداری چاہیے تو خدمت کیجیے

سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ .

++++++++++

سَيِّدُ الْقَوْمِ	فِي السَّفَرِ	خَادِمُهُمْ
قوم کا سردار	سفر میں	ان کا خادم ہوتا ہے

[بیھقی]

تشریح: اس حدیث سے تین باتیں معلوم ہوئیں۔

① جب کئی آدمی سفر کریں تو ان میں سے ایک کو سردار یعنی امیر بنالیں۔

② لوگوں کے کام آنا (سفر میں یا حضر میں) یہ حقیقی سرداری ہے۔
③ جذبۂ خدمت انسان کو مخلوق میں بلند کر دیتا ہے۔

لغات: سَیِّدُ: بمعنی سردار، جمع سادات ہے۔ خَادِمُھُمْ: (ض۔ن) خدمت کرنا، جمع خدام آتی ہے۔

ترکیب: سَیِّدُ مضاف، اَلْقَوْمِ مضاف الیہ، دونوں مل کر ذوالحال، فِیْ حرف جار، اَلسَّفَرِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کَائِنًا محذوف کے، کَائِنًا صیغہ اسم فاعل ہو ضمیر مستتر فاعل، کَائِنًا اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال، ذوالحال حال مل کر مبتدا، خَادِمُ مضاف، ھُمْ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((.........۞۞۞.........))

۴۵۔ محبت کی خاصیت

حُبُّكَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ.

++++++++++

حُبُّكَ	الشَّیْءَ
تیرا محبت کرنا	کسی چیز سے
یُعْمِیْ	وَیُصِمُّ
تجھے اندھا	اور بہرا کر دے گا (ابوداؤد)

تعریفِ محبت: اپنی پسندیدہ چیز کی طرف طبیعت کا مائل ہونا۔

تشریح: اس حدیث میں انسان کی فطرت بتائی گئی ہے کہ حقیقی محبت یعنی محبوب چیز کی کوئی برائی بتائے تو یہ اسے نہ تو دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے۔ اور اس کی برائی کا سننا اسے اچھا نہیں لگتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ محبت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوگی تو ہر محبت میں نفع ہی نفع ہے اور ہر نقصان سے بچاؤ ہے۔ ورنہ نقصان ہی نقصان ہے۔

لغات: يُعْمِيْ (افعال) بمعنی اندھا کرنا، عَمِيَ (س) عَمْيٌ اندھا ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی وَاَعْمٰی اَبْصَارُهُمْ. يُصِمّ (افعال) بمعنی بہرا ہونا، صَمَّ (س) صُمًّا بہرا ہونا۔

ترکیب: حُبُّ مصدر مضاف، كَ ضمیر فاعل مضاف الیہ، اَلشَّيْءَ مفعول بہ، مصدر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مبتدا، يُعْمِيْ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، وَاؤ عاطفہ، يُصِمُّ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۴۶۔ علم کی تلاش فرض ہے

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ.

++++++++++

طَلَبُ الْعِلْمِ	فَرِيْضَةٌ
علم (دین) کا حاصل کرنا	ضروری ہے
عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ	
ہر مسلمان پر	[بیهقی و ابن ماجه]

تشریح: اس حدیث پاک میں ضروری بات یہ ہے کہ ہر مسلمان اتنا علم ضرور حاصل کرے کہ اس کا ہر عقیدہ اور ہر عمل شکوک وشبہات سے پاک ہو۔ اور اس کا نفس بُری عادتوں (حسد اور تکبر وغیرہ) سے بچا رہے۔ نیز فرائض کا علم حاصل کرنا فرض...... اور واجبات کا علم حاصل کرنا۔ واجب اور مستحبات کا علم حاصل کرنا مستحب ہے۔

لغات: طَلَبُ (ن) تلاش کرنا۔ فَرِيْضَةٌ: (ض) فرض یعنی لازم ہے۔

ترکیب: طَلَبُ مصدر مضاف، اَلْعِلْمِ مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتدا، فَرِيْضَةٌ بمعنی مَفْرُوْضَةٌ اسم مفعول، هِيَ ضمیر مستتر نائب فاعل، عَلٰی حرف جار، كُلِّ مضاف،

مُسْلِمٍ مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے مَفْرُوْضَةٌ کے، مَفْرُوْضَةٌ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۴۷۔ تھوڑا مال بھی نفع بخش ہے اگر یادِ الٰہی میں ہو

مَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَأَلْهٰى.

++++++++++

مَا	قَلَّ
(دنیا کا سامان) جو	کم ہو
وَكَفٰى	خَيْرٌ
اور کافی ہو	(وہ) بہتر ہے
مِّمَّا	كَثُرَ
اس سے جو	زیادہ ہو
وَأَلْهٰى	

اور (اللہ کے ذکر سے) غافل کر دے [رواہ ونعیم]

تشریح: اس حدیث پاک میں مال کی حرص سے بچنے اور تھوڑے مال پر صبر کی تلقین ہے اور وضاحت کی گئی ہے کہ دنیا اور جو اس میں ہے اس وقت تک انسان کے لیے مفید ہے جب تک کہ وہ اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دے۔

لغات: قَلَّ: (ض) کم ہونا۔ قَالَ تَعَالٰى قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ. أَلْهٰى: بمعنی غافل کرنا، قَالَ تَعَالٰى أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ.

ترکیب: مَا موصولہ، قَلَّ فعل، هُوَ ضمیر فاعل، فعل فاعل مل کر معطوف علیہ، وَاؤ عاطفہ، كَفٰى فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، دونوں مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر صلہ ہوئے موصول کا، موصول صلہ مل کر مبتدا، خَيْرٌ صیغہ اسم تفضیل، هُوَ ضمیر مستتر

فاعل، مِنْ حرف جار، مَا موصولہ کَثُرَ فعل هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر معطوف علیہ، وَاوْ عاطفہ، اَلْهٰی فعل هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور جار مجرور مل کر متعلق ہوئے خَیْرٌ کے، خَیْرٌ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۴۸۔ سچے خواب کون سے؟

اَصْدَقُ الرُّؤْیَا بِالْاَسْحَارِ .

++++++++++

اَصْدَقُ	الرُّؤْیَا
سب سے سچے	خواب
بِالْاَسْحَارِ	
سحری کے وقت کے ہیں	[ترمذی]

خواب کی تین قسمیں ہیں۔

① خیالی ② بشاراتِ الٰہی ③ شیطانی اثرات

تشریح: اس فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سحری کے وقت خواب دیکھنے کو سچا خواب قرار دیا گیا ہے کیونکہ:

❶ اس وقت دل و دماغ سکون میں ہوتا ہے۔

❷ اس وقت فرشتے اترتے ہیں۔

❸ اللہ کے ہاں قبولیت کا وقت ہے۔

لغات: اَلرُّؤْیَا: یہ جمع رؤیٰ کی ہے بمعنی خواب، قَالَ تَعَالٰی اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُؤْیَایَ.
اسحار: جمع سحر، صبح صادق سے پہلے کا وقت ہے، اگر باب تفعیل سے ہو بمعنی سحری کھانا، حدیث میں ہے۔ سَحَّرُوْا فَاِنَّ السُّحُوْرَ بَرَکَۃٌ.

ترکیب: اَصْدَقُ مضاف، اَلرُّؤْیَا مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتدا، بَا حرف

جار، اَلْاَسْحَارِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کَائِنٌ کے، کَائِنٌ صیغہ اسم فاعل ،ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، کَائِنٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

((............✪✪✪............))

۴۹۔رزقِ حلال کا حصول فرض ہے

طَلَبُ کَسْبِ الْحَلَالِ فَرِیْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ .

++++++++++

طَلَبُ	کَسْبِ الْحَلَالِ
حاصل کرنا	حلال (روزی) کا
فَرِیْضَةٌ	بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ
لازم ہے	(دوسرے) فرائض کے بعد [بیھقی]

تشریح: اس حدیث پاک میں ارکانِ اسلام نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور اقرار توحید کے ساتھ ساتھ رزق حلال کو بھی ضروری قرار دیا گیا ہے بلکہ یہ ایک ایسا فرض ہے جو دوسرے فرائض کی تکمیل کا ذریعہ بنتا ہے۔

لغات: کَسْبِ: بمعنی کمانا، کسب (ض) کسبا قَالَ تَعَالٰی وَلَکُمْ مَّا کَسَبْتُمْ.
الحلال: اس کی ضد حرام آتی ہے۔قَالَ تَعَالٰی اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰو.

ترکیب: طَلَبُ مضاف، کَسْبِ مضاف الیہ مضاف، اَلْحَلَالِ مضاف الیہ، مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف کا، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، فَرِیْضَةٌ موصوف ، بعد مضاف، اَلْفَرِیْضَةِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا کَائِنَةٌ محذوف کا، کَائِنَةٌ صیغہ اسم فاعل ،ھِیَ ضمیر مستتر فاعل، کَائِنَةٌ اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، فَرِیْضَةٌ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

۵۰۔ تعلیم قرآن بہترین عمل ہے

خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ ۔

++++++++++

خَيْرُكُمْ	مَّنْ
تم میں سب سے بہتر	وہ ہے جو
تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ	وَعَلَّمَهٗ
قرآن سیکھے	اور اسے (دوسروں) کو سکھائے

[بخاری]

تشریح: اس حدیث میں معلم اور متعلم کی اتنی بڑی فضیلت اس لیے آئی ہے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن سے خاص تعلق ہے۔

لغات: خَيْرٌ: اصل میں اخیر ہے، ہمزہ کو تخفیف کی وجہ سے حذف کر دیا۔ تَعَلَّمَ: باب تفعل سے بمعنی سیکھنا، اور باب تفعیل سے علم بمعنی سیکھنا، قَالَ تَعَالٰی وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ ۔

ترکیب: خَيْرُ مضاف، كُمْ مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتدا مَنْ موصولہ، تَعَلَّمَ فعل، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، اَلْقُرْآنَ مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہا، وَاؤ عاطف، عَلَّمَ فعل، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ، معطوف معطوف علیہا مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۵۱۔ دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے

حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ .

++++++++++

حُبُّ الدُّنْیَا	رَأْسُ
دنیا کی محبت	جڑ ہے
کُلِّ	خَطِیْئَۃٍ
ہر	گناہ کی

[بیھقی]

تشریح: جتنا انسان دنیا کی محبت کو اختیار کرتا ہے۔ انسان اتنا ہی اللہ اور اس کے دین سے دور ہوتا ہے، اور جتنی آخرت کی محبت بڑھتی جائے گی انسان اتنا ہی نیکی کی طرف بڑھتا جائے گا۔

لغات: اَلدُّنْیَا: عالم، موجودہ زندگی کو کہتے ہیں۔ دنا(ن) دنوا بمعنی، قریب ہونا دنیا بھی آخرت سے قریب ہے۔ قَالَ تعالٰی بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا.

ترکیب: حُبُّ مضاف، اَلدُّنْیَا مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتدا، رَأْسُ مضاف کُلِّ مضاف الیہ مضاف، خَطِیْئَۃٍ مضاف الیہ، سب مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............۞۞۞............))

۵۲۔ ہیشگی کی برکات

اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ .

++++++++++

اَحَبُّ الْاَعْمَالِ	اِلَی اللّٰہِ
کاموں میں سب سے پسندیدہ	اللہ کے نزدیک
اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ	
ہیشگی والا ہے اگرچہ کم ہو	

[بخاری ومسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں اللہ کے نزدیک چھوٹے بڑے اعمال کی پسندیدگی کا طریقہ بتایا گیا ہے، وہ یہ کہ جو عمل شروع کیا جائے وہ ہمیشہ رہے اور کبھی ناغہ نہ ہو۔

لغات: اَعْمَالِ: عمل کی جمع ہے بمعنی کام، قَالَ تعَالٰی اَشْتَاتًا لِّیُرَوْ اَعْمَالَهُمْ. اَدْوَمُهَا: دام(ن) دوما. دواما ہمیشہ رہنا۔ قَالَ تعَالٰی مَا دَامَتِ السَّمٰوَاتِ.

ترکیب: اَحَبُّ صیغہ اسم تفضیل مضاف، اَلْاَعْمَالِ مضاف الیہ، اِلٰی حرف جار، لفظ اَللّٰهِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے، صیغہ اسم تفضیل اَحَبُّ کے، اَحَبُّ اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مبتدا، اَدْوَمُ صیغہ اسم تفضیل مضاف، ھَا ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ وَاؤ مبالغہ اِنْ وصلیہ شرطیہ، قَلَّ فعل ماضی هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، جزا محذوف ہے (ف) واؤ مبالغہ اور ان وصلیہ کی صورت میں دو ترکیبیں مستعمل ہیں نمبر ا۔ اس جملہ شرطیہ کی جزا محذوف ہو اور پہلی کلام قرینہ ہو، تقدیر عبارت یوں ہوگی، وَاِنْ قَلَّ العمل فَهُوَ اَحَبُّ مَا دِیْمَ علیه (مرقاۃ ص ۱۰۰)۔ نمبر ۲۔

جزا الحذف کی ترکیب: فا جزائیہ هُوَ ضمیر مبتدا، اَحَبُّ مضاف ما موصولہ دِیْمَ فعل مجہول هُوَ ضمیر نائب فاعل علی جار، ہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا دیم فعل کے ساتھ فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جزا شرط و جزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

وَاِنْ قَلَّ اپنے معطوف علیہ سے مل کر شرط ہے تقدیر عبارت یہ ہوگی۔ احب الاعمال الی الله ادومها ان لم یقل و ان قل (البنایة شرح هدایة بحث تسمیه ص ۹۴ طبع جدید مکتبه (امدادیه ملتان).

((............ ❁❁❁ ....))

۵۳۔ بھوکے کو کھلانا

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا

++++++++++

اَفْضَلُ	الصَّدَقَةِ
بہترین	صدقہ
اَنْ	تُشْبِعَ
یہ ہے کہ	سیر کرائے تو
كَبِدًا جَائِعًا	
کسی بھوکے جگر کو	

[بیھقی]

تشریح: اس حدیثِ پاک میں کسی بھی جاندار کو کھلانے کی ترغیب اس انداز سے دی گئی ہے کہ تمام صدقات میں یہ بہترین صدقہ ہے۔

لغات: صَدَقَة: اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے جو مال دیا جائے، جمع صدقات، قَالَ تَعَالٰی اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ. تُشْبِعَ: شبع (س) شبعا و شبعا، شکم سیر ہونا (باب افعال) کسی کا پیٹ بھرنا۔ كَبِدًا: بمعنی جگر و کلیجہ، جمع اکباد، کبود آتی ہے، یہاں مراد پیٹ ہے، جَائِعًا: جاع (ن) جوعا بمعنی بھوکا ہونا، جمع جیعان آتی ہے۔

ترکیب: اَفْضَلُ اسم تفضیل مضاف، اَلصَّدَقَةِ مضاف الیہ دونوں مل کر مبتدا، اِنْ مصدریہ، تُشْبِعَ فعل مضارع، اَنْتَ ضمیر مستتر فاعل، كَبِدًا موصوف، جَائِعًا صفت، موصوف صفت مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۵۴۔دو بڑے لالچی

مَنْهُوْمَانِ لَايَشْبَعَانِ مَنْهُوْمٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْهُوْمٌ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا .

++++++++++

مَنْهُوْمَانِ	لَايَشْبَعَانِ
دو حریص	سیر نہیں ہوتے
مَنْهُوْمٌ فِي الْعِلْمِ	لَا يَشْبَعُ
(ایک) علم کا حریص	نہیں سیر ہوتا ہے
مِنْهُ	وَمَنْهُوْمٌ فِي الدُّنْيَا
اس (علم) سے	(اور دوسرا) دنیا کا حریص
لَا يَشْبَعُ	مِنْهَا
نہیں سیر ہوتا ہے	اس (دنیا) سے [بیهقی]

تشریح: علم دین ایک نور ہے، اسے حاصل کرنے کے بعد مزید کی مبارک حرص بڑھتی رہتی ہے۔ اسی طرح دنیا کی طلب ایک ظلمت ہے، اور ظلمت کی کوئی انتہا نہیں اس لیے یہ منحوس حرص بھی بڑھتی ہے۔ دنیا میں علم کے حریصوں کی مثالیں بھی بے شمار ہیں۔ اور دنیا کے حریصوں کی مثالوں سے بھی تاریخ بھری پڑی ہے۔

لغات: مَنْهُوْمَانِ نهم (س) نہما۔ بمعنی حریص ہونا۔

ترکیب: مَنْهُوْمَانِ (نکرہ مخصوصہ) مبتدا، لَا يَشْبَعَانِ فعل مضارع، ضمیر بارز اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مفسر مَنْهُوْمٌ صیغہ اسم مفعول، هُوَ ضمیر مستتر نائب فاعل، فِيْ حرف جار، الْعِلْمِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا مَنْهُوْمٌ کے، مَنْهُوْمٌ اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر مبتدا، لَا يَشْبَعُ فعل مضارع، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، مِنْ حرف جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور متعلق ہوئے لَا يَشْبَعُ کے، لَا يَشْبَعُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو

کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر خبر ہوا، اَحَدُهَا مبتدا، محذوف کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر معطوف علیہ (وھکذا الجملة الثانية) معطوف، اپنے معطوف علیہ سے مل کر تفسیر، مفسر تفسیر مل کر جملہ تفسیر یہ ہوا۔

((............⊛⊛⊛............))

۵۵۔ سچی بات حکام کے سامنے

اَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ .

++++++++++

اَفْضَلُ	الْجِهَادِ
سب سے بہتر	جہاد (اس کا ہے)
مَنْ	قَالَ
جو	کہے
كَلِمَةَ حَقٍ	عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ
سچی بات	ظالم بادشاہ کے سامنے [ترمذی]

تشریح: ظالم بادشاہ کو سب سے بُرا وہ محسوس ہوتا ہے جو اسے ظلم سے روکے، اس لیے حق بات کرنے میں اپنی جان کو قربان کر دینے کا خطرہ مول لینا پڑتا ہے۔ اس ارشاد میں کلمہ حق ظالم کے سامنے کہنے کو سب سے بہترین جہاد قرار دیا گیا ہے۔

لغات: جَائِرٍ بجار (ن) جورا بمعنی ظلم کرنا۔ مَنْ بمعنی اَلَّذِیْ

ترکیب: اَفْضَلُ صیغہ اسم تفضیل مضاف، اَلْجِهَادُ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، مَنْ موصولہ، قَالَ فعل ماضی، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، كَلِمَةٍ مضاف حَقٍ مضاف الیہ، دونوں مل کر مقولہ، عِنْدَ مضاف، سُلْطَان موصوف، جَائِرٍ صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ فعل اپنے فاعل اور مقولہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر

خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۵۶۔ایک صبح یا ایک شام خدا کے نام

لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْرَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا .

++++++++++

لَغَدْوَةٌ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
البتہ صبح کے وقت جانا	اللہ کی راہ میں
اَوْرَوْحَةٌ	خَيْرٌ
یا شام کے وقت جانا (اللہ کی راہ میں)	بہتر ہے
مِّنَ الدُّنْيَا	وَمَا فِيْهَا
دنیا سے	اور اس کی تمام چیزوں سے

[بخاری ومسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں غَدْوَةٌ اَوْرَوْحَةٌ پر تنوین یہ بتاتی ہے کہ صبح اور شام کا تھوڑا سا وقت بھی تعلیم، تبلیغ اور جہاد وغیرہ میں صرف کر دینا دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔

لغات: غَدْوَةٌ غدا (ن) غدوا۔ بمعنی صبح کو جانا رَوْحَةٌ: یہ غدوة کا مقابل ہے راح (ن) رواحا۔ بمعنی شام کے وقت جانا۔

ترکیب: لَ ابتدائیہ، غَدْوَةٌ موصوف، فِيْ حرف جار، سَبِيْلِ مضاف، لفظ اَللّٰه مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے كَائِنَةٌ مقدر کے، كَائِنَةٌ اپنے فاعل هِيَ اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف علیہ، اَوْ عاطفہ رَوْحَةٌ معطوف، مطعوف معطوف علیہ مل کر مبتدا، خَيْرٌ صیغہ اسم تفضیل هُوَ ضمیر مستتر فاعل، مِنْ حرف جار، اَلدُّنْيَا معطوف علیہ، وَاؤ عاطفہ، مَا موصولہ، فِيْ حرف جار، هَا

مجرور جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثَبَتَ مقدر کے، ثَبَتَ فعل ھُوَ ضمیر مستتر فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے اسم تفضیل خَیْرٌ کے، اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا اَلْغَدْوَۃُ کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

((..........❀❀❀..........))

۵۷۔ فقیہ کا مقام و مرتبہ

فَقِیْہٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ ۔

++++++++++

فَقِیْہٌ وَاحِدٌ	اَشَدُّ
ایک فقیہ	زیادہ سخت ہے
عَلَی الشَّیْطَانِ	مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ
شیطان پر	ہزار (بے علم) عبادت گزاروں سے

[ترمذی]

تشریح: اس حدیث میں فقیہ سے وہ عالم مراد ہے جس کا دل اور دماغ علم سے منور ہو۔ وہ خود بھی گناہ سے بچتا ہے اور دوسروں کو بھی شیطان کے وار سے بچاتا ہے۔

دوسرا مفہوم یہ ہے کہ ایک ہزار عبادت گزار جو شیطان کے داؤ پیچ کو نہیں جانتے ان کا بہکانہ شیطان کے لیے آسان ہوتا ہے۔ لیکن ایک عالم کو راہ حق سے دور کرنا مشکل ہوتا ہے۔

لغات: فَقِیْہٌ: فقہ(س.ك) فہا و فقاہتہ بمعنی سمجھ دار ہونا۔ علم فقہ کا جاننے والا الجمع فقھا آتا ہے۔

ترکیب: فَقِیْہٌ موصوف، وَاحِدٌ صفت، دونوں مل کر مبتدا، اَشَدُّ اسم تفضیل ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، عَلٰی حرف جار، اَلشَّیْطَانِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول ہوا،

اَشَدُّ کا، مِنْ حرف جار، اَلْفِ ممیز مضاف، عَابِدٍ تمیز مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر اَشَدُّ کا متعلق ثانی، اَشَدُّ اسم تفضیل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۵۸۔ استغفار سے نامۂ اعمال وزنی

طُوْبٰی لِمَنْ وُجِدَ فِیْ صَحِیْفَتِہٖ اِسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا.

++++++++++

طُوْبٰی	لِمَنْ
خوش خبری ہے	اس (شخص) کے لیے کہ
وُجِدَ	فِیْ صَحِیْفَتِہٖ
پائی جائے	اس کے نامۂ اعمال میں
اِسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا	
معافی کی طلب بہت زیادہ	[ابن ماجہ]

تشریح: اس حدیث میں استغفار (گناہوں سے معافی مانگنے) والے کے لیے خوش خبری دی گئی ہے۔

قبولیت استغفار کے شرائط:

❶ اس گناہ سے دور ہو جائے۔

❷ گناہوں پر دلی ندامت ہو۔

❸ آئندہ یہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ ہو۔

اس طرح استغفار کرنے والے کو دنیا اور آخرت کی ساری بھلائیاں مل جاتی ہیں۔

لغات :طُوْبٰی:طاب(ض) طیبا بمعنی اچھا ہونا۔یہ طوبی اطیب کا مؤنث ہے۔
صَحِیْفَةُ :لکھا ہوا کاغذ یہاں مراد نامۂ اعمال ہے،جمع صحائف صحف آتی ہے۔
قَالَ تَعَالٰی صُحُفِ اِبْرَاھِیْمَ وَمُوْسٰی۔

ترکیب: طُوْبٰی مبتدا،لَ حرف جار،مَنْ موصولہ،وُجِدَ فعل مجہول ھُوَ مستتر نائب فاعل،فِیْ حرف جار صَحِیْفَةِ مضاف ہ ضمیر مضاف،الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے،اِسْتِغْفَارًا موصوف ،کَثِیْرًا صفت،دونوں مل کر مفعول بہ،فعل اپنے نائب فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور ہوئے جار کے،جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کَائِنَةٌ مقدر کے، کَائِنَةٌ اپنے فاعل ھِیَ اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی،مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۵۹۔باپ کی خوشی میں رب کی خوشی

رِضَی الرَّبِّ فِیْ رِضَی الْوَالِدِ وَسُخْطُ الرَّبِّ فِیْ سُخْطِ الْوَالِدِ .

رِضَی الرَّبِّ	فِیْ رِضَی الْوَالِدِ
رب کی خوشی	والد کی خوشی میں ہے
وَسُخْطُ الرَّبِّ	فِیْ سُخْطِ الْوَالِدِ
اور رب کی ناراضگی	والد کی ناراضگی میں ہے [ترمذی]

تشریح: یہ حدیث ہمیں بتا رہی ہے کہ وہ اعمال جن سے اللہ راضی اور خوش ہوتے ہیں،وہ ہمارے لیے مفید اور مؤثر نہیں ہوتے جب تک والد کی ناراضگی دور نہ ہو۔کیونکہ اللہ نے اپنے حقوق کے بعد والدین کے حقوق کا تذکرہ کیا ہے اور والدہ کا حق تو والد سے بھی زیادہ ہے اس لیے والدین کو خوش رکھنا چاہیے تاکہ رب کی رضا

حاصل ہو جائے۔

لغات: رِضَی رَضِیَ (س) رضی .و رضی بمعنی خوش ہونا۔ سُخْطُ: (س) سخطا ناراض ہونا۔ اکثر بڑوں کی ناراضگی کے وقت بولا جاتا ہے۔

ترکیب: رِضَی مضاف، اَلرَّبِّ مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتدا، فِیْ حرف جار، رِضَی مضاف، اَلْوَالِدِ مضاف الیہ دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کَائِنٌ مقدر کے کَائِنٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ھُوَ ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہا، وَاؤ عاطفہ، سُخْطُ مضاف، اَلرَّبِّ مضاف الیہ دونوں مل کر مبتدا فِیْ جار، سُخْطُ مضاف، اَلْوَالِدِ مضاف الیہ دونوں مل کر مجرور جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کَائِنٌ مقدر کے کَائِنٌ اپنے فاعل ھُوَ ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف عایہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((............۞۞۞............))

۶۰۔ بڑے بھائی کا ادب

حَقُّ كَبِيْرِ الْإِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ.

++++++++++

حَقُّ كَبِيْرِ الْإِخْوَةِ	عَلٰى صَغِيْرِهِمْ
بڑے بھائی کا حق	چھوٹوں پر (ایسا ہے جیسا کہ)
حَقُّ الْوَالِدِ	عَلٰى وَلَدِهٖ
باپ کا حق	اس کے بیٹے پر ہے [بیہقی]

تشریح: اس حدیث پاک میں بڑے بھائی کو تلقین ہے کہ وہ چھوٹے بہن بھائیوں کی تعلیم و تربیت اولاد کی طرح کرے اور چھوٹوں کو یہ تلقین ہے کہ وہ بڑے بھائی کا ادب اپنے باپ کی طرح کرے۔

لغات: اَلْاِخْوَۃِ: جمع ہے اخ کی بمعنی بھائی۔قَالَ تَعَالٰی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ۔

ترکیب: حَقُّ مضاف، کَبِیْرِ مضاف الیہ مضاف، اَلْاِخْوَۃِ مضاف الیہ، مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف اول کا، دونوں مل کر ذوالحال، عَلٰی حرف جار، صَغِیْرِ مضاف ھِم ضمیر مضاف الیہ مضاف، مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کَائِنًا مقدر کے، کَائِنًا اسم فاعل اپنے فاعل ھُوَ ضمیر اور متعلق سے مل کر حال، ذوالحال حال مل کر مبتدا، حَقُّ مضاف اَلْوَالِدِ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر ذوالحال عَلٰی حرف جار، وُلد مضاف ہٖ ضمیر مضاف الیہ دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کَائِنًا مقدر کے، کَائِنًا اسم فاعل اپنے فاعل ھُوَ اور متعلق سے مل کر حال، ذوالحال حال مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............⊛⊛⊛............))

۶۱۔ بہترین گناہ گار

کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ ۔

++++++++++

کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ	خَطَّاءٌ
آدم کا ہر بیٹا	غلطی کرنے والا ہے
وَخَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ	التَّوَّابُوْنَ
اور بہترین غلطی کرنے والے (وہ ہیں جو)	توبہ کرنے والے ہیں

[ترمذی]

تشریح: اس حدیث میں گناہ گاروں کے لیے بشارت ہے کہ وہ پکی اور سچی توبہ کر کے بہترین انسان بن سکتے ہیں۔

لغات: خَطَّاءٌ: مبالغہ کا صیغہ ہے، معنی غلطی کرنے والا۔ خطی (س) خطا و اخطاء معنی غلطی کرنا۔ اَلتَّوَّابُوْنَ: یہ بھی مبالغہ کا صیغہ ہے۔ تاب (ن) توبا و توبۃ گناہ چھوڑ کر اللہ کی طرف متوجہ ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا۔

ترکیب: کُلُّ مضاف، بَنِیْ مضاف الیہ مضاف، آدَمَ مضاف الیہ، مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا، مضاف اول کا، دونوں مل کر مبتدا، خَطَّاءٌ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہا، وَاؤ عاطفہ، خَیْرُ مضاف اَلْخَطَّائِیْنَ مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتدا، اَلتَّوَّابُوْنَ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۶۲۔ گناہوں سے عملِ صالح کی برکت ختم ہو جاتی ہے

كَمْ مِّنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ اِلَّا الظَّمَاءُ وَكَمْ مِّنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ قِيَامِهٖ اِلَّا السَّهْرُ .

++++++++++

كَمْ مِّنْ صَائِمٍ	لَيْسَ
کتنے ہی روزے دار (ایسے ہیں کہ)	نہیں ہے
لَهٗ	مِنْ صِيَامِهٖ
ان کے لیے (کوئی فائدہ)	ان کے روزے سے
اِلَّا الظَّمَاءُ	وَكَمْ مِّنْ قَائِمٍ
مگر پیاسا رہنا	اور کتنے ہی (راتوں کو) کھڑے ہونے والے
لَيْسَ	لَهٗ
نہیں ہے	ان کا (فائدہ)
مِنْ قِيَامِهٖ	اِلَّا السَّهْرُ
ان کے کھڑے ہونے سے	مگر صرف جاگنا (دارمی)

تشریح: روزہ کا پورا فائدہ اس وقت ہے کہ جب اس میں ریاکاری اور دیگر گناہوں سے بھی بچتا رہے۔ ورنہ روزے کی برکات سے محرومی کی وجہ سے بس پیاسا ہی رہتا ہے اور کچھ نہیں۔ اسی طرح کسی بھی رات میں عبادت کے لیے جاگنے کا فائدہ جب

ہی حاصل ہوگا جب کہ اس رات میں گناہوں سے بھی بچے۔ اور ریا کاری سے بھی بچے۔

لغات: اَلظَّمَاءُ: ظَمِیَ (س) ظَمْاءً سخت پیاسا ہونا۔ اَلسَّھْرُ: سَھِرَ (س) سَھْرًا۔ بمعنی ساری رات جاگنا۔

ترکیب: کَمْ ممیّز مضاف، مِنْ زائدہ، صَائِمٍ تمیز مضاف الیہ، ممیّز تمیز مل کر مبتدا، لَیْسَ فعل از افعال ناقصہ، لَ جارہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول ہوا کَائِنًا مقدر کا، مِنْ حرف جار، صِیَامِ مضاف، ہِ ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی کَائِنًا صیغہ اسم فاعل، کائنا اسم فاعل اپنے فاعل ھُوَ ضمیر مستتر اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر ہوئی لَیْسَ کی، اِلَّا حرف استثناء لغو، اَلظَّمَاءُ لیس کا اسم، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ حرف عطف، کم ممیّز مضاف، من زائدہ قائم تمیز مضاف الیہ الخ معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۶۳۔ اسلامی اعمال کا حسن

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُهٗ مَالَا یَعْنِیْهِ .

++++++++++

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ — تَرْکُهٗ

آدمی کے اسلام کی خوبی سے ہے — چھوڑ دینا اس کا

مَالَا یَعْنِیْهِ

بے فائدہ چیزوں کو [ترمذی۔ احمد وغیرھما]

تشریح: لایعنی کی تعریف

جس چیز کی طرف دینی یا دنیاوی ضرورت نہ ہو۔ اس کام میں لگ جانا اسے لایعنی کہتے ہیں۔ اس فرمان نبی علیہ السلام کا خاص مقصود یہ ہے کہ انسان کو اپنی صلاحیتیں ان

فضول چیزوں میں ضائع نہ کرنی چاہئیں، اس حدیث پاک کے ذریعہ یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ اسلام کی ہر عبادت میں حسن جب پیدا ہوگا۔ جب مسلمان لا یعنی (فضول گفتگو۔ فضول خرچی۔ وقت کا ضیاع اور) دیگر بے ضرورت چیزوں سے دور رہے۔

لغات: تَرْکُہٗ تَرَکَ(ن) تَرْکًا معنی چھوڑنا۔ قَالَ تَعَالٰی وَتَرَکُوْکَ قَائِمًا۔ یعنی جو فائدہ نہ دے اور غیر مفید ہو۔ یَعْنِیْہِ عَنِیَ یَعْنٰی عَنًّی مفید ہونا عَنِیَ یَعْنٰی عَنَاءً تھکنا۔

ترکیب: مِنْ حرف جار، حُسْنِ مضاف، اِسْلَام مضاف الیہ مضاف، اَلْمَرْءِ مضاف الیہ، مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا، حُسْنِ مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوا ثَابِتٌ کے، ثَابِتٌ صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل ھُوَ ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، تَرْکُ مصدر مضاف، ہٗ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، مَا موصولہ، لَا یَعْنِیْ مضارع منفی، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، ہٖ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مفعول بہ ہوا مصدر کا، مصدر مضاف اپنے فاعل ضمیر اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مبتدا مؤخر، مبتدا مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۶۴۔ تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے

اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ.

+++++++++

اَلَا	کُلُّکُمْ	رَاعٍ
آگاہ رہو	تم سب	نگران ہو
وَکُلُّکُمْ	مَسْئُوْلٌ	عَنْ رَعِیَّتِہٖ
اور تم سب	پوچھے جاؤ گے	اپنی نگرانی کے متعلق

[رواہ الشیخان]

تشریح: اس حدیث میں مسلمانوں کو ایک خاص ذمہ داری دی گئی ہے وہ یہ کہ خود بھی اپنے اعمال کی حفاظت کریں اور اللہ کی نافرمانی سے بچیں اور جہاں تک ممکن ہو اپنے متعلقین کے اعمال کی نگرانی کرتے رہیں۔ ہر انسان اپنے درجات کے لحاظ سے نگہبان ہے کوئی ملک کا کوئی گھر کا یا ادارے کا کوئی صرف اپنی جان کا۔

لغات: رَاعٍ: صیغہ اسم فاعل معنی چرواہا، اس کی جمع رعاۃ، رعیان آتی ہے۔ قَالَ تَعَالٰی لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا۔

ترکیب: اَلَا حرف تنبیہ، کُلُّ مضاف، کُمْ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، رَاعٍ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ، معطوف علیہا، وَاؤ عاطفہ، کُلُّ مضاف کُمْ مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتدا، مَسْئُوْلٌ صیغہ اسم مفعول، ھُوَ ضمیر مستتر اس کا نائب فاعل، عَنْ جار، رَعِیَتٌ مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور جار مجرور مل کر متعلق ہوا مَسْئُوْلٌ کے، مَسْئُوْلٌ اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((..........۞۞۞..........))

۶۵۔ سب سے پسندیدہ جگہ مساجد

اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا .

++++++++++

اَحَبُّ الْبِلَادِ	اِلَی اللّٰہِ
شہروں میں سب سے پسندیدہ (جگہیں)	اللہ کے نزدیک
مَسَاجِدُھَا	
ان کی مسجدیں ہیں	[مسلم]

تشریح: مسجدیں دین کے قلعے ہیں۔ مسجد والوں پر اللہ کی رحمت ہوتی ہے، جو مسجد میں آئے وہ اللہ کا مہمان ہے، مسجدوں کو اللہ کا گھر کہا جاتا ہے، ان ہی وجوہ سے

مساجد بہترین جگہ ہیں۔اس لیے مساجد میں حاضری زیادہ سے زیادہ ہونی چاہیے۔

لغات: اَلْبِلَادِ: یہ جمع ہے بلد کی معنی شہر۔مَسَاجِدُهَا: مسجد اسم ظرف کا صیغہ ہے (ن) بمعنی سجدہ کرنے کی جگہ۔

ترکیب: اَحَبُّ صیغہ اسم تفضیل مضاف، اَلْبِلَادِ مضاف الیہ،اِلٰی حرف جار، لفظ اَللّٰهِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے اَحَبُّ صیغہ اسم تفضیل کے،اَحَبُّ اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مبتدا،مَسَاجِدُ مضاف هَا ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

٦٦۔بازار سب سے نہ پسندیدہ مقامات ہیں

وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا .

++++++++++

وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ — شہروں کی سب سے بدترین (جگہ)
اِلَى اللّٰهِ — اللہ کے نزدیک
اَسْوَاقُهَا — اس کے بازار ہیں

[مسلم]

تشریح: بازاروں میں شیطان کا تسلط ہوتا ہے۔حرص،طمع،جھوٹ اور خدا کی یاد سے دور کرنے والی بہت سی چیزیں ہوتی ہیں۔اس لیے یہ بدترین جگہ ہے۔صرف بامر مجبوری بازار جانا اور جلد واپس آجانا چاہیے۔اس بُری جگہ کے شر سے بچنے کے لیے عورتوں کے لیے پردہ اور مردوں کے لیے نظر کی حفاظت ضروری ہے۔

لغات: اَبْغَضُ: بغض (ن.ك.س) بغاضة بمعنی نفرت کرنا، دشمنی کرنا۔اَسْوَاقُهَا: یہ جمع ہے سوق کی بمعنی بازار۔

ترکیب: وَاؤ عاطفہ،اَبْغَضُ صیغہ اسم تفضیل مضاف، اَلْبِلَادِ مضاف الیہ،اِلٰی

حرف جار، لفظ اَللّٰہِ مجرور، دونوں مل کر متعلق ہوئے اَبْغَضُ کے، اَبْغَضُ صیغہ اسم تفضیل اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مبتدا، اَسْوَاقُ مضاف ھَا ضمیر مضاف الیہ دونوں مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((............⚙⚙⚙............))

٦٧۔ بُرے ہم نشین سے، اکیلا اچھا

اَلْوَحْدَۃُ خَیْرٌ مِنْ جَلِیْسِ السُّوْءِ .

++++++++++

اَلْوَحْدَۃُ	خَیْرٌ
اکیلے رہنا	بہتر ہے
مِنْ جَلِیْسِ السُّوْءِ	
بُرے ہم نشین سے	[بیہقی]

تشریح: اس حدیث میں برے آدمی کی صحبت سے بچنے کی تلقین ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ انسان اکیلا رہے۔ تا کہ کسی کے برے اعمال اور رذیل اخلاق کا اثر اس پر نہ پڑے۔ کسی نیک آدمی کی صحبت میسر آ جائے تو بڑی غنیمت ہے۔

لغات: اَلسُّوْءِ بمعنی شر و فساد۔ رجل سوء: بدکار آدمی۔

ترکیب: اَلْوَحْدَۃُ مبتدا، خَیْرٌ صیغہ اسم تفضیل، ھُوَ ضمیر مستتر اس کا فاعل، مِنْ حرف جار، جَلِیْسِ مضاف، اَلسُّوْءِ مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے خَیْرٌ اسم تفضیل کے، خیر اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہا۔

((............⚙⚙⚙............))

۶۸۔ اچھے ہم نشین، اکیلے رہنے سے بہتر

وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ .

خَيْرٌ	وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ
بہتر ہے	اور اچھا ہم نشین
	مِنَ الْوَحْدَةِ
[بیھقی]	اکیلے رہنے سے

تشریح: اکیلے رہنے میں شیطانی خیالات گناہ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔اس لیے بہتر ہے کہ ہم کسی اچھے انسان کی صحبت حاصل کریں۔تاکہ اس کی اچھی عادات کے اثرات ہمارے دل ودماغ پر پڑیں۔اور ہم اچھے انسان بن جائیں۔

لغات:اَلصَّالِحُ: صَلَحَ، نیک ہونا۔صَلَاحًا و صُلُوْحًا وَصَلَاحِيَةً.قَالَ تَعَالٰی وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ۔

ترکیب: وَاوْ عاطفہ،اَلْجَلِيْسُ موصوف،اَلصَّالِحُ صفت،دونوں مل کر مبتدا خَيْرٌ اسم تفضیل ھُوَ ضمیر مستتر فاعل،مِنْ حرف جار،اَلْوَحْدَةِ مجرور،جار مجرور مل کر متعلق خَيْرٌ کے،خَيْرٌ اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر،مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر ماقبل کے لیے معطوف،معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((............۞۞۞............))

۶۹۔ بات اچھی کریں ورنہ خاموش رہیں!

وَاِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوْتِ وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ.

++++++++++

خَيْرٌ	وَاِمْلَاءُ الْخَيْرِ
بہتر ہے	اور اچھی بات بولنا (لکھوانا)
وَالسُّكُوْتُ	مِنَ السُّكُوْتِ

خاموش رہنے سے	اور خاموش رہنا
خَیْرٌ	مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ
بہتر ہے	بُری بات بولنے (لکھوانے) سے

[بیہقی]

تشریح: اس حدیث پاک میں دو نصیحتیں ہیں۔

ا۔ ہمارے لیے چپ رہنے سے بہتر ہے کہ ہم اچھی بات کریں، جس میں علم وعمل کا فائدہ ہو۔

۲۔ بری بات کرنے سے بہتر ہے کہ ہم خاموش رہیں۔ جس سے ہمارے اور دوسروں کے علم وعمل میں نقصان نہ ہو۔

معلوم ہوا کہ زبان کا استعمال بہت سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔

لغات: اِمْلَا: مصدر بمعنی بول کر لکھوانا۔ اس کی جمع امال اور امالی. اَلشَّرِّ: شر (س.ن) شرا بمعنی شرارت کرنا، برائی، جمع اشرار اور اشر آتی ہے۔ قَالَ تعَالٰی وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ۔

ترکیب: وَاوْ استینافیہ، اِمْلَاءِ مضاف، اَلْخَیْرِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، خَیْرٌ صیغہ اسم تفضیل، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، مِنْ جار، اَلسُّکُوْتِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے خَیْرٌ کے، خَیْرٌ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہا۔

وَاوْ عاطفہ، اَلسُّکُوْتُ مبتدا، خَیْرٌ صیغہ اسم تفضیل، ہو ضمیر مستتر فاعل، مِنْ جار، اِمْلَاءِ مصاف، اَلشَّرِّ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے خَیْرٌ کے، خَیْرٌ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۷۰۔ موت مومن کے لیے تحفہ ہے

تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ.

++++++++++

الْمَوْتُ	تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ
موت ہے	مؤمن کا تحفہ

[بیہقی]

تشریح: مؤمن کی موت، جنت میں جانے اور اللہ سے ملاقات کا ذریعہ ہوتی ہے۔اس لیے یہ مومن کے لیے تحفہ ثابت ہوتی ہے۔بخلاف کفار و فجار کے،ان کے لیے موت عذاب الٰہی میں جانے کا ذریعہ بن جاتی ہے اس لیے۔ان کے لیے موت مصائب اور مشکلات کا پیغام ہے۔

لغات: تُحْفَةٌ: ہر وہ چیز جو کسی کے سامنے عاجزانہ اور مہربانی کے طور پر پیش کی جائے۔اس کی جمع تُحَفٌ آتی ہے۔

ترکیب: تُحْفَةُ مضاف، اَلْمُؤْمِنِ مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتدا، اَلْمَوْتُ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............ ❁❁❁ ....))

۷۱۔ اجتماعیت پر اللہ کی مدد آتی ہے

يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ .

++++++++++

عَلَى الْجَمَاعَةِ	يَدُ اللّٰهِ
جماعت پر ہے	اللہ کا ہاتھ

[ترمذی]

تشریح: اللہ کے ہاتھ سے مراد اللہ کی مدد ہے۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو

کام کئی مسلمان مشورے سے مل کر سنت طریقے کے مطابق کرتے ہیں تو اس میں اللہ کی مدد شامل حال ہو جاتی ہے۔

لغات: یَدُ: بمعنی ہاتھ، ہتھیلی، نعمت، مرتبہ، قدرت، مراد، مدد اور رحمت ہے۔ اس کی جمع ایادی اور ایدی آتی ہے۔ قَالَ تعَالٰی یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ. تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ۔

ترکیب: یَدُ مضاف، لفظ اَللّٰہِ مضاف الیہ، دونوں مل کر مبتدا، عَلٰی جار اَلْجَمَاعَۃِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کَائِنَۃٌ کے، کَائِنَۃٌ صیغہ اسم فاعل، ھِیَ ضمیر مستتر فاعل کَائِنَۃٌ اپنے متعلق اور فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............))

۷۲۔ نیکی کا حکم برائی سے روکنا یا ذکرِ الٰہی

كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْيٌ عَنْ مُّنْكَرٍ اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ .

++++++++++

كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ	عَلَيْهِ
آدم کے بیٹے کی ہر بات	اس پر (وبال ہے)
لَا	لَهٗ
نہیں ہے	اس کے (فائدہ) کے لیے (نفع دینے والی)
اِلَّا	اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ
مگر	بھلائی کا حکم کرنا
اَوْ نَهْيٌ عَنْ مُّنْكَرٍ	اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ
یا کسی برائی سے روکنا	یا اللہ کو یاد کرنا

[ترمذی]

تشریح: اس حدیث پاک میں زبان کی حفاظت کی ترغیب ہے، ہماری کوشش ہونی چاہیے، کہ ہمارے منہ سے نکلی ہوئی ہر بات، نیکی کا حکم ہو اور برائی سے روکنا ہو یا اللہ کی یاد ہو اس کے علاوہ جائز کلام بھی بقدر ضرورت ہو۔

لغات: معروف: ہر اس کام کو کہتے ہیں جس کی اچھائی عقل یا شریعت سے معلوم ہو اس کا مقابل منکر آتا ہے۔قَالَ تعَالٰی یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔

ترکیب: کُلُّ مضاف، کَلَامِ مضاف الیہ مضاف، اِبْنِ مضاف الیہ مضاف، آدَمَ مضاف الیہ، مضاف اپنے تینوں مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، عَلٰی حرف جار، ہٖ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا وَاقِعٌ کے، وَاقِعٌ صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل ھُوَ ضمیر مستتر اور اپنے متعلق سے مل کر معطوف علیہ، لَا عاطفہ، لَ جار ہٖ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا، ثَابِتٌ کے، ثَابِتٌ صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل ھُوَ ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مستثنٰی منہ، اِلَّا حرف استثناء، اَمْرٌ مصدر، بِمَعْرُوْفٍ جار مجرور مل کر متعلق مصدر، اَمْرٌ مصدر اپنے متعلق سے مل کر معطوف علیہ، اَوْ عاطفہ، نَھْیٌ مصدر، عَنْ منکر، جار مجرور مل کر متعلق مصدر، نَھْیٌ مصدر اپنے متعلق سے مل کر، معطوف اول، اَوْ عاطفہ ذکر مضاف لفظ، اَللّٰہ مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مستثنٰی، مستثنٰی منہ اپنے مستثنٰی سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............⊛⊛⊛............))

۴۷۔ذکر کرنے اور نہ کرنے والے کی مثال

مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ

++++++++++

مَثَلُ	الَّذِیْ	یَذْکُرُ
مثال اس کی	جو	یاد کرتا ہے

رَبَّهٗ	وَالَّذِیْ	لَا
اللہ کو	اور (مثال) اس کی جو	نہیں
یَذْکُرُ	مَثَلُ	الْحَيِّ
یاد کرتا ہے	مثال ہے	زندہ
وَالْمَیِّتِ		
اور مردہ کی		

[بخاری ومسلم]

تشریح: اس فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دل کی کیفیت کا بیان ہے کہ ذکر کرنے والے کا دل زندہ اور ذکر سے غفلت دل کی موت ہے۔ ذکر کرنے والا اپنی زندگی کی وجہ سے دنیا اور آخرت کے منافع حاصل کرتا ہے۔ اور ذکر نہ کرنے والا محروم ہوتا ہے۔

لغات: اَلْحَيّ: باب افعال سے بمعنی زندہ کرنا، یہ اسم ہے تو معنی ہوا زندہ۔ قَالَ تَعَالٰی اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ. اَلْمَیّت بمَاتَ (ن) مَوْتًا وَمَوَاتًا، یہ اَلْحَیُّ کی ضد ہے معنی موت۔ قَالَ تَعَالٰی اِنَّكَ مَیِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَیِّتُوْنَ۔

ترکیب: مِثْلُ مضاف، اَلَّذِیْ موصول، یَذْکُرُ فعل ضمیر مستتر فاعل، رَبَّ مضاف، ہٗ ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر معطوف علیہ، وَاؤ عاطفہ، اَلَّذِیْ موصول، لَا یَذْکُرُ فعل مضارع منفی، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مضاف الیہ ہوا، مِثْلُ مضاف کا، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، مِثْلُ مضاف اَلْحَيِّ معطوف علیہ، وَاؤ عاطفہ، اَلْمَیِّتِ معطوف، دونوں مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............ ❀❀❀ ....))

۷۴۔غیر نافع علم کی مثال

مَثَلُ الْعِلْمِ لَا یُنْفَعَ بِہٖ کَمَثَلِ کَنْزٍ لَا یُنْفَقُ مِنْہ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

++++++++++

مَثَلُ الْعِلْمِ	لَا یُنْفَعَ بِہٖ
ایسے علم کی مثال	جس سے نفع نہ اٹھایا جائے
کَمَثَلِ کَنْزٍ	لَا یُنْفَقُ
اس خزانے کی طرح ہے	کہ نہ خرچ کیا جائے
مِنْہُ	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
اس سے	اللہ کی راہ میں

[احمد و دارمی]

تشریح: جب اللہ اپنے بندے کو علم دین نصیب فرمائے تو اسے چاہیے کہ وہ طالبینِ علم میں اس علم کو عام کرے اور ایسے بخیل مالدار کی طرح نہ ہو جائے جو اپنا مال اس فانی دنیا میں ہی لگا دے اور صدقہ کر کے آخرت کے لیے ذخیرہ نہ کرے۔اس حدیث پاک کا خاص سبق یہ ہے کہ عالم اپنے علم پر عمل کر کے خود بھی نفع حاصل کرے اور دوسروں کو بھی علم سکھائے۔

لغات: کَنْزٍ :بمعنی خزانہ، ذخیرہ کی ہوئی چیز، جمع کَنْزْ وَکُنُوْزْ آتی ہے، کَنَزَ(ض) کَنْزًا۔قَالَ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ ۔

ترکیب: مَثَلُ مضاف، اَلْعِلْمِ موصوف، لَا یُنْتَفَعُ فعل مضارع مجہول، ھُوَ ضمیر نائب فاعل، بَا جار، ہٖ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، کَ جار، مثل مضاف، کَنْزٍ موصوف، لَا یُنْفَقُ فعل مضارع منفی مجہول ھُوَ ضمیر نائب فاعل، مِنْ جار، ہٖ ضمیر مجرور، جار مجرور مل

کر متعلق اول ہوا فعل کا فِیْ جار، سَبِیْلِ مضاف، لفظ اَللّٰہ مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی، فعل اپنے نائب فاعل اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مضاف الیہ ہوا مِثْل مضاف کا، مضاف، مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا کَائِنٌ مقدر کا کَائِنٌ صیغہ اسم فاعل اپنے (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۵۷۔ سب سے اچھا ذکر اور بہترین دعاء؟

اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

++++++++++

اَفْضَلُ	الذِّكْرِ
سب سے بہتر	یاد (الٰہی)
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ
لا الہ الا اللہ ہے	اور سب سے بہترین دعا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ	
الحمد للہ ہے۔	[ترمذی]

تشریح: اس حدیث میں کلمہ توحید کو تمام ذکروں سے بہتر ذکر اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (حمد) کو تمام دعاؤں سے بہتر دعا قرار دیا گیا ہے۔ حمد بہترین دعاء اس لیے ہے کہ کسی کریم کی ثناء کا مقصد حقیقت میں سوال ہی ہوتا ہے۔ حدیث کا خاص پیغام یہ ہے کہ ہماری زبان ہمیشہ کلمہ توحید کے ذریعے اللہ کو یاد کرتی رہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کے ذریعے شکر کی وجہ سے اللہ کی نعمتوں میں اضافہ ہوتا رہے۔

ترکیب: اَفْضَلُ مضاف، اَلذِّكْرِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، لَآ

نفی جنس ،اِلٰـہَ نکرہ مفرد مبنی برفتحہ موصوف ،اِلَّا بمعنی غَیْـرَ مضاف اَللّٰـہُ مضاف الیہ محلا، مجرور، مضاف مضاف الیہ مل کر صفت ،موصوف صفت مل کر اسم ہوا لائے نفی جنس کا اس کی خبر مَـوْجُـوْدٌ محذوف لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر معطوف علیہ ،وَاوْ عاطفہ اَفْضَلُ مضاف اَلدُّعَاءِ مضاف الیہ دونوں مل کر مبتدا اَلْحَمْدُ مبتدا، لَ حرف جار ،لفظ اَللّٰہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثَابِتٌ کے ثَابِتٌ صیغہ اسم فاعل ھُوَ ضمیر مستتر فاعل ثابِتٌ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی ،مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر خبر ،مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر معطوف ہوا ،معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔ اگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کو کلمۃ کی تاویل میں لیا جائے تو یہ مجموعہ جز بن جائے گا۔

((.............۞۞۞.............))

۷۶۔سب سے پہلے جنت میں بلائے جانے والے

اَوَّلُ مَنْ یُّدْعٰی اِلَی الْجَـنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَلَّذِیْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ

++++++++++

اَوَّلُ	مَنْ یُّدْعٰی
سب سے پہلے	جو بلائے جائیں گے
اِلَی الْجَنَّۃِ	یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
جنت کی طرف	قیامت کے دن (وہ ہوں گے)
اَلَّذِیْنَ	یَحْمَدُوْنَ
جو	تعریف کرتے ہیں
اَللّٰہَ	فِی السَّرَّآءِ
اللہ کی	خوشی

وَالضَّرَّآءِ

اور غمی (ہر حال) میں [بیہقی]

تشریح: یہ حدیث پاک ہمیں سبق دے رہی ہے کہ ہر خوشی اور غمی میں اللہ کی تعریف کرنی چاہیے اور اللہ پر شکوہ نہ کرنا چاہیے۔ غمی میں تعریف اس لیے کہ اللہ نے بڑے غم سے بچا رکھا ہے اور خوشی میں تعریف اس لیے کہ اس ذاتِ عالی کا شکریہ ادا ہو سکے۔

لغات: یَحْمَدُوْنَ: حَمِدَ(س) حَمْدًا بمعنی تعریف کرنا۔ السَّرَّآءِ: بمعنی خوشی، سَرَّ(ن) سُرُوْرًا بمعنی خوش کرنا۔ اَلضَّرَّآءِ: بمعنی سختی، قحط جانی و مالی نقصان، ضَرَّ(ن) بمعنی نقصان دینا۔ قَالَ تَعَالٰی وَالصَّابِرِیْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ۔

ترکیب: اَوَّلُ مضاف، مَنْ موصولہ، یُدْعٰی فعل مضارع مجہول ھُوَ ضمیر مستتر، راجع بسوئے من نائب فاعل، اِلَی جار، الْجَنَّةِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، یَوْمَ مضاف الْقِیٰمَةِ مضاف الیہ دونوں مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے نائب فاعل متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مضاف الیہ ہوا اَوَّل مضاف کا مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، اَلَّذِیْنَ موصول، یَحْمَدُوْنَ فعل مضارع وَاؤ ضمیر بارز فاعل، لفظ اَللّٰه مفعول بہ، فِیْ جار اَلسَّرَّآءِ معطوف علیہ، وَاؤ عاطفہ، اَلضَّرَّآءِ معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

نَوْعٌ اٰخَرُ مِّنْهَا

اسی (جملہ اسمیہ کی) ایک اور قسم (وہ جملہ اسمیہ جس پر لائے نفی جنس داخل ہو۔)

ملاحظہ: اس باب میں آپ وہ احادیث پڑھیں گے جو جملہ اسمیہ ہی ہیں۔لیکن ان پر لائے نفی جنس داخل ہو کر مبتداء کو منصوب بنا رہا ہے۔اب ہم مبتداء کو لائے نفی جنس کا اسم اور خبر کو لائے نفی جنس کی خبر کہیں گے۔نتیجتاً یہ بھی جملہ اسمیہ ہوگا اس لا، کے معنی ہیں (کوئی نہیں ہے) یہ لا مختلف قسموں پر مشتمل ہے یہاں کچھ احادیث میں نفی، کمال کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔اور کچھ میں نفی جنس کے لیے۔

فائدہ①: اسم لاء کے منصوب ہونے کے لیے تین شرطیں ہیں۔ ❶ جب اسم لاء کے ساتھ متصل ہو ❷ نکرہ ہو ❸ مضاف ہو یا مشابہہ بالمضاف ہو۔

نکرہ مضاف کی مثال: لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِيْهَا

مشابہہ بالمضاف کی مثال: لَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا لَّكَ

مشابہہ بالمضاف وہ ہے جو انضمام (ملانے) مابعد مضاف کی طرح ہو۔یعنی جس طرح مضاف کا معنی بغیر مضاف الیہ کے پورا نہیں ہوتا اسی طرح مشابہہ بالمضاف میں جب تک بعد میں ایک کلمہ ذکر نہ کیا جائے تو اس جملے کا معنی مکمل نہیں ہوتا۔

فائدہ نمبر②: اگر اسم لاء کے ساتھ متصل بھی ہو، نکرہ بھی ہو، لیکن مضاف یا مشابہہ بالمضاف نہ ہو بلکہ مفرد ہو تو لا کا اسم مبنی بر فتحہ ہوگا جیسے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، لَا رَيْبَ فِيْهِ۔ یہاں جو احادیث ذکر کی گئی ہیں ان تمام میں لاء کا اسم مبنی بر فتحہ ہے۔

فائدہ نمبر③: نصب ایک نوع ہے اس کے چار افراد ہیں۔ ❶ نصب فتح کے ساتھ جیسے رَاَيْتُ سَعِيْدًا ❷ نصب کسرہ کے ساتھ جیسے رَاَيْتُ مُسْلِمَاتٍ ❸ نصب الف کے ساتھ جیسے رَاَيْتُ اَخَاكَ ❹ نصب یاء کے ساتھ جیسے رَاَيْتُ مُسْلِمَيْنِ وَ مُسْلِمِيْنَ۔

۷۷۔ امانت داری اور وفائے وعدہ

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ۔

++++++++++

لَا	اِیْمَانَ	لِمَنْ	
کوئی نہیں ہے	(مکمل) ایمان	اس شخص کا	
لَا	اَمَانَةَ	لَهٗ	
کہ نہ ہو	امانت داری	جس میں	[بیهقی]
وَلَا	دِیْنَ	لِمَنْ	
اور کوئی نہیں ہے	(مکمل) دین	اس شخص کا	
لَّا	عَهْدَ	لَهٗ	
کہ نہ ہو	وعدہ (پورا کرنا)	اس میں	[بیهقی]

تشریح: اس حدیث میں مسلمانوں کے لیے دو ضروری صفات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جن کے بغیر ایمان کی مٹھاس نہیں ملتی۔

۱۔ امانت کو اس کے اہل تک پہنچانا۔ اس کا مفہوم بڑا وسیع ہے۔ تاجر، ملازم، کاشت کار، طالب علم، علماء سب کو اپنا اپنا کام بروقت صحیح طور پر ادا کرنا امانت داری ہے۔

۲۔ وعدہ پورا کرنا۔ خواہ وہ اللہ اور بندے کے درمیان ہو اور خواہ انسان کا وعدہ انسان سے ہو، بہر حال، وعدہ پورا کرنا چاہیے ورنہ ایمان مکمل نہیں ہوگا۔

لغات: عَهْدَ: بمعنی وعدہ، وصیت وغیرہ جمع عهود آتی ہے۔ قَالَ تَعَالٰی اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا۔

ترکیب: لَا حرف نفی جنس، اِیْمَانَ نکرہ مفرد مبنی برفتحہ، لَا کا اسم، لَ حرف جار، مَنْ موصولہ، لَا حرف نفی، امانة لا کا اسم، ل جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثَابِتَةٌ کے ثَابِتَةٌ صیغہ اسم فاعل ہی ضمیر مستتر فاعل، ثَابِتَةٌ اپنے فاعل اور متعلق سے مل

کر لا کی خبر لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثَابِتٌ کے ثَابِتٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر لائے اوّل کی خبر، لَا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ معطوف علیہا۔

ترکیب: ولا دین لمن لا عهد له ۔حدیث کا یہ جملہ پہلے جملہ پر معطوف ہے ترکیب یکساں ہے۔

((............⊛⊛⊛............))

۷۸۔ تجربہ اور بُردباری

لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوْعُثْرَةٍ وَلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ -

++++++++++

لَا	حَلِيْمَ
نہیں ہے	کوئی (کامل) بُردبار
اِلَّا	ذُوْعُثْرَةٍ
مگر	پھسلنے والا [احمد وترمذی]
وَلَا	حَكِيْمَ
اور نہیں ہے	کوئی (کامل) حکیم
اِلَّا	ذُوْ تَجْرِبَةٍ
مگر	تجربے والا [احمد وترمذی]

تشریح: مفہومِ حدیث یہ ہے کہ بردباری کا پتہ جب چلتا ہے جب کہ کوئی انسان غلطی کرے، جس کی وجہ سے نقصان ہو یا لوگ اسے ستائیں تو یہ دونوں چیزوں کو برداشت کرے۔ اور حکیم وہ ہے جو علمِ طب جاننے کے ساتھ ساتھ تجربہ کار بھی ہو۔

لغات: حَلِيْمَ: معنی بردبار۔ قَالَ تَعَالٰی لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ۔

ترکیب: لَا حرف نفی جنس، حلیم لا کا اسم الا حرف استثناء لغو، ذو مضاف عشرۃ مضاف، الیہ، دونوں مل کر لا کی خبر، لا حرف نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہا۔

ترکیب: و لا حکیم الا ذو تجربة ۔ یہ جملہ اپنے سے پہلے جملہ پر معطوف ہے ترکیب ایک سی ہے۔

((............✿✿✿............))

۷۹۔ گناہوں سے پرہیز

لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرْعَ كَالْكَفِّ -

++++++++++

لَا	عَقْلَ
نہیں ہے	عقل (کامل)
كَالتَّدْبِيْرِ	وَلَا
تدبیر کی طرح	اور نہیں ہے
وَرْعَ	كَالْكَفِّ
پرہیز گاری (گناہ سے)	رُک جانے کی طرح [بیهقی]

تشریح: تدبیر کی تعریف:

تدبیر کہتے ہیں ہر کام کے انجام پر نظر رکھنا اور اس کے لیے سامان مہیا کرنا۔ حدیث شریف سے مفہوم ہو رہا ہے کہ عقل کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ ہر کام کو انجام کے لحاظ سے سوچے اور پرہیز گاری کا تقاضا ہے کہ سب سے پہلے گناہوں کو چھوڑے تا کہ دوسری عبادات میں حُسن پیدا ہو۔

لغات: كَالتَّدْبِيْرِ: غور کرنا، انتظام کرنا، وَرْعَ ورع (س) ورعا، پرہیز گار ہونا، الْكَفِّ: باز رکھنا، مراد شبہات سے باز رہنا۔

ترکیب: لا حرف نفی، عَقلَ لا کا اسم، ك جار، اَلتَّدْبِيْرِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثَابِتٌ کے، ثَابِتٌ صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ۔

ترکیب: وَلاوَرْعَ کالْکَفِّ: پہلے جملے پر معطوف ہے ترکیب بھی وہی ہے۔

((............❁❁❁............))

۸۰۔ اچھا اخلاق ہی عزت کا معیار ہے

وَلَا حَسْبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ -

++++++++++

وَلَا	حَسْبَ
اور کامل نہیں ہے	خاندانی شرافت
كَحُسْنِ الْخُلُقِ	
برابر اچھے اخلاق کے	[بیهقی]

تشریح: بعض لوگ برادری پر فخر کرتے ہیں اور باپ دادا کے کارنامے گنواتے ہیں۔ حالانکہ یہ کوئی شرافت نہیں۔ عزت کی چیز یہ ہے کہ انسان خود اچھے اخلاق کا مالک ہو۔

لغات: حَسْبٌ: مصدر۔ حَسُبَ (ك) حَسْبًا بمعنی خاندانی شرافت، حُسْنٌ: (ن.ك) اِحْسْنًا: بمعنی خوب صورت ہونا، صفت حسن اور جمع حِسَانٌ آتی ہے۔ اَلْخُلُقِ: بمعنی عادت، طبیعت۔

ترکیب: وَلَا حَسْبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ ۔ پہلے جملہ پر معطوف ہے ترکیب بھی وہی ہے۔

((............❁❁❁............))

۸۱۔ جہاں خالق ومخلوق کی محبتوں میں تصادم ہو

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ ۔

++++++++++

لَا	طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ
نہیں ہے (جائز)	مخلوق کی فرماں برداری
فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ	
خالق کی نافرمانی میں	

[رواه في شرح السنة]

تشریح: زندگی میں بے شمار ایسے مواقع آتے ہیں جہاں ایک طرف حکمِ الٰہی اور دوسری طرف انسانوں کے بنائے ہوئے رسوم ورواج اور ایک طرف دنیا اور ایک طرف آخرت، یہ امتحان ہوتا ہے جس میں کامیابی کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں کی خاطر خالق کی نافرمانی جائز نہیں ہے۔ اسی طرح کوئی حاکم فرمانِ الٰہی کے خلاف حکم کرے تو اس کی اطاعت بھی نہ کرنی چاہیے۔

لغات: طاعة: طوعا بمعنی فرماں برداری صفت طائع جمع طوع اور طائعون آتی ہے۔ قَالَ تعَالٰی طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ۔

ترکیب: لَا حرف نفی جنس، طَاعَةَ لا کا اسم، لِ حرف جار، مَخْلُوْقٍ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول ہوا ثَابِتَةٌ محذوف کا، فِيْ حرف جار، مَعْصِيَةِ مضاف، اَلْخَالِقِ مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی، ثَابِتَةٌ صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل (هِيَ ضمیر مستتر) اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............ ✿✿✿ ....))

۸۲۔رہبانیت اور اسلام

لَا صَرُوْرَةَ فِی الْإِسْلَامِ -

++++++++++

لَا	صَرُوْرَةَ
نہیں ہے	رہبانیت
فِی الْإِسْلَامِ	
اسلام میں	[ابو داؤد]

تشریح: رہبانیت کی تعریف:

رہبانیت کے معنی ہیں طاقت کے باوجود نکاح نہ کرنا۔ مذہب عیسائیت میں نکاح اور دیگر معاملات دنیوی کو چھوڑ کر جنگل میں پڑے رہنا اور عبادت کرنا ثواب سمجھا جاتا تھا۔ جس میں نہ حقوق العباد کی پرواہ ہوتی تھی اور نہ ہی انسانیت کے دوسرے تقاضوں کو پورا کیا جاتا تھا۔ اسلام میں اس سے منع کردیا گیا۔

لغات: صَرُوْرَةَ: نکاح نہ کرنا، حج پر نہ جانا۔ رہبانیت اختیار کرنا۔

ترکیب: لَا حرف نفی جنس، صَرُوْرَةَ، نکرہ مفرد مبنی برفتحہ لا کا اسم، فِی حرف جار، اَلْإِسْلَامِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق كَائِنَةٌ کے كَائِنَةٌ صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل (هِیَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، لَا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((..........✿✿✿..........))

۸۳۔تقویٰ ہو تو دولت نقصان نہیں دیتی

لَا بَأْسَ بِالْغِنٰی لِمَنِ اتَّقَی اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ -

++++++++++

لَا بَأْسَ	بِالْغِنٰی
کوئی حرج نہیں ہے	دولت مند ہونے میں

لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

اس شخص کے لیے جو ڈرے اللہ زبردست بزرگ سے (احمد)

تشریح: معلوم ہوا نفسِ مال کوئی بری چیز نہیں بلکہ اس کا غلط استعمال برا ہے۔ جو شخص اس کے استعمال کرنے میں اللہ سے ڈرے۔ یعنی غلط جگہ استعمال نہ کرے۔ اس شخص کے مال رکھنے میں کوئی حرج اور نقصان نہیں ہے۔

لغات: اَلْغِنٰی: (س) غِنَاءٌ اور اِغْنِيَانًا بمعنی مال دار ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی وَاللّٰهُ غَنِیٌّ. وقاته: معنی حفاظت کرنا۔ عَزَّ: (ض) عِزًّا وَعِزَّةً بمعنی عزیز ہونا۔ قوی ہونا۔ جَلَّ: (ض) جَلَالًا وَجَلَالَةً بمعنی بڑے مرتبے والا ہونا۔

ترکیب: لَا حرف نفی جنس، بَأْسَ نکرہ مفرد مبنی برفتحہ، اسم بَا جار، اَلْغِنٰی مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول ہوا ثَابِتٌ مقدر کا، لَ جار، مَنْ موصول، اِتَّقٰی فعل ماضی ہو ضمیر مستتر فاعل، لفظ اَللّٰہ ذوالحال، عزّہ فعل ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ وَاؤ عاطفہ جَلَّ فعل ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر حال، حال ذوالحال مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا جار مجرور مل کر ثَابِتٌ کا متعلق ثانی، ثَابِتٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور دونوں متعلقوں سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِيَّةُ الَّتِیْ دَخَلَتْ عَلَيْهَا حَرْفُ اِنَّ

ترجمہ: جملہ اسمیہ کی وہ قسم جس پر حرف انَّ داخل ہو۔

ملاحظہ: اِنَّ حروف مشبہ بفعل میں سے ہے۔ احادیث طیبہ کی ان مثالوں میں اِنَّ مبتدا پر داخل ہو کر اسے منصوب بنا رہا ہے اور خبر بدستور مرفوع رہے گی۔ اب ہم مبتدا کو انّ کا اسم اور خبر کو انَّ کی خبر کہیں گے۔ نتیجتاً یہ بھی جملہ اسمیہ ہوگا۔ اِنَّ کے معنی ہیں (بے شک، بلاشبہ، یقیناً)۔

فائدہ: جار مجرور کو نحویوں کی اصطلاح میں ظرف بھی کہتے ہیں۔ اب اگر انّ کی خبر ظرف ہو اور اسم نکرہ ہو تو انّ کی خبر کو اس کے اسم پر مقدم کرنا واجب ہے جیسے: اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا اگر ان کا اسم معرفہ ہو اور خبر ظرف ہو تو خبر کو اسم پر مقدم کرنا جائز ہے جیسے: اِنَّ اِلَيْنَا اِيَابَهُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ۔

پہلی مثال میں مِنَ الْبَيَانِ خبر مقدم ہے دوسری مثال میں اِنَّ اِلَيْنَا اِيَابهم اور تیسری میں اِنَّ عَلَيْنَا۔ حِسَابَهُمْ۔

۸۴۔ بعض جادو اثر بیان

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا ۔

++++++++++

اِنَّ	مِنَ الْبَیَانِ
بلاشبہ	بعض بیان
لَسِحْرًا	
جادو (کا اثر) رکھتے ہیں	[بخاری]

تشریح: بیان کے معنی ہیں کھولنا اور ظاہر کرنا۔ اسی وجہ سے یہ لفظ فصیح گفتگو اور تقریر پر بولا جاتا ہے۔ جس طرح جادو انسان کے حالات کو بدل دیتا ہے اسی طرح بعض بیان انسانی حالات کو بدلنے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔

لغات: اَلْبَیَانِ: وہ گفتگو جو مافی الضمیر کو ظاہر کرے، بَانَ (ض) بَیَانًا وَتِبْیَانًا، ظاہر کرنا۔ لَسِحْرًا: وہ چیز جس کا ماخذ لطیف اور دقیق ہو، جادو، دھوکہ، حیلہ، فساد مراد جادو ہے۔ قَالَ تَعَالٰی اِنَّ ھٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِیْنٌ۔

ترکیب: اَلْجُمْلَۃُ موصوف، اَلْاِسْمِیَّۃُ صفت اول، اَلَّتِیْ موصول، دَخَلَتْ فعل عَلٰی حرف جار، ھَا مجرور، دونوں مل کر متعلق فعل دَخَلَتْ کے، حرف مضاف، لفظ اِنَّ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف ھٰذِہٖ کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، مِنْ جار، اَلْبَیَان مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کَائِنٌ کے، کَائِنٌ صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل (ھُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، ل تاکید، سحرًا اِنَّ کا اسم مؤخر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۸۵۔ بعض شعر اچھے ہوتے ہیں

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً .

++++++++++

اِنَّ	مِنَ الشِّعْرِ
بے شک	بعض شعر
حِكْمَةً	
پُر حکمت ہوتے ہیں	[بخاری]

تشریح: قرآن مجید میں شعر گوئی کو مبالغہ آرائی قرار دیا گیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ہر شعر برا نہیں ہوتا۔ بعض شعر حکمت اور دانائی پر مبنی پر ہوتے ہیں۔ چنانچہ بعض صحابہؓ جیسے حضرت حسانؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نعتیہ اور کفار کی مذمت میں اشعار کہا کرتے تھے۔

لغات: حِكْمَةً: انصاف، بردباری علم اس کی جمع حِكَمٌ آتی ہے۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، مِنَ الشِّعْرِ جار مجرور ثابت کے متعلق ہو کر خبر مقدم، حِكْمَةً اسم موخر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۸۶۔ بعض علم نادانی!

اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا .

++++++++++

اِنَّ	مِنَ الْعِلْمِ
یقیناً	بعض علم
جَهْلًا	
جہالت ہیں	[ابو داؤد]

تشریح: اس حدیث پاک کے دو مطلب ہیں۔

1. پہلا یہ کہ اس سے مراد ایسا علم ہے جو بذاتِ خود فائدہ مند نہ ہو جیسے نجوم کا علم۔
2. دوسرا یہ کہ علم دین حاصل کرے جو فائدہ مند ہو سکتا ہے لیکن سیکھنے والا اس پر عمل نہ کرے اور علم کے مقصد کو نہ پہچانے، بلکہ فخر و نمائش کا ذریعہ بنائے ایسا علم جہالت کی طرح ہے۔

لغات: جَهْلًا: (س) ناواقف ہونا، جاہل ہونا۔قَالَ تَعَالٰی بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، مِنَ الْعِلْمِ جار مجرور ثابت کے متعلق ہو کر اِنَّ کی خبر مقدم، جَهْلًا اسم موخر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............ ۞۞۞ ....))

۸۷۔ وبالِ جان باتیں

اِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عَيَالًا.

++++++++++

اِنَّ	مِنَ الْقَوْلِ
بے شک	بعض باتیں
عَيَالًا	
وبال ہیں	[ابو داؤد]

تشریح: جھوٹ، چغلی، دھوکہ بازی کی بات کرنے کا وبال ہوتا ہے۔ اس لیے ہر لفظ سوچ، سمجھ کر بولنا چاہیے کہ وہ دنیا اور آخرت میں وبال کا ذریعہ نہ بن رہا ہو۔

لغات: عَيَالًا: وہ لوگ جن کا نان نفقہ واجب ہو، عال، یعیل عیلا محتاج ہونا۔

ترکیب: اِنَّ، حرف مشبہ بالفعل، مِنَ الْقَوْلِ جار مجرور متعلق ہو کر خبر مقدم، عَيَالًا اسم موخر اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............ ۞۞۞ ....))

۸۸۔ ریا کاری شرک ہے

اِنَّ یَسِیْرَ الرِّیَاءِ شِرْکٌ.

++++++++++

اِنَّ	یَسِیْرَ
بے شک	تھوڑا سا
الرِّیَاءِ	شِرْکٌ
دکھلاوا (بھی)	شرک ہے

[ابن ماجه]

تشریح: جو کام اللہ کے لیے کرنا چاہیے وہ لوگوں کی رضا (ریاء) کے لیے کرنا شرک ہے۔ اس سے بچنے کے لیے یہ تدبیریں لکھی جاتی ہیں۔

1. ہر عمل کرتے وقت اس کے فضائل پر نگاہ رکھیں تاکہ اخلاص پیدا ہو۔
2. ہر عمل کو اللہ کی توفیق سمجھیں اور اپنا کمال ہرگز تصور نہ کریں۔
3. عمل کے مردود ہونے سے ڈرتے رہیں اور قبول ہونے کی دعاء کرتے رہیں۔

لغات: یَسِیْرًا: تھوڑا، نرم، کم، یسر (ن. ك. ض) یسرا ویسرا کم ہونا۔ اَلرِّیَاءِ: دکھاوا کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی اَلَّذِیْنَ هُمْ یُرَآؤُوْنَ. شِرْكٌ: بمعنی شریک، حصہ، اللہ کی ذات یا صفات میں کسی کو شریک کرنا، اس جگہ شرک خفی مراد ہے۔ قَالَ تَعَالٰی اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل یَسِیْرَ مضاف اَلرِّیَاءِ مضاف الیہ، دونوں مل کر اِنَّ کا اسم شِرْكٌ خبر اِنَّ حرف تاکید اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۸۹۔ اچھے نصیب والے

اِنَّ السَّعِيْدَ لِمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ

++++++++++

اِنَّ	السَّعِيْدَ
بے شک	اچھے نصیب اس کے ہیں
لِمَنْ	جُنِّبَ الْفِتَنَ
جو	بچالیا گیا فتنوں سے [ابو داؤد]

تشریح: فتنوں سے مراد آفات اور وہ چیزیں جو دین سے دور کرنے کا ذریعہ بن جائیں۔ یہ فتنوں کا دور ہے، بے پردگی، گانا بجانا اور تصاویر اور تحریروں کے ذریعہ ایسے فتنے جنم لے رہے ہیں جن سے بچاؤ بظاہر بہت ہی مشکل ہے۔ علماء حقہ کی سرپرستی میں زندگی گزارنا، ایسا عمل ہے جس کے ذریعہ فتنوں سے بچ کر ابدی سعادت حاصل کی جاسکتی ہے۔

لغات: جُنِّبَ: دور کیا۔ جُنِّبَ دور کیا گیا، جُنُوْبُ الشَّیْءِ کسی سے کوئی چیز دور کرنا۔
الفتن: جمع۔ واحد فتنة. آزمائش، گمراہی وکفر، رسوائی، رنج، عذاب، مرض، مال واولاد،
فتن (ضرب) فتنةً و مَفْتُوْناً فلاناً گمراہ کرنا، آزمائش کرنا۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اَلسَّعِیْدَ اس کا اسم، ل برائے تاکید، مَنْ موصولہ جُنِّبَ فعل مجہول، ھُوَ ضمیر مستتر نائب فاعل اَلْفِتَنَ مفعول بہ، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، موصول صلہ مل کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۹۰۔ مشورہ دیانت داری سے دیا جائے

اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ .

++++++++++

اِنَّ الْمُسْتَشَارَ	مُؤْتَمَنٌ
بے شک مشورہ کیا جانے والا	امانت دار ہے۔ [ترمذی]

تشریح: اگر کسی کو مشورہ دیا جائے تو پوری امانت داری سے دیا جائے۔

لغات: اَلْمُسْتَشَارَ: صیغہ اسم مفعول باب استفعال بمعنی جس سے مشورہ طلب کیا جائے۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ، اَلْمُسْتَشَارَ اس کا اسم، مُؤْتَمَنٌ اس کی خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۹۱۔ بزدلی اور بخیلی کا ایک اہم سبب

اِنَّ الْوَلَدَ مُبْخِلَةٌ مُجْبِنَةٌ

++++++++++

اِنَّ الْوَلَدَ	مُبْخِلَةٌ	مُجْبِنَةٌ
بے شک اولاد	بخل کا ذریعہ ہے	اور بزدلی کا ذریعہ ہے۔

[ابن ماجه]

تشریح: یعنی اولاد کی وجہ سے نہ انسان اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کر سکتا ہے اور نہ ہی جہاد وغیرہ میں حصہ لے سکتا ہے۔

لغات: مُبْخِلَةٌ: بخیل بنانے والی، بخل (س.ك) بُخْلًا وَ بَخْلًا، بمعنی کنجوس ہونا بخیل ہونا۔ مُجْبِنَةٌ: بزدل بنانے والی، جَبُنَ (ك) جُبْنًا ، وَجِبَانَةً، بزدل ہونا، صفت جَبَانٌ آتی ہے۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ، اَلْوَلَدَ اس کا اسم ، مَبْخِلَةٌ اس کی خبر ، مَجْبِنَةٌ اس کی دوسری خبر ۔ اِنَّ اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۹۲۔ سچ اطمینانِ قلب کا ذریعہ ہے

اِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِيْنَةٌ .

++++++++++

اِنَّ الصِّدْقَ	طُمَانِيْنَةٌ
بے شک سچائی	اطمینان ہے

تشریح: سچ بولنے سے انسان کو حقیقی سکون ملتا ہے۔ [ترمذی]

لغات طُمَانِيْنَةَ اِطْمَئَنَّ ، اِطْمِيْنَانًا ، وَطُمَانِيْنَةً ۔ مطمئن ہونا۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ ، اَلصِّدْقَ اس کا اسم ، طُمَانِيْنَةٌ اس کی خبر ، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۹۳۔ جھوٹ بے سکونی کا ذریعہ

وَاِنَّ الْكِذْبَ رِيْبَةٌ .

++++++++++

وَاِنَّ الْكِذْبَ	رِيْبَةٌ
اور بے شک جھوٹ	بے اطمینانی ہے۔

[احمد وترمذی]

تشریح: جھوٹ بول کر انسان کبھی حقیقی اطمینان سے نہیں رہ سکتا۔

((............❀❀❀............))

۹۴۔اللہ کو کیا پسند ہے؟

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ

++++++++++

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی	جَمِيْلٌ	يُحِبُّ الْجَمَالَ
بے شک اللہ	خوبصورت ہے اور	خوبصورتی کو پسند کرتا ہے

[مسلم]

تشریح: اللہ تعالیٰ اچھے کام اور ہر نیک عمل میں صفائی کو پسند کرتے ہیں۔ نیک اعمال اور پاکیزگی رکھی جائے یہ سوچ کر کہ اللہ کو یہ پسند ہے۔

لغات: رِيْبَةٌ: شک، بے قراری، جمع ریب آتی ہے، راب(ض) ریبا بمعنی شک میں ڈالنا۔ قَالَ تَعَالٰی لَا رَيْبَ فِيْهِ. جَمِيْلٌ بجمل (ک) بمعنی خوب صورت ہونا يُحِبُّ: (س۔ک) محبوب ہونا (ض) پسند کرنا۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بفعل، اَلْكِذْبَ اس کا اسم، رِيْبَةٌ اس کی خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَللّٰهُ ذوالحال، تَعَالٰی فعل هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر حال، حال ذوالحال مل کر اِنَّ کا اسم۔ جَمِيْلٌ خبر اول، يُحِبُّ فعل هُوَ ضمیر مستتر فاعل، اَلْجَمَالَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ثانی، اِنَّ اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۹۵۔بردباری ہو، تیزی نہ ہو

اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ.

++++++++++

اِنَّ	لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً	وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ

بے شک ہر چیز کے لیے تیزی اور ہر تیزی کے لیے کمزوری ہے

[ترمذی]

تشریح: ہر کام کو سکون اور اطمینان سے کرنا چاہیے۔ جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ حدیثِ معروف گزر چکی ہے کہ: ''جلدی شیطان کی طرف سے ہے۔''

لغات شِرَّةٌ: بمعنی برائی، تیزی، چستی۔ شرة مکروه۔ فَتْرَةٌ: بمعنی کمزوری، اس کی جمع فترات آتی ہے، فَتَرَ (ن) فَتْرَةٌ ضعیف ہونا کمزور ہونا۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، لَ جار کُلُ مضاف، شَیْءٍ مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کَائِنٌ مقدر کے، کَائِنٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، شِرَّةٌ اِنَّ کا اسم، اِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہا، وَاؤ عاطفہ، ل جارہ، کُلُ مضاف، شِرَّةٍ مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کَائِنَةٌ مقدر کے، کَائِنَةٌ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مبتدا، فَتْرَةٌ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((............ ❁❁❁ ....))

۹۶۔ روزی موت کی طرح بندے کی تلاش میں

اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ اَجَلُهُ.

++++++++++

اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ اَجَلُهُ

بے شک رزق البتہ تلاش کرتا ہے بندے کو جیسا کہ تلاش کرتی ہے موت اس کو

[ابو نعیم]

تشریح: لکھا ہوا رزق انسان کو مل کر رہتا ہے، ایسے ہی موت بھی اسے مل کر رہتی ہے۔

لغات: لَیَطْلُبُ طَلَبَ(ن) طَلَبًا بمعنی تلاش کرنا، طلب کرنا، اَجَلُهٗ: بمعنی وقت، موت۔ قَالَ تَعَالٰی اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ۔ اس کی جمع اٰجَالٌ آتی ہے۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، الرِزْقَ اِنَّ کا اسم، ل تاکید، یَطْلُبُ فعل مضارع، ضمیر مستتر فاعل، اَلْعَبْدَ مفعول بہ، ك جار، ما مصدر یہ، یَطْلُبُ فعل مضارع ہ ضمیر مفعول بہ، اَجَلَ مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، دونوں مل کر فاعل لَیُطْلَبُ ثانی کے لیے، یَطْلُبُ اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق لَیَطْلُبُ اول کے، لَیَطْلُبُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۹۷۔ شیطان کا انسان میں قبضہ

اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ .

++++++++++

اِنَّ الشَّيْطَانَ	يَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ	مَجْرَی الدَّمِ
بے شک شیطان	چلتا ہے انسان کے جسم میں	خون کے چلنے کی طرح

[بخاری ومسلم]

تشریح: جب انسان کو غصہ آتا ہے تو شیطان اس پر پوری طرح قابض ہو جاتا ہے اور اس سے اپنی مرضی سے کام لیتا ہے۔

لغات: یَجْرِیْ جَرٰی(ض) جَرْیًا وَجِرْیَانًا، بمعنی چلنا، اسی سے مجری اسم ظرف بھی ہے بمعنی بہنے کی جگہ۔ قَالَ تَعَالٰی وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَلشَّيْطٰنَ اسم اِنَّ، یَجْرِیْ فعل مضارع، هُوَ

ضمیر مستتر فاعل، مِنْ جار، اَلْاِنْسَانِ مجرور، دونوں مل کر متعلق فعل، مَجْرِیْ صیغہ ظرف مضاف، اَلدَّمِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۹۸۔ اس امت کا عظیم فتنہ مال ہے

اِنَّ لِکُلِّ اُمَّۃٍ فِتْنَۃً وَفِتْنَۃُ اُمَّتِیْ الْمَالُ .

++++++++++

اِنَّ لِکُلِّ اُمَّۃٍ	فِتْنَۃً	وَفِتْنَۃُ اُمَّتِیْ	اَلْمَالُ
بے شک ہر امت کی	ایک آزمائش ہے	اور میری امت کی آزمائش	مال ہے

[ترمذی]

تشریح: کسی امت کی آزمائش اس کو حکومت دے کر کی جاتی ہے اور کسی سے چھین کر اور ہماری آزمائش مال سے ہے کہ ہم اسے صرف اپنے لیے ہی خرچ کرتے ہیں یا اللہ کی مرضی کے مطابق خرچ کرتے ہیں۔

لغات: فِتْنَۃٌ: آزمائش، امتحان۔ قَالَ تَعَالٰی اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ ۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ل جار، کُلِّ مضاف، اُمَّۃٍ مضاف الیہ، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کَائِنَۃٌ مقدر کے، کَائِنَۃٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھِیَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، فِتْنَۃً اسم، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہا، واو عاطفہ، فِتْنَۃُ مضاف، اُمَّۃِ مضاف الیہ، مضاف یٖ ضمیر مضاف الیہ، مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف فِتْنَۃُ کا، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، اَلْمَالُ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف ہوا۔ معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۹۹۔جلد قبول ہونے والی دعاء

اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ .

++++++++++

اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ	اِجَابَةً	دَعْوَةُ غَائِبٍ
بے شک سب سے تیز دعا	قبولیت کے لحاظ سے	غائب کی دعا ہے جو

لِغَائِبٍ
غائب کے لیے ہو [ترمذی]

تشریح: اللہ تعالیٰ دعا تو ضرور قبول کرتے ہیں مگر وہ دعا جلدی قبول ہوتی ہے جو کسی دوسرے کے لیے کی گئی ہو۔(اس کی عدم موجودگی میں) کیونکہ اس میں اخلاص اور ہمدردی ہے اور دوسروں کی خیر خواہی سے اللہ راضی ہوتے ہیں۔

لغات: اِجَابَةً: جواب دینا، کہا جاتا ہے، اَجَابَ الدُّعَاءَ دعاء قبول کی، جَابَ(ن) جَوْبًا۔ قَالَ تعَالٰی اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَسْرَعَ مضاف، اَلدُّعَاءِ مضاف الیہ، دونوں مل کر ممیّز، اِجَابَةً تمیز، ممیّز تمیز مل کر اسم، دَعْوَةُ مضاف، غَائِبٍ موصوف، ل جار، غَائِب مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کَائِنٍ محذوف کے، کَائِنْ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر مضاف الیہ، دَعْوَةُ کا، مضاف، مضاف الیہ مل کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۱۰۰۔گناہوں کے سبب رزق کی تنگی

اِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ .

++++++++++

اِنَّ الرَّجُلَ	لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ	بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ

بے شک آدمی محروم کر دیا جاتا ہے روزی سے اس گناہ کی وجہ سے جس تک وہ پہنچتا ہے

[ابن ماجه]

تشریح: کثرتِ گناہ کرنے سے ترکِ گناہ کی توفیق نہیں ملتی جس کی وجہ سے اسے حلال روزی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے استغفار کرنا روزی بڑھانے کا ذریعہ ہے۔ [ریاض الصالحین]

لغات: اَلرِّزْقَ: بمعنی روزی، اس کی جمع اَرْزَاقٌ آتی ہے۔ قَالَ تَعَالٰی وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَلرَّجُلَ اِنَّ کا اسم، ل تاکید، یُحْرَمُ فعل مضارع مجہول، ھُوَ ضمیر مستتر نائب فاعل، اَلرِّزْقَ مفعول بہ، بَا جار، اَلذَّنْبِ ذوالحال، یُصِیْبُ فعل مضارع معروف، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، ہٗ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، حال ذوالحال مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے یُحْرَمُ کے، یُحْرَمُ اپنے نائب فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............ ❁❁❁ ....))

۱۰۱۔ لکھا ہوا رزق ہر حال میں ملے گا

اِنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا.

++++++++++

اِنَّ نَفْسًا	لَّنْ تَمُوْتَ	حَتّٰی تَسْتَكْمِلَ
بے شک کوئی جاندار	ہر گز نہیں مرے گا	حتیٰ کے پورا کرلے

رِزْقَهَا

اپنی روزی کو

[رواه فی شرح السنة]

تشریح: یعنی جس کی قسمت میں جتنا رزق لکھا ہے جب تک اسے وہ مل نہیں جاتا

وہ مر نہیں سکتا۔اس لیے روزی کی طلب میں آخرت کو نہ بھولنا چاہیے۔

لغات:تَمُوْتَ: مردار،مَاتَ،يَمُوْتُ،مَوْتًا۔بمعنی مرنا۔قَالَ تَعَالٰی كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ۔تَسْتَكْمِلَ:پورا کرنا،كَمَلَ(ن.ك.س) كَمَالًا وَكُمُوْلًا ،پورا ہونا اور کامل ہونا۔

ترکیب:اِنَّ حرف مشبہ بالفعل،نَفْسًا اِنَّ کا اسم،لَنْ تَمُوْتَ فعل مضارع منفی مؤکد بلن،هِيَ ضمیر مستتر فاعل،حَتّٰی جار،تَسْتَكْمِلَ فعل مضارع معروف،هِيَ ضمیر مستتر فاعل،رِزْقَ مضاف،هَا مضاف الیہ،دونوں مل کر مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بواسطہ اَنْ مجرور ہوا جار کا،جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل لَنْ تَمُوْتَ کے،فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر،اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۱۰۲۔صدقے کے دو عظیم فائدے

اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِیءُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مَيْتَةَ السُّوْءِ.

++++++++++

اِنَّ الصَّدَقَةَ	لَتُطْفِیءُ	غَضَبَ الرَّبِّ
بے شک صدقہ	البتہ ٹھنڈا کرتا ہے	پروردگار کے غصے کو

وَتَدْفَعُ مَيْتَةَ السُّوْءِ

اور دور کرتا ہے بُری موت کو [ترمذی]

تشریح:اس حدیث میں صدقہ کے دو فائدے بتائے،جب انسان اللہ کی مرضی کے خلاف کوئی کام کرتا ہے تو اللہ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں اور جب کوئی انسان توبہ کے ساتھ صدقہ بھی کرتا ہے تو اللہ کا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔اور اللہ اسے اچھی موت عطا فرماتے ہیں اور یہ بہت بڑا انعام ہے کہ مرتے وقت ایمانی حالت اچھی ہو جائے۔

لغات: لَتُطْفِيءُ اِطْفَاءَ النَّارِ آگ بجھانا، طفا(س) طَفُوءُ النَّارِ، آگ کا بجھنا۔
تَدْفَعُ (واحد مذکر حاضر) دُور کرنا

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَلصَّدَقَةَ اِنَّ کا اسم، ل تاکید، تُطْفِيءُ فعل مضارع ھِیَ ضمیر مستتر فاعل، غَضَبَ مضاف، اَلرَّبِّ مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، وَاؤ عاطفہ تَرْفَعُ فعل، ھِیَ ضمیر مستتر فاعل، مَيْتَةَ مضاف، اَلسُّوْءِ مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ مل کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۱۰۳۔ معیارِ فضیلت

اِنَّکَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰى .

++++++++++

اِنَّکَ لَسْتَ	بِخَيْرٍ مِنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ	
بے شک نہیں ہے تو	بہتر سرخ ہونے کی وجہ سے اور سیاہ ہونے کی وجہ سے	
اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ	بِتَقْوٰى	
مگر یہ کہ بڑھ جائے تو	پرہیزگاری میں	[رواہ احمد]

تشریح: اللہ تعالیٰ کے ہاں حسب و نسب کی وجہ سے کسی بھی انسان کو کسی پر کوئی برتری حاصل نہیں۔ سب سے بڑی فضیلت کا معیار تقویٰ کو حاصل ہے، اسی کی وجہ سے اللہ کے ہاں بلند مقام ملتا ہے۔ یہ تقوی ہی سارے دین کی اساس ہے۔

اس حدیث پاک میں

احمر اور اسود سے مراد یہ ہے کہ انسان کسی بھی رنگ و نسل سے تعلق رکھتا ہو، وہ اعمال ہی سے اللہ کا محبوب بنتا ہے۔

لغات:اَحْمَرَ: جس کا رنگ سرخ ہو،جمع اَحَامِرُ آتی ہے،مؤنث حَمْرَاءُ آتی ہے۔
اَسْوَدَ:(س) کالا ہونا ،مونث سَوْدَاءُ آتی ہے۔تَفْضُلَهٗ:فضل(س.ن) فَضْلًا،باقی رہنا،بہتر ہونا۔قَالَ تَعَالٰی تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ.بِتَقْوٰی:اللہ کا خوف اور اس کے فرمان کے مطابق عمل، پرہیز گاری۔فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل،ك ضمیر منصوب اسم،لَسْتَ فعل،اذا فعال ناقصہ ضمیر بارز اس کا اسم،ب جار،خَیْرٍ صیغہ اسم تفضیل،مِنْ جار،اَحْمَرَ معطوف الیہ،وَاؤ عاطفہ، لا زائدہ برائے تاکید،اَسْوَدَ معطوف،معطوف الیہ معطوف مل کر مجرور،جار مجرور مل کر متعلق خَیْرٍ اسم تفصیل کے،اسم تفضیل اپنے متعلق سے مل کر مجرور،جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کَائِنًا محذوف کے،کَائِنًا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر،لَسْتَ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مستثنیٰ منہ،اِلَّا حرف استثناء،ان تفضیل فعل مضارع معروف،اَنْتَ ضمیر مستتر اس کا فاعل،ہٗ ضمیر مفعول بہ بَا جار،تَقْوٰی مجرور،جار مجرور مل کر متعلق فعل کے،فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر خبر ہوئی اِنَّ کی،اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۱۰۴۔اللہ دل کی کیفیت اور عمل دیکھتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ.

++++++++++

اِنَّ اللّٰهَ	لَا يَنْظُرُ	اِلٰى صُوَرِكُمْ اِلٰى صُوَرِكُمْ
بے شک اللہ	نہیں دیکھتا	تمہاری شکلوں کو
وَاَمْوَالِكُمْ	وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ	وَاَعْمَالِكُمْ

اور نہ تمہارے مالوں کو بلکہ وہ دیکھتا ہے تمہارے دلوں کو اور تمہارے کاموں کو

[مسلم]

تشریح: مقام ومرتبہ اور بخشش کے لیے اللہ ہماری شکل وصورت اور مال نہیں دیکھتے بلکہ وہ ہمارے دلوں کے خلوص اور نیک وصالح اعمال کو محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

لغات: صُوَرِ: جمع صُوْرَةٌ بمعنی شکلیں۔قُلُوْبِكُمْ: الٹ پلٹ کرنا، یہاں مراد دل ہے اس کی مفرد قلب آتی ہے۔قَالَ تَعَالٰی فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، لفظ اَللّٰهَ اِنَّ کا اسم، لَا یَنْظُرُ فعل مضارع منفی، اِلٰی جار، صُوَرِ مضاف، کُمْ مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف علیہ، وَاؤ عاطفہ، اَمْوَالِ مضاف، کُمْ مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، وَاؤ زائدہ، لٰكِنْ استدراکیہ، یَنْظُرُ فعل مضارع، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، اِلٰی جار، قُلُوْبِ مضاف، کُمْ مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف علیہ، وَاؤ عاطفہ، اَعْمَالِ مضاف، کُمْ مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف معطوف علیہ مل کر مجرور ہوئے جار کے، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ استدراکیہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۱۰۵۔خندہ پیشانی سے ملنا بھی نیکی ہے۔

اِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰی اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ.

++++++++++

اِنَّ	مِنَ الْمَعْرُوْفِ	اَنْ تَلْقٰی
بے شک	نیکی سے ہے	یہ کہ ملے تو
اَخَاكَ	بِوَجْهٍ طَلْقٍ	

اپنے بھائی سے کھلے چہرے کے ساتھ [احمد و ترمذی]

تشریح: اپنے بھائی سے خوش اخلاقی سے ملنا بھی ایک نیکی ہے۔ اس لیے خندہ پیشانی اور دل کی صفائی کے ساتھ ملنا چاہیے۔

لغات: طَلْقٍ وَطَلِقٍ طلق، بتثلیث الطاء، بمعنی کشادہ، خوش خرم، طَلُقَ (ک) ہنس مکھ ہونا۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، مِنْ جار، اَلْمَعْرُوْفِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق كَائِنٌ کے، کَائِنٌ صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، اَنْ ناصبہ مصدریہ، تَلْقٰی فعل مضارع، انت ضمیر فاعل، اخا مضاف، ك مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ دونوں مل کر مفعول بہ، با جار، وجه موصوف، طلق صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر اسم، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............ ❁❁❁ ....))

۱۰۶۔ اللہ کا پسندیدہ انسان

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ

++++++++++

اِنَّ	اَوْلَی
بے شک	سب سے پسندیدہ
النَّاسِ	بِاللّٰهِ
لوگوں میں	اللہ کو وہ ہے
مَنْ	بَدَأَ
جو	پہل کرے
بِالسَّلَامِ	

سلام کرنے میں (ترمذی)

تشریح: ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کو سلام کرنا یہ اللہ کا پسندیدہ عمل ہے۔ پہلے سلام کرنے سے تکبر ختم ہوتا ہے۔اور عاجزی کی دولت ملتی ہے۔

لغات:اَوْلٰی:زیادہ حق دار،زیادہ قریب۔قَالَ تَعَالٰی اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔

ترکیب:اِنَّ حرف مشبہ بالفعل،اَوْلٰی صیغہ اسم تفضیل مضاف،النّاس مضاف الیہ،بَا جار،لفظ اللّٰہ مجرور،جار مجرور مل کر متعلق ہوئے اسم تفضیل کے،اسم تفضیل اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر انّ کا اسم،مَنْ موصولہ بَدَأَ فعل ماضی،ھو ضمیر مستتر فاعل، با جار،اسلام مجرور،جار مجرور مل کر متعلق فعل،فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ،موصول صلہ مل کر خبر ہوئی۔اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۱۰۷۔سود سے مال کم ہوتا ہے

اِنَّ الرِّبٰوا وَاِنْ کَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَهٗ تُصِیْرُ اِلٰی قَلٍّ .

++++++++++

اِنَّ	الرِّبٰوا	وَاِنْ
بے شک	سُود	اگرچہ
کَثُرَ	فَاِنَّ	عَاقِبَتَهٗ
زیادہ ہو	پس بے شک	اس کا انجام
تُصِیْرُ	اِلٰی قَلٍّ	
ہوگا	کمی کی طرف	[رواہ ابن ماجہ]

تشریح: بے شک سُود کا گناہ اس کے ظاہری اور فانی فائدے سے زیادہ ہے، اللہ صدقات کی وجہ سے مال کو بڑھاتا ہے اور سود کی وجہ سے مال کم کر دیتا ہے۔سود

دیکھنے میں زیادہ معلوم ہوتا ہے لیکن انجام کے لحاظ سے وہ مال کم ہو جاتا ہے۔اس کی کئی شکلیں ہوتی ہیں۔

① مصائب کا آنا ② مال سے برکت کا اٹھنا

③ چند اشخاص کے پاس مال کا جمع ہونا اور پورے معاشرے کا پریشان ہونا۔

لغات:اَلرِّبٰو:زیادتی ،سود،رِبَا یَرْبُو،رباء،وربوا،مال زیادہ ہونا۔قَالَ تَعَالٰی لَا تَاْکُلُوا الرِّبٰو. قَلّ: (ض) قلا،قلا،قلة،کم ہونا۔عَاقِبَةٌ:ہر چیز کا آخر،جمع عَوَاقِبُ، عَقَبَ(ن۔ض)ایڑی مارنا،پیچھے آنا۔

ترکیب:اِنَّ حرف مشبہ بالفعل،اَلرِّبٰوا اِنَّ کا اسم،قَلِیْلٌ محذوف اس کی خبر،اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا،وَاؤ مبالغہ،اِنْ وصلیہ شرطیہ،کَثُرَ فعل،هُوَ ضمیر مستتر فاعل،فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔اس کی جزا فَهُوَ قَلِیْلٌ محذوف ہے،شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا،فَا، تعلیلیہ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل،عاقبت مضاف،هٗ مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ مل کر اِنَّ کا اسم،تُصِیْرُ فعل مضارع،هِیَ ضمیر مستتر فاعل،اِلٰی جار،قُلٍّ مجرور،جار مجرور مل کر متعلق فعل،فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۱۰۸۔غصہ ایمان کو خراب کر دیتا ہے

اِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسْلَ .

++++++++++

اِنَّ	الْغَضَبَ	لَيُفْسِدُ
بے شک	غصہ	البتہ خراب کرتا ہے
الْاِيْمَانَ	كَمَا	يُفْسِدُ

ایمان کو	جیسا کہ	خراب کرتا ہے
الصَّبِرُ	الْعَسْلَ	
ایلوا	شہد کو	[بیہقی]

تشریح: غصہ شیطان کی طرف سے ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غصے پر قابو پانا درگذر ہے اور اس سے ہمارے ایمان کو تقویت ملتی ہے۔ جب انسان کو غصہ آتا ہے تو وہ گالی دیتا ہے۔ حد سے بڑھ جاتا ہے۔ رشتہ داری کی پرواہ نہیں کرتا ہے جس سے اس کا ایمان اسی طرح خراب ہو جاتا ہے جیسے ایلوا شہد کو کڑوا کر دیتا ہے۔

لغات: اَلصَّبِرُ: بمعنی ایلوا جمع صبور آتی ہے۔ اَلْعَسْلَ: بمعنی شہد جمع اَعْسَالٌ، عسل عُسُوْل، عَسْلَان آتی ہے، عَسَلَ (ن.ض) عَسْلًا. قَالَ تَعَالٰی وَاَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَلْغَضَبَ اِنَّ کا اسم، ل تاکید، یُفْسِدُ فعل، ھو ضمیر فاعل، اَلْاِیْمَانَ مفعول بہ، ك جار، ما مصدریہ، یُفْسِدُ فعل مضارع، اَلصَّبِرُ اس کا فاعل، اَلْعَسْلَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے یُفْسِدُ کے، یُفْسِدُ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر اِنَّ کی، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۱۰۹۔ سچ جنت کی طرف لے جاتا ہے

اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَهْدِیْ اِلَی الْجَنَّةِ.

++++++++++

اِنَّ	الصِّدْقَ	بِرٌّ
بے شک	سچ بولنا	نیکی ہے
وَاِنَّ	الْبِرَّ	یَهْدِیْ

اور بے شک	نیکی	لے جاتی ہے

اِلَی الْجَنَّةِ
جنت کی طرف [مسلم]

تشریح: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ ''جب آدمی سچا ہوتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے تو اس کے دل میں ایمان کی روشنی پیدا ہوتی ہے، جب اسے ایمان نصیب ہوتا ہے تو اللہ اسے جنت میں داخل فرماتے ہیں۔''

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَلصِّدْقَ اِنَّ کا اسم، بِرٌّ خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہا، وَاؤ عاطفہ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَلْبِرَّ اِنَّ کا اسم، یَهْدِی فعل مضارع معروف، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، اِلٰی حرف جار، اَلْجَنَّةِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف ہوا۔ معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۱۱۰۔ جھوٹ جہنم کا راستہ دکھاتا ہے

وَاِنَّ الْكِذْبَ فُجُوْرٌ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِیْ اِلَی النَّارِ.

++++++++++

وَاِنَّ	الْكِذْبَ	فُجُوْرٌ
اور بے شک	جھوٹ بولنا	گناہ ہے
وَاِنَّ	الْفُجُوْرَ	يَهْدِیْ
اور بے شک	گناہ	لے جاتا ہے

اِلَی النَّارِ
جہنم کی طرف [مسلم]

تشریح: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ جب آدمی جھوٹ

بولتا ہے تو گناہ کرتا ہے جس سے اس کے ایمان میں کمی آتی ہے اور جہنم اس کا مقدر ہوتی ہے۔ اسی طرح اس حدیث میں بھی جھوٹ بولنے کو گناہ قرار دیا گیا ہے۔

لغات: فُجُوْرٌ: بمعنی جھوٹ بولنا، فَجَرَ (ن) فَجْرًا جھوٹ بولنا۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَلْکِذْبَ اِنَّ کا اسم، فُجُوْرٌ خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہا، وَاؤ عاطفہ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَلْفُجُوْرَ اِنَّ کا اسم، یَھْدِیْ فعل مضارع معروف، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، اِلٰی حرف جار، اَلنَّارِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جملہ معطوفہ ہوا۔ (الخ)

((............✿✿✿............))

۱۱۱۔ سات بڑے گناہ

اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّھَاتِ وَ وَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَھَاتِ وَکَرِہَ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ وَکَثْرَۃَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ .

++++++++++

اِنَّ	اللّٰہَ	حَرَّمَ
بے شک	اللہ نے	حرام کیا ہے
عَلَیْکُمْ	عُقُوْقَ الْاُمَّھَاتِ	وَ وَأْدَ الْبَنَاتِ
تم پر	ماؤں کی نافرمانی کرنا	اور لڑکیوں کو زندہ قبر میں ڈالنا
وَمَنْعَ	وَھَاتِ	وَکَرِہَ
اور روک کے رکھنا	اور مانگنا	اور ناپسند کیا ہے
لَکُمْ	قِیْلَ وَقَالَ	وَکَثْرَۃَ السُّؤَالِ
تمہارے لیے	ٹال مٹول کرنا	اور زیادہ سوال کرنا
وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ		

اور مال کو ضائع کرنا [بخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیثِ مبارکہ میں چند کبیرہ گناہ گنوائے گئے ہیں۔

① ماں کی نافرمانی کرنا گناہ ہے ماں کے ہم پر بہت سے احسانات ہیں کیونکہ ماں نرم دل ہوتی ہے اور اولاد نافرمان ہو تو غم بھی زیادہ کرتی ہے۔ قرآن کریم میں والدہ کے احسانات خاص طور پر مذکور ہیں۔

② اسلام سے پہلے عرب والے بیٹیوں کو زندہ قبر میں ڈالتے تھے اس کے وجود کو وہ اپنی توہین کا ذریعہ سمجھتے تھے کہ داماد ہمارے گھر آئے اور ہماری بیٹی اس کے گھر جائے، لیکن ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کی حیثیت سے اسلام نے عورت کو معاشرے میں بلند مقام عطا کیا ہے۔

③ یہ گناہ ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے اپنے آپ کو روک کے رکھے بلکہ جتنا خرچ کر سکتا ہو اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کریں۔

④ اور مانگنے سے بھی منع کیا ہے۔ معروف حدیث ہے کہ: ''اوپر والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے۔'' یعنی ہماری اتنی آمدنی ضرور ہونی چاہیے کہ کسی سے مانگنا نہ پڑے، نہ ہو سکے تو صبر کا دامن نہ چھوڑیں۔

⑤ اللہ نے ٹال مٹول کرنے والے کو ناپسند فرمایا ہے یعنی اگر ہم کوئی کام کرنے کا عدہ کریں یا مقروض ہوں اور قرض کا وقت آ جائے، جلد ہی بروقت ادا کر دیں اس بں ٹال مٹول نہیں کرنا چاہیے۔

⑥ زیادہ سوالات کرنے سے بھی روکا گیا ہے کیونکہ جب کوئی کسی کو لاجواب کرنے کے لیے سوال کرتا ہے تو وہ اللہ کے احکامات سے دور ہو جاتا ہے۔

⑦ مال کو فضول خرچی کے ذریعہ ضائع نہیں کرنا چاہیے دنیا کی عیش وعشرت کے لیے مال ضائع کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ یہ اللہ کی نعمت ہے اسے ضائع ہونے سے بچا لر دنیا اور آخرت کے فوائد حاصل کرنے چاہئیں۔

لغات: عُقُوْقَ بعق(ن) عُقُوْقًا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ اَلْاُمَّھَاتِ: جمع الام ہے بمعنی مائیں۔ قَالَ تَعَالٰی حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّھَاتُکُمْ. وَأْدَ واد(ض) وَاْدًا، زندہ درگور کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی وَاِذَ الْمَوْءُ دَۃُ سُئِلَتْ. مَنْعَ (س) مَنْعًا محروم کرنا، روکنا۔ وَھَاتِ: اسم فعل بمعنی اِعْطِ بمعنی لاؤ۔ قَالَ تَعَالٰی قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ۔ اِضَاعَۃَ: ضائع کرنا، ضَاعَ (ض) ضَیْعًا بمعنی تلف ہونا۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، لفظ اَللّٰہَ اسم، حَرَّمَ فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، عَلٰی جار، کُمْ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، عُقُوْقُ مضاف، الامھات مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، وَاؤ عاطفہ، وَاد مضاف، البنات مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف اول، وَاؤ عاطفہ، مَنْعَ مصدر مضاف، اس کا مضاف الیہ محذوف ما علیکم اعطاء ہ، ما موصولہ، علی جار، کُمْ مجرور، دونوں مل کر متعلق ہوئے واجبٌ محذوف کے، واجب صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل (ھُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، اعطاء مصدر مضاف، ہٗ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا مؤخر، خبر مقدم مبتدا مؤخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مضاف الیہ ہوا منع کا، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی، واو عاطفہ، ھَاتِ مضاف الیہ، قول محذوف کا، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثالث، معطوف الیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر مفعول بہ ہوا حَرَّمَ کا، حرّم فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، کرہٗ فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، لکُمْ جار مجرور، متعلق فعل قیل، بتاویل لفظ مضاف الیہ ہوا، قول محذوف کا، دونوں مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ قال بترکیب سابق معطوف اول واوَ عاطفہ کَثْرَۃَ السُّؤَالِ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی، واوَ عاطفہ اِضَاعَۃَ الْمَالِ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر مفعول بہ ہوا کرہٗ فعل کا، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ

معطوف مل کر اِنَّ کی خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۱۱۲۔ اللہ کے ہاں ایک پسندیدہ عمل

اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ

++++++++++

اِنَّ	اَحَبَّ الْاَعْمَالِ	اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی
بے شک	اعمال میں سب سے زیادہ پسندیدہ	اللہ کو
اَلْحُبُّ	فِی اللّٰہِ	وَالْبُغْضُ
محبت کرنا	اللہ کے لیے	اور دشمنی رکھنا
فِی اللّٰہِ		
اللہ کے لیے		

[احمد و ابو داؤد:

تشریح: اللہ کو تمام اعمال میں زیادہ پسند یہ ہے کہ اگر کسی سے کوئی محبت کرے تو اللہ کے لیے اور دشمنی رکھے تو وہ بھی اللہ کے لیے کافروں سے دشمنی صرف اللہ کے لئے ہے۔

لغات: اَلْاَعْمَالِ: عمل کی جمع ہے۔ بمعنی کام۔ قَالَ تَعَالٰی لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَحَبَّ اسم تفضیل مضاف، الاعمال مضاف الیہ، الٰی جار، لفظ اللّٰہ ذوالحال، تعالٰی فعل ماضی مثبت بتقدیر قَدْ هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اَحَبَّ کے، اَحَبَّ صیغہ اسم تفضیل اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر ان کا اسم، اَلْحُبُّ مصدر ذوالحال، فِی جار، لفظ اللّٰہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کَائِنًا محذوف کے، کَائِنًا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق

سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر معطوف علیہ، وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ بترکیب سابق معطوف، معطوف الیہ معطوف مل کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۱۱۳۔ عالم، طالب علم اور ذکرِ الٰہی

اَلَا اِنَّ الدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ مَلْعُوْنٌ مَافِیْھَا اِلَّا ذِکْرَ اللّٰہِ وَمَا وَالَاہُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ ۔

++++++++++

اَلَا	اِنَّ	الدُّنْیَا
آ گاہ رہو	بے شک	دنیا
مَلْعُوْنَۃٌ	مَلْعُوْنٌ	مَافِیْھَا
رحمت سے دور ہے	رحمت سے دور ہے	جو اس میں ہے
اِلَّا	ذِکْرَ اللّٰہِ	وَمَا
مگر	اللہ کی یاد	اور جو
وَالَاہُ	وَعَالِمٌ	اَوْ
اس سے قریب ہو	اور علم والا	یا
مُتَعَلِّمٌ		
علم حاصل کرنے والا		

[ترمذی]

تشریح: جب کوئی شخص دنیا ہی میں مصروف رہے تو وہ اللہ کی رحمت سے دور رہتا ہے اور جو اللہ کو یاد رکھے ان پر اللہ کی خاص رحمت ہوتی ہے۔ عالم اور طالب علم ان اشخاص میں سے ہیں کہ تعلیمی مصروفیات کی وجہ سے ان پر رحمت خداوندی کا نزول ہوتا رہتا ہے۔

لغات: مَلْعُوْنَةٌ: اسم مفعول، لعن (ف) لعنا، لعنت کرنا، رسوا کرنا، گالی دینا، خیر سے دور کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی مَلْعُوْنِیْنَ۔ وَالَاہُ، والی، ولاء و مولاۃ، بمعنی آپس میں دوستی کرنا، مدد کرنا۔

ترکیب: اَلَا حرف تنبیہ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَلدُّنْیَا اِنَّ کا اسم، مَلْعُوْنَةٌ صیغہ اسم مفعول ھِیَ ضمیر مستتر نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر اول، ملعون صیغہ اسم مفعول، ما موصولہ، فی جار، ھا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثبت فعل محذوف کے، ثبت فعل، ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر نائب فاعل ہوا مَلْعُوْنٌ کا، مَلْعُوْنٌ صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مستثنیٰ منہ، اِلَّا حرف استثناء، ذکر مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، وَاؤ عاطفہ، ما موصولہ وَالٰی فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر معطوف اول، واؤ عاطفہ عَالِمٌ معطوف ثانی، اؤ عاطفہ، متعلم معطوف ثالث، معطوف الیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر مستثنیٰ مفرع، مستثنیٰ منہ مستثنیٰ مل کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۱۱۴۔ سات قسم کے صدقاتِ جاریہ

اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ اَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَّالِهٖ فِيْ صِحَّتِهٖ وَحَيٰوتِهٖ تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ .

++++++++++

اِنَّ	مِمَّا	يَلْحَقُ
بے شک	جو	ملے گا
الْمُؤْمِنَ	مِنْ عَمَلِهٖ	وَحَسَنَاتِهٖ
مومن کو	اس کے کاموں سے	اور اس کی نیکیوں میں سے
بَعْدَ مَوْتِهٖ	عِلْمًا	عَلَّمَهٗ
اس کے مرنے کے بعد	وہ علم (دین) ہے	جو اس نے سیکھا
وَنَشَرَهٗ	وَوَلَدًا صَالِحًا	تَرَكَهٗ
اور اس نے آگے پھیلایا	اور نیک اولاد ہے	جس کو اس نے چھوڑا
اَوْ	مُصْحَفًا	وَرَّثَهٗ
یا	قرآن ہے	جو وارثوں کے لیے چھوڑا
اَوْ	مَسْجِدًا	بَنَاهُ
یا	مسجد ہے	جو اس نے بنائی
اَوْ بَيْتًا	لِابْنِ السَّبِيْلِ	بَنَاهُ
یا گھر ہے	جو اس نے مسافروں کے لیے بنایا	
اَوْ نَهْرًا	اَجْرَاهُ	اَوْ
یا کوئی نہر ہے	جو جاری کی	یا
صَدَقَةً	اَخْرَجَهَا	مِنْ مَّالِهٖ
صدقہ ہے	جو اس نے نکالا	اپنے مال میں سے
فِیْ صِحَّتِهٖ	وَحَيٰوتِهٖ	تَلْحَقُهٗ
اپنی تندرستی	اور زندگی کی حالت میں	ملے گا اسے
مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ		
اس کے مرنے کے بعد		[ابن ماجه]

تشریح: اس حدیث پاک میں ایسی سات چیزوں کی نشاندہی فرمائی ہے۔ جو

مرنے کے بعد درجات کی بلندی کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اس حدیث کا ہر ہر لفظ دعوت دے رہا ہے یہ مذکورہ صدقاتِ جاریہ کے کام ہمیں زیادہ سے زیادہ کرنے چاہیے۔ تا کہ مرنے کے بعد محرومی نہ رہے۔ اور ہمیں کسی کے ثواب کے پہنچانے کا انتظار کرنا پڑے۔

لغات: يَلْحَقُ لحق(س) لحقا ولحاقا، ملنا، لاحق ہونا، حَسَنَاتِهٖ: واحد حسنة ضد سيئة، نَشَرَهٗ: نشر (ض.ن) نشرًا، کھولنا، پھیلانا، مُصْحَفًا: بمعنی قرآن مجید، جمع مصاحف ہے، وَرَّثَهٗ، توریثا، وارث بنانا، ورث(ح) ورثا، وارث ہونا۔ بَنَاهُ، بناء وبنیانا، تعمیر کرنا، مکان بنانا۔ قَالَ تَعَالٰى وَالسَّمَاءَ وَمَا بَنٰهَا. نَهْرًا: بمعنی ندی، نہر جمع انہار، انہر، نہر، نہور آتی ہے۔ قَالَ تَعَالٰى تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، مِنْ جار، مَا موصولہ، يَلْحَقُ فعل مضارع، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، اَلْمُؤْمِنَ مفعول بہ، مِنْ جار، عمل مضاف، هٗ مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، حسنات مضاف، هٗ مضاف الیہ، دونوں مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور جار مجرور مل کر متعلق ہوئے يَلْحَقُ کے، بعد مضاف، موت مضاف الیہ مضاف، هٗ مضاف الیہ، مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا بَعْدَ کا، بَعْدَ اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ، فعل يَلْحَقُ اپنے فاعل (ھو) مفعول بہ (المؤمن) متعلق (من عملہ وحسانتہ) اور مفعول فیہ (بعد موتہ) سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول (ما) صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا كَائِنٌ محذوف کے، كَائِنٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، علمًا موصوف، علم فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، هٗ ضمیر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہا، واؤ عاطفہ نَشَرَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، هٗ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ، دونوں جملے مل کر صفت ہوئی علمًا موصوف کی، موصوف صفت مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ ولدًا موصوف، صالحًا صفت اول، تَرَكَ فعل ھو ضمیر مستتر راجع بسوئے مومن اس کا فاعل، هٗ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ

سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر صفت ثانی ،موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر معطوف اول ،اَوْ عاطفہ، مصحفًا موصوف،وَرَّثَ فعل ،هو ضمیر مستتر فاعل ،هٗ مفعول بہ ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر صفت ،موصوف صفت مل کر معطوف ثانی ،او عاطفہ، مسجدا موصوف ،بنا فعل ،هو ضمیر مستتر فاعل ،ہ مفعول بہ ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر صفت ،موصوف صفت مل کر معطوف ثالث ،او عاطفہ، بیتا موصوف ،ل جار ،ابن مضاف ،السبیل مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ،جار مجرور مل کر متعلق مقدم بنا فعل ،هو ضمیر فاعل ہ مفعول بہ ،فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر صفت ،موصوف صفت مل کر معطوف رابع ،او عاطفہ ،نَهْرًا موصوف ،اَجْرَا فعل ،هو ضمیر مستتر فاعل ،ہ مفعول بہ ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر صفت ،موصوف صفت مل کر معطوف خامس ،او عاطفہ، صدقته موصوف ،اخرج فعل ،هو ضمیر مستتر فاعل ،ها مفعول بہ، مِنْ جار ،مال مضاف ،ہ مضاف الیہ ،دونوں مل کر مجرور ،جار مجرور مل کر متعلق اول فعل ،فی جار ،صحت مضاف ،ہ مضاف الیہ دونوں مل کر معطوف علیہ ،واو عاطفہ، حیوۃ مضاف ،ہ مضاف الیہ ،دونوں مل کر معطوف ،معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور ،جار مجرور مل کر اخرج کا متعلق ثانی ،فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر صفت ،موصوف صفت مل کر معطوف سادس ،معطوف علیہ اپنے تمام معطوفوں سے مل کر اِنَّ کا اسم موخر ،اِنَّ اپنی خبر مقدم اور اسم موخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔ تلحق فعل مضارع معروف، ھی ضمیر مستتر راجع بسوئے اعمال مذکورہ فاعل ،ہ ضمیر مفعول بہ ،من جار، بعد مضاف، مَوْتَ مضاف الیہ مضاف ،ہ مضاف الیہ ،مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا بعد کا ،بعد اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ،جار مجرور مل کر متعلق فعل ،فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ مستانفہ ہوا۔

۱۱۵۔اللہ جس سے چاہیں اپنے دین کا کام لے لیں

إِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ ۔

++++++++++

إِنَّ	اللّٰهَ	لَيُؤَيِّدُ
بے شک	اللہ	ضرور قوت دے گا
هٰذَا الدِّيْنَ	بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ	
اس دین کو	گنہگار آدمی کے ذریعے سے	[بخاری]

تشریح: اپنے دین اور شعائر اسلام کی حفاظت اللہ جس سے مرضی کروا سکتے ہیں۔ (وہ جو چاہیں تو پرندوں کے ذریعے اپنے گھر کی حفاظت کروائیں) اسی طرح بعض اوقات بے دین لوگوں سے بھی اللہ اپنے دین کی سربلندی کے لیے کام کرواتے ہیں۔ اس لیے مبلغین اور معلمین کو ڈرتے رہنا چاہیے کہ

❶ میرا شمار بے دین لوگوں میں تو نہیں۔

❷ اللہ کے دین کی حفاظت میری تعلیم و تبلیغ کی محتاج نہیں ہے۔

لغات: لَيُؤَيِّدُ: ایدہ، تائیدا، قوی کرنا، ثابت کرنا۔

ترکیب: إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، لفظ اللّٰه إِنَّ کا اسم، ل تاکید یؤیّدُ فعل مضارع معروف، ھو ضمیر مستتر فاعل، ھذا اسم اشارہ، الدّیْن مشارٌ الیہ، اسم اشارہ مشارٌ الیہ مل کر مفعول بہ، با جار، الرّجل موصوف، الْفَاجِرَ صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، إِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............۞۞۞............))

۱۱۶۔مساجد پر فخر قیامت کی نشانی ہے

اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یَّتَبَاهَى النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ .

++++++++++

اِنَّ	مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ	اَنْ
بے شک	قیامت کے دن کی نشانیوں میں سے ہے	یہ کہ
یَتَبَاهَى	النَّاسُ	فِی الْمَسَاجِدِ
فخر کریں گے	لوگ	مسجدوں کے بارے میں

[ابو داؤد]

تشریح: اس حدیث پاک میں مساجد پر فخر کو قیامت کی نشانی بتایا گیا ہے۔ یعنی لوگ اپنی نماز و دیگر عبادات کی درستگی کی طرف نظر نہیں کریں گے۔ بلکہ مساجد کی زیب و زینت کی طرف توجہ ہوگی اور دوسری مسجدوں کو گھٹیا سمجھیں گے۔ مسجد نبویؐ حضرت عمرؓ کے دور تک بالکل سادہ رہی اور سادگی ہی مسجدوں میں مقصود ہے۔

لغات: اَشْرَاطِ: جمع شرط کی، علامت، ہر چیز کا اول، اَلسَّاعَةِ: کئی معنی میں استعمال ہوتا ہے، مثلاً وقت، گھڑی، گھنٹہ مراد یہاں قیامت ہے۔ قَالَ تَعَالٰی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ۔ جمع ساعات آتی ہے۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، مِنْ جار، اَشْرَاطِ مضاف، السَّاعَةِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کَائِنٌ محذوف کے، کَائِنٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، ان ناصبہ مصدریہ، یَتَبَاهٰی فعل مضارع معروف، اَلنَّاسُ فاعل، فی جار، المَسَاجِدُ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر ہو کر اِنَّ کا اسم موخر، اِنَّ اپنی خبر مقدم اور اسم موخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............***............))

اِنَّمَا . (صرف)

یہاں سے وہ احادیث طیبہ شروع ہیں جن کے شروع میں اِنَّ کے بعد ما (کافہ) ہے اس کے معنی ہیں، صرف یا سوائے اس کے نہیں۔
اس صورت میں اِنَّ مبتدا اور خبر میں کوئی عمل نہ کر سکے گا۔ اس وقت اِنَّمَا جملہ پر بھی داخل ہوسکتا ہے۔ جیسے اِنَّمَا يَعْرِفُ ذَا الْفَضْلِ مِنَ النَّاسِ ذَوُوْهُ۔
یعنی فضیلت والے ہی پہچانتے ہیں جیسا کہ فارسی میں کہتے ہیں۔
قدر زر زرگر بداند قدر گوہر گوہری
فائدہ: اِنَّمَا. اِنَّ کے آخر میں ما کافہ لاحق ہے۔ کَافّہ، کَفٌّ سے مشتق ہے اور کَفٌّ کا معنی روکنا ہے اور جس وقت یہ ما اِنَّ کے آخر میں ہوتا ہے، اس کو عمل سے روک دیتا ہے۔ (دوسرے الفاظ سے یوں بھی تعبیر کیا جاتا ہے کہ اس وقت یہ مُلْغٰی عَنِ الْعَمَلِ ہوتا ہے)

۱۱۷۔ جہالت کا علاج

اِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ .

++++++++++

اِنَّمَا	شِفَاءُ الْعِيِّ	السُّؤَالُ	
سوائے اس کے نہیں کہ	نادان کی تسلی	پوچھنا ہے	[رواہ ابو داؤد]

تشریح: جو دین کی بات آدمی کو سمجھ نہ آئے یا کسی مسئلہ کی تحقیق مقصود ہو تو اسے اپنی تسلی کے لیے اہل علم سے پوچھ لینا چاہیے گویا نادانی بیماری ہے اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے سوال کر لینا اس کی دواء ہے۔

لغات: شِفَاءُ: صحت یابی، شَفَا (ض) شِفَاء صحت دینا۔ قَالَ تَعَالٰی فِيْهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ.
اَلْعِيُّ: گفتگو میں عاجز تھکنے والا، اس کی جمع اَعْيَاء آتی ہے، عَيِيَ (س) عَيًا۔

ترکیب: اِنَّمَا اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ما کافہ عن العمل شفاء مضاف، العی مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، السؤال خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۱۱۸۔ اعمال کا انجام بخیر ہونا چاہیے!

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ .

++++++++++

اِنَّمَا	الْاَعْمَالُ	بِالْخَوَاتِيْمِ	
بے شک	اعمال کا دارومدار	انجاموں کے ساتھ ہے	[بخاری و مسلم]

تشریح: اس ارشادِ مبارک کے دو مفہوم ہیں۔

❶ ہم دنیا میں جیسے کام کریں گے ہمیں آخرت میں اس کا ویسا ہی صلہ ملے گا۔ اس لیے خاتمہ زندگی تک نیک اعمال کرنے چاہئیں۔

❷ کوئی فرض عمل یعنی نماز، روزہ، حج، وغیرہ شروع کردیا جائے تو آخر تک اس کی حدود و قیود کا خیال کر کے اس عمل کو پورا کرنا چاہیے۔ درمیان میں چھوڑ دینے سے تھوڑے عمل کا ثواب بھی نہ ملے گا۔ کیونکہ اعمال خاتمہ تک ٹھیک ہونے چاہییں۔ آخری لمحات تک نیک کام کی خواہش رکھنی چاہیے۔

لغات: خَوَاتِيْم: جمع، خاتمہ کی بمعنی انجام، نتیجہ، خَتَمَ (ض) خَتْمًا، ختم کرنا، مہر لگانا۔ قَالَ تَعَالٰی خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، مَا کافہ عَنِ العمل، الاعمال مبتدا، با جارہ، الْخَوَاتِيْمِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق معبرۃ محذوف کے، معبرۃ صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل (ہی ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۱۱۹۔ قبر جنت کا باغ یا جہنم کا گڑھا

اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ.

++++++++++

اِنَّمَا الْقَبْرُ	رَوْضَةٌ	مِنْ رِيَاضِ
قبر صرف	ایک باغیچہ ہے	باغوں میں سے
الْجَنَّةِ	اَوْ حُفْرَةٌ	مِّنْ حُفَرِ
جنت کے	یا ایک گڑھا ہے	گڑھوں میں سے
النَّارِ		
جہنم کے		

[ترمذی]

تشریح: اگر انسان دنیا میں نیک کام کرے گا تو اسے مرنے کے بعد قبر میں آرام رہے گا یعنی اس کے لیے قبر کشادہ ہو جائے گی اور وہاں اتنی راحت ملے گی، گویا وہ

جنت کا باغ ہے۔ جو انسان دنیا میں بُرے کام اور گناہ کرے گا تو مرنے کے بعد اس پر قبر تنگ ہو جائے گی اور وہاں اتنی تکلیفیں آئیں گی کہ، گویا قبر جہنم کا گڑھا ہے۔

لغات: اَلْقَبْرُ: جمع قُبُوْرٌ آتی ہے، جس جگہ آدمی کو دفن کیا جائے، قَبَرَ (ن. ض) قَبْرًا. قَالَ تَعَالٰی حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ. رَوْضَةٌ: بمعنی باغ جمع رَوْضٌ، رِیَاضٌ، رَوْضَاتٌ آتی ہے۔ حُفْرَةٌ: بمعنی گڑھا جمع حُفَرٌ۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ما کافه عن العمل، القبر مبتدا، روضته موصوف، مِنْ جار، ریاض مضاف، الجَنَّة مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کائنة محذوف کے، کائنَةٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھی ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف علیہ، او حرف عاطفہ، حفرةٌ موصوف، مِنْ جار، حفر مضاف، النّار مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائنةٌ کے، کائنةٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھی ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

الجُملةُ الفعلية
جملہ فعلیہ

ملاحظہ: یہاں سے وہ احادیثِ طیبہ شروع ہیں جن کے شروع میں فعل ہے۔ ترکیب مکمل ہوکر یہ احادیث جملہ فعلیہ ہوں گی۔
اسی سلسلہ میں آگے فعل مجہول سے شروع ہونے والی احادیث بھی آئیں گی۔ان جملوں میں فاعل مرفوع اور مفعول منصوب ہوگا۔
فائدہ: فعل کی دوقسمیں ہیں۔ا۔فعل معروف اور فعل مجہول،فعل معروف کے بعد جواسم مرفوع ہوتا ہےاس کوفاعل کہتے ہیں جیسے: کَتَبَ سَعِیْدٌ
اور فعل مجہول کے بعد جواسم مرفوع ہوتا ہوتو اس کومفعول مالم یُسَمّٰی فاعلہ یا نائب فاعل کہتے ہیں جیسے:ضُرِبَ سَعِیْدٌ۔

۱۱۹۔ فقر وفاقہ کفر تک لے جا سکتا ہے

كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا .

++++++++++

كَادَ	الْفَقْرُ	اَنْ
قریب ہے	تنگدستی	یہ کہ
يَّكُوْنَ	كُفْرًا	
ہو جائے	کفر	[بیهقی]

تشریح: اس ارشاد گرامی سے سبق ملتا ہے کہ ہمیں رزق حلال کی کوشش کرنی چاہیے اور اللہ سے یہ دعا بھی مانگنی چاہیے کہ اے اللہ! ''ہمیں تنگدستی یعنی مفلسی سے محفوظ رکھنا'' کیونکہ مفلسی کی وجہ سے ایمانی کمزوری کے بسبب انسان کفر اور بہت سے برے کام کرتا ہے۔اسی لیے مال کا ہونا بھی ایمان کے لیے تقویت کا ذریعہ ہے۔بشرطیکہ دل میں اس کی محبت نہ آئے۔

لغات: كَادَ: یہ افعال مقاربہ میں سے ہے یہ مثل کان فعل ناقص کے عمل کرتے ہیں مگر اس کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے۔قَالَ تَعَالٰى وَمَا كَادُوْ يَفْعَلُوْنَ. اَلْفَقْرُ: محتاجی، مفلسی، فَقُرَ (ك) فَقَارَةً، محتاج ہونا، اس کی جمع فُقَرَاءُ آتی ہے۔قَالَ تَعَالٰى اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ۔

ترکیب: كَادَ فعل از افعال مقاربہ، اَلْفَقْرُ كَادَ کا اسم، اَنْ ناصبہ مصدریہ، یکون فعل ناقص، ھو ضمیر مستتر اس کا اسم، کفرًا خبر، يَكُوْنَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر خبر كَادَ کی، كَادَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۱۲۰۔ ہرانسان کا آخری اعمال کے مطابق معاملہ ہوگا

يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَامَاتَ عَلَيْهِ .

++++++++++

يُبْعَثُ	كُلُّ	عَبْدٍ
(قیامت کے دن) اٹھایا جائے گا	ہر	آدمی (اسی دین)
عَلٰى	مَامَاتَ	عَلَيْهِ
پر	کہ وہ مرا ہے	جس پر

[مسلم]

تشریح: اگر آدمی مسلمان ہے اور اس کا ایمان مضبوط ہے تو اسے ایمان کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور اگر وہ کافر ہے اور اسے کفر کی حالت میں موت آئی ہے تو حالتِ کفر پر اٹھایا جائے گا۔ اس لیے ہر وقت اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔ جب موت کا وقت آئے تو ہم ایمان پر ہوں اور آخرت ٹھیک ہو جائے۔

لغات: يُبْعَثُ، بَعَثَ (ف) بَعْثًا، دوبارہ زندہ کرنا، اسی سے قیامت کو يَوْمُ الْبَعْثِ کہتے ہیں۔ قَالَ تَعَالٰى يَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا۔

ترکیب: يُبْعَثُ فعل مضارع مجہول، كُلُّ مضاف، عَبْدٍ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل، عَلٰى جار، ما موصولہ، مات فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، عَلٰى جار، ہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے مَاتَ کے، مَاتَ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر متعلق ہوئے يُبْعَثُ کے يُبْعَثُ اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

اَلْجُمْلَةُ الْفِعْلِیَّةِ
جملہ فعلیہ

ملاحظہ: احادیث کے مطالعہ سے آپ محسوس کریں گے کہ ان جملوں کے شروع میں فعل مجہول ہے اس لیے یہ جملہ فعلیہ ہیں۔ان میں فعل کے ساتھ نائب فاعل ظاہر ہوگا یا ضمیر جو نائب فاعل کا کام دے گی۔

۱۲۱۔ سنی سنائی بات نہ کی جائے

كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ .

++++++++++

كَفٰى	بِالْمَرْءِ	كَذِبًا
کافی ہے	آدمی کے	جھوٹا ہونے کے لیے
اَنْ	يُّحَدِّثَ	بِكُلِّ
یہ کہ	بات کرے	ہر وہ
مَا	سَمِعَ	
جو	سنے	[مسلم]

تشریح: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ بلا سوچے سمجھے (بغیر تحقیق) ہر بات کو دوسروں کے سامنے بیان کردے، یہ بری بات ہے۔ دوسروں سے بات کرنے میں احتیاط لازم ہے کسی نے بے تحقیق بات کی اور جھوٹی ثابت ہوئی تو بات کرنے والے کو اچھا نہیں سمجھا جائے گا۔

لغات: بِالْمَرْءِ: بمعنی آدمی ضد اِمْرَاَةٌ آتی ہے بمعنی عورت۔
صیغے: كَفٰى : (واحد مذکر، ماضی) يُحَدِّثُ (واحد مذکر، مضارع)

ترکیب: كَفٰى فعل ماضی معروف، با زائدہ جار، اَلْمَرْءِ ممیز، كَذِبًا تمیز، ممیز تمیز مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، اَنْ ناصبہ مصدریہ، يُحَدِّثُ فعل مضارع معروف، ھو ضمیر مستتر فاعل، با جار، كُلُّ مضاف، ما موصولہ، سمع فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا، كُلُّ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل يُحَدِّثُ کے، يُحَدِّثُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر فاعل ہوا، كَفٰى اپنے فاعل اور

متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۱۲۲۔حقوق العباد کی اہمیت

يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ .

++++++++++

يُغْفَرُ	لِلشَّهِيْدِ	كُلُّ شَيْءٍ
بخش دیے جائیں گے	شہید کے	سب کچھ (گناہ)
اِلَّا	الدَّيْنَ	
مگر	قرض	[مسلم]

تشریح: جب آدمی شہید ہوتا ہے تو اللہ اس کے تمام گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔سوائے قرض کے (کیونکہ قرض حقوق العباد میں سے ہے) اور یہ اس وقت تک معاف نہیں ہوسکتا جب تک اسے ادانہ کیا جائے یا قرض خواہ اسے معاف نہ کردے یا مرنے والے کے رشتے دار قرض خواہ کا قرض ادانہ کردیں۔

لغات: اَلدَّيْنَ: بمعنی قرض جمع دُيُوْنٌ، اَدْيُنٌ آتی ہے، دَانَ(ض) دَيْنًا قرض دینا، قرض دینے والے کو دَائِنٌ اور جس کو دیا جائے اس کو مَدْيُوْنٌ کہتے ہیں۔قَالَ تَعَالٰى يُوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ۔

ترکیب: يُغْفَرُ فعل مضارع مجہول، ل جار، اَلشَّهِيْدِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، كُلُّ مضاف، شَيْءٍ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مستثنیٰ منہ اِلَّا حرف استثناء، اَلدَّيْنَ مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۲۳۔ مال کا غلام، اللہ کی رحمت سے دُور

لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ .

++++++++++

لُعِنَ	عَبْدُ الدِّيْنَارِ
رحمت سے دور ہے	دینار کا بندہ
وَلُعِنَ	عَبْدُ الدِّرْهَمِ
اور رحمت سے دور ہے	درہم کا بندہ [ترمذی]

تشریح: مال کی غلامی کا یہ مطلب ہے کہ اسے حاصل کرنے اور خرچ کرنے میں احکامِ الٰہی کی پرواہ نہ کی جائے، اسی لیے صاحب مال جو اللہ کی راہ میں مال خرچ نہیں کرتے وہ اللہ کی رحمت سے دور ہیں حالانکہ اللہ ہی مال کی کشادگی اور تنگی کے مختار ہیں۔ عبد کے معنی ہی غلام کے ہیں مال کمانے میں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا مانے گا اور اس کی پیروی کرے گا وہ اللہ کا بندہ اور غلام ہے اور جو اپنے مال ودولت کے پیچھے اللہ کے حکم توڑے گا وہ اس مال کا غلام بن جائے گا۔ اس طرح مال ودولت اسے لعنت کا مستحق بنا دے گا۔

لغات: لُعِنَ بلعن (ف) لَعْنًا، لعنت کرنا، خیر سے دور کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا. اَلدِّيْنَارِ: سونے کا سکہ، جمع دنانیر آتی ہے۔ اَلدِّرْهَمِ: چاندی کا سکہ جمع دراہم آتی ہے۔

ترکیب: لُعِنَ فعل ماضی مجہول، عَبْدُ مضاف، الدِّيْنَار مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہا، واؤ عاطفہ، لُعِنَ فعل ماضی مجہول، عَبْدُ مضاف، اَلدِّرْهَمِ مضاف الیہ، دونوں مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر

معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۱۲۴۔ جنت اور دوزخ کے پردے کیا ہیں

حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ .

++++++++++

حُجِبَتِ	النَّارُ	بِالشَّهَوَاتِ
چھپائی گئی ہے	جہنم	خواہشات کے ساتھ
وَحُجِبَتِ	الْجَنَّةُ	بِالْمَكَارِهِ
اور چھپائی گئی ہے	جنت	مشقتوں کے ساتھ

[رواہ البخاری ومسلم]

تشریح: احکام الٰہی کے خلاف دل کی بات ماننے میں جہنم پوشیدہ ہے یعنی انسان کا دل جو کہے وہی کام کرے تو اس سے جہنم کے پردے اٹھ جائیں گے اور اگر ہم صرف دل کی ہی بات نہ مانیں بلکہ اللہ کے حکم کو مانیں اور اللہ کے حکم کو پورا کرنے میں جو مشقت برداشت کریں گے تو ان مشقتوں کے پردے میں جنت چھپی ہوئی ہے۔

لغات: حُجِبَتْ حجبه(ن) حُجْبًا، وَحِجَابًا، چھپانا، حائل ہونا، اسی سے حَاجِبٌ ہے بمعنی دربان، اس کی جمع حَوَاجِبُ اور حَوَاجِيْبُ آتی ہے، اَلشَّهَوَاتِ شَهْوَةٌ کی جمع ہے، بمعنی خواہش شَهَا(ن.س) شَهْوَةً خواہش کرنا، رغبتِ شدید کرنا۔ قَالَ تعالٰی وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْ اَنْفُسُكُمْ. اَلْمَكَارِهِ: یہ جمع ہے اَلْمُكْرَه کی، مُكْرَهْ ناپسندیدہ، كَرِهَ (س) كُرْهًا، كَرَاهَةً ناپسند کرنا۔ قَالَ تعَالٰی طَوْعًا اَوْ كَرْهًا۔

ترکیب: حُجِبَتْ فعل ماضی مجہول، اَلنَّارُ نائب فاعل، با جار، اَلشَّهَوَاتِ مجرور، دونوں مل کر متعلق فعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ

خبر یہ معطوف علیہا، واؤ عاطفہ، حُجِبَتْ فعل مجہول، اَلْجَنَّۃَ نائب فاعل، با جار، اَلْمَکَارِہِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل مجہول، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر معطوف۔ (الخ)

((............❀❀❀............))

۱۲۵۔ دو چیزیں دن بدن جوان ہوتی ہیں

یَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشُبُّ مِنْهُ اِثْنَانِ اَلْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمْرِ

++++++++++

یَهْرَمُ	ابْنُ آدَمَ	وَيَشُبُّ
بوڑھا ہوتا ہے	آدم کا بیٹا	اور جوان ہوتی ہیں
مِنْهُ	اِثْنَانِ	اَلْحِرْصُ
اس کی	دو چیزیں	حرص
عَلَى الْمَالِ	وَالْحِرْصُ	عَلَى الْعُمْرِ
مال پر	اور حرص	عمر پر

[رواه البخاری ومسلم]

تشریح: جیسے آدمی کی عمر بڑھتی ہے اس کی حرص اور آرزو بھی بڑھتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "ابن آدم کو اگر دولت سے بھرا ہوا جنگل بھی مل جائے تو یہ چاہے گا اور ہو۔" اسی طرح انسان چاہتا ہے لمبی عمر ہو تا کہ اپنی نفسانی خواہشات پوری کر لے یہ خلا صرف قبر کی مٹی سے ہی پر ہو گا۔ حرص ناشکری اور بے صبری کا نتیجہ ہے اس سے توبہ کرنی چاہیے۔ بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والے ہیں۔

لغات: یَهْرَمُ هَرِمَ (س) هَرْمًا، ھرما، کمزور ہونا، بہت بوڑھا ہونا۔ یَشُبُّ شَبَّ (ض) شَبَابًا، جوان ہونا، شَابٌ جوان اس کی جمع شُبَّان آتی ہے۔

ترکیب: یَهْرَمُ فعل مضارع معروف، ابن مضاف، آدم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہا، واؤ عاطفہ، یَشُبُّ فعل مضارع معروف، مِنْ جار، ہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، اثنان مبدل منہ، اَلْحِرْصُ مصدر ذوالحال، عَلٰی جار، الْمَالِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائنًا محذوف، کائنًا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اَلْحِرْصُ عَلَی الْعمر بترکیب سابق معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل، فعل اپنے متعلق اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ (الخ)

((............❀❀❀............))

۱۲۶۔ فقہاء طلب کے بغیر علم نہ سکھائیں!

نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِیْهُ فِی الدِّیْنِ اِنْ اُحْتِیْجَ اِلَیْهِ نَفَعَ وَ اِنِ اسْتُغْنِیَ عَنْهُ اَغْنٰی نَفْسَهٗ .

++++++++++

نِعْمَ	الرَّجُلُ	الْفَقِیْهُ
بہت اچھا ہے	وہ آدمی	جو سمجھ رکھنے والا ہو
فِی الدِّیْنِ	اِنْ	اُحْتِیْجَ
دین میں	اگر کوئی	(سائل) ضرورت لے جائے
اِلَیْهِ	نَفَعَ	وَ
اس کی طرف	تو وہ فائدہ دے	اور
اِنِ اسْتُغْنِیَ	عَنْهُ	اَغْنٰی
اگر لاپروائی کی جائے	اس کی طرف	تو بے پرواہ رکھے
نَفْسَهٗ		

اپنے آپ کو [رواہ رذین]

تشریح: اس حدیث میں مسئلہ پوچھنے کے دو آداب بتائے گئے ہیں۔

۱۔ اگر کوئی شخص اہلِ علم سے کسی مسئلے کا حل دریافت کرے تو اسے واضح طور پر بیان کرنا چاہیے۔

۲۔ اگر کوئی مسئلے کا حل نہ چاہے تو اہل علم کو بھی خاموش رہنا چاہیے۔ بلا طلب کسی کو کچھ نہ بتائے۔ (البتہ طلب پیدا کرنے کے لیے تبلیغ کرسکتا ہے کیونکہ تعلیم اور تبلیغ کے آداب مختلف ہیں۔)

لغات: اَلْفَقِیْهُ: بہت سمجھ دار اس کی جمع فُقَهَاءُ اتی ہے۔ اُحْتِیْجَ محتاج ہونا، حَاجَ (ن) حَوْجًا، محتاج ہونا۔ اِسْتَغْنٰی: بے نیاز ہونا، اکتفاء کرنا، غَنِیَ (س) غِنًی۔ اَغْنٰی: اَغْنَاءً (مالدار کردینا)

صرفی تحقیق

اُحْتِیْجَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب	باب افتعال	ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل
اِسْتَغْنٰی: ماضی معروف واحد مذکر غائب	باب استفعال	ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل
اَغْنٰی: ماضی معروف واحد مذکر غائب	باب افعال	ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل
اَلْمُحْتَکِرُ: اسم فاعل واحد مذکر	باب افتعال	ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل
اَرْخَصَ: فعل ماضی واحد مذکر	باب افعال	ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل
اَلْاَسْعَارَ: اسم مصدر واحد مذکر	باب فتح یفتح	ثلاثی مجرد
اَغْلَاهَا: ماضی معروف واحد مذکر غائب	باب افعال	ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل

ترکیب: نِعْمَ فعل مدح، الرَّجُلُ فاعل، اَلْفَقِیْهُ صفت مشبہ، هو ضمیر مستتر فاعل، فی جار، الدِّیْنِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے صفت مشبہ کے، صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مخصوص بالمدح، فعل مدح اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح

سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اِنْ حرف شرط، احتیج فعل ماضی مجہول، ھو ضمیر مستتر فاعل الی جار ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل مجہول اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، نفع فعل ماضی ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ معطوف علیہاو او عاطفہ ان شرطیہ، استغنی فعل ماضی مجہول ھو ضمیر غائب فاعل عن جار، ہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل مجہول اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اغنی فعل ماضی معروف ھو ضمیر مستتر فاعل، نفس مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ معطوفہ، جملہ معطوفہ علیہا اور جملہ معطوفہ مل کر بیان ہوا۔

((............✿✿✿............))

۱۲۷۔صرف نیک عمل قبر میں ساتھ جائے گا

يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهٗ وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ.

++++++++++

يَتْبَعُ	الْمَيِّتَ	ثَلٰثَةٌ
پیچھے جاتی ہیں	مرنے والے کے	تین (چیزیں)
فَيَرْجِعُ	اِثْنَانِ	وَيَبْقٰى
پس لوٹ آتی ہیں	دو (چیزیں)	اور رہتا ہے
مَعَهٗ	وَاحِدٌ	يَتْبَعُهٗ
اس کے ساتھ	ایک	پیچھے جاتے ہیں
اَهْلُهٗ	وَمَالُهٗ	وَعَمَلُهٗ

اس کے گھر والے	اور اس کا مال	اور اس کے کام
فَيَرْجِعُ	اَهْلُهٗ	وَمَالُهٗ
پس لوٹ آتے ہیں	اس کے گھر والے	اور اس کا مال
وَيَبْقٰى	عَمَلُهٗ	
اور باقی رہتے ہیں	اس کے کام	[بخاری ومسلم]

تشریح: مرنے والے کے رشتے دار اور مال یہیں رہ جاتے ہیں صرف اس کے اچھے اور برے اعمال ساتھ جاتے ہیں یا جو مال ہم نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہے۔ وہ اجر کی شکل میں آگے جائے گا۔

لغات: يَتْبَعُ (س) تَبْعًا، ساتھ چلنا دوسرے معنی پیچھے چلنا، صفت تَبْعٌ جمع اتباع ہے۔ قَالَ تَعَالٰی صَدَقَةٌ يَّتْبَعُهَا اَذًى۔

ترکیب: يَتْبَعُ فعل مضارع، اَلْمَيِّتُ مفعول بہ، ثَلٰثَةٌ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہا، ف عاطفہ، يَرْجِعُ فعل، اِثْنَانِ فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ معطوف، واؤ عاطفہ، يَبْقٰى فعل مضارع، مَعَ مضاف، ہ مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول فیہ، وَاحِدٌ فاعل، فعل فاعل اور مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوئے، جملہ معطوف علیہا اپنے دونوں معطوف جملوں سے مل کر مبیّن، يَتْبَعُ فعل مضارع، ہ ضمیر مفعول بہ، اَهْلُهٗ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ مَالُهٗ مضاف، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف اول، واو عاطفہ، عملہ مضاف، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر فاعل يَتْبَعُ کا، يَتْبَعُ اپنے مفعول اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہا، ف عاطفہ يَرْجِعُ فعل مضارع اَهْلُهٗ مضاف، مضاف علیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مَالُهٗ مضاف، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف الیہ معطوف مل کر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ، واؤ عاطفہ يَبْقٰى فعل مضارع، عَمَلُهٗ مضاف،

مضاف الیہ ۂ ضمیر، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ، جملہ معطوف علیہا اپنے دونوں معطوف جملوں سے مل کر پہلے جملے کا بیان ہوا۔ مبین بیان مل کر جملہ بیانیہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۱۲۸۔ سب سے بڑی خیانت

كَبُرَتْ خِيَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيْثًا هُوَ لَكَ مُصَدِّقٌ وَاَنْتَ بِهٖ كَاذِبٌ .

++++++++++

كَبُرَتْ	خِيَانَةً	اَنْ
بہت بڑی ہے	خیانت کے لحاظ سے	یہ بات کہ
تُحَدِّثَ	اَخَاكَ	حَدِيْثًا
بات کرے تو	اپنے بھائی سے	ایسی بات کہ
هُوَ	لَكَ	مُصَدِّقٌ
وہ	تجھے	سچا جاننے والا ہو
وَاَنْتَ	بِهٖ	كَاذِبٌ
اور تو	اس سے	جھوٹ بولنے والا ہو

[رواہ ابوداؤد]

تشریح: خیانت کی بہت سی قسمیں ہیں مگر سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ کوئی اپنے مسلمان بھائی سے جھوٹی بات کرتا ہے حالانکہ وہ مسلمان اسے سچا سمجھتا ہے اور اس کی باتوں کو بے خطر قبول کر لیتا ہے۔

لغات: كَبُرَتْ: كَبُرَ (ك) كِبَرًا وَ كُبْرًا، مرتبہ میں بڑا ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ. خِيَانَةً: خَانَ (ن) خَوْنًا وَّخِيَانَةً، امانت میں خیانت کرنا۔

ترکیب: کَبُرَتْ فعل ماضی معروف، ضمیر ھی مستتر مبھم ممیّز، خِیَانَةً تمیز، ممیّز اور تمیز مل کر مفسر، اَنْ ناصبہ مصدریہ، تُحَدِّثَ فعل مضارع معروف، انت ضمیر مستتر فاعل، اَخَا مضاف، ك مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر ذوالحال، ھو مبتدا، لك جار مجرور مل کر متعلق مقدم ہوا مُصَدِّقٌ کا، مُصَدِّقٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہا، واؤ عاطفہ، اَنْتَ ضمیر منفصل مبتدا، بہ جار مجرور مل کر متعلق مقدم ہوا کَاذِبٌ کا، کَاذِبٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ، جملہ معطوفہ اور معطوف علیہا مل کر حال، ذوالحال (اخاك) اور حال مل کر مفعول اول ، حَدِیْثًا مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر تفسیر، مفسر اور تفسیر مل کر فاعل، کَبُرَتْ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۲۹۔ ذخیرہ اندوز بُرا ہے

بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ اِنْ اَرْخَصَ اللّٰهُ الْاَسْعَارَ حَزِنَ وَاِنْ اَغْلَاهَا فَرِحَ.

++++++++++

بِئْسَ	الْعَبْدُ	الْمُحْتَكِرُ
برا ہے	ایسا بندہ جو	ذخیرہ جمع کرنے والا ہو
اِنْ	اَرْخَصَ	اللّٰهُ
اگر	کم کردے	اللہ
الْاَسْعَارَ	حَزِنَ	وَاِنْ
بھاؤ کو	تو وہ غمگین ہو	اور اگر

اَغْلَاهَا	فَرِحَ	
بڑھادے	تو وہ خوش ہو	[بیھقی]

تشریح: جولوگ چند دن کے لیے مال جمع کرتے ہیں اس نیت سے کہ ہمیں اس سے نفع ہوگا یہ تجارت ہے جو جائز ہے لیکن ذخیرہ اندوزی کرلے اور اس مال کا بھاؤ بہت زیادہ ہونے کا انتظار کرے، پھر اگر بھاؤ کم ہو جائے اور نفع کم لگے وہ افسردہ ہو جائے اور اگر بھاؤ زیادہ ہو جائے تو وہ خوش ہو، یہ درست نہیں ہے۔

لغات: بِئْسَ: افعال ذم میں سے ہے۔قَالَ تَعَالٰی بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا. اَلْمُحْتَكِرُ باب افتعال سے ہے، مہنگا بیچنے کے لیے روکنے والا۔ ارخص: بھاؤ سستا، رَخُصَ (ک) رُخْصًا سست ہونا، اَلْاَسْعَارُ: جمع ہے سِعْرٌ کی بمعنی بھاؤ نرخ۔ اَغْلَاهَا. غَلَا غَلَاءً. السعر بھاؤ بڑھ جانا۔ (صفت غالٍ)

ملاحظہ: اس حدیث کی صرفی تحقیق حدیث نمبر ۱۲۶ میں ملاحظہ فرمائیں۔

ترکیب: بِئْسَ فعل ذم، اَلْعَبْدُ فاعل، اَلْمُحْتَكِرُ مخصوص بالذم، فعل اپنے فاعل اور مخصوص بالذم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، اِنْ حرف شرط، اَرْخَصَ فعل ماضی، لفظ اَللّٰہ فاعل، اَلْاَسْعَارَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، حَزِنَ فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ معطوف علیہا، وان اغلاھا فرح بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ معطوفہ ہوا، جملہ معطوفہ اور معطوف علیہا مل کر جملہ اولیٰ کا بیان ہوا۔

((............✿✿✿............))

نَوْعٌ اٰخَرُ مِّنَ الْجُمْلَةِ الْفِعْلِيَّةِ وَهُوَ مَافِي اَوَّلِهٖ لَاالنَّافِيَةُ.

جملہ فعلیہ کی ایک اور قسم جس کے شروع میں لائے نافیہ ہے۔

ملاحظہ: آئندہ باب میں مذکورہ احادیث کے ابتداء میں لائے نافیہ ہے جو مضارع معروف پر اور کبھی مجہول پر داخل ہے۔ معنی میں نفی کا فائدہ دے گا، لفظوں میں کوئی عمل نہ کرے گا۔

فائدہ: لا کی چھ قسمیں ہیں: ❶ لا نافیہ ❷ لا نہیہ ❸ لا عاطفہ ❹ لانفی جنس ❺ لامشبہ بلیس ❻ لا زائدہ

۱۳۰۔ چغل خور جنت میں نہ جائے گا

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ .

++++++++++

لَا	يَدْخُلُ	الْجَنَّةَ	قَتَّاتٌ
نہیں	داخل ہوگا	جنت میں	چغل خور

[بخاری ومسلم]

تشریح: وہ آدمی جنت میں نہیں جا سکتا جو کسی کی چغلیاں کرے یا ایک دوسرے کے درمیان بدگمانی ڈال کر انہیں لڑائے ۔اس لیے ہمیں ایسی بات سے بچنا چاہیے کیونکہ ایک تو اس سے فساد ہوتے ہیں اور دوسرے یہ کہ اللہ ناراض ہوتے ہیں جس کی وجہ سے جنت سے محرومی ہوسکتی ہے۔

لغات: قَتَّاتٌ: چغل خور، قَتَّ (ن) قَتًّا، جھوٹ بولنا۔

ترکیب: نَوْعٌ موصوف، آخر صیغہ اسم تفضیل ، مِنْ جار، اَلْجُمْلَةُ موصوف، الفعلية صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے آخَرُ اسم تفضیل کے، آخَرُ صیغہ اسم تفضیل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر خبر ہوئی ،مبتدا محذوف هٰذَا کی ،مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

ترکیب: واؤ مستانفہ هو مبتدا، ما موصولہ، في جار، اوّل مضاف، ضمیر ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق يَكُوْنُ فعل ناقص محذوف کے اس میں ھو ضمیر اس کا اسم، لاموصوف النافية صفت، موصوف صفت مل کر خبر فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر خبر مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

ترکیب: لَا يَدْخُلُ فعل مضارع منفی معروف، اَلْجَنَّةَ مفعول فیہ، قَتَّاتٌ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

۱۳۱۔ قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہ جائے گا

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ.

++++++++++

لَا	يَدْخُلُ	الْجَنَّةَ	قَاطِعٌ
نہیں	داخل ہوگا	جنت میں	رشتوں کو توڑنے والا

[بخاری ومسلم]

تشریح: ارشاد نبویؐ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا آدمی بھی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جو اپنے رشتے داروں سے قطع تعلق کرے۔ صلہ رحمی سے دینی و دنیاوی فوائد وابستہ ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے بڑے احکامات سے ہیں لہٰذا قطع تعلقی ہرگز اچھی عادت نہیں ہے۔

لغات: قَاطِعٌ قطع (ف) قطعا، جدا کرنا، کاٹنا۔ قَالَ تَعَالٰی فَاقْطَعُوْا اَيدِيَهُمَا۔

ترکیب: پہلے جملہ کی طرح ہے۔

((............✿✿✿............))

۱۳۲۔ مؤمن بار بار دھوکہ نہیں کھاتا

لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَيْنِ.

++++++++++

لَا	يُلْدَغُ	الْمُؤْمِنُ	مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ
نہیں	ڈسا جاتا	مومن	ایک سوراخ سے

مَرَّتَيْنِ
دومرتبہ

[بخاری ومسلم]

تشریح: جب مومن آدمی کو کسی دوسرے آدمی سے کوئی نقصان پہنچتا ہے تو صاحب ایمان اس سے محتاط ہو جاتا ہے اور وہ آدمی اسے دوبارہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ تو گویا مومن دھوکا نہیں دیتا اور نہ ہی دھوکے باز کے چکروں میں پھنستا ہے۔

لغات: یُلْدَغُ لَدَغَ (ف) لَدْغًا، ڈسنا۔ جُحْرٍ: سوراخ، بل جمع اَجْحَار، جُحْرَةٌ، جَحَرَ (ف) جُحْرًا بمعنی سوراخ میں داخل ہونا۔

ترکیب: لَا یُلْدَغُ فعل مضارع مجہول، اَلْمُؤْمِنُ نائب فاعل، مِنْ حرف جار، جُحْرٍ موصوف، وَاحِدٍ صفت، موصوف صفت مل کر ممیّز مَرَّتَیْنِ تمیز، ممیّز تمیز مل کر مجرور ہوا من جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کا، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۱۳۳۔ پڑوسی کو مطمئن رکھیے

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا یَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ .

++++++++++

لَا	یَدْخُلُ	الْجَنَّةَ
نہیں	داخل ہوگا	جنت میں
مَنْ	لَّا یَأْمَنُ	جَارُهٗ
وہ جو کہ	نا محفوظ ہو	اس کا پڑوسی
بَوَائِقَهٗ		
اس کی شرارتوں سے		

[رواہ مسلم]

تشریح: ایسا شخص جس سے اس کے پڑوسی اس بات سے ڈرتے ہوں کہ وہ کسی بھی وقت ان کو نقصان پہنچا سکتا ہے یعنی اسے ہر وقت اس شخص سے پریشانی لگتی ہو تو ایسا شخص جنت میں نہ جائے گا۔

لغات: جَارٌ: پڑوسی، پناہ دینے والا، جمع جِیْرَانٌ آتی ہے۔ بَوَائِقُهٗ مصیبت، شر فساد کا۔

ترکیب: لَا یَدْخُلُ فعل مضارع معروف، الْجَنَّةَ مفعول فیہ، مَنْ موصولہ لَا

یَأْمَنُ فعل مضارع معروف، جار مضاف، ہ مضاف الیہ، دونوں مل کر فاعل، بَوَائِقَ مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر فاعل ہوا لَا یَدْخُلُ کا، لَا یَدْخُلُ فعل اپنے مفعول فیہ اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۱۳۴۔ جنت میں جانا ہے تو حرام سے بچیے

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِّیَ بِالْحَرَامِ .

++++++++++

لَا	یَدْخُلُ	الْجَنَّةَ	جَسَدٌ
نہیں	داخل ہوگا	جنت میں	ایسا جسم
غُذِّیَ	بِالْحَرَامِ		
جو پرورش پایا گیا ہو	حرام (مال) سے		

[بیہقی]

تشریح: اس حدیث میں ہمارے لیے رزقِ حلال کی اہمیت پائی گئی ہے کہ ہمیں رزقِ حلال ہی کے لیے محنت کرنی چاہیے اور حرام روزی سے بچنا چاہیے کیونکہ حرام روزی جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔

لغات: غُذِّیَ: غَذٰی (ن) غُذُوًّا، خوراک دینا، جَسَدٌ: بدن انسانی، جمع اَجْسَادٌ۔

ترکیب: لَا یَدْخُلُ فعل مضارع، اَلْجَنَّةَ مفعول فیہ، جَسَدٌ موصوف، غُذِّیَ فعل مجہول، ھو ضمیر مستتر نائب فاعل، با جار، الحرام مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر فاعل، فعل اپنے مفعول فیہ اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۱۳۵۔ ہر خواہش سنتِ رسول ﷺ کے تابع ہو

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ .

++++++++++

لَا	يُؤْمِنُ	اَحَدُكُمْ
نہیں	مومن ہوسکتا	تم میں سے کوئی ایک بھی
حَتّٰى	يَكُوْنَ	هَوَاهُ
یہاں تک کہ	ہو جائے	اس کی خواہش
تَبَعًا	لِمَا	جِئْتُ بِهٖ
پیچھے اس کے	جو	میں لے کر آیا ہوں میں

[النووی فی اربعینه]

تشریح: اس حدیثِ پاک میں ایمان کے مکمل ہونے کی نشانی ہے کہ انسان کو آپ ﷺ کی سنت اتنی محبوب ہو جائے اس کی ہر خواہش سنتِ نبوی ﷺ کے تابع ہو اور جس چیز کا آپ ﷺ نے حکم دیا ہے، دل چاہے، نہ چاہے، اس پر عمل کرنے کو ضروری سمجھے، اگر خلافِ سنت اعمال کی خواہش ہی دل سے نکل جائے تو یہ سب سے بڑی سعادت ہے۔

لغات: هَوًا: یہ مصدر ہے بمعنی خواہش اور عشق، خیر کا ہو یا شر کا۔

ترکیب: لَا يُؤْمِنُ فعل مضارع، اَحَدُكُمْ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، حَتّٰى جار، يَكُوْنَ فعل مضارع ناقص منصوب بتقدیر اَنْ، هَوَاهُ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم۔ تَبَعًا صیغہ صفت، ل جار، ما موصولہ جِئْتُ فعل با فاعل، به جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا تَبَعًا کے، تَبَعًا صیغہ اسم صفت اپنے فاعل (هو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر (بوجہ ان مقدر) ہو کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے لَا

يُؤْمِنُ کے، لَا يُؤْمِنُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۱۳۶۔ کسی کو خوفزدہ نہ کیجیے!

لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُّرَوِّعَ مُسْلِمًا .

++++++++++

لَا	يَحِلُّ	لِمُسْلِمٍ	اَنْ
نہیں ہے	حلال	کسی مسلمان کے لیے	یہ کہ
يُّرَوِّعَ	مُسْلِمًا		
ڈرائے	کسی مسلمان کو		[ابو داؤد]

تشریح: محسنِ کائنات ﷺ کی اس حدیث پاک میں اپنے قول اور اپنے فعل یا ہتھیار وغیرہ سے کسی مسلمان کو خوف زدہ کرنے کی ممانعت ہے۔ ایک مسلمان کو جب صرف ڈرانا منع ہے تو حقیقت میں تکلیف پہنچانا کس طرح جائز ہو گا؟ بعض لوگ جھوٹ بول کر (اپریل فول کی طرح) لوگوں کو خوف زدہ کرتے ہیں یہ حرام ہے۔

لغات: يُرَوِّعَ: ڈرانا، گھبرا دینا، رَاعَ (ن) رَوْعًا۔

ترکیب: لَا يَحِلُّ فعل مضارع منفی، ل جار، مُسْلِمٍ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، ان ناصبہ مصدریہ، يُرَوِّعَ فعل مضارع معروف، ھو ضمیر مستتر فاعل، مُسْلِمًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر فاعل ہوا لَا يَحِلُّ کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۱۳۷۔ کتا اور تصویریں گھر میں نہ رکھیے!

لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِکَةُ بَیْتًا فِیْهِ کَلْبٌ وَلَا تَصَاوِیْرُ.

++++++++++

لَا	تَدْخُلُ	الْمَلٰئِکَةُ
نہیں	جاتے ہیں	(رحمت کے) فرشتے
بَیْتًا	فِیْهِ	کَلْبٌ
ایسے گھر میں	کہ جس میں	کتا ہو
وَلَا	تَصَاوِیْرُ	
اور نہ (اس گھر میں کہ جس میں)	تصویریں ہوں	[بخاری و مسلم]

تشریح: نبی مکرم ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق گھر میں ہمیں کتا اور تصویر رکھنے سے منع کیا گیا ہے، کتا، مال کی حفاظت کے لیے گھر سے باہر رکھنا جائز ہے اور تصاویر اشد ضروریات (شناختی کارڈ، پاسپورٹ) وغیرہ کے لئے جائز ہیں، بے ضرورت تصاویر بنانا اور بنوانا اور شوقیہ کتا رکھنا حرام ہیں۔

لغات: مَلٰئِکَةُ: جمع ہے مَلَكٌ بمعنی فرشتہ اس کی جمع اَمْلَاك، مَلَائِك بھی آتی ہے۔ کَلْبٌ: کتا جمع کِلَابٌ، اَکْلُبٌ آتی ہے۔ تَصَاوِیْرُ: جمع تصویر، بت، مجسمے صَوْرَةٌ تصویر بنانا، مُصَوِّرٌ تصویر بنانے والا۔

ترکیب: لَا تَدْخُلُ فعل مضارع معروف، الْمَلٰئِکَةُ فاعل، بَیْتًا موصوف، فی جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثبت فعل محذوف کے، کَلْبٌ معطوف علیہ، واو عاطفہ، لَا زائد برائے تاکید نفی، تَصَاوِیْرُ معطوف، معطوف الیہ معطوف مل کر فاعل ثَبَتَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۱۳۸۔ محبت رسول ﷺ کا معیار

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ .

++++++++++

لَا	يُؤْمِنُ	اَحَدُكُمْ
نہیں	(کامل) مومن ہوسکتا	تم میں سے کوئی ایک
حَتّٰى	اَكُوْنَ	اَحَبَّ
یہاں تک کہ	ہوجاؤں میں	زیادہ پسندیدہ
اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ	وَوَلَدِهٖ	وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ
اس کو اس کے باپ سے	اور اس کی اولاد سے	اور تمام لوگوں سے

[رواہ البخاری ومسلم]

تشریح: اس حدیث مکرمہ میں حضور اکرم ﷺ نے ایمان کامل کا معیار بتایا ہے کہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کا طریقہ دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوجائے تب ایمان مکمل ہوتا ہے اور محبوبیت کا معیار یہ ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت سنتِ رسول ﷺ نہ چھڑا سکے۔

لغات: لَا يُؤْمِنُ: یہاں پر مراد کامل ایمان ہے۔

ترکیب: لَا يُؤْمِنُ فعل مضارع معروف، اَحَدُكُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، حَتّٰى جار، اَكُوْنَ فعل مضارع ناقص منصوب بتقدیر اَنْ، اَنَا ضمیر مستتر اس کا اسم، اَحَبَّ صیغہ اسم تفضیل، ھو ضمیر مستتر فاعل، الیہ جار مجرور مل کر متعلق اَحَبَّ، مِنْ جار، وَالِدِهٖ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوفِ علیہ، واؤ عاطفہ، وَلَدِهٖ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوفِ اول، واؤ عاطفہ، اَلنَّاسِ مؤکد، اَجْمَعِيْنَ تاکید، مؤکد تاکید مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی ہوئے اَحَبَّ کے، اَحَبَّ صیغہ اسم تفضیل اپنے فاعل ھو ضمیر مستتر اور دونوں متعلقوں

سے مل کر خبر فعل ناقص اَكُوْنَ کی، اَكُوْنَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتقدیر اَنْ مصدر کی تاویل ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق لَا يُؤْمِنُ کے، لَا يُؤْمِنُ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۱۳۹۔ کسی مسلمان سے تعلقات نہ توڑیے

لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ .

++++++++++

لَا	يَحِلُّ	لِمُسْلِمٍ	اَنْ
نہیں ہے	حلال	کسی مسلمان کے لیے	یہ کہ
يَّهْجُرَ	اَخَاهُ	فَوْقَ ثَلٰثٍ	فَمَنْ
چھوڑے (بولنا)	اپنے (مسلمان) بھائی سے	تین دن سے اوپر	پس جو شخص
هَجَرَ	فَوْقَ ثَلٰثٍ	فَمَاتَ	دَخَلَ النَّارَ
چھوڑے (کسی مسلمان سے)	تین دن سے اوپر	پس جب وہ مرجائے	تو داخل ہوگا جہنم میں

[رواہ احمد وابوداؤد]

تشریح: اس حدیث پاک میں صرف اپنی خواہش نفس اور دنیاوی ضرورت سے ترک تعلقات سے منع کیا گیا ہے۔ کسی بھی مسلمان سے گفتگو چھوڑنا بغیر شرعی ضرورت کے جائز نہیں ہے۔ البتہ کہیں دین اسلام کی محبت کے معاملے میں کوئی ٹکرائے تو اہل علم سے دریافت کرنا چاہیے۔ بعض صورتوں میں تعلقات برقرار رکھنا درست نہیں ہوتا۔

لغات: يَهْجُرُ هَجَرَ (ن) هِجْرَانًا قطع تعلق کرنا، چھوڑنا۔ اَخٌ: بمعنی بھائی۔

ترکیب: لَا يَحِلُّ فعل مضارع معروف، ل جار، مُسْلِمٍ مجرور، جار مجرور مل کر

متعلق فعل اَنْ ناصبہ مصدریہ، یَهْجُرَ فعل مضارع هو ضمیر مستتر فاعل، اخاہُ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فَوْقَ مضاف، ثَلٰثٍ مضاف الیہ۔ دونوں مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر بتاویل مصدر فاعل ہوا لَا یَحِلُّ کا، لَا یَحِلُّ اپنے متعلق اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۱۴۰۔بغیر اجازت کسی کی چیز استعمال نہ کی جائے

اَلَا لَا یَحِلُّ مَالُ امْرِیءٍ اِلَّا بِطِیْبِ نَفْسٍ مِّنْهُ.

++++++++++

اَلَا	لَا	یَحِلُّ	مَالُ امْرِیءٍ
آگاہ رہو	نہیں ہے	حلال	کسی انسان کا مال
اِلَّا	بِطِیْبِ نَفْسٍ مِّنْهُ		
مگر	اس کے دل کی خوشی کے ساتھ		[بیهقی]

تشریح: یہ شرعی ضابطہ ہے کہ ہر انسان کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ہم کسی کی چیز بغیر پوچھے استعمال تو نہیں کر رہے؟ جب صرف استعمال بغیر اجازت نہیں کر سکتے تو کسی کا مال یا استعمال کی چیز بغیر اجازت لینا کب جائز ہوگا۔

لغات: اِمْرِیءٍ: بغیر تاء تانیث کے بمعنی مرد اور تاء تانیث کے ساتھ بمعنی عورت۔ طِیْبِ: طاب (ن) طیبا بمعنی خوش گوار ہونا۔ طیب اس مال کو بھی کہتے ہیں جو بہترین ہو۔

ترکیب: اَلَا حرف تنبیہ، لَا یَحِلُّ فعل مضارع، مَالُ مضاف، اَمْرِیءٍ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، اِلَّا حرف استثناء لغو، ب جار، طِیْبِ مصدر مضاف، نَفْسٍ مضاف الیہ، مِنْ جار، ہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق مصدر، مصدر اپنے متعلق اور مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

۱۴۱۔ بد بخت سے نرمی چھن جاتی ہے

لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ .

++++++++++

لَا	تُنْزَعُ	الرَّحْمَةُ
نہیں	چھینی جاتی	رحمت
اِلَّا	مِنْ شَقِيٍّ	
مگر	بد بخت کے (دل) سے	(احمد ترمذی)

تشریح: اس ارشاد مبارک سے سبق ملتا ہے کہ ہمیں ہر ایک کے ساتھ نرمی سے پیش آنا چاہیے اور ہمیں چاہیے کہ ہر ایک سے درگزر کا معاملہ کریں کیونکہ جو اللہ کی مخلوق پر رحم کرے گا اللہ اس پر رحم کرے گا۔

لغات: تُنْزَعُ ، نَزَعَ (ض) نَزْعًا ۔ نکالنا، اکھڑنا۔ شَقِيٌّ ، شقی (س) شقا و شقاء و شقاوة، بد بخت ہونا۔

ترکیب: لَا تُنْزَعُ فعل مضارع مجہول، الرَّحْمَة نائب فاعل، اِلَّا حرف استثناء لغو، مِنْ جار، شَقِيٍّ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۱۴۲۔ جہاں کتا اور گھنٹی ہو وہاں فرشتے نہیں جاتے

لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ .

++++++++++

لَا	تَصْحَبُ	الْمَلٰئِكَةُ	رُفْقَةً
نہیں	ساتھ رہتے	فرشتے	ایسی جماعت کے

فِیْهَا	كَلْبٌ	وَلَا	جَرَسٌ
جس میں	کتا ہو	اور نہ (اس میں جس میں)	گھنٹی ہو

[رواہ مسلم]

تشریح: اس حدیث میں گھنٹی اور کتے کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ گھنٹی سے مراد گانے کے آلات بھی ہیں۔ ہمیں ان سے بچنا چاہیے کیونکہ ایسے گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ کسی محفل میں یہ چیزیں ہوں اور ہم روک نہ سکیں تو وہاں سے چلے جانا چاہیے۔ تاکہ شمولیت کے گناہ سے بچت ہو جائے۔

لغات: تَصْحَبُ صحب (س) صحبته ساتھی ہونا، ایک ساتھ زندگی بسر کرنا۔ رُفْقَةٌ: جمع رفاق، ارفاق، رفق آتی ہے، معنی ساتھیوں کی جماعت، قافلہ۔

ترکیب: لَا تَصْحَبُ فعل مضارع، المَلٰئِكَةُ فاعل، رُفْقَةٌ موصوف، فِی جار هَا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل محذوف ثبت کے، كَلْبٌ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ لا زائد برائے تاکید، جَرَسٌ معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر فاعل، ثبت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موموصوف صفت مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

صِيَغُ الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ
(امر اور نہی کے صیغے)

ملاحظہ: ان احادیث کا بیان شروع ہے جن کا پہلا صیغہ امر کا ہے یا نہی کا۔ ان صیغوں میں فاعل کی ضمیر ساتھ لگی ہوگی یا اس صیغے میں پوشیدہ ہوگی اس ترکیب میں انہیں فعل با فاعل کہیں گے اور مفعول کو ساتھ ملا کر جملہ فعلیہ انشائیہ مکمل ہو جائے گا۔

فائدہ①: فعل امر اور نہی مجزوم ہوتے ہیں اور جزم کا آنا تین چیزوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ہوتا ہے۔ ❶ جزم بالسکون جیسے: لَا تَضْرِبْ ❷ جزم محذوف حرف علت جیسے لَا تَرْمِ یہ اصل میں تَرْمِیْ ہے لانہیہ کے داخل ہونے سے یا حرف علت کو حذف کر دیا۔ ❸ جزم باسقاط نون اعرابی جیسے لَا تَضْرِبَا۔

فائدہ②: دو صیغوں (ماضی اور مضارع اور ملحقات مضارع میں) ضمیر مستتر جائز الاستتار ہوتی ہے۔ ❶ واحد مذکر غائب۔ ❷ واحدہ مؤنثہ غائبہ یعنی کبھی ان دو صیغوں کا فاعل یا نائب فاعل ضمیر مستتر ہوگی جیسے زَیْدٌ یَضْرِبُ. هِنْدٌ تَضْرِبُ کبھی ان کا فاعل اسم ظاہر ہوگا اس وقت ان میں ضمیر مستتر نہیں مانی جائے گی جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ. ضَرَبَتْ هِنْدٌ۔

۱۴۳۔ میرا پیغام پہنچادو جہاں تک ہو سکے

بَلِّغُوْا عَنِّی وَلَوْ اٰیَةً .

++++++++++

بَلِّغُوْا	عَنِّی	وَلَوْ
پہنچاؤ	میری طرف سے	اگرچہ
اٰیَةً		
ایک آیت ہی ہو		

[بخاری]

تشریح: اس پیغام رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود خاص نصیحت کے مطابق ہمیں چاہیے کہ ہم جو دین کی بات سنیں اسے فوراً آگے پہنچانے کی فکر کریں یہ نہ سوچیں کہ ہم ایک ہی بات جانتے ہیں ہوسکتا ہے سننے والوں میں سے کوئی کسی ایک بات پر عمل کرے اور ہماری بخشش کا ذریعہ بن جائے۔

لغات: بَلِّغُوْا بلغة، تبلیغا ، بمعنی تبلیغ کرنا ، بَلَغَ (ن) بلوغا بمعنی پہنچنا۔ قَالَ تَعَالٰی یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ. اٰیَةً :بمعنی علامت، من الکتاب آیت۔

ترکیب: بَلِّغُوْا فعل امر حاضر، ضمیر بارز اس کا فاعل، عَنْ جار ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، واؤ مبالغہ، لَوْ شرطیہ وصلیہ، اٰیَةً خبر، فعل محذوف کانت کی، کانت فعل ناقص ھی ضمیر مستتر اس کا اسم، کانت اپنے اسم اور خبر سے مل کر شرط، اس کی جزا ماقبل کے قرینہ کی وجہ سے محذوف ہے یعنی ولو کانت آیَةً فَبَلِّغُوْا عَنِّی شرط و جزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۱۴۴۔ ہر شخص کے مقام و مرتبے کا لحاظ رکھا جائے

اَنْزِلُوْا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ .

++++++++++

مَنَازِلَهُمْ	النَّاسَ	اَنْزِلُوْا
ان کے مرتبے پر [ابوداؤد]	لوگوں کو	اتارو

تشریح: ہدایت دی جا رہی ہے کہ ہر ایک سے ویسا ہی سلوک کرو جیسا اس کا مرتبہ ہو۔ جو شخص اپنی قوم میں بڑا اور عہدہ دار ہو اسے اسی طرح عزت دینی چاہیے۔

لغات: اَنْزِلُوْا اَنْزَلَ (افعال) اِنْزَالًا بمعنی اتارنا، اَنْزَلَ الضَّيْفَ، مہمان کا اتارنا، نَزَلَ (ض) نُزُوْلًا، اترنا، مَنَازِلَهُمْ: جمع منزل اترنے کی جگہ، مکان۔

ترکیب: اَنْزِلُوْا فعل امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، اَلنَّاسُ مفعول بہ، مَنَازِلَ مضاف، هُمْ مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((............۞۞۞............))

۱۴۵۔ جائز سفارش پر اجر ملتا ہے

اِشْفَعُوْا فَلْتُوْجَرُوْا .

++++++++++

فَلْتُوْجَرُوْا	اِشْفَعُوْا
تاکہ تم بدلہ دیے جاؤ [بخاری و مسلم]	سفارش کرو

تشریح: سفارش کرنا اگر جائز ہو تو اس پر ثواب کی امید بھی کرنی چاہیے کہ ہمیں قیامت کے دن اللہ سے بہت ثواب ملے گا۔ برے اور ناجائز کام میں سفارش اس کام کے گناہ میں شریک ہونے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

لغات: اِشْفَعُوْا شَفَعَ (ف) شَفَاعَةً لِفُعَلانٍ فِیْہِ اِلٰی زَیْدٍ ۔ سفارش کرنا، فَلْتُؤْجَرُوْا اَجَرَ (ن. ض) عَلٰی کَذَا، بدلہ دینا، مزدوری دینا۔

ترکیب: اِشْفَعُوا فعل امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر امر ف جوابیہ، لِتُؤْجَرُوا امر مجہول ضمیر بارز نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جواب امر، امر اپنے جواب سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((............ ❁❁❁ ....))

۱۴۶۔ استقامت ایمان کے لیے ضروری ہے

قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ ۔

++++++++++

قُلْ	اٰمَنْتُ	بِاللّٰہِ
کہہ دے	میں ایمان لایا	اللہ پر
ثُمَّ	اسْتَقِمْ	
پھر	اس پر جمارہ!	[مسلم]

تشریح: ہمارے نبی علیہ السلام کی نصیحت ہے کہ جب اللہ پر ایمان لے آؤ تو اللہ کے احکامات کو بھی پورا کرو، اور ان کا انکار مت کرو۔ کوئی مشکل آجائے تو ثابت قدم رہو۔ رسوم ورواج تمہیں ڈگمگا نہ دیں۔

لغات: اِسْتَقِمْ: بمعنی سیدھا ہونا، درست ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی ، اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۔

ترکیب: قُلْ امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، آمَنْتُ فعل، ضمیر بارز فاعل، با جار، لفظ اللّٰہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مقولہ، قل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف علیہا، ثُمَّ عاطفہ، اسْتَقِمْ امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ

فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

۱۴۷۔ شفاف زندگی سیکھو!

دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَايُرِيْبُكَ .

++++++++++

دَعْ	مَا	يُرِيْبُكَ
چھوڑ دے	جو	تجھے شک میں ڈالے
اِلٰى	مَا	لَايُرِيْبُكَ
اس کی طرف	جو	تجھے شک میں نہ ڈالے

[احمد و ترمذی]

تشریح: جس میں ذرہ برابر نا جائز ہونے کا شک بھی ہو وہ کام نہ کرو اور وہ کام کرو جس کے جواز میں کوئی شک نہ ہو۔ مثلاً حقوق العباد کو لیجئے اور جس چیز کے متعلق دل میں کھٹکا ہو کہ یہ ہماری ہے یا کسی اور کی، اسے چھوڑ یئے، لہٰذا ہمیں مشکوک چیز کو چھوڑ کر مضبوط چیز (جس سے دل میں کھٹکا نہ لگے) اپنانا چاہیے۔ اسی طرح حقوق اللہ (عبادات) میں جس کام کے شرعی الثبوت ہونے میں شک ہو چھوڑ دیجئے اور جو یقینی ہو اسے اختیار کر لیجئے۔

لغات: دَعْ وَدَعَ (ف) وَدْعًا، چھوڑنا۔ يُرِيْبُكَ : شک میں ڈالنا، تہمت لگانا۔

ترکیب: دَعْ امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، ما موصولہ، يُرِيْبُ فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، ك ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مفعول بہ، الی جار، ما موصول، لَا يُرِيْبُ فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، ك ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا دَعْ فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۱۴۸۔ہم جہاں بھی ہیں ہمیں اللہ دیکھ رہا ہے

اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَاكُنْتَ .

++++++++++

اِتَّقِ	اللّٰهَ	حَيْثُ مَاكُنْتَ
ڈرتو	اللہ سے	تو جہاں کہیں ہو

[ترمذی]

تشریح: ارشاد نبوی ﷺ میں ہمارے لیے ہدایت ہے کہ ہم جہاں بھی ہوں ہمیں ہر وقت اللہ سے ڈرنا چاہیے اور ہر کام کرنے سے پہلے یہ سوچ لیں کہ مجھے میرا اللہ دیکھ رہا ہے، کہیں میں ایسا کام تو نہیں کر رہا جس سے اللہ ناراض ہو جائے۔

لغات: ان الفاظ کی تحقیق گزر چکی ہے۔

ترکیب: اِتَّقِ امر حاضر، انت ضمیر فاعل، اللہ مفعول بہ، حَيْثُ مضاف، ما موصولہ، کُنْتَ فعل ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مضاف الیہ ہوا، حَيْثُ مضاف کا، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۱۴۹۔نیکی برائی کے اثر کو زائل کر دیتی ہے

وَاتَّبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا .

++++++++++

وَاتَّبِعِ	السَّيِّئَةَ	الْحَسَنَةَ
اور پیچھے لا	برائی کے	نیکی کو

تَمْحُهَا

وہ اسے (برائی کے اثر کو) مٹا دے گی

[ترمذی وغیرہ]

تشریح: امام الانبیاء علیہ السلام کے اس ارشاد کا خاص پیغام یہ ہے کہ جب ہم سے کوئی گناہ ہو جائے تو اس سے دل پر دھبہ لگ جاتا ہے، توبہ کے بعد اگر کوئی صدقہ خیرات یا کوئی اچھا کام کریں تو اس سے دل کا دھبہ دور ہو جاتا ہے اور اس گناہ یا بُرے کام کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔

لغات: تَمْحُهَا مَحَا (ن) مَحْوًا اَلشَّیْءَ مٹانا۔

ترکیب: واؤ استینافیہ، اِتَّبِعِ امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، اَلسَّیِّئَةَ مفعول اول، الحَسَنَةَ موصوف (الف لام عہد ذہنی حکماً نکرہ)، تمح فعل مضارع، ھی ضمیر مستتر فاعل، ھا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۱۵۰۔ اچھے اخلاق کا اہتمام

وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ .

++++++++++

وَخَالِقِ	النَّاسَ	بِخُلُقٍ حَسَنٍ
اور پیش آؤ	لوگوں سے	اچھے اخلاق کے ساتھ

[ترمذی]

تشریح: اس حدیثِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ہمیں لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا چاہیے اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہیے اور اسے نیکی سمجھنا چاہیے اور حقوق العباد کی ادائیگی کے احکامات ہی اصل اخلاق ہیں۔

لغات: خَالِقِ: (ن) پیدا کرنا، مُخَالَقَةً: خوش خوئی کے ساتھ زندگی گزارنا۔

ترکیب: واؤ استینافیہ، خَالِقِ امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، النَّاسَ مفعول بہ، ب جار، خُلُقٍ موصوف، حَسَنٍ صفت، دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۱۵۱۔ دوستی ایمان کی ترقی کے لیے ہو

لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا .

++++++++++

مُؤْمِنًا	اِلَّا	تُصَاحِبْ	لَا
ایمان والے کو	مگر	ساتھی بنا	نہ

[ترمذی]

تشریح: ارشاد مبارک میں تعلقات اور محبت کا معیار بتایا گیا ہے کہ: ہمیں ایسے دوست بنانے چاہئیں جن کا ایمان مضبوط ہو کیونکہ کامل الایمان کا ساتھی بننے سے ہمارا ایمان بھی مضبوط ہوگا اور اگر ہم کسی ایسے شخص کو (جس کا ایمان مضبوط نہیں ہے) اپنا دوست بنالیں گے تو ہمارا ایمان بھی ناقص ہو جائے گا۔ البتہ دعوت دینے کی نیت سے یہ دوستی فائدہ مند ہو سکتی ہے، اس میں ایمانی ترقی کے راستے کھلتے ہیں۔ لیکن علم نہ ہو تو بحث سے بچیں۔

لغات: تُصَاحِبْ بصَاحَبَ، مُصَاحَبَةً، صَحِبَ (س) صُحْبَةً ، دوستی کرنا، ایک دوسرے کے ساتھ زندگی بسر کرنا۔

ترکیب: لَا تُصَاحِبْ نہی حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، اِلَّا حرف استثناء لغو، مُؤْمِنًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا۔

((............❁❁❁............))

۱۵۲۔ نیک لوگوں کو کھانا کھلانے میں بہت بڑا اجر ہے

وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ .

++++++++++

وَلَا	يَأْكُلْ	طَعَامَكَ
اور نہ	کھائے	تمہارے کھانے کو
اِلَّا	تَقِيٌّ	
مگر	پرہیزگار	[ترمذی وغیرہ]

تشریح: سبق ملتا ہے کہ اگر کھلانا چاہیں تو ہمیں نیک اور نمازی، پرہیزگار لوگوں کو کھانا کھلانا چاہیے۔ تاکہ ان کی نیکیوں کے ثواب میں ہم بھی شریک ہو جائیں۔

لغات: تَقِيٌّ: پرہیزگار، مُتَّقِی، جمع اَتْقِيَاء آتی ہے۔

ترکیب: واؤ عاطفہ، لَا يَأْكُلْ نہی غائب، طَعَامَكَ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، اِلَّا حرف استثناء لغو، تَقِيٌّ فاعل، فعل اپنے مفعول بہ اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۱۵۳۔ امانتیں باحفاظت واپس کر دیجئے!

اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ .

++++++++++

اَدِّ	الْاَمَانَةَ	اِلٰى	مَنِ ائْتَمَنَكَ
ادا کر	امانت	اسے	جس نے تیرے پاس امانت رکھی

[ترمذی]

تشریح: ارشاد عالی میں ایک صحابیؓ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ (جس نے تمہارے پاس اپنی کوئی چیز امانت رکھوائی) اسے میلی نظر سے مت دیکھو۔

بلکہ اس کی صحیح حفاظت کرو اور اسے ایسے ہی جس طرح اس نے تیرے پاس اپنی چیز رکھوائی تو اس کو اس کی پوری چیز دو، یعنی امانت میں خیانت نہ کرو۔

لغات: اَدّٰ اَدّٰی، تَادِیَةً، اَلشَّیْءَ ادا کرنا، پہنچانا، اِئْتَمَنَکَ، اَمَّنَ، اِئْتَمَنَ فُلَانًا عَلٰی کَذَا۔ کسی کو کسی چیز کا امین بنانا۔

ترکیب: اَدِّ امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، اَلْاَمَانَةَ مفعول بہ، اِلٰی جار، مَنْ موصول، ائتَمَنَ فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، کَ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا۔

((............❁❁❁............))

۱۵۴۔ کوئی تجھ سے خیانت کرے اس سے بھی خیانت نہ کر

وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَکَ .

++++++++++

وَلَا	تَخُنْ	مَنْ	خَانَکَ
اور نہ	خیانت کر	جو	تجھ سے خیانت کرے

[ترمذی]

تشریح، پیغامِ حدیث: اگر کوئی تمہارے ساتھ برا سلوک کرے، تو اس سے اچھا سلوک کرو تا کہ وہ تجھ سے رہنمائی حاصل کرے اور اچھا ہو جائے۔ اگر تم اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرو جیسا کہ اس نے تمہارے ساتھ کیا تو اس میں اور تجھ میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔

لغات: تَخُنْ بَخَانَہٗ (ن) خِیَانَةً امانت میں خیانت کرنا۔

ترکیب: واؤ عاطفہ، لَاتَخُنْ نہی حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، مَنْ موصول،

خَانَ فعل ماضی، ھو ضمیر مستتر فاعل، کَ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مفعول بہ، فعل (لَاتَخُنْ) اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۱۵۵۔ اذان تم میں سے بہتر آدمی پڑھے

لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ .

++++++++++

لِيُؤَذِّنْ	لَكُمْ	خِيَارُكُمْ
چاہیے کہ اذان دے	تمہارے لیے	تم میں سب سے بہتر

[ابو داؤد]

تشریح: اسلام کے اہم ارکان میں نماز بھی ہے۔ اس کے اوقات کی ذمہ داری موذنوں پر ہے اس وجہ سے اس حدیث میں فرمایا گیا کہ بہترین لوگ اذان دیں تا کہ غلطی نہ کریں۔ اور اذان بروقت پڑھیں۔

لغات: لِيُؤَذِّنْ: اَذَّنَ، تَاذِيْنًا، اَذَّنَ الصَّلٰوةَ، اذان دینا۔

ترکیب: لِيُؤَذِّنْ امر غائب، لَكُمْ جار مجرور مل کر متعلق فعل، خِيَارُكُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا۔

((............✿✿✿............))

۱۵۶۔ سب سے اچھا پڑھنے والا نماز پڑھائے!

وَلِيَؤُمَّكُمْ قُرَّائُكُمْ .

++++++++++

وَلِيَؤُمَّكُمْ	قُرَّائُكُمْ
اور چاہیے کہ امامت کرائیں	تم میں سب سے بہتر پڑھنے والے

[ابو داؤد]

تشریح: امام کے بارے میں فرمایا کہ تم میں سے جو دین کے اعتبار سے بہتر ہو وہ نماز پڑھائے اس سے مراد وہ شخص ہے جو تجوید کے قواعد اور دینی مسائل سے واقف ہو۔

لغات: لِيَؤُمَّكُمْ اَمَّ(ن) اَمًّا بِالْقَوْمِ ،امام بننا، امامت کرنا۔ قُرَّائُكُمْ: جمع اَلْقَارِئُ پڑھنے والا، عبادت گزار۔

ترکیب: واؤ عاطفہ، لِيَؤُمَّ امر غائب، كُمْ ضمیر مفعول بہ، قُرَّائُكُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف۔(الخ)

((............✿✿✿............))

۱۵۷۔ سلام کے بغیر گھر آنے کی اجازت نہ دو!

لَا تَأْذَنُوْا لِمَنْ لَمْ يَبْدَأْ بِالسَّلَامِ .

++++++++++

لَا	تَأْذَنُوْا	لِمَنْ	لَمْ
نہ	اجازت دو	اس شخص کو جو	نہ
يَبْدَأْ	بِالسَّلَامِ		
پہل کرے	سلام کے ساتھ		[بیہقی]

تشریح: اس حدیث کا مطلب ہے جب تمہارے پاس کوئی آئے اور بغیر سلام کے اندر آنے کی کوشش کرے تو اس سے کہو کہ واپس جا کر سلام کرو پھر اندر داخل ہو۔ خصوصاً اپنے سے چھوٹوں کو اسی طرح سمجھاؤ۔ بڑوں کو تعلیم دینے کے لیے اور راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

لغات: ان الفاظ کی تحقیق گزر چکی ہے۔

ترکیب: لَا تَأْذَنُوْا نہی حاضر، ضمیر بارز اس کا فاعل، ل جار، مَنْ موصول، لَمْ يَبْدَأْ فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، با جار، السَّلَامِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل

کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل (لَا تَـأْذَنُوْا) فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((............۞۞۞............))

۱۵۸۔ سفید بال مسلم کا نور ہے، انہیں نہ اکھاڑو

لَا تَنْتِفُوْا الشَّيْبَ فَإِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ .

++++++++++

لَا	تَنْتِفُوْا	الشَّيْبَ
نہ	اکھاڑو	سفید بالوں کو
فَإِنَّهٗ	نُوْرُ الْمُسْلِمِ	
پس بے شک وہ	مسلمان کا نور ہیں	[ابو داؤد]

تشریح: سفید بال بڑھاپے کی نشانی ہیں، بڑھاپا انسان کا وقار ہے، اسی وقار کی وجہ سے انسان بہت سے گناہوں سے رک جاتا ہے اور بڑھاپے میں انسان توبہ واستغفار کی طرف مائل ہوتا ہے۔

لغات: لَا تَـنْتِفُوْا: نَتَفَ (ض) نَتْفًا وَنَتَّفَ اَلشَّعْرَ ، بال اکھاڑنا۔ اَلشَّيْبَ: بمعنی سفید بال، شاب (ض) شَيْبًا وَشَيْبَةً (ض) بوڑھا ہونا، سفید بال والا ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا۔

ترکیب: لَا تَـنْتِفُوْا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، اَلشَّيْبَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ فـ تعلیلیہ ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ہ ضمیر اِنَّ کا اسم، نُوْرُ مضاف، اَلْمُسْلِمِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر اِنَّ کی خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

((............۞۞۞............))

۱۵۹۔ محبتِ الٰہی، دنیا سے بے رغبتی میں ملتی ہے

اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ.

++++++++++

اِزْهَدْ	فِي الدُّنْيَا	يُحِبَّكَ اللّٰهُ
بے رغبت ہو جا	دنیا کے بارے میں	اللہ تجھ سے محبت کرے گا

[ترمذی ابن ماجہ]

تشریح: حقیقی زاہد اس شخص کو تصور ہی نہیں کیا جا سکتا جس کے پاس مال موجود ہی نہ ہو بلکہ حقیقی زاہد وہ ہے جو ساری لذتوں کے ہوتے ہوئے اس سے دور ہی رہے اور حقیقی محبت کا محور صرف ذات باری تعالیٰ کو رکھے۔ دنیا سے دل نہ لگائے۔

لغات: اِزْهَدْ زَهِدَ (س.ف) زُهْدًا، زَهَادَةً فِي الشَّيْءِ وَعَنْهُ، بے رغبتی کرکے چھوڑ دینا۔

ترکیب: اِزْهَدْ امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، في جار، اَلدُّنْيَا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر امر، يُحِبُّ فعل مضارع، ك ضمیر مفعول بہ، لفظ اللّٰہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جوابِ امر، امر اپنے جواب سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا ہوا۔

((............⊛⊛⊛............))

۱۶۰۔ اپنی ضروریات میں لوگوں کی جیب پر نظر نہ رکھیے!

وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ.

++++++++++

وَازْهَدْ	فِيمَا	عِنْدَ النَّاسِ	يُحِبَّكَ النَّاسُ
اور بے رغبت ہو جا	جو	لوگوں کے پاس ہے	لوگ تجھ سے محبت کریں گے

[ترمذی ابن ماجہ]

تشریح: اپنی ضروریات میں صرف ذاتِ الٰہی پر نظر رہنی چاہیے جو شخص اپنے فاقہ کو لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے تو اس کا فاقہ بند نہ ہوگا کیونکہ آج ضرورت کے لیے بھیک مانگی، وہ احتیاج ختم ہوگی تو کل اس سے اہم ضرورت پیش آئے گی۔ اگر اللہ سے مانگنے کی عادت ہوگی تو چھوٹی بڑی ہر ضرورت پوری ہوگی۔

لغات: اَلنَّاسُ: بمعنی لوگ، یہ اسم جنس ہے کبھی اس کی جمع انسان بھی آتی ہے۔

ترکیب: واؤ عاطفہ، اِزْهَدْ امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، في جار، ما موصولہ، عِنْدَ مضاف، النَّاسِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا ثبت فعل محذوف کا، ثبت فعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر امر، یُحِبُّ فعل، كَ ضمیر مفعول بہ، النَّاسُ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جواب امر، امر اور جواب امر مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((..........۞۞۞..........))

۱۶۱۔ زندگی ایک سفر ہے۔ مسافروں کی طرح گزاریئے!

كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ.

++++++++++

كُنْ	فِي الدُّنْيَا	كَأَنَّكَ
ہو جا	دنیا کے بارے میں	گویا کہ تو
غَرِيْبٌ	أَوْ	عَابِرُ سَبِيْلٍ
پردیسی ہے	یا	راہ چلنے والا مسافر ہے

[بخاری]

تشریح: حدیث مبارکہ سے سبق ملتا ہے کہ جس طرح سفر میں مسافر کسی فضول چیز

میں مشغول نہیں ہوتا۔ اسی طرح مسلمان کو چاہیے کہ دنیا کی چیزوں کو جمع نہ کرے، بلکہ بقدر ضرورت ساتھ رکھے اور آخرت میں کام دینے والی چیزوں میں لگا رہے۔

لغات: غَرِیْبٌ: بمعنی مسافر، جمع غُرَبَاءُ آتی ہے، غَرَبَ (ن) غُربَۃً وَغُربًا، غُرَابَۃً پردیسی ہونا۔ عَابِرٌ: (اسم فاعل) گزرنے والا، جمع عُبَّارٌ، عَبَرَۃٌ آتی ہے، عَبَرَ (ن) عَبْرًا، عُبُوْرًا۔ اَلسَّبِیْلَ: گزرنا، راستہ گزرنا۔

ترکیب: کُنْ امر حاضر، انت ضمیر مستتر اس کا اسم، فی جار، اَلدُّنْیَا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل ناقص کے، کان حرف مشبہ بالفعل، كَ ضمیر اسم، غَرِیْبٌ معطوف علیہ، اَوْ عاطفہ، عَابِرُ مضاف سَبِیْلٍ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر خبر ہوئی كَاَنَّ کی، كَاَنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی کُنْ کی، کُنْ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((..........❀❀❀..........))

۱۶۲۔ جائیداد بنانے میں آخرت نہ بھول جاؤ!

لَا تَتَّخِذُوا الضَّیْعَۃَ فَتَرْغَبُوْا فِی الدُّنْیَا.

++++++++++

لَا تَتَّخِذُوْا	الضَّیْعَۃَ	فَتَرْغَبُوْا
نہ بناؤ	جائیداد	پس شوق کرنے لگو گے
فِی الدُّنْیَا		
دنیا میں		[ترمذی]

تشریح: جائیداد بنانا منع نہیں ہے لیکن اس شخص کے لیے منع ہے جو حصول جائیداد میں اتنا مشغول ہو جائے کہ آخرت کی فکر نظروں سے اوجھل ہو جائے۔ لیکن جو مشغولیت آخرت کی تیاری میں معاون ہو وہ بابرکت ہے۔

لغات: اَلضَّیْعَۃَ: بمعنی جائیداد۔

ترکیب: لَا تَتَّخِذُوْا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، اَلضَّیْعَةَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر نہی، ف جوابیہ، تَرْغَبُوْا فعل مضارع، ضمیر بارز فاعل، فِي الدُّنْيَا جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب نہی، نہی جواب نہی مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((..........۞۞۞..........))

۱۶۳۔ مزدور کو پسینہ خشک ہونے سے پہلے اجرت دے دو!

اُعْطُوْا الْاَجِيْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهٗ ۔

++++++++++

اُعْطُوْا	الْاَجِيْرَ	اَجْرَهٗ	قَبْلَ
دو	مزدور کو	اس کی مزدوری	پہلے
اَنْ	يَّجِفَّ	عَرَقُهٗ	
اس کے کہ	خشک ہو جائے	اس کا پسینہ	

[رواہ ابن ماجہ]

تشریح: ارشادِ عالی سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی ضرورت کے لیے آدمی کسی سے کچھ کام لے تو اس کام کے ختم ہونے پر اس کی مزدوری اس کو دے دے، اور اس کی مزدوری ادا کرنے میں ٹال، مٹول نہ کرے۔ اس سے فائدہ اٹھانے کے بعد اس کی مزدوری نہ دینا شریعت کے خلاف ہے۔

لغات: اَجِيْرَ: بمعنی نوکر، مزدور جمع اَجَرَاءُ آتی ہے۔ اِسْتَاجَرَ مزدوری پر کسی کو لینا۔ يَجِفُّ جَفَّ (ض) جَفَافًا وَجُفُوْفًا خشک ہونا صفت جَافٌ آتی ہے۔ عَرَقُهٗ: بمعنی پسینہ عَرِقَ (س) عَرَقًا پسینہ آنا۔

ترکیب: اُعْطُوْا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، اَلْاَجِيْرَ مفعول اول، اَجْرَهٗ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی، قَبْلَ ظرف مضاف، اَنْ ناصبہ مصدریہ، يَجِفَّ فعل مضارع، عَرَقَہ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ

خبر یہ بتاویل مصدر ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل دونوں مفعولوں اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((............۞۞۞............))

۱۶۴۔ڈاڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کٹواؤ

خَالِفُوْا الْمُشْرِكِيْنَ اَوْفِرُوْا اللُّحٰى وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ

++++++++++

خَالِفُوْا	الْمُشْرِكِيْنَ	اَوْفِرُوْا
الٹا چلو	شرک کرنے والوں کے	بڑھاؤ
اللُّحٰى	وَاحْفُوا	الشَّوَارِبَ
ڈاڑھی کو	اور کٹواؤ	مونچھوں کو

[بخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیثِ پاک میں دو چیزوں کا حکم دیا ہے۔

❶ مشرکین کی مخالفت قرآن کریم اور احادیث میں مسلمانوں کی صفات پیدا کرنے کا حکم ہے تو اس کے ساتھ اللہ کے نافرمانوں کی مخالفت کا بھی حکم ہے یعنی ہمارے سارے کام اللہ کے باغیوں کے خلاف ہونے چاہیں۔

❷ دوسرا حکم ڈاڑھی کے بڑھانے اور مونچھوں کے کٹوانے کا ہے کیونکہ ڈاڑھی منڈوانا اور مونچھیں بڑھانا مشرکین کا فعل ہے دیگر احادیث کو سامنے رکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اور مونچھیں کترنا مسنون عمل ہے۔

لغات: اَوْفِرُوْا: زیادہ کرنا، بڑھانا وَفَرَ (ض) وَفْرًا لَهُ الْمَال، زیادہ کرنا۔ اَللُّحٰى: جمع اَللِّحْيَه، ڈاڑھی۔ قَالَ تَعَالٰى لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِىْ. اِحْفُوْا: اَحْفٰى، اِحْفَاءً، شَارِبَهٗ، مونچھ کترنے میں مبالغہ کرنا حَفِيَ (س) حَفًا زیادہ چلنے سے پاؤں کا تھکنا۔

ترکیب: خَالِفُوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، الْمُشْرِكِيْن مفعول بہ، فعل اپنے

فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اَوْفُوْا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، اَللُّحٰی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا، واؤ عاطفہ، اِحْفُوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، الشَّوَارِبَ مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا، جملہ معطوف علیہا اور جملہ معطوفہ مل کر جملہ معطوفہ ہو کر پہلے جملہ کا بیان ہوا۔

((............❁❁❁............))

۱۶۵۔ مبلغین کے لیے ایک نصیحت

بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا .

++++++++++

بَشِّرُوْا — خوش خبریاں سناؤ (لوگوں کو)
وَلَا تُنَفِّرُوْا — اور نفرت نہ دلاؤ
وَيَسِّرُوْا — اور آسانی کا معاملہ کرو
وَلَا تُعَسِّرُوْا — اور تنگی نہ کرو

[بخاری مسلم]

تشریح: اس حدیث میں ہر مسلمان کے لیے ایک خاص پیغام ہے کہ جب وہ لوگوں کو دین کی دعوت دے تو اعمال پر ملنے والے اجر وثواب کی خوش خبریاں سنائے اور نفرت کا ذریعہ نہ بنے، دین کو آسان طریقے سے پیش کرے، مشکل کاموں کو بعد میں بتائے۔ پہلے آسان آسان کام سامنے رکھے۔

لغات: بَشِّرُوْا بَشَّرَهٗ، تَبْشِيْرًا، خوش خبری دینا، خوش کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی وَبَشَّرْنَاهُ بِاِسْحَاقَ، بشر (ض. س) اَلْبَشَرُ وَاسْتَبْشَرَ، خوش ہونا، تُنَفِّرُوْا نَفَّرَهٗ، نَفِيْرًا، نفرت دلانا نَفَرَ (ض) نَفْرًا من كذا، نفرت کرنا، ناپسند کرنا، يَسِّرُوْا يَسَّرَهٗ بفلان، آسان کرنا، يَسِرَ (ك. س) يُسْرًا، ويسرا الامر، آسان ہونا، اسی سے يَسِيْرٌ آتا ہے، بمعنی آسان۔ قَالَ تَعَالٰی اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا. تُعَسِّرُوْا عسر الامر، دشوار کرنا، تنگ کرنا عسر (س. ك) عُسْرًا دشوار ہونا۔

ترکیب: بَشِّرُوْا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا، واؤ عاطفہ، لَا تُنَفِّرُوْا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔ واؤ استینافیہ، یَسِّرُوْا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا، واؤ عاطفہ، لَا تُعَسِّرُوْا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔

((..........❀❀❀..........))

۱۶۶۔ بھوکوں کو کھلانا، مریض کی عیادت اور قیدی چھڑوانا

اَطْعِمُوْا الْجَائِعَ وَعُوْدُو الْمَرِيْضَ وَفكُّو الْعَانِيَ .

++++++++++

اَطْعِمُوْا	الْجَائِعَ	وَعُوْدُو الْمَرِيْضَ
کھانا کھلاؤ	بھوکے کو	اور بیمار کی بیمار پرسی کرو

وَفكُّو الْعَانِيَ

اور چھڑواؤ قیدی کو [بخاری]

تشریح: اس حدیث میں محسنِ انسانیت ﷺ نے انسانی حقوق بیان کیے۔

❶ بھوکوں کو کھانا کھلانا: اس سے صدقے کا ثواب ملتا ہے۔

❷ بیمار پرسی کرنا: اس سے بندہ اللہ کی رحمت اور فرشتوں کی دعاؤں کا مستحق ہوتا ہے۔

❸ قیدیوں کو چھڑوانا: اس سے غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

لغات: اَلْجَائِعَ: بمعنی بھوکا، جمع جیعان آتی ہے، عُوْدُوْا عَادَ(ن) عودا، عیدۃ المریض، بیمار پرسی کرنا۔

ترکیب: اَطْعِمُوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، اَلْجَائِعَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا، وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفكُّوا

العَانیَ دونوں جملے بترکیب سابق پہلے جملے پر معطوف ہیں۔

((............❁❁❁............))

۱۶۷۔مرغ کو گالی نہ دو!

لَا تَسُبُّوا الدِّیْکَ فَاِنَّہ یُوْقِظُ لِلصَّلٰوۃِ .

++++++++++

فَاِنَّہ	الدِّیْکَ	تَسُبُّوا	لَا
پس بے شک وہ	مرغ کو	بُرا کہو	نہ
		لِلصَّلٰوۃِ	یُوْقِظُ
		نماز کے لیے	جگاتا ہے

[رواہ ابوداؤد]

تشریح: کسی کو برا کہنا تو ویسے ہی درست نہیں لیکن خاص طور پر مرغ کے متعلق اس لیے حکم دیا کہ اس کی صفت ہے کہ نماز کے لیے جگاتا ہے۔ جب اچھی عادت والے اور اذان دینے والے حیوان کو برا نہیں کہہ سکتے تو انسان کی اہانت کیسے جائز ہوگی اور حقیقی مؤذن کو برا کیسے کہہ سکتے ہیں۔ پھر موذن بھی نماز کے لیے بیدار کرتا ہے اسے برا، بھلا کہنا کیسے درست ہوگا؟

لغات: تَسُبُّوا تَسُبُّ(ن) سُبًّا سخت گالی دینا، اَلدِّیْکَ: مرغ جمع دُیُوْکٌ، اَدْیَاکٌ دِیَکَۃٌ آتی ہے، یُوْقِظُ اَیْقَظَ اِیْقَاظًا بمعنی بیدار کرنا۔

ترکیب: لَا تَسُبُّوا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، الدِّیْکَ مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معللہ، ف تعلیلیہ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ہ ضمیر اِنَّ کا اسم، یُوْقِظُ فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، لِلصَّلٰوۃِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۱۶۸۔غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کیا جائے

لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانٌ .

++++++++++

لَا	يَقْضِيَنَّ	حَكَمٌ	بَيْنَ اثْنَيْنِ
نہ	ہرگز فیصلہ کرے	کوئی فیصلہ کرنے والا	دو کے درمیان
وَهُوَ	غَضْبَانٌ		
اس حال میں کہ وہ	غصے میں ہو		[بخاری و مسلم]

تشریح: آقائے کائنات ﷺ کی اس حدیث پاک میں فیصلہ کرنے والوں کے لیے خاص ہدایت ہے کہ جب ان کا دماغ بھوک، پیاس، بیماری یا غصہ یا کسی بھی وجہ سے حاضر نہ ہوتو وہ فیصلہ نہ کریں، یعنی دلی اطمینان کے ساتھ ،سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیے۔تاکہ کوئی اپنے حق سے محروم نہ رہ جائے ،اور کسی کو ناحق تکلیف نہ ہو۔

لغات:يَقْضِيَنَّ قَضٰى(ض)قَضَاءٌ،وقَضِيَّةٌ قَضٰى بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ ،فیصلہ کرنا،اسی سے قَاضِيٌ اسم فاعل ہے،قاضی القضاۃ چیف جسٹس کو کہتے ہیں۔غَضْبَانٌ غصہ ہونے والا،غضب ناک ہونا،غضب (س) غضبا علیہ غصہ ہونا۔

ترکیب:لَا يَقْضِيَنَّ امر نہی غائب مؤکد بانون ثقیلہ،حَكَمٌ ذوالحال،واؤ حالیہ،ھو مبتدا،غَضْبَانٌ خبر،مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر حال،ذوالحال اور حال مل کر فاعل بَيْنَ مضاف،اثنین مضاف الیہ،دونوں مل کر مفعول فیہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۱۶۹۔ مومن عیش پرست نہیں ہوتا

اِیَّاکَ وَالتَّنَعُّمِ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ .

++++++++++

اِیَّاکَ	وَالتَّنَعُّمِ	فَاِنَّ	عِبَادَ اللّٰهِ
بچو تم	عیش پرستی سے	پس بے شک	اللہ کے (نیک) بندے

لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ
نہیں ہوتے عیش پرست [رواہ احمد]

تشریح: اس حدیث پاک میں راحت طلبی اور تن آسانی اور فیشن پرستی کی مذمت ہے کیونکہ مسلمان جفاکش، محنتی اور مسافرانہ زندگی بسر کرنے والا ہوتا ہے وہ اپنی خواہشات اور عیش پرستی میں نہیں پڑتا، بلکہ سادگی اور قناعت کے ساتھ آخرت کی تیاری میں مشغول رہتا ہے۔

لغات: اَلتَّنَعُّمُ: نازنعمت کی زندگی بسر کرنا۔ نَعَمَ (ن۔س۔ف) نِعْمَةُ الرَّجُلِ خوش حال ہونا۔

ترکیب: اِیَّاکَ ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ، تقدیر عبارت اِتَّقِ نفسك اِتَّقِ امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، نفسك مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، وَالتَّنَعُّم معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معلّل، ف تعلیلیہ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، عِبَادَ اللّٰهِ مضاف مضاف الیہ مل کر اِنَّ کا اسم، لَیْسُوْا فعل ناقص ضمیر بارز اس کا اسم، با جارہ زائدہ، الْمُتَنَعِّمِیْنَ خبر، لیسوا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل۔ معلّل تعلیل مل کر جملہ انشائیہ تعلیلیہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۱۷۰۔ سجدے کے آداب

اِعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَلَا یَبْسُطْ اَحَدُکُمْ ذِرَاعَیْهِ اِنْبِسَاطَ الْکَلْبِ

++++++++++

اِعْتَدِلُوْا	فِی السُّجُوْدِ	وَلَا
ٹھہرا کرو	سجدے میں	اور نہ
یَبْسُطْ	اَحَدُکُمْ	ذِرَاعَیْهِ
پھیلائے	تم میں سے کوئی آدمی	اپنے بازوؤں کو

اِنْبِسَاطَ الْکَلْبِ

(سجدے میں) کتے کے پھیلانے کی طرح [بخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں دو حکم ہیں۔

❶ سجدہ اطمینان سے ادا کرنا، اس میں مرد، عورت برابر ہیں۔

❷ دونوں ہاتھوں کو سجدے میں نہ پھیلانا، یہ حکم مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لیے نہیں، مجموعی طور پر یہ حکم ہے کہ سجدے کو اہتمام کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔

لغات: یَبْسُطْ بَسَطَ (ن) بَسْطًا بمعنی پھیلانا، بچھانا۔ ذِرَاعَیْهِ: تثنیہ ہے ذِرَاعْ کی، بمعنی بازو۔ قَالَ تَعَالٰی کَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ، جمع اَذْرُعْ، ذِرْعَانْ آتی ہے، ذَرَعَ (ف) ذَرْعًا الثوبَ ہاتھ سے ناپا۔

ترکیب: اِعْتَدِلُوْا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، فِی السُّجُوْدِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا، واو عاطفہ، لا یَبْسُطْ نہی غائب، اَحَدُکُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، ذِرَاعَیْهِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، اِنْبِسَاطِ الْکَلْبِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔ جملہ معطوف علیہا اور جملہ معطوفہ مل کر جملہ معطوفہ انشائیہ ہوا۔

۱۷۱۔مُردوں کو گالی نہ دو، وہ اپنے انجام تک پہنچ چکے

لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا .

++++++++++

لَا	تَسُبُّوا	الْاَمْوَاتَ	فَاِنَّهُمْ
نہ	برا کہو	مُردوں کو	پس بے شک انہوں نے
قَدْ	اَفْضَوْا	اِلٰی مَا	قَدَّمُوْا
تحقیق	پالیا	وہ جو	آگے بھیجا

[بخاری]

تشریح: خاتم الانبیاء علیہ السلام کے ارشاد گرامی سے معلوم ہوا کہ مُردے کی غیبت کرنا بھی حرام ہے کیونکہ مردہ اپنے نامۂ اعمال کے ساتھ اللہ کے ہاں پہنچ چکا ہے۔

جب ہر مردے کا یہ حکم ہے تو پھر وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ دین، عالم دین (جنہوں نے دین پھیلایا) ان کی برائی کیسے جائز ہوگی؟

لغات: اَلْاَمْوَاتَ: مَیِّتٌ کی جمع ہے بمعنی مردہ، جمع اَمْوَاتٌ، مَوْتٰی، مَیِّتُوْنَ وغیرہ آتی ہے۔ قَالَ تَعَالٰی اِنَّكَ مَیِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ. مَاتَ(ن) مَوْتًا بمعنی مرنا۔ اَفْضَوْا: (افعال) اِفْضَاءٌ بمعنی پہنچنا۔

ترکیب: لَا تَسُبُّوْا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، اَلْاَمْوَاتَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معلل، ف تعلیلیہ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، هُمْ، ضمیر اِنَّ کا اسم، قَدْ اَفْضَوْا ماضی قریب، ضمیر بارز فاعل، اِلٰی جار، مَا موصول، قَدَّمُوْا فعل ماضی، ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر۔ اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر تعلیل، معلّل تعلیل مل کر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

۱۷۲۔بچوں کو نماز کا حکم اور سلانے کا ایک ادب

مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشَرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ .

++++++++++

مُرُوْا	اَوْلَادَكُمْ	بِالصَّلٰوةِ
حکم کرو	اپنی اولادوں کو	نماز کا
وَهُمْ	اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ	وَاضْرِبُوْهُمْ
اس حال میں کہ وہ	سات سال کے بچے ہوں	اور ماروان کو
عَلَيْهَا	وَهُمْ	اَبْنَاءُ عَشَرِ سِنِيْنَ
اس (نماز چھوڑنے) پر	اس حال میں کہ وہ	دس سال کے بچے ہوں
وَفَرِّقُوْا	بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ	
اور جدائی کردو	ان کو بستروں میں	[ابو داؤد]

تشریح: ہمارے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بچوں کے متعلق ہدایات دے رہے ہیں کہ والدین اپنی اولاد کی نماز کا بچپن ہی سے خیال رکھیں۔

❶ جب بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کا حکم دیں اس عمر تک ان کو نماز، وضو وغیرہ سکھائیں۔تا کہ دس برس تک مکمل نماز وطریقہ نماز سیکھ لیں۔

❷ دس سال کی عمر میں بھی نماز کے عادی نہ ہوں تو ان کو مارنا بھی جائز ہے۔

❸ جب بچے دس سال کے ہو جائیں تو انہیں اکٹھے سونے کی اجازت نہیں، اس سے برائیاں پھیلتی ہیں اور بچوں میں گندی عادات آ جاتی ہیں۔

لغات: اَبْنَاءُ: ابن کی جمع ہے بمعنی بیٹا، بنون بھی جمع آئی ہے۔ اَلْمَضَاجِعُ: مضجع کی جمع ہے بمعنی خواب گاہ، سونے کی جگہ ضجع (ف) ضجعا و ضجع، پہلو کے بل لیٹنا۔ قَالَ تَعَالٰی وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ۔

ترکیب: مُرُوْا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، اَوْلَادَكُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر ذوالحال، واو حالیہ، هُمْ مبتدا، اَبْنَاءُ سَبْعَ سِنِيْنَ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر مفعول بہ، بِالصَّلٰوةِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا، واؤ عاطفہ، اَضْرِبُوْا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، هُمْ ذوالحال، واؤ حالیہ، اَبْنَاءُ عَشَرَ سِنِيْنَ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر مفعول بہ علیہا، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، فَرِّقُوْا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، بَيْنَهُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مفول فیہ، فِي الْمَضَاجِعِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف عایہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((..........❀❀❀..........))

۱۷۳۔ قرآنِ کریم کی حفاظت کرو، یہ جلد بھولنے والا ہے

تَعَاهَدُوْا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْاِبِلِ عُقُلِهَا.

++++++++++

تَعَاهَدُوْا	الْقُرْآنَ	فَوَالَّذِيْ
حفاظت کرو	قرآن کی	پس قسم ہے اس ذات کی
نَفْسِيْ بِيَدِهٖ	لَهُوَ	اَشَدُّ تَفَصِّيًا
جس کے قبضے میں میری جان ہے	البتہ وہ (قرآن کریم)	زیادہ جلد نکلنے والا ہے
مِنَ الْاِبِلِ	عُقُلِهَا	
اونٹ سے	اس کی رسی میں سے	[بخاری ومسلم]

تشریح: آنحضرت ﷺ کی اس حدیث پاک میں قرآن کریم کی حفاظت کا حکم

ہے کہ (جب) جتنا بھی قرآن پاک یاد ہو جائے اسے یاد رکھنا فرض ہے۔ آپ ﷺ نے حدیث مذکور میں سرکش اونٹ کے ساتھ تشبیہ دے کر سمجھایا ہے کہ قرآن پاک دماغوں سے نکلنے میں سرکش اونٹ سے زیادہ تیز ہے، اس لیے اس کو حفظ کے بعد یاد کرتے رہنا بھی ضروری ہے۔ حفاظ قرآن کے لیے یہ خاص نصیحت ہے۔

لغات: تَعَاهَدُ تَعَاهَدَ، تعَهَّدَ، بمعنی حفاظت کرنا، عَهِدَ (س) عَهْداً حفاظت کرنا۔ عُقُلِهَا: عقل (ن.ض) عَقَلَا البَعِيرَ فانك، ثان ، ملا کر رسی سے باندھنا، عقلہ وہ چیز جس سے باندھا جائے، مراد وہ رسی جس سے اونٹ کی رانوں کو باندھا جائے۔

ترکیب: تَعَاهَدُوْا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، اَلْقُرْآنَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معلّل، ف تعلیلیہ، واؤ قسمیہ جارہ اَلَّذِیْ اسم موصول، نَفْسِیْ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، ب جار، یَدِہٖ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثبت فعل محذوف کے، ثبت فعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق اُقْسِمُ فعل محذوف کے، اقسم فعل اپنے فاعل (انا ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر قسم، ل تاکید ھو مبتدا، اشد صیغہ اسم تفضیل، مِنَ الاِبِلِ جار مجرور مل کر اس کے متعلق، ھُوَ ضمیر مستتر ممیز، تَفَصِّیاً مصدر، عُقُلِهَا مضاف مضاف الیہ مل کر منصوب بزع الخافض ای من عُقُلِهَا جار مجرور متعلق تَفَصِّیاً کے، مصدر اپنے متعلق سے مل کر تمیز، ممیز تمیز مل کر اَشَدَّ کا فاعل، صیغہ اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جواب قسم، قسم اور جواب قسم مل کر جملہ قسمیہ ہو کر تعلیل۔ معلّل تعلیل مل کر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

((............ ❁❁❁ ....))

۱۷۴۔قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو!

لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا .

++++++++++

لَا	تَجْلِسُوْا	عَلَى الْقُبُوْرِ
نہ	بیٹھو	قبروں پر
وَلَا	تُصَلُّوْا	اِلَيْهَا
اور نہ	نماز پڑھو	ان کی طرف [مسلم]

تشریح: ہمارے محبوب نبی ﷺ کی اس حدیث میں قبر کا ادب بتایا ہے کہ اس پر بیٹھنا جائز نہیں اور دوسرا ادب یہ بتایا کہ اس کی طرف نماز پڑھنا بھی جائز نہیں (تاکہ شرک کا شبہ بھی نہ ہو) سجدہ تو کسی طرح بھی جائز نہیں ہے، نہ عبادت کے لیے اور نہ ادب کے لیے۔

لغات: اَلْقُبُوْر: جمع ہے قبر کی جس میں مردے کو رکھا جاتا ہے۔قَالَ تَعَالٰی اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ۔

ترکیب: لَا تَجْلِسُوْا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، عَلَى الْقُبُوْرِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہا، واؤ عاطفہ، لَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا بترکیب سابق جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف۔ معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((............⊛⊛⊛............))

۱۷۵۔مظلوم کی بددعا سے بچو، جلد قبول ہونے والی ہے

اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ

++++++++++

اِتَّقِ	دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ	فَاِنَّهٗ
ڈر	مظلوم کی (بد) دعا سے	پس بے شک (بات یہ ہے کہ)

لَيْسَ	بَيْنَهَا	وَ
نہیں ہے	اس کی (بددعا) کے	اور
بَيْنَ اللّٰهِ	حِجَابٌ	
اللہ کے درمیان	کوئی پردہ	[بخاری ومسلم]

تشریح: (یہ حکم حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے اس وقت دیا کہ جب ان کو یمن کا گورنر بنایا گیا) اس حدیث سے معلوم ہوا ہمارے ہاتھ اور زبان سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچنی چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مظلوم آدمی ہمارے حق میں بددعا کرے اور فوراً قبول ہو جائے۔

لغات: حِجَابٌ: بمعنی پردہ جمع حُجُب ہے حَجَبَ (ن) حِجَابًا چھپانا، حائل ہونا۔

ترکیب: اِتَّقِ امر حاضر، ضمیر مستتر فاعل، دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر فعلیہ انشائیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ہ ضمیر اِنَّ کا اسم، لَيْسَ فعل ناقص، بَيْنَهَا مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، بَيْنَ اللّٰهِ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول فیہ ہوا ثابتًا محذوف کا، ثابتًا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور مفعول فیہ سے مل کر لَيْسَ کی خبر مقدم حجاب اسم مؤخر، لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل اور تعلیل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ تعلیلیہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۱۷۶۔ ان چوپایوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو!

اِتَّقُوا اللّٰهَ فِیْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَاتْرُكُوْهَا صَالِحَةً .

++++++++++

اِتَّقُوا	اللّٰهَ	فِیْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ
ڈرو تم	اللہ سے	ان بے زبان جانوروں کے بارے میں
فَارْكَبُوْهَا	صَالِحَةً	وَاتْرُكُوْهَا
پس سواری کرو تم ان پر	اچھی حالت میں	اور چھوڑو ان کو
صَالِحَةً		
اچھی حالت میں		[ابو داؤد]

تشریح: اس حدیث میں آپ ﷺ نے جانوروں کے دو حقوق ارشاد فرمائے۔

❶ جانور پر سواری اس وقت کرنا چاہیے جب وہ سواری کے قابل ہو، شکم سیر ہو اور تھکا ہوا نہ ہو۔ اس کے آرام کا خیال رکھو!

❷ دوسرا حق یہ ارشاد فرمایا کہ جب وہ تھک جائے اور بھوکا ہو تو اسے کھانے اور آرام کے لیے چھوڑ دینا چاہیے۔ آزادی اس کا بھی حق ہے۔

ملاحظہ: جب جانوروں کے حقوق کا اتنا لحاظ ہے تو آپ ﷺ کی نگاہ میں انسانیت کے حقوق کا کیا عالم ہوگا۔

لغات: اَلْبَهَائِمُ: جمع اَلْبَهِيْمَةُ بمعنی جانور چوپائے۔ اَلْمُعْجَمَةُ مُعْجَمٌ کی مؤنث ہے، بمعنی گونگا، کھل کر بیان نہ کرنے والا، عَجُمَ(ك) عُجْمَةً بمعنی لکنت ہونا۔

ترکیب: اِتَّقُوْا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، لفظ اللّٰه مفعول بہ، فی جار، هٰذِهٖ اسم اشارہ، اَلْبَهَائِمَ موصوف، اَلْمُعْجَمَةِ صفت، موصوف صفت مل کر مشار الیہ، اسم اشارہ اور مشار الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور

متعلق سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر مفسر یہ، اُرْکُبُوْا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، ھَا ضمیر ذوالحال، صَالِحَۃً حال، حال ذوالحال مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ اُتْرُکُوْھَا صَالِحَۃً بترکیب سابق جملہ انشائیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہو کر تفسیر، مفسر اور تفسیر مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ تفسیر یہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۱۷۷۔غیر محرم کے ساتھ ہر طرح کی خلوت اور سفر سے پرہیز کریں

لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِاِمْرَاَۃٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ اِمْرَاَۃٌ اِلَّا وَمَعَھَا مَحْرَمٌ

++++++++++

لَا	یَخْلُوَنَّ	رَجُلٌ
نہ	الگ بیٹھے	کوئی مرد
بِاِمْرَاَۃٍ	وَلَا تُسَافِرَنَّ	اِمْرَاَۃٌ
کسی (غیر محرمہ) عورت کے ساتھ	اور ہر گز سفر نہ کرے	کوئی عورت
اِلَّا	وَمَعَھَا	مَحْرَمٌ
مگر	اس حال میں کہ اس کے ساتھ	کوئی محرم ہو

[بخاری و مسلم]

تشریح: اللہ کے پیغمبرؐ نے اس حدیث پاک میں دو حکم ارشاد فرمائے۔

❶ مردوں کو حکم ہے کہ کسی بھی غیر محرمہ عورت کے ساتھ الگ نہ بیٹھیں۔ ایک اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح درمیان میں تیسرا شیطان ضرور ہوتا ہے جو انہیں برائی (زنا، غلط خیالوں یا کم از کم بدنظری) میں مشغول کرتا ہے۔

❷ دوسری ہدایت مسلمان خواتین کو ہے کہ وہ بغیر محرم کے سفر نہ کیا کریں۔ آپ ﷺ کی ان دونوں ہدایات پر عمل کرنے سے بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں اور عمل نہ کرنے

سے بے شمار دنیاوی اور دینی نقصانات ہوتے ہیں۔ طالبینِ علم سے گزارش ہے کہ ابھی سے ہر غیر محرم رشتہ دار خواتین سے پردے کا اہتمام کریں ورنہ بعد میں پردے پر عمل اور مسائل بتانا مشکل ہوگا۔

لغات: یَخْلُوَنَّ بخلا (ن) خُلُوًّا و خَلَاءً تنہائی اختیار کرنا۔ مَحْرَمْ: جمع مَحَارِمْ، وہ رشتہ دار جس سے کبھی بھی نکاح درست نہ ہو۔

ترکیب: لَا یَخْلُوَنَّ نہی غائب بانون تاکید ثقیلہ، رَجُلٌ فاعل، بِامْرَأَةٍ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہ، وَلَا تُسَافِرَنَّ نہی غائب بنون تاکید ثقیلہ، اِمْرَاَةٌ ذوالحال، اِلَّا حرف استثناء لغو، واؤ حالیہ، مَعَهَا مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ثَابِتٌ محذوف کا، ثَابِتٌ صیغہ اسم فاعل اپنے (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، مَحْرَمٌ مبتدا موخر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر حال، حال ذوالحال مل کر فاعل لَا تُسَافِرَنَّ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف۔ معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۱۷۸۔ جانوروں کی پیٹھ کو ممبر نہ بناؤ!

لَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ.

++++++++++

لَا	تَتَّخِذُوْا	ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ	مَنَابِرَ	
نہ	بناؤ	اپنے جانوروں کی پشتوں کو	منبر	[ابو داؤد]

تشریح: اس حدیث پاک میں جانوروں کی پیٹھ پر بیٹھ کر خطاب کرنے اور سودا سلف لینے کے لیے باتیں کرنے سے منع کیا۔ ہاں سوار ہوکر چلتے چلتے بات کرنے کا اور حکم ہے، کھڑے کرکے باتیں شروع کر دینا درست نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے جانوروں کو ناجائز تکلیف ہوتی ہے اگرچہ آپ ﷺ نے اونٹنی پر خطبہ ارشاد فرمایا تھا لیکن وہ

اونٹنی بجا طور پر آپ ﷺ کے خطاب فرمانے پر خوش ہو گی۔ جیسا کہ ساری مخلوقات آپ ﷺ سے محبت کرتی ہے۔

لغات: ظُهُوْرَ: جمع ہے ظَهْر کی بمعنی پیٹھ، دَوَابٌّ: جمع دابة کی بمعنی رینگنے والے جانور، سواری کے جانور کو بھی کہتے ہیں، دب(ض) دبا و دبیبا ہاتھ پاؤں کے بل چلنا۔ مَنَابِرَ: جمع مِنْبَرٌ بمعنی بلند جگہ۔

ترکیب: لَا تَتَّخِذُوْا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول اول، مَنَابِر مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((............⊛⊛⊛............))

۱۷۹۔ جاندار کو نشانہ نہ بناؤ!

لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا.

++++++++++

لَا تَتَّخِذُوْا	شَيْئًا	فِيْهِ
نہ بناؤ	کسی چیز کو	جس میں
اَلرُّوْحُ	غَرَضًا	
جان ہو	نشانہ	[مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں اس بات سے منع فرمایا گیا کہ کسی بھی جاندار انسان یا حیوان کو محض شوق پورا کرنے کے لیے مارا جائے اور اسے ستانے کے لیے نشانہ بنایا جائے۔

لغات: اَلرُّوْحُ: بمعنی جان، نفس اس کی جمع اَرْوَاحٌ آئی ہے۔ قَالَ تَعَالٰی وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ۔ غَرَضَ: بمعنی حاجت، مطلوب جمع اَغْرَاضٌ آتی ہے، یہاں نشان بنانا مراد ہے۔

ترکیب: لَا تَتَّخِذُوْا نہی حاضر، ضمیر بارز فاعل، شَیْئاً موصوف، فِیْهِ جار مجرور، متعلق کَائِناً محذوف کے، اَلرُّوْحُ کائنا کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول اوّل، غَرَضاً مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۱۸۰۔ بغیر اجازت دو آدمیوں کے درمیان نہ بیٹھو!

لَا تَجْلِسْ بَیْنَ رَجُلَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا.

++++++++++

لَا	تَجْلِسْ	بَیْنَ رَجُلَیْنِ
مت	بیٹھ	دو آدمیوں کے درمیان
اِلَّا	بِاِذْنِهِمَا	
مگر	ان کی اجازت کے ساتھ	[ابو داؤد]

تشریح: اس حدیث پاک کا خاص پیغام یہ ہے کہ جب دو آدمی بیٹھے ہوں تو تیسرے کو درمیان میں بغیر اجازت نہ بیٹھنا چاہیے۔ یہ ممانعت کئی وجوہ سے ہے۔

❶ یہ تہذیب کے بھی خلاف ہے۔

❷ دو آدمیوں کی باتوں میں دخل اندازی بھی ہے۔

❸ درمیان میں بیٹھنے والے کا اپنا نقصان بھی ہے کہ ان دونوں بیٹھنے والوں کے دلوں میں کدورت آجاتی ہے جس سے تعلقات خراب ہوتے ہیں۔

لغات: تَجْلِسُ بجلس (ض) بمعنی بیٹھنا۔ رَجُلَیْنِ رَجُلٌ کی تثنیہ ہے بمعنی دو آدمی۔

ترکیب: لَا تَجْلِسْ نہی حاضر، ضمیر مستتر فاعل، بَیْنَ مضاف، رَجُلَیْنِ مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول فیہ، اِلَّا حرف استثنا لغو، با جار، اِذْنِهِمَا مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ

فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۱۸۱۔صدقہ مصائب کے لیے ڈھال ہے

بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا .

++++++++++

بَادِرُوْا	بِالصَّدَقَةِ	فَإِنَّ
جلدی کرو	خیرات کرنے میں	پس بے شک
الْبَلَاءَ	لَا يَتَخَطَّاهَا	
مصیبت	نہیں بڑھتی ہے اس سے آگے	[مشکوٰۃ]

تشریح: آنحضرت ﷺ کی اس حدیث پاک میں (توفیق ہونے پر) جلد صدقہ کرنے کی ترغیب دی ہے، اس کے دو فائدے بتائے ہیں کہ صدقہ کی برکت سے آنے والی بیماریاں، مصائب اور مشکلات ٹل جاتی ہیں۔

۲۔صدقہ سے ستر بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ [کنز]

لغات: بَادِرُوْا بَادَرَ، مُبَادَرَةً، دِيْدَارُ اِلَى الشَّيْءِ ،جلدی کرنا۔يَتَخَطَّاهَا: تَخَطَّى، تَخَطِّيًا، بمعنی تجاوز کرنا، پھاندنا۔

ترکیب: بَادِرُوْا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، بِالصَّدَقَةِ جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معلل ، ف تعلیلیہ ،ان حرف مشبہ بالفعل ، الْبَلَاءَ اِنَّ کا اسم ،لَا يَتَخَطَّا فعل مضارع ،ھو ضمیر مستتر فاعل، ھَا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر اِنَّ کی خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل تعلیل مل کر جملہ انشائیہ تعلیلیہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۱۸۲۔ اپنے بھائی کی تکلیف پر خوش نہ ہوں!

لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيْكَ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ.

++++++++++

لَا تُظْهِرِ	الشَّمَاتَةَ لِأَخِيْكَ	فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ
نہ خوش ہو	اپنے بھائی کی تکلیف پر	پس مہربان ہوگا اللہ اس پر

وَيَبْتَلِيْكَ

اور تجھے (اس تکلیف میں) مبتلا کردے گا [ترمذی]

تشریح: اس حدیث پاک میں دوسروں کی تکالیف پر خوش ہونے سے منع فرمایا اور اس کا نقصان یہ بتایا کہ اس طرح یہی تکلیف خوش ہونے والے کو لگ جاتی ہے۔ ہمیں سبق یہ ملا کہ ہم دوسروں کی تکالیف دور کرنے میں ان کے کام آئیں اور مسلمانوں کی پردہ پوشی کریں اور جب کسی کو تکلیف میں دیکھیں تو اپنے لیے اور تکلیف زدہ انسان کے لیے رو روکر دعا مانگیں، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ ہم پر اور ان پر مہربان ہو جائیں گے اور آپس میں ایک دوسرے کا احترام پیدا ہوگا۔

لغات: اَلشَّمَاتَةَ: شَمِتَ (س) شَمَاتَةً، شَمَاتًا بفُلَان، کسی کی مصیبت پر خوش ہونا۔ وَيَبْتَلِيْكَ: ابتلی افعال ابتلا، آزمائش کرنا، مصیبت میں ڈالنا، بَلَا (ن) آزمانا، تجربہ کرنا امتحان لینا۔

ترکیب: لَا تُظْهِرِ نہی حاضر، ضمیر مستتر فاعل، الشَّمَاتَةِ مفعول بہ، ل جار، اَخِيْكَ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، يَرْحَمُ فعل مضارع ہ ضمیر مفعول بہ، لفظ اللہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، يَبْتَلِي فعل مضارع ہو ضمیر مستتر فاعل، كَ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف

علیہ معطوف مل کر تعلیل معلل اور تعلیل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ تعلیلیہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۱۸۳۔ایک کھجور بھی ہو سکے تو صدقہ کرو!

اِتَّقُوا النَّارَ وَلَو بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ .

++++++++++

اِتَّقُوا النَّارَ	وَلَو	بِشِقِّ تَمْرَةٍ
بچو(جہنم کی) آگ سے	اگرچہ	ایک کھجور کے ٹکڑے کے (صدقہ کرنے کے) ساتھ ہو
فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ	فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ	
پس جو شخص (ایک کھجور بھی) نہ پائے	پس اچھی بات کے ساتھ	[بخاری]

تشریح: اس حدیث پاک میں توجہ دلائی گئی ہے کہ صدقہ اتنا ضروری ہے کہ ایک کھجور کا ٹکڑا بھی ہو تو اسے بھی صدقہ کر کے ثواب کی امید رکھو اور آگے بتایا کہ اگر اتنا بھی نہ ہو سکے تو خوش اخلاقی اور اچھی بات کے ذریعے سے جہنم کی آگ سے بچا جا سکتا ہے۔ بلاشبہ یہ بھی بڑی نیکی ہے اگر اخلاص ہو۔

لغات: بِشِقِّ بِكَسْرِ الشِّينِ بمعنی جانب، کنارہ، ہر چیز کا آدھا حصہ، جمع شُقُوقٌ ہے، شَقَّ (ن) شَقًّا توڑنا، پھاڑنا۔

ترکیب: اِتَّقُوْا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، اَلنَّارَ مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ واؤ مبالغہ، لَوْ وصلیہ شرطیہ، ب جار، بِشِقِّ تَمْرَةٍ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کان محذوف کے، کان اپنے عمل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اس کی جزا اِتَّقُوا النَّارَ قرینہ ماقبل کی بنا پر محذوف ہے۔ شرط و جزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، من موصولہ، صلہ متضمن معنی شرط، لَمْ يَجِدْ فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر شرط، ف جزائیہ، ب جار، كَلِمَةٍ

موصوف، طَیِّبَۃٍ صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اِتَّقُوا محذوف کے، اِتَّقُوا فعل با فاعل اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف ۔ معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((............۞۞۞............))

۱۸۴۔ اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں سے جہاد کرو!

جَاهِدُوْا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ .

++++++++++

جَاهِدُوْا	الْمُشْرِكِيْنَ	بِاَمْوَالِكُمْ
جہاد کرو	مشرکین سے	اپنے مالوں
وَاَنْفُسِكُمْ	وَاَلْسِنَتِكُمْ	
اور اپنی جانوں	اور اپنی زبانوں کے ساتھ	[ابو داؤد]

تشریح: جہاد کا مقصد یہ ہے کہ اللہ کا دین سربلند ہو اور کفر نیچا ہو جائے ۔ اس مقصد کے لیے کوشش کرنے کے بڑے فضائل ہیں۔

❶ جہاد کی صف میں کھڑے ہونا ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔

❷ جہاد بہترین اعمال میں سے ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

اس سے معلوم ہوا کہ شرک، بدعت اور رسومات کو مٹانے کی کوشش کرنا اور سنت رسول ﷺ کو خود اپنانا اور لوگوں تک پہنچانا بہترین عمل ہے۔ خواہ تلوار سے ہو، زبان سے ہو، تعلیم سے ہو یا دعوت و تبلیغ سے ہو۔

لغات: اَنْفُسِكُمْ: جمع نفس کی بمعنی جان، اَلْسِنَتِكُمْ: جمع لسان بمعنی زبان۔

ترکیب: جَاهِدُوْا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، اَلْمُشْرِكِيْنَ مفعول بہ، با جار اَمْوَالِكُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اَنْفُسِكُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف اول، واو عاطفہ، السنتکم مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی

معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۱۸۵۔ پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جان لو

اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سُقْمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ .

++++++++++

اِغْتَنِمْ	خَمْسًا	قَبْلَ خَمْسٍ
غنیمت جان لے	پانچ کو	پانچ سے پہلے
شَبَابَكَ	قَبْلَ هَرَمِكَ	وَصِحَّتَكَ
اپنی جوانی کو	اپنے بڑھاپے سے پہلے	اور اپنی تندرستی کو
قَبْلَ سُقْمِكَ	وَغِنَاكَ	قَبْلَ فَقْرِكَ
اپنی بیماری سے پہلے	اور اپنی خوش حالی کو	اپنی تنگدستی سے پہلے
وَفَرَاغَكَ	قَبْلَ شُغْلِكَ	وَحَيٰوتَكَ
اور اپنی فرصت کو	اپنے مصروف ہونے سے پہلے	اور اپنی زندگی کو
قَبْلَ مَوْتِكَ		
اپنے مرنے سے پہلے		[رواه الترمذی]

تشریح: اس حدیث پاک میں پانچ عظیم نعمتوں کی اہمیت بتائی گئی ہے۔

❶ جوانی: کیونکہ بڑھاپے میں کمزوری کی وجہ سے بہت سے اعمالِ خیر نہیں ہوسکتے۔

❷ تندرستی: کیونکہ بیماری بہت سی نعمتوں سے محروم کردیتی ہے۔

❸ تنگدستی: سے انسان کفر تک پہنچ جاتا ہے۔

❹ فراغت: کیونکہ زیادہ مشغولیت کی وجہ سے بہت سے اعمال رہ جاتے ہیں۔

❺ زندگی: بہت بڑی قیمتی چیز ہے موت آنے پر زندگی کے سارے فوائد سے محرومی ہو جاتی ہے۔ان پانچوں نعمتوں کو چند دنوں کا مہمان سمجھ کر خوب قدر کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے اور آخرت کی تیاری میں لگانا چاہیے۔

لغات: اِغْتَنِمْ: غنیمت سمجھنا غَنِمَ(س) غَنَمًا ،سبقت حاصل کرنا۔قَالَ تَعَالٰی وَاعْلَمُوْا اَنَّ مَا غَنِمْ مَنْ. شَبَابَ: جوانی،شَبَّ(ض) شَبَابًا ،جوان ہونا،هَرَمَ: بمعنی انتہائی بوڑھا ہونا هَرِمَ(س) هَرَمًا بہت بوڑھا ہونا،کمزور ہونا۔سُقْمِ سَقِمَ(س.ك) سَقْمًا، سَقَامَةً بمعنی بیمار ہونا اس کی جمع سقام اور سقما آئی ہے۔قَالَ تَعَالٰی اِنِّی سَقِیْمٌ۔

ترکیب: اِغْتَنِمْ امر حاضر،ضمیر مستتر فاعل،خَمْسًا مبدل منہ اول، شَبَابَكَ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ،واؤ عاطفہ،صِحَّتِكَ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف اول واؤ عاطفہ،غِنَاكَ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی،واؤ عاطفہ، فِرَاغَكَ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثالث،واؤ عاطفہ،حَیٰوتَكَ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف رابع،معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفات سے مل کر بدل، مبدل منہ اول،اپنے بدل سے مل کر مفعول بہ، قبل مضاف خَمْس مضاف الیہ، دونوں مل کر مبدل منہ ثانی،قبل مضاف،حَرَمَ مضاف الیہ مضاف، كَ ضمیر مضاف الیہ،مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ،واؤ عاطفہ،قبل سُقْمِكَ بترکیب سابق معطوف اول،واؤ عاطفہ،قبل فَقْرِكَ معطوف ثانی، واؤ عاطفہ،قَبْلَ شُغْلِكَ معطوف ثالث،واؤ عاطفہ،قبل مَوْتِكَ معطوف رابع،معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفات سے مل کر بدل،مبدل منہ ثانی اپنے بدل سے مل کر مفعول فیہ،فعل اپنے فاعل،مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

لَيْسَ النَّاقِصَة

ملاحظہ: لیس افعال ناقصہ میں سے ہے۔ مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر مبتداء کو مرفوع اور خبر کو منصوب کر دیتا ہے۔ آنے والی احادیث میں اس ضابطہ نحو کی مشق ہے۔ اس کے معنی ہیں (نہیں ہے)۔

فائدہ: لَيْسَ یہ اصل میں لَيِسَ تھا تو لَيْسَ کا وزن فَعِلَ ہے اور فَعِلَ میں فَعْلَ پڑھنا جائز ہے جیسے عَلِمَ میں عَلْمَ پڑھنا جائز ہے۔ اس کی صرف ماضی کی گردان کلام عرب میں مستعمل ہے۔

گردان لَيْسَ لَيْسَا لَيْسُوا . لَيْسَتْ لَيْسَتَا لَسْنَ . لَسْتَ لَسْتُمَا لَسْتُمْ . لَسْتِ لَسْتُمَا لَسْتُنَّ . لَسْتُ لَسْنَا .

۱۸۶۔ پہلوان اور بہادر وہ جو غصے پہ قابو پائے

لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِىْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ .

++++++++++

لَيْسَ	الشَّدِيْدُ	بِالصُّرْعَةِ
نہیں ہے	پہلوان	پچھاڑنے کے ساتھ
اِنَّمَا	الشَّدِيْدُ	الَّذِىْ
بے شک	پہلوان	وہ ہے جو
يَمْلِكُ	نَفْسَهٗ	عِنْدَ الْغَضَبِ
قابو میں رکھے	اپنے آپ کو	غصے کے وقت

[بخاری ومسلم]

تشریح: رہبرِ انسانیت ﷺ کے اس فرمان میں غصہ پی جانے کی فضیلت بتائی گئی ہے کہ بہادر اور پہلوان دوسروں کو پچھاڑنے والا نہیں بلکہ حقیقی بہادر وہ ہے کہ اسے غصہ آئے تو پی جائے، اللہ کے بندوں میں قطع تعلقی، لڑائی، جھگڑا، گالم گلوچ اور فتنہ فساد نہ کرے۔

لغات: اَلشَّدِيْدُ: بہادر، قوی، بلند۔ قَالَ تَعَالٰى اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۔ جمع اشِدَّاءُ، شُدُوْدٌ آئی ہے، شد (ن. ض) شدًا مضبوط کرنا۔ اَلصُّرْعَةِ: جو دوسرے کو پچھاڑ دے، صرع (ف) صَرْعًا، صُرْعًا، بمعنی پچھاڑ دینا۔

ترکیب: لَيْسَ موصوف، اَلنَّاقِصَةُ صفت، موصوف صفت مل کر مفعول بہ ہوا فعل محذوف اِقْرَا کا۔ اِقْرَا امر حاضر اپنے فاعل ضمیر مستتر اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ترکیب: لَيْسَ فعل ناقص، اَلشَّدِيْدُ لَيْسَ کا اسم، بَا جار، اَلصُّرْعَةِ مجرور جار

مجرور مل کر متعلق کَائِنًا محذوف کے۔ کَائِنًا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہٗ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، لَیْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔ اِنَّمَا کلمہ، حَصِرَ الشَّدِیْدُ مبتدا، اَلَّذِیْ موصول، یَمْلِكُ فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، نَفْسَهٗ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، عِنْدَ الْغَضَبِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ مستانفہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۱۸۷۔عورت اور غلام کو بہکا کر خاوند اور آقا سے جدا نہ کر

لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ اِمْرَأَةً عَلٰی زَوْجِهَا اَوْ عَبْدًا عَلٰی سَیِّدِهٖ .

++++++++++

لَیْسَ	مِنَّا	مَنْ
نہیں ہے	ہم میں سے	جو
خَبَّبَ	اِمْرَأَةً	عَلٰی زَوْجِهَا
ابھارے	کسی عورت کو	اس کے شوہر کے خلاف
اَوْ	عَبْدًا	عَلٰی سَیِّدِهٖ
یا	کسی غلام کو	اس کے آقا کے خلاف

[ابو داؤد]

تشریح: اس حدیث شریف میں میاں، بیوی، غلام اور آقا کے درمیان ناچاقی کروانے والے کی بدبختی کا اعلان ہے کہ اس قسم کا فتنہ پرداز آدمی مسلمانوں کی جماعت سے نکل جاتا ہے کیونکہ اسلام تعلقات جوڑنے کے راستے بتاتا ہے یہی مومن کی شان ہے۔

لغات: خَبَّبَ: دھوکا دینا، خراب کرنا، بگاڑنا۔ خَبَّبَ عَلٰی فُلَانٍ صَدِیْقَهٗ اس نے فلاں کے دوست کو بگاڑ دیا۔

ترکیب: لَیْسَ فعل ناقص، مِنَّا جار مجرور مل کر متعلق کَائِنًا محذوف کے، کَائِنًا صیغہ اسم فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، مَنْ موصول، خَبَّبَ فعل ماضی، (هُوَ ضمیر مستتر فاعل)، اِمْرَأَةً معطوف علیہ، او حرف عطف، عبدًا معطوف، دونوں مل کر مفعول بہ، عَلٰی جار، زَوْجِهَا مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، او عطف، عَلٰی جار، سَيِّدِهٖ مضاف مصاف الیہ دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر لَیْسَ کا اسم، لَیْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۱۸۸۔ چھوٹوں پہ شفقت اور بڑوں کی عزت کرو

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ .

++++++++++

لَيْسَ	مِنَّا	مَنْ
نہیں ہے	ہم میں سے	جو
لَمْ يَرْحَمْ	صَغِيْرَنَا	وَلَمْ
رحم نہ کرے	ہمارے چھوٹوں پر	اور نہ
يُوَقِّرْ	كَبِيْرَنَا	وَيَأْمُرْ
عزت کرے	ہمارے بڑوں کی	اور نہ حکم کرے
بِالْمَعْرُوْفِ	وَيَنْهَ	عَنِ الْمُنْكَرِ
نیکی کا	اور نہ روکے	برائی سے

[ترمذی]

تشریح: ہمارے آقا علیہ السلام نے اس ارشاد میں چار اہم کام بتائے ہیں۔

❶ چھوٹوں کے ساتھ شفقت کا معاملہ کرنا۔

❷ بڑوں کا احترام کرنا۔اس میں والدین،اساتذہ وغیرہ سب آ گئے۔

❸ لوگوں میں نیکی کی باتیں پھیلانا۔

❹ برائی سے خود بچنا اور دوسروں کو بچانا۔ یہ چار کام دنیاوی اور دینی فوائد کی جڑیں ہیں۔ پہلے دو سے آپس کے تعلقات درست ہوتے ہیں اور دوسرے دو سے اسلام کے ساتھ انسان کا رشتہ جڑا رہتا ہے۔

لغات:یُوَقِّرُ وقر(ض)وقرا،قارۃ،صاحب وقار ہونا،فلاں وقر شیخه،فلاں نے اپنے استاد کی تعظیم کی۔

ترکیب:لَیْسَ فعل ناقص،مِنَّا جار مجرور مل کر متعلق کَائِنًا محذوف کے، کَائِنًا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم،مَنْ موصول،لَمْ یَرْحَمْ فعل مضارع مجزوم،هُ ضمیر مستتر فاعل،صَغِیْرَنَا مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ،واو عاطفہ،لَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا بترکیب سابق معطوف اول،واؤ عاطفہ،یأمرُ فعل مضارع مجزوم،هُوَ ضمیر مستتر فاعل،بِالْمَعْرُوْفِ جار مجرور مل کر متعلق فعل،فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ثانی،واؤ عاطفہ،یَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ بترکیب سابق معطوف ثالث،معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر صلہ،موصول صلہ مل کر لَیْسَ کا اسم،لَیْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((..........❁❁❁..........))

۱۸۹۔ پڑوسی کا خیال نہ رکھنے والا مومن نہیں ہے

لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِیْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ اِلٰی جَنْبِهٖ .

++++++++++

لَيْسَ	الْمُؤْمِنُ	بِالَّذِیْ
نہیں ہے	(کامل) مؤمن	وہ جو
يَشْبَعُ	وَجَارُهٗ	جَائِعٌ
سیر ہوکر کھائے (اس حال میں کہ)	اس کا پڑوسی	بھوکا ہو
اِلٰی جَنْبِهٖ		
اس کے پہلو میں		[بیهقی]

تشریح: اس حدیث پاک میں آنحضرت ﷺ کی ہر مومن کو یہ نصیحت ہے کہ اگر وہ کامل ایمان چاہتا ہے تو پڑوسیوں کے حقوق کا خیال رکھیں، جب وہ کھائے تو یہ سوچے کہیں میرا پڑوسی بھوکا تو نہیں۔ پڑوسی کا اطلاق اپنے ہم سبق، اپنے دوست ودیگر ساتھیوں اور قریبی مسلمانوں پر بھی ہوتا ہے۔

لغات: يَشْبَعُ (س) شَبْعَاءً، شَبْعًا مِنَ الطَّعَامِ . شکم سیر ہونا۔ جنبه: جانب، پہلو، اس کی جمع اجناب اور جنوب آئی ہے۔قَالَ تعَالٰی فَتُكْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ۔

ترکیب: لَيْسَ فعل ناقص، اَلْمُؤْمِنُ لَيْسَ کا اسم، باز ائدہ، اَلَّذِیْ اسم موصول، يَشْبَعُ فعل مضارع، هُوَ ضمیر مستتر ذوالحال، واؤ حالیہ، جارہ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، جَائِعٌ صیغہ اسم فاعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، اِلٰی جار، جَنْبِهٖ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اسم فاعل کے، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر حال، دونوں مل کر يَشْبَعُ کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر لَيْسَ کی خبر، لَيْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

۱۹۰۔مومن کی چار صفات

لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ .

++++++++++

لَيْسَ	الْمُؤْمِنُ	بِالطَّعَّانِ
نہیں ہے	(کامل) مومن	جو عیب لگائے
وَلَا	بِاللَّعَّانِ	وَلَا
اور نہ	وہ جو لعنت کرے	اور نہ وہ
الفَاحِشِ	وَلَا	الْبَذِيِّ
جو حد سے گزرنے والا ہو	اور نہ	وہ جو بے ہودہ بات کرے

[ترمذی]

تشریح: اس حدیث میں مومن کی چار نشانیاں بتائی گئی ہیں۔

❶ مومن طعان نہیں ہوتا کہ لعنت ملامت اور دوسروں کی عیب جوئی کرنا مسلمان کا کام نہیں ہے۔

❷ مومن لعان نہیں ہوتا۔اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اللہ کی رحمت کی امید کرتا ہے اپنے لیے اور دوسروں کے لیے بھی۔

❸ مومن باتیں کرنے والا نہیں ہوتا اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے۔

❹ مومن بے ہودہ بات کرنے والا نہیں ہوتا یعنی ہر وہ بات جس میں دینی نفع نہ ہو اس سے بچتا ہے۔اس حدیث پاک میں خاص طور پر زبان کی حفاظت کا حکم ہے کیونکہ یہ چاروں گناہ جن سے بچنے کی ترغیب ہے زبان ہی سے صادر ہوتے ہیں۔

لغات: اَلطَّعَانَ: مبالغہ کا صیغہ ہے، بہت زیادہ طعنہ دینے والا، طَعَنَ (ن. ف) طعنا نیزہ مارنا، فی الرجل عیب لگانا طَعَنَ عَلَيْهِ طعنہ مارنا۔ لَعَّانَ: یہ بھی صیغہ مبالغہ کا ہے، بہت زیادہ لعنت کرنے والا، لَعَنَ (ف) لَعْنًا فُلَانًا لعنت کرنا، گالی دینا۔ اَلْفَاحِشَ: حد سے گزرنے والا، فَحُشَ (ك) فُحْشًا ، بڑا ہونا (ضَ)۔

ترکیب: لَيْسَ فعل ناقص، اَلْمُؤْمِنُ لَيْسَ کا اسم، با زائدہ، اَلطَّعَّانَ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لا زائدہ برائے تاکید، با زائدہ برائے تاکید، اَللَّعَّانَ معطوف اول، واؤ عاطفہ، اَلْفَاحِشِ معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، لا زائدہ، اَلْبَذِيِّ معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفات سے مل کر خبر، لَيْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۱۹۱۔ اصل صلہ رحمی کیا ہے

لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحْمُهٗ وَصَلَهَا

++++++++++

لَيْسَ	اَلْوَاصِلُ	بِالْمُكَافِئِ
نہیں ہے (با کمال)	رشتہ جوڑنے والا	جو برابری کا معاملہ کرے
وَلٰكِنَّ	اَلْوَاصِلَ الَّذِيْ	اِذَا
لیکن	رشتہ جوڑنے والا وہ ہے کہ	جب
قُطِعَتْ رَحْمُهٗ	وَصَلَهَا	
اس سے رشتہ توڑا جائے	تو وہ اسے جوڑے	[بخاری]

تشریح: اس حدیث پاک میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ جو تمہارے ساتھ احسان کرے اس کے احسان کا بدلہ دینا یہ کوئی خاص کمال نہیں ہے۔ انسانی عظمت اس میں یہ ہے کہ جو اس کے ساتھ بُرائی کرے یہ مسلمان ان کے ساتھ اچھائی کرے۔ جو اس سے رشتہ توڑے۔ یہ اس سے رشتہ جوڑے۔

لغات: اَلْوَاصِلُ: جوڑنے والا، وَصَلَ (ض) وَصْلًا، وَصْلَةً بمعنی جوڑنا، صلہ رحمی کرنا، نرمی کرنا۔ اَلْمُكَافِئُ: كَافًا، مُكَافَئَةً، احسان کا بدلہ احسان سے یا اس سے زیادہ اچھی طرح دینا۔ رَحْمُهٗ: قرابت، رشتہ دار، جمع ارحام۔ قَالَ تَعَالٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ۔

ترکیب: لَيْسَ فعل ناقص، اَلْوَاصِلُ لَيْسَ کا اسم، با زائدہ، اَلْمُكَافِئُ خبر، لَيْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ واؤ استینافیہ، لٰكِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَلْوَاصِلُ لٰكِنَّ کا اسم، اَلَّذِيْ اسم موصول، اذا حرف شرط، قُطِعَتْ فعل ماضی مجہول، رَحِمُهٗ مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، وَصَلَ فعل ماضی، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، ھا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر لٰكِنَّ کی خبر، لٰكِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

((..........✿✿✿..........))

۱۹۲۔ حقیقی مالداری دل کا غنی ہونا ہے

لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ .

++++++++++

لَيْسَ	الْغِنٰى	عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ
نہیں ہے (حقیقی)	امیری	سامان کی زیادتی سے
وَلٰكِنَّ	الْغِنٰى	غِنَى النَّفْسِ
اور لیکن	امیری ہے	دل کی مالداری سے

[بخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیث میں دل کا اطمینان، صبر اور قناعت کی فضیلت بتائی ہے کہ مال کم ہو یا زیادہ ہو دل اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں پر خوش رہنا چاہیے۔ اسے ''غنائے قلب'' کہا جاتا ہے، اور اس حدیث میں اسی کو حقیقی مالداری قرار دیا گیا ہے۔

لغات: عَرَضٌ: متاع، سامان، اسباب جمع عروض آتی ہے۔ اَلنَّفْسُ: روح، دل، جمع نُفُوْس اور اَنْفُسٌ آتی ہے۔

ترکیب: لَیْسَ فعل ناقص، اَلْغِنٰی لَیْسَ کا اسم، عَنْ جار، کَثْرَۃِ الْعَرْضِ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائنًا محذوف کے، کائنًا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، لَیْسَ اپنے اسم خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، واؤ استینافیہ، لٰکِنَّ حرف مشبہ بالفعل، الغِنٰی لٰکِنَّ کا اسم، غِنَی النَّفْسِ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، لٰکِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۱۹۳۔ صُلح کے لیے خلافِ واقعہ بات کرنے والا جھوٹا نہیں

لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُوْلُ خَیْرًا وَیَنْمِیْ خَیْرًا .

++++++++++

لَیْسَ	الْکَذَّابُ	الَّذِیْ
نہیں ہے	جھوٹا وہ	جو کہ
یُصْلِحُ	بَیْنَ النَّاسِ	وَیَقُوْلُ
صلح کرائے	لوگوں کے درمیان	اور کہے
خَیْرًا	وَیَنْمِیْ خَیْرًا	

بھلی بات اور اچھی بات منسوب کرے (دوسروں کی طرف) [بخاری ومسلم]

تشریح: اس ارشاد حبیب ﷺ میں دو آدمیوں کے درمیان صلح کروانے کے لیے خلافِ واقعہ بات کہنے کی بھی اجازت دی گئی ہے اور حدیث پاک کے دوسرے حصے میں صلح جوئی کے لیے بھلائی کی بات کرنے کی ترغیب دی گئی ہے یعنی کوشش یہ ہونی چاہیے کہ جھوٹ سے بچے، لیکن بالفرض ''اِصْلَاحُ بَیْنَ النَّاسِ'' کی غرض سے کوئی خلافِ واقعہ بات بھی کرے تو پکڑ سے محفوظ رہے گا۔

لغات: یَنْمِیْ نمی (ض) نمیا، 'الشیئ'' بلند کرنا، منسوب کرنا، مراد دوسرا معنی ہے الحدیث الی فلان، کسی کی طرف منسوب کرنا۔

ترکیب: لَیْسَ فعل ناقص، الکَذَّابُ لَیْسَ کا اسم، الَّذِیْ موصول، یُصْلِحُ فعل مضارع، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، بَیْنَ النَّاسِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، یَقُوْلُ فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، خَیْرًا مقولہ (مفعول بہ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف اول، واو عاطفہ، یَنْمِیْ خَیْرًا بترکیب سابق معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر لَیْسَ کی خبر، لَیْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

((............ ❀❀❀ ....))

۱۹۴۔ دعا ایک پسندیدہ عمل ہے

لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ ۔

++++++++++

لَیْسَ	شَیْءٌ	اَکْرَمَ
نہیں ہے	کوئی چیز	زیادہ پسندیدہ
عَلَی اللّٰہِ	مِنَ الدُّعَاءِ	
اللہ کو	دعاء سے	[ترمذی]

تشریح: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرمانِ مکرم میں اللہ سے مانگنے کی ترغیب دی ہے کہ جب بھی تمہیں دنیاوی واخروی ضرورت پڑے تو دعا کا دامن کبھی نہ چھوڑیں اللہ کے نزدیک تمام عبادات میں پسندیدہ چیز دعاء ہے۔

ترکیب: لَیْسَ فعل ناقص، شَیْءٌ لَیْسَ کا اسم، اَکْرَمَ صیغہ اسم تفضیل، ھُوَ ضمیر مستتر

فاعل، عَلَى اللّٰهِ جار مجرور مل کر متعلق اول اسم تفضیل، مِنَ الدُّعَاءِ جار مجرور مل کر متعلق ثانی، اَکْرَمَ اسم تفضیل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر، لَيْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۹۵۔ میت پر آواز سے رونا اور نوحہ کرنا منع ہے

لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ .

++++++++++

لَيْسَ	مِنَّا	مَنْ
نہیں ہے	ہم میں سے	جو
ضَرَبَ	الْخُدُوْدَ	وَشَقَّ
پیٹے (غم میں)	(اپنے) رخساروں کو	اور پھاڑے
الْجُيُوْبَ	وَدَعَا	بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ
گریبانوں کو	اور پکارے	جاہلیت کی پکار

[بخاری ومسلم]

تشریح: مصائب اور مشکلات زندگی کا حصہ ہیں۔ ان پر اظہار غم کی بھی اجازت ہے۔ لیکن بے صبری کے ساتھ رخساروں کو پیٹنا، گریبانوں کو پھاڑنا یا فوت شدہ کے لیے جاہلانہ باتیں کرنے سے اللہ کے پیارے حبیب ﷺ نے منع فرمایا اور ان چیزوں کو جاہلیت قرار دیا ہے۔

لغات: اَلْخُدُوْدَ: جمع خَدٌّ بمعنی رخسار، اَلْجُيُوْبَ: جمع ہے جَيْبٌ کی بمعنی گریبان، جَابَ (ض) جَيْبًا الْقَمِيْصَ، گریبان بنانا، شَقَّ: (ن) شَقًّا بمعنی پھاڑنا، جدا جدا کرنا۔

ترکیب: لَيْسَ فعل ناقص، مِنَّا جار مجرور مل کر متعلق کائنًا، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، مَنْ موصول، ضَرَبَ فعل ماضی، ہٗ

ضمیر مستتر فاعل ،الخُدُوْدَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوکر معطوف علیہ، واو عاطفہ، شَقَّ الْجُيُوْبَ بترکیب سابق معطوف اول ،و اؤ عاطفہ، دُعَاءِ فعل ماضی ،ضمیر مستتر فاعل ،با جار، دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوکر معطوف ثانی ،معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوکر صلہ، موصول صلہ مل کر لَيْسَ کا اسم ،لَيْسَ اپنی خبر مقدم اور اسم سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۱۹۶۔مشاہدہ اور خبر میں فرق ہے

لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ .

++++++++++

لَيْسَ	الْخَبَرُ	كَالْمُعَايَنَةِ
نہیں ہے	سنی ہوئی بات	برابر دیکھی ہوئی کے

[احمدؒ]

تشریح: اس حدیث پاک میں ایک نفسیاتی نقطہ کی طرف اشارہ ہے کہ انسان آنکھ سے دیکھی ہوئی چیز سے جتنا متاثر ہوتا ہے اتنا سنی ہوئی سے نہیں ہوتا اور دوسرا یہ معلوم ہوا سنی ہوئی بات اور دیکھی ہوئی بات میں بڑا فرق ہے۔اس لیے معاملات میں دونوں کا لحاظ رکھا جائے گا۔

لغات: اَلْمُعَايَنَةِ عَايَنَ، مُعَايَنَةً بمعنی خود دیکھنا مشاہدہ کرنا۔

ترکیب: لَيْسَ فعل ناقص، اَلْخَبَرُ لَيْسَ کا اسم ،ك جار، الْمُعَايَنَةِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق كَائِنًا محذوف کے، كَائِنًا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر ،لَيْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

اَلشَّرط وَالجَزاءُ

ملاحظہ: اب ہم ان احادیث کا مطالعہ کریں گے جن کا پہلا حصہ شرط اور دوسرا حصہ جزاء ہے۔ دوسرے حصے (جزاء) پر کبھی فاء لانا ضروری ہوگا کبھی نہیں اب پہلے ان احادیث کا بیان ہے جن میں جزاء پر ف نہیں آتا۔ ان احادیث طیبہ کے شروع میں حرف شرط مَنْ کا استعمال عام ہے۔

دخول فاء علی الجزاء تین قسم پر ہے۔

❶ منع ❷ جائز ❸ واجب

❶ منع: اگر جزاء فعل ماضی متصرف بغیر قد کے ہو تو دخول فاء منع ہے جیسے اِنْ تَضْرِبْنِیْ ضَرَبْتُكَ

❷ جائز...... اگر جزاء فعل مضارع مثبت ہو اور بغیر سین اور سوف کے ہو یا مضارع منفی بَلَا ہو تو دخول فاء جائز ہے جیسے: اِنْ تَضْرِبْنِی اَضْرِبْكَ فَاَضْرِبْكَ اِنْ تَضْرِبْنِیْ لَا اَضْرِبْكَ فَلَا اَضْرِبْكَ۔

❸ واجب اگر جزاء فعل ماضی غیر متصرف ہو تو دخول فاء واجب ہے جیسے اِنْ جَاءَ زَیْدٌ فَلَیْسَ یُكْرِمُكَ۔ اگر جزاء فعل ماضی متصرف بِقَدْ ہو تو پھر بھی دخول فاء واجب ہے۔ پھر قد دو قسم پر ہے۔ ۱۔ لفظی ۲۔ تقدیری۔

مثال لفظی: اِنْ سَرَقَ فَقَدْ سَرَقَ

مثال تقدیری: اِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ یہ اصل فَقَدْ صَدَقَتْ تھا۔

اگر جزاء فعل مضارع ہو اور مثبت ہو سین اور سَوْفَ بھی داخل ہو تو اور منفی بَلَمْ یا بَلَنْ ہو پھر بھی دخول فاء واجب ہے جیسے اِنْ تَضْرِبْنِیْ فَسَیَضْرِبُكَ، فَسَوْفَ یَضْرِبُكَ فَلَنْ یَّضْرِبُكَ۔

۱۹۷۔ تواضع بلندی کا ذریعہ اور تکبر ذلت کا ذریعہ ہے

مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَهُ اللّٰهُ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ

++++++++++

مَنْ	تَوَاضَعَ لِلّٰہِ	رَفَعَهُ اللّٰهُ
جو	اللہ کے لیے عاجزی اختیار کرے	تو اسے اللہ بلند کر دیتا ہے
وَمَنْ	تَكَبَّرَ	وَضَعَهُ اللّٰهُ
اور جو	بڑا سمجھے اپنے کو	تو اسے اللہ نیچا کر دیتا ہے

[رواه البيهقي]

تشریح: آقائے نامدار ﷺ کے اس فرمان عالی میں عاجزی کا سبق دیا گیا ہے اور یہ خوش خبری سنائی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس عمل پر بلندیاں نصیب فرماتے ہیں اور حدیث شریف کے دوسرے حصہ میں تکبر کی مذمت بیان کی گئی ہے اور یہ وعید ہے کہ تکبر والے کو ذلیل اور رسوا کیا جاتا ہے (اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی)۔

تکبر اور صغر

تکبر کی تعریف یہ ہے کہ کوئی انسان اپنے اوصاف سے زیادہ کا دعویٰ کرے اور صغر یہ ہے کہ اپنے اصل مقام سے بھی اپنے آپ کو نیچے گرا دے اور ان دونوں حالتوں کے درمیان رہنے کو تواضع اور عاجزی کہتے ہیں۔

لغات: تَوَاضَعَ: بمعنی ذلیل ہونا، عاجز ہونا، وَضَعَ (ض) وَضْعًا، رکھنا، گھٹانا، تواضع خود سے چھوٹا بننا۔ رَفَعَ: رَفَعَ (ف) رَفْعًا اٹھانا، رَفُعَ (ك) رِفْعَةً، رِفَاعَةً عالی مرتبہ ہونا۔

ترکیب: اَلشَّرْطُ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اَلْجَزَاءُ معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول بہ اِقْرَأْ فعل محذوف کا، اِقْرَأْ فعل اپنے فاعل (انت ضمیر مستتر) اور مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

ترکیب: مَنْ کلمہ شرط، تَوَاضَعَ فعل ماضی، ضمیر مستتر فاعل، لِلّٰہِ جار مجرور مل کر متعلق

ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، رفع فعل ماضی، ہ ضمیر مفعول بہ، لفظ اللّٰہُ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مَنْ تَکَبَّر وَضَعَهُ اللّٰهُ بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف اور معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوئے۔

((............✿✿✿............))

۱۹۸۔ نعمت ملنے پر اللہ کے ساتھ بندوں کا بھی شکریہ ادا کریں!

مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ

++++++++++

لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ	لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ	مَنْ
وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا	لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا	جو

[احمد وترمذی]

تشریح: اس حدیثِ نبی ﷺ میں یہ ہدایت دی گئی ہے جو ہمارے ساتھ احسان کرے ہم اس کا شکریہ ادا کریں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بندوں کی ناشکری کو اللہ کی ناشکری قرار دیا ہے۔ جیسے والدین پالنے کا ذریعہ، استاد علم کا ذریعہ ہے۔ اسی طرح کوئی بھی جو ذریعۂ نعمت بنے اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

ترکیب: مَنْ کلمہ شرط، لَمْ يَشْكُرْ فعل، ضمیر مستتر فاعل، النَّاسَ مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، لَمْ يَشْكُرِ فعل هُوَ ضمیر مستتر فاعل، لفظ اَللّٰهَ مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۱۹۹۔نہ مانگنے والے سے اللہ ناراض ہوتے ہیں!

مَنْ لَّمْ یَسْئَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ .

++++++++++

یَغْضَبْ عَلَیْہِ	لَّمْ یَسْئَلِ اللّٰہَ	مَنْ
اللہ اس پر ناراض ہوں گے	اللہ سے نہ مانگے	جو

[ترمذی]

تشریح: اس حدیث پاک میں دعا کرنے کا خاص طور پر حکم دیا گیا ہے دنیا والوں سے ہم مانگتے ہیں تو وہ ناراض ہوتے ہیں لیکن اللہ وہ ہیں جو نہ مانگنے سے ناراض ہوتے ہیں۔

ترکیب: مَنْ کلمہ شرط، لَمْ یَسْئَلِ فعل مضارع، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، لفظ اللّٰہَ مفعول بہ، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، یَغْضَبْ فعل مضارع، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، عَلَیْہِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۲۰۰۔لٹیرے اپنے ایمان کی فکر کریں

مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَیْسَ مِنَّا.

++++++++++

فَلَیْسَ	نُهْبَةً	مَنِ انْتَهَبَ
پس نہیں ہے وہ	کسی مال کو	جو شخص لوٹے

مِنَّا

ہم میں سے

[ترمذی]

تشریح: اس ارشاد رسالت مآبؐ میں دوسروں کا مال لوٹنے کی وعید ہے اور بتایا

گیا ہے کہ یہ جرم اتنا برا ہے کہ اسے کرنے والا مسلمان نہیں رہتا۔

لغات: اِنْتَهَبَ: مالِ غنیمت کو لینا، نَهِبَ (ف۔ ن۔ س) نَهْبًا الغَنِيْمَةَ، مالِ غنیمت لوٹنا، اسی سے نُهْبَةً آ رہا ہے، ہر وہ چیز جو لوٹی جائے۔

ترکیب: مَنِ کلمہ شرط، انْتَهَبَ فعل ماضی، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، نُهْبَةً مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ لَيْسَ فعل ناقص، هُوَ ضمیر مستتر اس کا اسم، مِنَّا جار مجرور مل کر متعلق کائناً محذوف کے، کائناً صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، لَيْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۲۰۱۔ نیکی کی راہ بتانے والا نیکی میں شریک ہے

مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ .

++++++++++

مَنْ	دَلَّ	عَلٰى خَيْرٍ
جو	رہنمائی کرے	کسی بھلائی پر
فَلَهٗ	مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ	
پس اس کے لیے	اس کے کرنے والے کی طرح ثواب ہے	[مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں اس بات کی وضاحت ہے کہ دوسروں کو نیک عمل اور بھلائی کی بات بتانے والا ان کے عمل میں پورا پورا شریک رہتا ہے۔ ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بھلائی کی بات بتانا صدقہ ہے۔'' ہمیں چاہیے جتنا دین سیکھیں اسے لوگوں تک پہنچائیں۔ تاکہ فریضہ تبلیغ بھی ادا ہو اور بہت سے اعمال کے اجر کا ایک ذریعہ بھی بن جائے۔ صدقہ جاریہ بھی ہو۔

لغات: دَلَّ يَدُلُّ (ن) دَلَالَةً اِلَى الشَّيْءِ وَعَلَيْهِ، رہنمائی کرنا راستہ دکھانا۔

ترکیب: مَــنْ اسم جازم، متضمن معنی شرط، دَلَّ فعل ماضی، هُــو ضمیر مستتر فاعل، عَـلٰی خَیْرٍ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جزائیہ، لَـهٗ جار مجرور مل کر متعلق ثَـابتٌ محذوف کے، مِثْلُ مضاف، اَجْـرِ مضاف الیہ، فَـاعِـلِ مضاف الیہ مضاف، ہٖ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر ثَابتٌ کا فاعل، ثَابتٌ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۲۰۲۔ جو مسلمان پہ ہتھیار اٹھائے؟

مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا .

++++++++++

مَنْ	حَمَلَ	عَلَيْنَا
جو	اٹھائے	ہم پر
السَّلَاحَ	فَلَيْسَ	مِنَّا
ہتھیار	پس نہیں ہے وہ	ہم میں سے

[بخاری]

تشریح: اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان پر اسلحہ اٹھانا (خواہ وہ مذاق ہی کیوں نہ ہو) یہ نا جائز ہے اور وہ شخص جو کسی مسلمان پر اسلحہ اٹھائے وہ اسلامی برادری سے نکل جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور طریقے سے دور ہو جاتا ہے۔

لغات: اَلسَّلَاحَ: مذکر ومونث دونوں استعمال ہوتا ہے۔ بمعنی ہتھیار جمع اَسْلِحَةٌ، سلح، سلحان آتی ہے۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم، متضمن معنی شرط، حَـمَـلَ فعل ماضی، هُو ضمیر مستتر فاعل، عَـلَيْـنَا جار مجرور مل کر متعلق فعل، اَلسَّلَاحَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق

اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لَیْسَ فعل ناقص، هُوَ ضمیر مستتر اس کا اسم، مِنَّا جار مجرور مل کر متعلق کائنًا محذوف کے، کائنًا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر لَیْسَ کی خبر، لَیْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۲۰۳۔خاموشی نجات کا ذریعہ ہے

مَنْ صَمَتَ نَجَا

++++++++++

مَنْ	صَمَتَ	نَجَا
جو	خاموش رہا	اس نے نجات پائی

[احمد وترمذی]

تشریح: اس حدیث پاک میں خاموشی کی فضیلت بتائی گئی ہے۔ مقصود حدیث کا یہ ہے کہ جس گفتگو کے ثواب ہونے میں شک ہو۔ اس سے خاموشی بہتر ہے۔ معلوم ہوا زیادہ باتیں کرنا نقصان سے خالی نہیں۔

لغات: صَمَتَ: صَمَتَ(ن) صمتا، خاموش رہنا، چپ رہنا۔

ترکیب: مَنْ صَمَتَ نَجَا، ترکیب ظاہر ہے۔

((............✿✿✿............))

۲۰۴۔مجاہد کی مدد جہاد میں شرکت کا ذریعہ ہے

مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا .

++++++++++

مَنْ	جَهَّزَ	غَازِيًا
جس نے	سامان دیا	کسی مجاہد کو
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَقَدْ	غَزَا
اللہ کی راہ میں	پس تحقیق	اس نے جہاد کیا
وَمَنْ	خَلَفَ	غَازِيًا
اور جو شخص	نگران رہا	کسی مجاہد کا
فِيْ اَهْلِهِ	فَقَدْ	غَزَا
اسکے گھر کے بارے میں	پس تحقیق	اس نے جہاد کیا

[بخاری ومسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں ترغیب دی گئی ہے کہ خود جہاد یا کوئی نیک عمل نہ کر سکیں تو نیکی کے کام میں دوسروں کی مدد کر دینا بھی اس نیکی کر لینے کے برابر ہے۔نیکی پر تعاون بھی اس عمل کے کرنے کا درجہ رکھتا ہے۔

لغات: جَهَّزَ: تیار کرنا، جَهْزَةً، سامان دیا، تیار کیا۔ غَزَا بغَزَا (ن) غَزْوًا طلب کرنا، قصد کرنا، دشمنوں سے جہاد کا ارادہ کرنا۔ خَلَفَ بخَلَفَ (ن) نیابت، خلافۃ جانشین ہونا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، جَهَّزَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، غَازِيًا مفعول بہ، فِيْ جار، سَبِيْلِ اللّٰهِ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، فا جزائیہ، قَدْ غَزَا فعل ماضی، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط

اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۲۰۵۔ جونرمی سے محروم ہے وہ ہر بھلائی سے محروم ہے

مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ .

++++++++++

الرِّفْقَ	يُحْرَمُ	مَنْ
نرمی سے	محروم رہے	جوشخص
	الْخَيْرَ	يُحْرَمُ
	ہر بھلائی سے	محروم رہے گا

[مسلم]

تشریح: آقائے مدنی ؐ کے اس قولِ مبارک میں معاملات میں نرمی اور دوسروں پر شفقت اور مہربانی کو بہت بڑی بھلائی اور خیر قرار دیا گیا ہے اور اپنے مقاصد کے حصول کے لیے سختی کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

لغات: رِفُقَ رَفُقَ (ن.س.ك) رِفْقًا بِهٖ، لَهٗ، عَلَيْهَ نرمی کرنا۔

ترکیب: مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ ترکیب حسب سابق واضح ہے۔

((............✿✿✿............))

۲۰۶۔ دیہات کے رہنے والوں میں سختی ہے

مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ .

++++++++++

الْبَادِيَةَ	سَكَنَ	مَنْ

جو شخص	رہا	جنگل میں
جَفَا	وَمَنِ اتَّبَعَ	الصَّيْدَ
وہ سخت دل ہوا	اور جو پیچھے چلا	شکار کے
غَفَلَ	وَمَنْ	اَتٰى
وہ بے خبر ہوا	جو شخص	آیا
السُّلْطَانَ	افْتُتِنَ	
بادشاہ کے پاس	وہ فتنے میں پڑ گیا	[احمد و ترمذی]

تشریح: اس حدیث میں تین چیزوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

۱۔ دیہات میں رہنا دل کے سخت ہونے کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ وہاں علماء اور صلحاء کی صحبت نہ ہونے کی وجہ سے علم و معرفت سے محرومی ہوتی ہے۔

۲۔ شکار کرنا اگرچہ جائز ہے لیکن دور تک شکار کے پیچھے جانا ذکرِ الٰہی سے غفلت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

۳۔ بادشاہ کے پاس آنا جانا دین سے دُور ہونے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اِلَّا یہ کہ بادشاہ: امر بالمعروف و نهی عن المنکر والا ہوتو اس کے پاس حاضری ایمان کی ترقی کا ذریعہ ہوتی ہے۔

لغات: اَلْبَادِيَةَ: جنگل، صحرا: جمع بادیات بوادِ آتی ہے۔ جَفَا بجفا (ن) جَفْوًا، وجَفَاءً سختی سے پیش آنا، سخت دل ہونا۔ اَلصَّيْدَ: شکار جمع صُيُوْدٌ، صَادَ (ض) صَيْدًا، شکار کرنا۔ اُفْتُتِنَ: باب افتعال، فتنہ میں مبتلا ہونا یا کرنا، فَتَنَ (ض) فَتَنَهٗ فُلَانًا، گمراہ کرنا۔

ترکیب: مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا ترکیب واضح ہے۔ واؤ عاطفہ، مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اتَّبَعَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل۔ الصَّيْدَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، غَفَلَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل

مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف اول، وَاؤ عاطفہ، مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اَتَی فعل، ھُوَ ضمیر فاعل السُّلْطَانَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اُفْتُتِــــــن فعل ماضی مجہول، ھُــــوَ ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((............۞۞۞............))

۲۰۷۔ دکھاوے کی ہر عبادت شرک بن جاتی ہے

مَنْ صَلّٰی یُرَائِی فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ صَامَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ تَصَدَّقَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکُ۔

++++++++++

مَنْ	صَلّٰی	یُرَائِی
جس نے	نماز پڑھی	دکھلاوے کے لیے
فَقَدْ	اَشْرَکَ	وَمَنْ
پس تحقیق	اس نے شرک کیا	اور جس نے
صَامَ	یُرَائِیْ	فَقَدْ
روزہ رکھا	دکھلاوے کے لیے	پس تحقیق
اَشْرَکَ	وَمَنْ	تَصَدَّقَ
اس نے شرک کیا	اور جس نے	صدقہ کیا
یُرَائِیْ	فَقَدْ	اَشْرَکَ
دکھلاوے کے لیے	پس تحقیق	اس نے شرک کیا

[رواہ احمد]

تشریح: اس حدیثِ رسول ﷺ میں دکھلاوے والی نماز، روزہ اور صدقہ کو شرک قرار دیا ہے، بطور مثال صرف تین اعمال بتائے ہیں ورنہ ہر نیک عمل میں دکھلاوا شرک کا ذریعہ ہے۔

لغات: یُرَائِیْ رِیاء، مراء ۃ ، ریا کاری کرنا، خلاف حقیقت دکھانا، رَای (ف) رُؤْیَۃً بمعنی دیکھنا۔ اَشْرَکَ : باب افعال اِشْرَاکًا، اَشْرَکَ فِیْ اَمْرِہٖ ، کام میں شریک بنانا، اسی سے شرک بھی ہے۔ شرک کرنے والا، شَرِکَ (س) شِرْکًا و شِرْکَۃً بمعنی شریک ہونا۔

ترکیب: مَنْ متضمن معنی شرط، صَلّٰی فعل، ھُوَ ضمیر مستتر ذوالحال، یُرَائِیْ فعل، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر صَلّٰی کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَا جزائیہ، قد حرف تحقیق، اَشْرَکَ فعل، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مَنْ صَامَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہو کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، مَنْ تَصَدَّقَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

❁❁❁

۲۰۸۔ کسی قوم کی مشابہت ان میں شامل کر دے گی

وَمَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ.

++++++++++

وَمَنْ	تَشَبَّہَ	بقَوْمٍ
اور جس شخص نے	مشابہت اختیار کی	کسی قوم کی
فَھُوَ	مِنْھُمْ	

پس وہ	انہیں میں سے ہے	[ابو داؤد]

تشریح: اس حدیث پاک میں یہ خاص پیغام ہے کہ ہم فاسق اور فاجر لوگوں کی مشابہت اختیار کریں گے تو انہیں کا گناہ ملے گا اور نیک لوگوں جیسی عادات اختیار کریں گے تو انہیں کا اجر ملے گا۔ شریعت یہ چاہتی ہے کہ آدمی ہر کام میں صالح لوگوں کا دامن پکڑے تاکہ اس کا حشر انہیں لوگوں کے ساتھ ہو۔

لغات: تَشَبَّہَ: مشابہ ہونا، مشابہت اختیار کرنا۔

ترکیب: واؤ استینافیہ، مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، تَشَبَّہَ فعل ماضی، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، بـا جار، قَوْمٍ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فا جزائیہ ھو مبتدا، مِنْھُمْ جار مجرور مل کر متعلق کَائِنٌ کے، کَائِنٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ مستانفہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۲۰۹۔ سنت رسول ﷺ کی مخالفت سے ایمان کو خطرہ

مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ.

++++++++++

مَنْ	رَغِبَ	عَنْ سُنَّتِيْ
جو شخص	منہ موڑے	میرے طریقے سے
فَلَيْسَ	مِنِّيْ	
پس نہیں ہے	وہ مجھ سے	[بخاری]

تشریح: اس حدیث پاک میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوری کو مسلمانوں کی برادری سے باہر نکلنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ جو سنت کو پسند نہیں

کرتا وہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں کرتا جو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ کرے اللہ اسے دور کر دیتے ہیں۔

لغات: رَغِبَ رَغِبَ (س) رَغْبًا، رَغْبَةً عَنْهُ، اعراض کرنا، فِيهِ چاہنا۔ سُنَّتِیْ: خصلت، عادت، طبیعت، جمع سُنَنٌ آتی ہے۔

ترکیب: مَنْ شرطیہ، رَغِبَ فعل هُوَ ضمیر فاعل عَنْ جار، سُنَّتِیْ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، فَا جزائیہ، لَيْسَ فعل ناقص ضمیر اس کا اسم، مِنِّیْ جار مجرور كَائِنًا کے متعلق ہو کر لَيْسَ کی خبر، لَيْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

((............⊛⊛⊛............))

۲۱۰۔ حج کی ادائیگی میں جلدی کرنی چاہیے

مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ .

++++++++++

مَنْ	اَرَادَ	الْحَجَّ
جو شخص	چاہے	حج کرنا

فَلْيُعَجِّلْ

پس چاہیے کہ جلدی کرے [ابو داؤد]

تشریح: اس حدیث میں تنبیہ ہے کہ جن لوگوں پر حج فرض ہو جائے اس کی ادائیگی میں سستی نہیں کرنی چاہیے۔ جان بوجھ کر حج میں ٹال مٹول کرنے والا فاسق، فاجر ہوتا ہے۔

لغات: فَلْيُعَجِّلْ: جلدی کرنا، سبقت کرنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اَرَادَ فعل، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، اَلْحَجَّ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فا جزائیہ، لِيُعَجِّلْ امر غائب، ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............ ....))

۲۱۱۔دھوکہ باز ایمانی صفات سے محروم ہو جاتا ہے

مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا .

++++++++++

مَنْ	غَشَّنَا	فَلَيْسَ	مِنَّا
جو شخص	دھوکا کرے ہم (مسلمانوں) سے	پس نہیں ہے وہ	ہم میں سے

[مسلم]

تشریح: اس حدیث میں عام مسلمانوں کو اور خاص کر تاجروں کو ہدایت ہے کہ وہ ملاوٹ کر کے یا گھٹیا مال دے کر یا جھوٹ بول کر معاملات میں دھوکا نہ کریں۔ ورنہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں مسلمانوں کی برادری سے باہر ہو جائیں گے۔

لغات: غَشَّنَا: غَشَّ (ن) غِشًّا دھوکہ دینا، خلاف مصلحت مزین کرنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، غَشَّ فعل، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، نَا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَا جزائیہ، لَيْسَ فعل ناقص، ھُوَ ضمیر مستتر لَيْسَ کا اسم، مِنَّا جار، مجرور مل کر متعلق كَائِنًا محذوف کے، كَائِنًا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر لَيْسَ کی خبر، لَيْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............ ....))

۲۱۲۔ مصیبت زدہ کو صرف تسلی دینے پر اتنا بڑا اجر ہے

مَنْ عَزّٰی ثُکْلٰی کُسِیَ بُرْدًا فِی الْجَنَّةِ

++++++++++

مَنْ	عَزّٰی	ثُکْلٰی
جو شخص	تسلی دے	کسی فوت شدہ بچے کی ماں کو
کُسِیَ	بُرْدًا	فِی الْجَنَّةِ
پہنایا جائے گا اسے	دھاری دار کپڑا	جنت میں [ترمذی]

تشریح: اس حدیث پاک میں جس عورت کا بچہ فوت ہو جائے اسے بالمشافہہ یا ٹیلی فون یا خط، کسی بھی ذریعہ سے تسلی دے دی جائے تو اس پر جنت میں دھاری دار لباس کا وعدہ ہے۔

لغات: عَزّٰی تَعْزِیَةً تعزیت کرنا، تسلی دینا، عَزِّی (س) عَزَاءً مصیبت پر صبر کرنا۔ ثکلٰی: صیغہ مونث کا ہے، وہ عورت جس کا بچہ مر جائے یا گم ہو جائے، جمع ثَوَاکِلُ، ثُکَالٰی آتی ہے، ثَکِلَ (س) ثکلا گم کرنا۔ کُسِیَ: کَسًا (ن) کِسْوًا، کپڑے پہنانا، کَسِیَ (س) کَسًا آتا ہے۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، عَزّٰی فعل ماضی، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، ثُکْلٰی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، کُسِیَ فعل ماضی مجہول، ھُوَ ضمیر مستتر نائب فاعل، بُرْدًا مفعول بہ، فِی الْجَنَّةِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۲۱۳۔ایک دفعہ درود پاک، دس رحمتوں کا ثواب

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا .

++++++++++

مَنْ	صَلّٰى	عَلَيَّ
جو شخص	درود بھیجے	مجھ پر
وَاحِدَةً	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ	عَشْرًا
ایک مرتبہ	رحمت بھیجیں گے اللہ اس پر	دس مرتبہ

[مسلم]

تشریح: اس حدیث میں درود پاک کی فضیلت بتائی گئی ہے کہ ایک دفعہ درود بھیجنے والا اللہ کی دس رحمتوں کا مستحق ہو جاتا ہے اور جمعہ والے دن اس عمل کا ثواب اور بڑھ جاتا ہے۔

ترکیب: من اسم جازم متضمن معنی شرط، صَلّٰى فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، علی جار مجرور مل کر متعلق فعل، وَاحِدَةً صفت، صَلٰوةً محذوف کی، صَلٰوةً اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، صَلَّى فعل ماضی، لفظ اَللّٰهُ فاعل، عَلَيْهِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، عَشْرًا صفت، صَلٰوةً محذوف کی، صَلٰوةً موصوف اپنی صفت سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۲۱۴۔ہمسایہ ملکوں کے معاہدوں کی پابندی

مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ .

++++++++++

مَنْ	قَتَلَ	مُعَاهِدًا
جو شخص	قتل کرے	معاہدہ والے کو

لَمْ	يَرِحْ	رَائِحَةَ الْجَنَّةِ
نہیں	سونگھے گا	جنت کی بو [بخاری]

تشریح: اس حدیث پاک میں بتایا ہے کہ ایک قوم کا دوسری قوم سے آپس میں جنگ نہ کرنے کا عہد کر لینا اور اسے پورا کرنا دینی دنیاوی بے شمار فوائد رکھتا ہے اور اس کی خلاف ورزی سے امیر کی مخالفت، وعدہ کی خلاف ورزی، دوسرے مسلمانوں کی جانوں کو خطرہ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ چالیس سال کے فاصلہ سے آنی والی جنت کی خوشبو سے محرومی ہو جاتی ہے۔

لغات: مُعَاهِدًا عَاهَدَهُ، مُعَاهَدَةً، مُعَاهَدَةً کرنا، عہد (س) عَهْدَ الشَّئْ حفاظت کرنا۔ يَرِحْ رَاحَ (ض) رِيْحًا الشَّئْ بو محسوس کرنا، خوشبو پانا، اسی سے رائحۃ آتا ہے۔ بمعنی بو، جمع رَوَائِحُ اور رَائِحَاتٌ آتی ہے۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، قَتَلَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، مَعَاهِدًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، لَمْ يَرِحْ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، رَائِحَةَ الْجَنَّةَ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۲۱۵۔ جس سے بھلائی کا ارادہ ہو اللہ اسے دین کی سمجھ دیتے ہیں

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ .

++++++++++

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ	خَيْرًا	يُّفَقِّهْهُ
جس شخص کے بارے میں چاہے اللہ	بھلائی کرنا	سمجھ دیتا ہے اللہ اس کو

فِی الدِّیْنِ

دین میں [بخاری]

تشریح: اس حدیث میں علم دین کا حاصل کرنا، اسے سمجھنا بہت بڑی نعمت قرار دیا ہے کہ جسے یہ نعمت مل گئی کہ اس کے سامنے احکامِ شریعت اور معرفت کے راستے کھل گئے۔ تو اسے اللہ نے بہت بڑی بھلائی سے نواز دیا۔ اس لیے طلباء اور علماء کو اس نعمت پر اللہ کا شکر گزار ہونا چاہیے۔

لغات: یُفَقِّھْهُ وَافقَهَ، فَقُهَ فُلَانًا سمجھانا، فقیہ بنانا، سمجھ عطا کرنا، فَقِهَ (س) فِقْھًا، وَتَفَقَّهُ، سمجھنا، علم فقہ حاصل کرنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، یُرِدِ فعل مضارع، لفظ اللّٰهُ فاعل، بِهٖ جار مجرور مل کر متعلق فعل، خَیْرًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، یُفَقِّهْ فعل مضارع، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ، فِی الدِّیْنِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۱۶۔ مسجد بنانے کا اجر وثواب

مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ .

++++++++++

مَسْجِدًا	بَنٰی لِلّٰهِ	مَنْ
چھوٹی سی مسجد	بنائے اللہ کے لیے	جو شخص
بَیْتًا	لَهٗ	بَنَی اللّٰهُ
محل (گھر)	اس کے لیے	بنائے گا اللہ

فِی الْجَنَّةِ

جنت میں [بخاری ومسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں مسجد کی تعمیر و ترقی میں رضائے الٰہی کے لیے کوشش کرنے کی فضیلت بتائی گئی ہے کہ اس کے بدلے اللہ جنت میں محل تعمیر کرا دیتے ہیں۔

لغات: بَنَی یبنی (ض) بَنْیًا و بِنَاءً، بُنْیَانًا ، اَلْبُنْیَتَ تعمیر کرنا۔ بَیْتًا: گھر جمع بُیُوْتٌ آتی ہے۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، بَنٰی فعل، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، لِلّٰہِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، مَسْجِدًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، بَنٰی فعل، لفظ اَللّٰہُ فاعل، لَہٗ جار مجرور مل کر متعلق فعل، بَیْتًا مفعول بہ، فِی الْجَنَّۃِ جار مجرور مل کر متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلقین سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............ ❀❀❀ ....))

۲۱۷۔ شکریہ ادا کرنے کا اسلامی طریقہ

مَنْ صُنِعَ اِلَیْہِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِہٖ جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَاءِ ۔

++++++++++

مَنْ	صُنِعَ	اِلَیْہِ
جو شخص کہ	کی گئی	اس کی طرف
مَعْرُوْفٌ	فَقَالَ	لِفَاعِلِہٖ
کوئی نیکی	پس کہا اس نے	اس (نیکی) کرنے والے کو

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا	فَقَدْ	اَبْلَغَ
جزاک اللہ خیرا	پس تحقیق	انتہاء کردی

فِي الثَّنَاءِ

اس نے تعریف کرنے میں [ترمذی]

تشریح: اس حدیث پاک میں شکریہ کے طور پر جزاک اللّٰہ کہنے کی فضیلت بتائی گئی ہے اور ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ جو شخص ہمارے ساتھ احسان کرے ہمیں اس کا بدلہ دینے کی فکر رہنی چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ پہلی فرصت میں جَزَاكَ اللّٰہُ کہہ کر اس احسان کا بدلہ بارگاہ خداوندی سے ملنے کی دعاء کرنی چاہیے۔ اس عمل کی بہت بڑی فضیلت اس وجہ سے ہے کہ اس میں بندہ اپنے محسن کے لیے اللہ کے خزانے سے احسان کا بدلہ ملنے کی دعاء کرتا ہے۔

لغات: صُنِعَ صَنَعَ (ف) صُنْعًا الشَّيْءَ بنانا۔ اَبْلَغَ: کامل طور پر پہنچانا، بَلَغَ (ن) بُلُوْغًا پہنچنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، صُنِعَ فعل ماضی مجہول، اِلَيْهِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، مَعْرُوْفٌ نائب فاعل، فعل اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، قَالَ فعل ماضی، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، ل جار، فَاعِلِهٖ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، جَزَا فعل ماضی، كَ ضمیر مفعول اول، لفظ اَللّٰهُ فاعل، خَيْرًا مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مقولہ، قَالَ فعل اپنے فاعل، متعلق اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر شرط، فَا جزائیہ، قَدْ حرف تحقیق، اَبْلَغَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فِي الثَّنَاءِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............ ❀❀❀............))

۲۱۸۔دوغلی پالیسی پر وعید

مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانٌ مِنْ نَّارٍ.

++++++++++

مَنْ	كَانَ	ذَا وَجْهَيْنِ
جوشخص	ہو	دوغلا
فِي الدُّنْيَا	كَانَ	لَهُ
دنیا میں	ہوگی	اس کے لیے
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	لِسَانٌ	مِنْ نَّارٍ
قیامت کے دن	زبان	آگ کی

[دارمی]

تشریح: اس حدیث پاک کے دو مصداق بتائے گئے ہیں۔

ا۔ یہ وعید منافق کے لیے ہے یعنی جوشخص بظاہر اسلام کا دعوی کرے مگر دل میں اسلام کو برا سمجھے۔

۲۔ یہ ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو دو کے درمیان لڑائی کروانے کے لیے یا غلط فہمیاں پیدا کرنے کے لیے مختلف باتیں بناتا ہے، بہر حال اپنی اپنی جگہ پر دونوں عادتیں ہی بری ہیں۔ نہ نفاق ہونا چاہیے اور نہ ہی فساد کے لیے ایک دوسرے کی باتیں بتانا چاہئیں۔

لغات: وَجْهَيْنِ وَجْهٌ کا تثنیہ ہے بمعنی منہ مراد یہاں پر دوغلہ آدمی ہے۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، كَانَ فعل ناقص، هُوَ ضمیر مستتر كَانَ کا اسم، ذَاوَجْهَيْنِ مضاف مضاف الیہ مل کر كَانَ کی خبر، فِي الدُّنْيَا جار مجرور مل کر متعلق فعل، كَانَ اپنے اسم خبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، کان فعل ماضی، لَهُ جار مجرور مل کر متعلق فعل، يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، لِسَانٌ موصوف، مِنْ نَّارٍ جار مجرور مل کر متعلق ہوا كَائِنٌ محذوف کے، كَائِنَانِ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر

كَانَ کا فاعل، كَانَ اپنے فاعل، متعلق مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۲۱۹۔ دوسروں کے عیب چھپایئے ایک زندگی کا ثواب پایئے

مَنْ رَاى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْيٰى مَوْءُوْدَةً .

++++++++++

مَنْ	رَاى	عَوْرَةً
جس نے	دیکھا	کسی (مسلمان کے) عیب کو
فَسَتَرَهَا	كَانَ	كَمَنْ
پس اسے چھپالیا	ہوگا وہ	اس شخص کی طرح
اَحْيٰى	مَوْءُوْدَةً	
جو بچالے	زندہ دفن کی ہوئی لڑکی کو	[ترمذی]

تشریح: اسلام سے پہلے لڑکیوں کو زندہ ہی دفن کر دیا جاتا تھا۔ اسلام نے لڑکی کو دفن ہونے سے بچانے کا بہت بڑا ثواب بتایا ہے تو کسی کے عیب چھپا لینے پر بھی وہی اجر اور انعام ہے اس سے معلوم ہوا کہ ہم کسی کی عیب جوئی نہ کریں اگر کسی کا کوئی عیب معلوم ہو تو اسے چھپائیں۔

تاکہ اس کے بدلہ میں اللہ پاک ہماری غلطیوں کو چھپا کر قیامت کے دن کی ذلت سے بچالیں۔

لغات: عَوْرَةً: ہر وہ کام جس سے آدمی شرم کرے، شرم گاہ کو بھی کہتے ہیں، جمع عَوْرَاتٌ آتی ہے۔ قَالَ تَعَالٰى لَمْ يَظْهَرِ عَلٰى عَوْرَاتِ النِّسَآءِ . سَتَرَ (ن. ض) سَتْرًا بمعنی ڈھانکنا، چھپانا مَوْءُوْدَةً : وَئَدَ (ض) وَئْدًا بمعنی زندہ درگور کرنا۔ قَالَ تَعَالٰى وَاِذَ الْمَوْءُ دَةُ سُئِلَتْ ۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، رَأی فعل ماضی، ھُو ضمیر مستتر فاعل، عورۃ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، فَا عاطفہ، سَتَرَ فعل، ھُو ضمیر مستتر فاعل، ھَا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر شرط، کَانَ فعل، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، ك جار، من موصول، اَحْیٰی فعل، ھُو ضمیر مستتر فاعل، مَوْءُودَۃً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۲۲۰۔حفاظت زبان اور عذر قبول کرنے کا انعام

مَنْ خَزَنَ لِسَانَهٗ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهٗ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهٗ

++++++++++

مَنْ	خَزَنَ	لِسَانَهٗ
جس نے	روک لیا (برائی سے)	اپنی زبان کو
سَتَرَ	اَللّٰهُ	عَوْرَتَهٗ
چھپائے گا	اللہ	اس کے عیبوں کو
وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهٗ	كَفَّ اللّٰهُ عَنْه عَذَابَهٗ	يَوْمَ الْقِيَامَةِ
اور جس نے روکا اپنے غصے کو	روکے گا اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو	قیامت کے دن
وَمَنِ اعْتَذَرَ	اِلَى اللّٰهِ	قَبِلَ
اور جس نے معافی مانگی	اللہ سے	قبول کرلیں گے

اللّٰہُ	عُذْرَہٗ	
اللہ	اس کی معافی کو	[رواہ البیھقی]

تشریح: اس حدیث پاک میں بھی گذشتہ حدیث کی تصدیق ہے کہ جو شخص کسی کا عیب چھپائے اور زبان عیب گوئی سے بچائے تو اس عمل کا انعام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے عیب چھپا لیتے ہیں اور جو شخص اپنا حق معاف کر دے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔ اور بعض اوقات خوش ہو کر گناہوں کی جگہ پر نیکیاں لکھوا دیتے ہیں۔

لغات: خَزَنَ یَخْزَنُ(ن) خَزْنًا. اَلِلّسَانَ: زبان کا روکنا، اَلْمَالَ: مال کو جمع کرنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، خزن فعل، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، لسانہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ستر فعل، لفظ اللہ فاعل، عَوْرَتہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ مَنْ شرطیہ کَفَّ فعل ضمیر فاعل غَضَبَہٗ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ فعل فاعل مفعول بہ مل کر شرط کَفَّ فعل اَللّٰہَ فاعل عَنْہُ جار مجرور متعلق فعل یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مضاف مضاف الیہ مفعول فیہ فعل فاعل متعلق مفعول فیہ مفعول بہ مل کر جزا شرط اور جزا مل کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، مَـــــنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اعتذر فعل ماضی، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، اِلٰی جار، لفظ اللّٰہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، قبـــل فعل، لفظ اللّٰہ فاعل، عذرہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف ثانی معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ فعلیہ معطوفہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۲۲۲۔کوئی مسئلہ پوچھے تو ضرور بتانا چاہیے

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ .

++++++++++

مَنْ	سُئِلَ	عَنْ عِلْمٍ
جو شخص کہ	پوچھا گیا	ایسی (دینی) سمجھ کے متعلق
عَلِمَهٗ	ثُمَّ	كَتَمَهٗ
جسے وہ جانتا ہے	پھر	اسے چھپایا
اُلْجِمَ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	بِلِجَامٍ
(تو) وہ پہنایا جائے گا	قیامت کے دن	لگام
مِّنْ نَّارٍ		
آگ کی		

[احمد و ترمذی]

تشریح: اس ارشاد مبارک میں دو چیزیں قابل توجہ ہیں۔(۱) ایک بڑی وعید ہے۔ان لوگوں کے لیے جنہیں اللہ علم دین کی دولت سے نوازیں اور وہ طالبین کی طلب پر اپنے علم کو چھپائیں یا دنیاوی غرض سے غلط مسائل بتائیں کیونکہ:

''علم کا چھپانا ہلاکت ہے، عمل کا پھیلانا نجات ہے''۔

(۲)۔کیونکہ منہ کے ذریعے اس نے اشاعت اسلام کرنی تھی وہ نہ کی اس لیے منہ کو قیامت کے دن آگ کی لگام لگائی جائے گی۔اس لیے جو دین سیکھیں آگے سکھائیں۔

لغات: كَتَمَهٗ: كَتَمَ(ن) كَتْمًا ، كِتْمَانًا ، پوشیدہ رکھنا، چھپانا۔قَالَ تَعَالٰى وَيَكْتُمُوْنَ مَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ. اُلْجِمَ إِلْجَامًا اَلدَّابَّةَ ، لگام لگانا بِلِجَامٍ بمعنی لگام جمع لُجُمٌ آتی ہے۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، سُئِلَ فعل ماضی مجہول هُوَ ضمیر مستتر

نائب فاعل عَنْ جار عِلْمٍ موصوف عَلِمَ فعل ھُوَ ضمیر مستتر فاعل ہٗ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ثُمَّ عاطفہ کَتَمَ فعل ھُوَ ضمیر مستتر فاعل ہٗ ضمیر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر شرط، اُلْجِمَ فعل مجہول ھُوَ ضمیر نائب فاعل یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ بَاجار لِجَامٍ موصوف مِنْ جار نَارٍ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوا کَائِنٌ کے کَائِنٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۲۲۳۔ بغیر تحقیق مسائل نہ بتایئے

مَنْ اُفْتِیَ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُہٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاہُ وَمَنْ اَشَارَ عَلٰی اَخِیْہِ بِاَمْرٍ یَّعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِیْ غَیْرِہٖ فَقَدْ خَانَہٗ.

++++++++++

مَنْ	اُفْتِیَ	بِغَیْرِ
جس شخص کو	فتوی دیا گیا	بغیر
عِلْمٍ	کَانَ	اِثْمُہٗ
سمجھ کے	ہوگا	اس کا گناہ
عَلٰی	مَنْ اَفْتَاہُ	وَمَنْ

اس (شخص) پر	جس نے اسے فتوی دیا	اور جس شخص نے
اَشَارَ	عَلٰی اَخِیْہِ	بِاَمْرٍ
مشورہ دیا	اپنے (مسلمان) بھائی کو	ایسے کام کا
یَعْلَمُ	اَنَّ	الرُّشْدَ
جو وہ جانتا ہے	یہ کہ	درستگی
فِیْ غَیْرِہٖ	فَقَدْ	خَانَہٗ
اس کے علاوہ میں ہے	پس تحقیق	اس نے اس کے ساتھ خیانت کی

[ابو داؤد]

تشریح: یہ حدیث گزشتہ مضمونِ حدیث سے ہی متعلقہ ہے۔یعنی مفتی کو چاہیے مسائل بتانے میں اپنی اٹکل سے کام نہ لے۔تاکہ غلط مسائل بتانے کی وجہ سے اس پر دوسروں کے اعمال کا بوجھ نہ پڑے۔

اس حدیث پاک کے دوسرے حصے میں یہ ہدایت ہے کہ مشورہ درست اور شریعت کے مطابق دینا چاہیے۔اگر اپنے فائدے کو ملحوظ رکھا یا مشورہ طلب کرنے والے کے نقصان کو ملحوظ نہ رکھا تو یہ خیانت شمار ہوگی اس لیے اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

اُفْتِیَ افتاء بمعنی فتوی دینا،فَتِیَ (س) جوان ہونا،اِثْمُ: گناہ، جرم،جمع اٰثَامْ آتی ہے،اِثِمَ (س) اِثْمًا، گناہ کرنا،اَلرُّشْدَ: بمعنی ہدایت، بھلائی،رَشَدَ (ن) رُشْدًا ہدایت پانا۔

ترکیب:مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اُفْتِیَ فعل مجہول،ھُوَ ضمیر اس کا نائب فاعل،بَا جار غَیْرِ عِلْمٍ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے،فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شرط کَانَ تامہ فعل،اِثْمُہٗ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل،عَلٰی حرف جار مَنْ موصولہ،اَفْتَا فعل،ھُوَ ضمیر فاعل،ہٗ مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر صلہ،موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور

مل کر متعلق فعل،فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر جزا،شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا،واؤ استنافیہ،مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط اَشَارَ فعل، ماضی هُوَ ضمیر اس کا فاعل،عَلٰی جار،اَخِیْهِ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور،جار مجرور مل کر متعلق فعل کے بِ جار اَمْرٍ موصوف یَعْلَمُ فعل،هُوَ ضمیر مستتر فاعل،اَنَّ حرف مشبہ بالفعل،الرُّشْدَ اس کا اسم،فِیْ جار غَیْرِهٖ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور،جار مجرور متعلق کَائِنٌ کے،کَائِنٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر اَنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ یَعْلَمُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر صفت ہوئی اَمْرٍ موصوف کی،موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور،جار مجرور مل کر متعلق ثانی اَشَارَ کے،اَشَارَ اپنے فاعل متعلقین سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر شرط فا جزائیہ،قَدْ حرف تحقیق،خَانَ فعل ماضی،هُوَ ضمیر مستتر فاعل ہٗ ضمیر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر جزاء،شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۲۲۴۔بدعتی کی تعظیم نہ کیجیے

مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ .

++++++++++

مَنْ	وَقَّرَ	صَاحِبَ بِدْعَةٍ
جس شخص نے	عزت کی	کسی بدعت والے کی
فَقَدْ	اَعَانَ	عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ
پس تحقیق	مدد کی اس نے	اسلام کے گرانے پر

[رواہ البیهقی]

تشریح: اس حدیث پاک میں بدعت کرنے والے کی تعظیم سے روکا گیا ہے،

کیونکہ بدعت سنت کے مخالف چیز ہے جہاں بدعت ہوتی ہے ضرور کوئی نہ کوئی سنت رہ جاتی ہے اور سنت کی محبت اور اس پر عمل کو دین اسلام کی جڑ اور بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ اس بناء پر بدعتی کی تعظیم کرنے والا، اسلام کو گرانے والا شمار ہوتا ہے۔ کیونکہ بدعتی سنت کو چھوڑنے اور بدعت کو رواج دینے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

لغات: وَقَّــرَ: باب تفعیل سے ہے تعظیم کرنا۔ بِــدْعَةٍ: نئی چیز، جمع بِــدَعٌ، بَــدَعَ (ف) بِــدْعًــا، ایجاد کرنا، بغیر نمونہ کے کوئی چیز بنانا۔ هَــدْمِ: هَــدَمَ (ض) هَــدْمًــا بمعنی ڈھانا، توڑنا، گرانا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، وَقَّرَ فعل هُوَ ضمیر مستتر فاعل، صَاحِبَ بِــدْعَةٍ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَاجزائیہ قَدْ حرف تحقیق، اَعَانَ فعل هُوَ ضمیر مستتر اس کا فاعل عَلٰی جار، هَدْمِ الْاِسْلَامِ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۲۲۵۔ بدعت دربار الٰہی میں مردود ہے

مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَالَیْسَ مِنْهُ فَهُوَرَدٌّ .

++++++++++

مَنْ	اَحْدَثَ	فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا
جس شخص نے	نئی بات نکالی	ہمارے اس (دین کے) کام میں
مَالَیْسَ مِنْهُ	فَهُوَرَدٌّ	
جو اس (دین) میں نہیں ہے	پس وہ دھتکاری ہوئی ہے	[بخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں بدعت (دین میں نئی نئی باتیں اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے) ایک حدیث میں ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی جہنم میں

ہے۔ بدعتی آدمی نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو عملی طور پر غلط راستے پر سمجھتا ہے۔ اسی لیے سنت کو چھوڑ کر نیا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔ بدعتی کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی کیونکہ وہ اس گناہ کو ثواب سمجھ کر کرتا ہے۔

لغات: اَحْدَثَ: پیدا کرنا، ایجاد کرنا جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ فَلَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ. اَحْدَثَ الرَّجُلُ : پاخانہ کرنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اَحْدَثَ فعل، ھُوَ ضمیر مستتر اس کا فاعل، فِیْ جار، اَمْرِ نَا مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف، ھٰذَا اسم اشارہ صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، مَا موصول لَیْسَ فعل ناقص، ھُوَ ضمیر اس کا اسم، مِنْهُ جار مجرور مل کر متعلق ہوا کَائِنًا محذوف کے، کَائِنًا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، لَیْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ شرط فَا جزائیہ ھُوَ مبتدا، رَدٌّ بمعنی مَرْدُوْدٌ خبر مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

۲۲۶۔ لباس سے دھوکا نہ دیجیے!

مَنْ تَحَلّٰی بِمَا لَمْ یُعْطَ کَانَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ .

++++++++++

مَنْ	تَحَلّٰی	بِمَا
جس شخص نے	آراستہ کیا (اپنے آپ کو)	ایسی چیز کے ساتھ
لَمْ یُعْطَ	کَانَ	کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ
جو (اسے) نہیں دی گئی	ہوگا وہ	دو جھوٹے کپڑے پہننے والے کی طرح

[ترمذی]

تشریح: اس حدیث پاک میں ایسے لباس سے منع کیا گیا ہے کہ:

جس سے لوگوں کے سامنے عالم، صالح یا پیر ظاہر ہوتا ہو اور حقیقت میں نہ ہو۔ بعض لوگ صرف دکھلاوے کے لیے تکلف کر کے امراء کے لباس پہنتے ہیں۔ اور غیروں کی زبان استعمال کرتے ہیں۔ تاکہ ہم وہ محسوس نہ ہوں جو حقیقت میں ہیں۔ ایسے لوگ بھی اس وعید میں آ جاتے ہیں۔ حدیث پاک کا خاص پیغام یہ ہے کہ مشابہت صرف آپ ﷺ سے ہو منافقت نہ ہو۔ ظاہر باطن ایک ہو۔

لغات: تَحَلّٰی: بمعنی آراستہ ہونا، زیور پہننا، اَلْحِلِیُ جمع حِلْیٌ حُلّٰی آتی ہے۔ لَابِسَ: لَبِسَ (س) لُبْسًا بمعنی پہننا۔ زُوْرٍ: باطل، جھوٹ۔

ترکیب: من اسم جازم متضمن معنی شرط، تَحَلّٰی فعل ماضی، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل بِمَا حرف جار، مَا موصول، لَمْ یُعْطَ فعل مجہول، ھُوَ ضمیر اس کا نائب فاعل فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط کَانَ فعل تامہ ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، کَ جار، لَابِسِ مضاف، ثَوْبَیْ مضاف الیہ، مضاف، زُوْرٍ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۲۲۷۔ زبان اور شرم گاہ کی حفاظت

مَنْ یَّضْمَنُ لِیْ مَا بَیْنَ لِحْیَیْهِ وَمَا بَیْنَ فَخِذَیْهِ اَضْمَنُ لَهُ الْجَنَّةَ.

++++++++++

مَنْ	یَّضْمَنُ	لِیْ
جو شخص	ضمانت دے	مجھے
مَا	بَیْنَلِحْیَیْهِ	وَمَا
اس کی جو	اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے	اور اس کی جو

بَیْنَ فَخِذَیْہِ	اَضْمَنُ	لَہُ الْجَنَّۃَ
اس کی دورانوں کے درمیان ہے	ضمانت دیتا ہوں میں	اسے جنت کی

[بخاری]

تشریح: اس حدیث شریف میں

❶ زبان کو غیبت، چغلی اور لایعنی باتوں سے بچانے کی ترغیب ہے۔

❷ شرم گاہ کو زنا اور حرام کاری سے بچانے کی ترغیب ہے۔

❸ ان دونوں اعمال پر آپ ﷺ نے وعدہ فرمایا ہے کہ میں جنت کی ضمانت دیتا ہوں اور یہ ضمانت آپ ﷺ نے اللہ کے حکم سے دی کیونکہ سورۃ نجم میں ارشاد ہے کہ:

''آپ ﷺ وحی کے بغیر کوئی بات نہیں کرتے''۔ اس مبارک ارشاد میں ان دونوں باتوں کی ترغیب دی گئی ہے۔ کہ زبان غیبت، جھوٹ اور نافرمانی والی بات کرنے سے بچے اور شرم گاہ بے حیائی سے بچے۔ بے پردگی اور نگاہوں کو نامحرم سے نہ بچانا آخر کار فحاشی اور زنا میں مبتلاء کر دیتا ہے۔

لغات: یَضْمَنُ ضَمِنَ (س) ضَمْنًا وَ ضَمَانًا بمعنی ضامن ہونا، ضَمِنًا بِشَیْءٍ بِہٖ کفیل ہونا، ضامن ہونا۔ لِحْیَیْہِ لِلِحْیَۃِ ڈاڑھی لِحْیَانِ، دونوں جبڑے، مراد زبان ہے۔ بَیْنَ رِجْلَیْہِ: مراد شرم گاہ ہے۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، یَضْمَنْ فعل، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، لِیْ جار مجرور مل کر متعلق فعل، مَا موصول بَیْنَ مضاف لِحْیَیْہِ مضاف مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا ثَبَتَ فعل محذوف کے، ثَبَتَ اپنے فاعل (ضمیر ھُوَ مستتر) اور مفعول فیہ سے مل کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مَا بَیْنَ فَخِذَیْہِ بترکیب سابق معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، اَضْمَنُ فعل اَنَا ضمیر

مستتر فاعل لَهٗ جار مجرور مل کر متعلق فعل اَلْجَنَّةَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۲۲۸۔ایک سنت پر سو شہیدوں کا ثواب

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ

++++++++++

مَنْ	تَمَسَّكَ	بِسُنَّتِيْ
جس شخص نے	مضبوطی سے پکڑا	میری سنت کو
عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ	فَلَهٗ	اَجْرُ
میری امت کے بگاڑ کے وقت	پس اس کے لیے	اجر ہے
مِائَةِ	شَهِيْدٍ	
سو	شہیدوں کا	[بیھقی]

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنانے کی فضیلت بتائی گئی ہے کہ اس پر عمل کرنے سے سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے خاص کر اس دور میں جب کہ دین پر چلنے والوں کو طعنہ زنی اور برادری کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، شہید ایک دفعہ جان دیتا ہے اور سنت پر چلنے والے کا دل مذاق کر کے بار بار زخمی کیا جاتا ہے، اس وجہ سے اسے سو شہیدوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔

لغات: تَمَسَّكَ تَمَاسَكَ وَاَمْتَسَكَ بِهٖ چمٹنا مَسَكَ (ن۔ض) متعلق ہونا، چمٹنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، تَمَسَّكَ فعل، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل بَا جار سُنَّتِيْ مضاف مضاف الیہ دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، عِنْدَ مضاف فَسَادَ مضاف الیہ مضاف، اُمَّتِ مضاف الیہ مضاف، یْ ضمیر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور متعلق مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو

کر شرط، فَا جزائیہ، لَہٗ جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کَائِنٌ محذوف کے، کَائِنٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر مقدم، اَجْرُ مضاف، مِائَۃِ مضاف الیہ مضاف شَہِیْدٍ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء مؤخر، خبر مقدم اپنے مبتدا سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............⊛⊛⊛............))

۲۲۹۔توحید ورسالت ﷺ کی گواہی

مَنْ شَہِدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ

++++++++++

مَنْ	شَہِدَ	اَنْ
جس نے	گواہی دی	یہ کہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	وَاَنَّ	مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے	اور بے شک	محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں
حَرَّمَ اللّٰہُ	عَلَیْہِ النَّارَ	
اللہ نے حرام کر دی	اس پر (جہنم) کی آگ	[مسلم]

تشریح: اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار اور پھر اس پر استقامت اور فرمانبرداری اگر کسی کو نصیب ہو جائے اور اس حال میں موت آ جائے تو اس پر جہنم کی آگ حرام ہے۔

یہ کلمہ اسے جنت میں لے جائے گا صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسی طرح سمجھا ہے کہ کلمے کو پڑھ لینا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ہر حکم کو ماننے اور اس کی ہر روکی ہوئی چیز سے رک جائے۔

لغات: شَہِدَ (س) شَہَادَۃً بمعنی گواہی دینا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، شَھِدَ فعل، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، اَنَّ مخففہ، من المثقلہ اس کا اسم، ہٗ ضمیر شان محذوف لَا نفی جنس، اِلٰہَ موصوف، اِلَّا بمعنی غیر مضاف، لفظ اللّٰہ محلا مجرور، مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر صفت، موصوف صفت مل کر لَا کا اسم، اس کی خبر مَوْجُوْدٌ محذوف، لَا نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر اِنَّ کی، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ اَنَّ حرف مشبہ بالفعل، مُحَمَّدًا اَنَّ کا اسم، رَسُوْلُ اللّٰہِ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، اَنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل کر شَھِدَ کا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، حَرَّمَ فعل، لفظ اَللّٰہُ فاعل عَلَیْہِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، اَلنَّارَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۲۳۰۔ چار اعمال ایمان مکمل کرنے والے

مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ ......

++++++++++

مَنْ	اَحَبَّ	لِلّٰہِ
جس نے	دوستی کی	اللہ کے لیے
وَاَبْغَضَ	لِلّٰہِ	وَاَعْطٰی
اور ناراضگی کی	اللہ کے لیے	اور دیا
لِلّٰہِ	وَمَنَعَ	لِلّٰہِ
اللہ کے لیے	اور روکا	اللہ کے لیے

فَقَدِ	اسْتَكْمَلَ	الْإِيْمَانَ
پس تحقیق	پورا کرلیا اس نے	ایمان

[ابوداؤد]

تشریح: اس حدیث میں چار اعمال ایمان کی تکمیل کا ذریعہ بتائے گئے ہیں۔

❶. اَلْحُبُّ لِلّٰهِ:

یعنی جس سے بھی دوستی ہو اپنی خواہش اور نام ونمود کے لیے نہ ہو بلکہ دینی ضرورت اور اللہ کے حکم کی وجہ سے ہو۔

❷. اَلْبُغْضُ لِلّٰهِ:

یعنی جس سے غصہ ہو اس کی بنیاد بھی اللہ کا حکم ہو۔

❸. اَعْطٰی لِلّٰهِ:

جو خرچ کرے وہ اللہ کے حکم کے مطابق خرچ کرے۔

❹. مَنَعَ لِلّٰهِ:

یعنی کہیں خرچ سے رکے تو اللہ کے حکم کی وجہ سے رکے۔ جیسے گانے بجانے اور رسوم ورواج پر خرچ کرنے سے رکنا اس حدیث میں بار بار لِلّٰهِ اس لیے فرمایا کہ ان چار اعمال میں اپنی خواہش اور نفسانیت کا دخل ضرور آجاتا ہے اس لیے ان میں اخلاص بہت ضروری ہے۔ یہ حدیث گزشتہ حدیث کی شرح بھی ہے کہ کلمہ پڑھنے کے بعد اپنا ہر کام اللہ کی رضا کے لیے کرے۔

لغات: اِسْتَكْمَلَ؛ اَكْمَلَ، كَمَّلَ شَیْئً ۔ بمعنی پورا کرنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اَحَبَّ فعل، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، لِلّٰهِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اَبْغَضَ لِلّٰهِ بترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف اول، وَاؤ عاطفہ، اَعْطٰی لِلّٰهِ بترکیب سابق معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، مَنَعَ لِلّٰهِ بترکیب سابق

معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر شرط، ف جزائیہ قَدْ حرف تحقیق، اِسْتَکْمَلَ فعل ماضی، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل اَلْاِیْمَانَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۲۳۱۔ روز قیامت سایہ چاہتے ہیں تو مقروض کو مہلت دیں

مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ

++++++++++

مَنْ	اَنْظَرَ	مُعْسِرًا
جس شخص نے	مہلت دی	کسی تنگ دست کو
اَوْ	وَضَعَ	عَنْهُ
یا	کم کر دیا	اس سے (قرض کو)
اَظَلَّهُ اللّٰهُ	فِیْ ظِلِّهٖ	
سایہ (میں جگہ) دے گا اللہ	اپنے سائے میں	
(قیامت کے دن) اسے		[رواہ مسلم]

تشریح: اس روایت میں مقروض کو مہلت دینے کی یہ فضیلت بتائی گئی ہے کہ اللہ پاک اسے قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائیں گے اس حدیث میں انسانی بھلائی کا بہت بڑا پہلو موجود ہے۔

لغات: اَنْظَرَ اِنْظَارُ الدَّیْنِ قرض کی ادائیگی میں مہلت دینا۔ قَالَ تَعَالٰی اِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ. مُعْسِرًا: اسم فاعل بمعنی تنگ دست ہونا۔ وَضَعَ (ف) وَضْعًا بمعنی رکھنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اَنْظَرَ فعل ماضی، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، مُعْسِرًا مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف

علیہ، اَوْ عاطفہ، وَضَعَ فعل، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل عَنْہُ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر شرط اَظَلَّ فعل ماضی، ہٗ ضمیر مفعول بہ لفظ اللّٰہُ فاعل فِیْ جار ظِلِّ مضاف ہٖ ضمیر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر جزاء، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............⊛⊛⊛............))

۲۳۲۔حدیث نبوی ﷺ کے بیان میں احتیاط

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

++++++++++

مَنْ	كَذَبَ	عَلَيَّ
جس شخص نے	جھوٹ بولا	مجھ پر
مُتَعَمِّدًا	فَلْيَتَبَوَّأْ	مَقْعَدَهُ
جان بوجھ کر	پس چاہیے کہ بنالے وہ	اپنا ٹھکانہ
مِنَ النَّارِ		
جہنم میں		

[بخاری ومسلم]

تشریح: حدیث رسول ﷺ کے بیان میں احتیاط کا حکم ہے کہ جان بوجھ کر کمی بیشی نہیں کرنی چاہیے ایسا کرنے والا اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

لغات: تبوّأ: بمعنی ٹھہرنے کی جگہ۔ مَقْعَدَهُ (ن) مَقْعَدًا بمعنی بیٹھنا، پاخانہ کرنے کا برتن۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، كَذَبَ فعل ماضی، ھُوَ ضمیر مستتر ذوالحال، مُتَعَمِّدًا حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، عَلَيَّ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر شرط، فَا جزائیہ لِيَتَبَوَّأْ امر غائب، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، مَقْعَدَهُ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، مِنَ النَّارِ جار

مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۲۳۳۔ طالب علم راہ خدا میں ہے جب تک گھر نہ آئے

مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرْجِعَ .

++++++++++

مَنْ	خَرَجَ	فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ
جو	نکلا	علم کی تلاش میں
فَهُوَ	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	حَتّٰی یَرْجِعَ
پس وہ	اللہ کی راہ میں ہے	واپس لوٹنے تک

[ترمذی]

تشریح: اس ارشاد عالی میں علم کی تلاش میں گھر سے نکلنے کی فضیلت ہے کہ جب تک وہ گھر واپس نہیں آجاتا وہ اللہ کی راہ میں رہتا ہے بشرطیکہ یہ نیت ہو کہ اس علم کے ذریعے سے میرا اللہ مجھ سے راضی ہو جائے کیونکہ مجاہد اور طالب علم دونوں کی یہ نیت ہوتی ہے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے اور اللہ کا دین پھیل جائے۔

لغات: یَرْجِعُ: (ض) رُجُوْعًا، بمعنی لوٹنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، خَرَجَ فعل، هُوَ ضمیر فاعل فِیْ جار، طَلَبِ الْعِلْمِ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَا جزائیہ، هُوَ مبتدا فِیْ جار، سَبِیْلِ اللّٰهِ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول کَائِنٌ کے، حَتّٰی جار یَرْجِعُ مضارع منصوب بتقدیر اَنْ، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی کَائِنٌ کے کَائِنٌ صیغہ اسم فاعل اپنے

فاعل (ھُوَ ضمیر مستتر) اور دونوں متعلقوں سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۲۳۴۔ مؤذن کے لیے جہنم سے آزادی کا پروانہ

مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِبًا کُتِبَ لَهٗ بَرَآءَۃٌ مِّنَ النَّارِ .

++++++++++

مَنْ	اَذَّنَ	سَبْعَ سِنِیْنَ
جس نے	اذان دی	سات سال تک
مُحْتَسِبًا	کُتِبَ	لَهٗ
ثواب کی امید رکھتے ہوئے	لکھ دی جائے گی	اس کے لیے
بَرَآءَۃٌ	مِّنَ النَّارِ	
نجات	آگ سے	[ترمذی]

تشریح: اس فرمان رسول ﷺ میں اذان دینے والے کی فضیلت ہے کہ سات سال تک اذان دینا جہنم سے آزادی کا ذریعہ بن جاتا ہے کیونکہ موذن اللہ کا منادی ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے مختلف اوقات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اذان دینے کا حکم فرمایا ہے۔

لغات: اَذَّنَ اَذَّنَ، تَاذِیْنًا، اذان دینا، تَاذَّنَ، قسم کھانا۔ قَالَ تَعَالٰی ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ. مُحْتَسِبًا: بمعنی گمان کرنا، شمار کرنا، اللہ سے ثواب کی امید رکھنا، حَسِبَ (س۔ح) حَسْبًا وَحُسْبَانًا گمان کرنا۔ بَرَاءَۃٌ: مصدر بریٔ کا ہے فرمان، پروانہ۔ قَالَ تَعَالٰی بَرَاءَۃٌ مِّنَ اللّٰهِ۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اَذَّنَ فعل ھُوَ ضمیر مستتر ذوالحال، مُحْتَسِبًا حال، ذوالحال حال مل کر فاعل سَبْعَ سِنِیْنَ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، کُتِبَ فعل مجہول، لَهٗ

جار مجرور مل کر متعلق فعل بَرَاءَةٌ مصدر مِنَ النَّارِ جار مجرور مل کر متعلق مصدر کے، مصدر متعلق سے مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۲۳۵۔تارکِ جمعہ منافق ہے

مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ كُتِبَ مُنَافِقًا فِيْ كِتَابٍ لَّا يُمْحٰى وَلَا يُبَدَّلُ .

++++++++++

مَنْ	تَرَكَ	الْجُمُعَةَ
جس نے	چھوڑا	جمعہ کو
مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ	كُتِبَ	مُنَافِقًا
بغیر (شرعی) ضرورت کے	لکھ دیا جائے گا	منافق
فِيْ كِتَابٍ	لَّا يُمْحٰى	وَلَا يُبَدَّلُ
ایسی کتاب میں	جو نہ مٹائی جائے	اور نہ تبدیل کی جائے

[رواه الشافعی]

تشریح: اس حدیث میں جمعہ کی فضیلت اور جان بوجھ کر جمعہ چھوڑنے والے کے منافق ہونے کی دلیل ہے کہ اللہ کی کتاب میں یعنی اپنے نامۂ اعمال میں منافق لکھا جاتا ہے۔ جُمُعَہ: اسلام کی آمد سے پہلے ہی بابرکت شمار کیا جاتا تھا۔ لیکن اسلام نے اور زیادہ فضیلت دی۔ اس کا نام جمعہ اس وجہ سے رکھا گیا کہ اس دن لوگ مسجد میں جمع ہوتے ہیں۔ اور یہ بہت سی برکات کا جامع ہے۔

لغات: يُمْحٰى مَحَا (ن.س) مَحْوًا بمعنی مٹانا۔ قَالَ تَعَالٰى يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، تَرَكَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل

اَلْجُمُعَةَ مفعول بہ مِنْ جار غَیرِ ضُرُوْرَۃٍ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، کُتِبَ فعل ماضی مجہول ھُوَ ضمیر مستتر ممیز، مُنَافِقًا تمیز، ممیز تمیز مل کر نائب فاعل، فِیْ جار، کِتَابٍ موصوف، لَا یُمْحٰی فعل مضارع مجہول ھُوَ ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لَا یُبَدَّلُ بترکیبِ سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۳۶۔ جہاد کا ارادہ بھی نہ رکھنا نفاق کی علامت ہے

مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَغْزُوْ وَلَمْ یُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ مَاتَ عَلٰی شُعْبَةٍ مِّنْ نِفَاقٍ .

++++++++++

مَنْ	مَاتَ	وَلَمْ
جو شخص	مرا	اور نہیں
یَغْزُوْ	وَلَمْ	یُحَدِّثْ
جہاد کیا اس نے	اور نہ	بات کی
بِهٖ	نَفْسَهٗ	مَاتَ
اس کے بارے میں	اپنے جی میں	مراوہ
عَلٰی شُعْبَةٍ مِّنْ نِفَاقٍ		
نفاق کے ایک حصہ پر		

[مسلم]

تشریح: نبی آخر الزماں ﷺ کی اس حدیث پاک میں بڑی وعید ہے اس شخص کے لیے کہ جس نے نہ جہاد کیا اور نہ ہی منافقوں کی طرح جہاد میں جانے کا سوچا، تو وہ منافق لکھا جاتا ہے۔اس سے پتہ چلا کہ ہر مسلمان کے دل میں ''جذبۂ جہاد'' ہونا چاہیے۔

ملاحظہ: اس سے مسئلہ معلوم ہوا کہ کوئی آدمی نیک کام کا پکا ارادہ کرے اور موت آنے کی وجہ سے نہ کر سکے تو اس کا پورا ثواب ہی اسے ملتا ہے۔

لغات: شُعْبَۃٌ: فرقہ، شاخ، کسی چیز کا گروہ۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، مَاتَ فعل ھُوَ ضمیر مستتر ذوالحال، وَاؤ حالیہ لَمْ یَغْزُ فعل ھُوَ ضمیر مستتر فاعل فعل فاعل مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لَمْ یُحَدِّثْ فعل ھُوَ ضمیر فاعل، بہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، نَفْسَہٗ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، مَاتَ فعل ھُوَ ضمیر مستتر فاعل عَلٰی جار، شُعْبَۃٍ موصوف، مِنْ نِفَاقٍ جار مجرور مل کر متعلق کائنۃً محذوف کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھی ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۲۳۷۔روزے کا حقیقی مقصد

مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ .

++++++++++

یَدَعْ	لَمْ	مَنْ
چھوڑے	نہ	جو

قَوْلَ الزُّوْرِ	وَالْعَمَلَ بِهٖ	فَلَيْسَ
جھوٹ کہنا	اور اس پر عمل کرنا	پس نہیں ہے
لِلّٰهِ	حَاجَةٌ	فِيْ اَنْ يَّدَعَ
اللہ کو	کوئی ضرورت	اس بارے میں یہ کہ چھوڑے وہ
طَعَامَهٗ	وَشَرَابَهٗ	
اپنے کھانے کو	اور اپنے پینے کو	[بخاری]

تشریح: اس حدیث پاک میں روزہ دار کو یہ تنبیہ ہے کہ وہ اگر روزہ تو رکھے اور جھوٹ نہ چھوڑے اور دوسرے گناہ کرنا نہ چھوڑے تو اسے صرف کھانا، پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس حدیث سے واضح ہوا کہ روزہ کی ساری برکات کھانا، پینا چھوڑنے کے ساتھ ساتھ گناہوں کو چھوڑنے سے حاصل ہوتی ہیں اور جو ایسا نہیں کرتا تو وہ تقویٰ جیسی نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ جو روزہ کی اصل غرض و غایت ہے۔

لغات: يَدَعُ وَدَعَ (ف) وَدْعًا الشيء بمعنی چھوڑنا۔ اَلزُّوْرُ: بمعنی جھوٹ، باطل۔

ترکیب: مَنْ اسم جام متضمن معنی شرط، لَمْ يَدَعْ فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، قَوْلَ الزُّوْرِ مضاف، مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ اَلْعَمَلَ مصدر۔ اس میں هُوَ ضمیر مستتر فاعل، بہ جار مجرور مل کر متعلق مصدر کے، مصدر اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر شرط، فَ جزائیہ، لَيْسَ فعل ناقص، لِلّٰهِ جار مجرور مل کر متعلق كَائِنَةٌ کے، كَائِنَةٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هِيَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر خبر مقدم حَاجَةٌ موصوف، فِيْ جار، اَنْ مصدریہ، يَدَعَ فعل مضارع هُوَ ضمیر مستتر فاعل، طَعَامَهٗ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، شَرَابَهٗ مضاف مصاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق كائنة محذوف کے

کائنۃٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھی ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت موصوف (حَاجَۃٌ) صفت مل کر لَیْسَ کا اسم، لَیْسَ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۲۳۸۔ناموری کے لیے لباس پہننا

مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

++++++++++

مَنْ	لَبِسَ	ثَوْبَ شُهْرَةٍ
جس نے	پہنا	ناموری کا کپڑا
فِي الدُّنْيَا	أَلْبَسَهُ	اللّٰهُ
دنیا میں	پہنائے گا اُسے	اللہ
ثَوْبَ مَذَلَّةٍ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	
ذلت کا کپڑا	قیامت کے دن	[رواہ احمد وغیرہ]

تشریح: اس حدیث پاک میں اپنی ناموری اور بڑائی کے لیے اور لوگوں میں اپنی تعریف کی غرض سے اچھا لباس پہننے سے منع کیا گیا ہے۔ باقی رہا صفائی اور جائز ضرورت کے لیے اپنی آرائش کرنا حرام نہیں۔ بشرطیکہ شرعی حدود میں ہو اور اللہ کے دشمنوں سے مشابہت نہ ہو۔

لغات: شُهْرَةٍ: بمعنی شہرت، ناموری، شَهَرَ (ف) شَهْرًا مشہور کرنا۔ مَذَلَّةٍ: ذَلَّ (ض) ذُلًّا، مَذَلَّةً بمعنی ذلیل ہونا، صفت کے لیے ذَلِيْلٌ آتا ہے۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، لَبِسَ فعل ھو ضمیر فاعل، ثَوْبَ شُهْرَةٍ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فِي الدُّنْيَا جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر شرط، أَلْبَسَ

فعل ہٗ ضمیر مفعول بہ اول لفظ اللّٰہ فاعل، ثَوْبَ مَذَلَّۃٍ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ثانی، یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل، مفعولین اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۲۳۹۔ تعلیم دین سے مقصود صرف رضائے الٰہی ہو

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِیُجَارِیَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْ لِیُمَارِیَ بِهِ السُّفَهَاءَ اَوْ یُصَرِّفَ بِهِ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَیْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ.

++++++++++

مَنْ	طَلَبَ	الْعِلْمَ
جس شخص نے	حاصل کیا	علم
لِیُجَارِیَ	بِهِ	الْعُلَمَاءَ
تاکہ مقابلہ کرے	اس کے ذریعے	علماء سے
اَوْ	لِیُمَارِیَ	بِهِ
یا	جھگڑا کرے	اس کے ذریعے
السُّفَهَاءَ	اَوْ	یُصَرِّفَ
بے وقوف لوگوں سے	یا	متوجہ کرے
بِهِ	وُجُوْهَ النَّاسِ	اِلَیْهِ
اس کے ذریعے	لوگوں کو	اپنی طرف
اَدْخَلَهُ	اللّٰهُ	النَّارَ
داخل کرے گا اُسے	اللہ	آگ میں

[ترمذی]

تشریح: اس فرمان رسالت ﷺ میں علم حاصل کرنے کی غلط نیتوں سے بچنے کی تاکید ہے۔

❶ علماء کو لاجواب کرنے کے لیے علم حاصل کرنا جیسا کہ بعض لوگ ایک آدھ حدیث پڑھ کر اہلِ علم سے بحث کرتے ہیں۔

❷ جن لوگوں کو دین کی پوری سمجھ نہ ہو انہیں لاجواب کرنے کے لیے علم حاصل کرنا۔

❸ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے کہ میں عالم ہوں میری عزت کی جائے (اس نیت سے علم حاصل کرنا۔) ان نیتوں کی بناء پر حصولِ علم جہنم کا ذریعہ ہے۔

لغات: لِيُجَارِيَ: جَارَاهُ، مُجَارَاةً، کسی کے ساتھ چلنے میں مقابلہ کرنا، یہاں مراد مطلقا مقابلہ ہے، جَرٰی (ض) جَرْيًا، بمعنی جاری ہونا۔ لِيُجَارِيَ بمُجَارَاةً بمعنی جھگڑا کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی فَلَا تُجَارِ فِيْهِمْ. مَرٰی (ض) مَرْيًا حَقَّهٗ، حق کا انکار کرنا: اَلسُّفَهَاءُ بسَفِهَ (س) سَفْهًاء جاہل ہونا، بے وقوف ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی سَيَقُوْلُ السُّفَهَاءُ۔ يُصَرِّفُ بصَرَفَ (ف) صَرْفًا بمعنی پھرنا۔ قَالَ تَعَالٰی صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، طَلَبَ فعل هُوَ ضمیر مستتر فاعل، العِلْمَ مفعول بہ، ل جار، يُجَارِيَ فعل مضارع منصوب بتقدیر اَنْ هو ضمیر مستتر فاعل، بہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، العُلَمَاءَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، اَوْ عاطفہ، ل زائدہ، يُمَارِيَ به السفهاء بترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف اوّل، اَوْ عاطفہ، يُصَرِّفَ بِهٖ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَيْهِ بترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ معطوفین سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق

سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، اَدْخَلَ فعل ہ ضمیر مفعول بہ، لفظ اللہ فاعل النَّارَ مفعول فیہ، فعل اپنے مفعول بہ فاعل مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۲۴۰۔ دنیاوی اغراض سے حصولِ علم کا انجام

مَنْ تعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرْضًا مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ .

++++++++++

مَنْ	تعَلَّمَ	عِلْمًا
جس شخص نے	سیکھا	ایسا علم
مِمَّا	يُبْتَغٰى بِهٖ	وَجْهُ اللّٰهِ
جس سے	حاصل کی جاتی ہے	اللہ کی رضا
لَا يَتَعَلَّمُهٗ	اِلَّا	لِيُصِيْبَ
نہیں سیکھتا ہے اسے	مگر	تاکہ حاصل کرے
بِهٖ	عَرْضًا مِّنَ الدُّنْيَا	لَمْ يَجِدْ
اس کے ذریعے	دنیا کا سامان	نہیں پائے گا وہ
عَرْفَ الْجَنَّةِ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	
جنت کی خوشبو (بھی)	قیامت کے دن	[ابو داؤد]

تشریح: اس حدیث پاک میں علم دین کے حصول میں نیت کے درست کرنے کا فرمان ہے۔ دینی علوم کے علاوہ دوسرے علوم مثلاً ڈاکٹری اور انجینئری وغیرہ دنیا کی غرض سے سیکھے جاسکتے ہیں لیکن علم دین کی غرض صرف رضائے الٰہی ہونی چاہیے۔

لغات: یُبْتَغٰی اِبْتَغٰی، تبغی الشَّیْئَ بمعنی طلب کرنا، یُصِیْبُ اصاب من الشی بمعنی لینا۔ اَلْعَرَضَ: متاع، سامان، جمع اَعْرَاضٌ ۔عَرْفٌ: (س) بمعنی بو۔ مگر اس کا اکثر استعمال خوشبو میں ہوتا ہے۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، تَعَلَّمَ فعل ھُوَ ضمیر مستتر ذوالحال، لَا یَتَعَلَّمَ فعل ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ، اِلَّا حرف استثناء لغو، لِ تعلیلیہ جارہ یُصِیْبَ فعل ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، بہ جار مجرور متعلق فعل، عَرْضًا موصوف، مِنَ الدُّنْیَا جار مجرور مل کر متعلق، کَائِنًا محذوف کے کَائِنًا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق لَا یَتَعَلَّمُ کے، لَا یَتَعَلَّمُ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، عِلْمًا موصوف مِنْ جار، مَا موصول، یُبْتَغٰی فعل مضارع مجہول، بہ جار مجرور متعلق فعل، وَجْهُ اللّٰهِ مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کَائِنًا محذوف کے کَائِنًا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، لَمْ یَجِدْ فعل ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، عَرَفَ الْجَنَّةَ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۲۴۱۔ نجومیوں کے پاس جانے کی نحوست

مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَئَلَهُ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً.

++++++++++

مَنْ	اَتٰی	عَرَّافًا
جو شخص	آیا	کسی کاہن کے پاس
فَسْئَلَهُ	عَنْ شَیْءٍ	لَمْ یُقْبَلْ
پس اس سے پوچھا	کسی چیز کے متعلق	نہیں قبول کی جائیں گی
لَهٗ	صَلٰوةُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً	
اس سے	چالیس (دنوں اور) راتوں کی نمازیں	[مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں نجومیوں کے ہاں آئندہ حالات کے علم کے لیے جانے سے منع کیا گیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ ایسے آدمی کی چالیس دن رات کی نمازیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ علم غیب صرف اللہ کا خاصہ ہے اور اس میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اس لیے نجوم کا کاروبار کرنا یا ان کے پاس جانا حرام ہے۔

لغات: عَرَّافًا: بمعنی نجومی، غیب کی خبریں بتانے والا، عرف (ض) عرفة، عرفانا بمعنی پہنچانا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اَتٰی فعل ماضی ھُوَ ضمیر مستتر فاعل عَرَّافًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ف عاطفہ سَئَلَ فعل ماضی ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، عَنْ شَیْءٍ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر شرط، لَمْ یُقْبَلْ فعل مجہول، لہ جار مجرور مل کر متعلق فعل، صَلٰوةُ مضاف، اَرْبَعِیْنَ ممیز، لَیْلَةً تمیز، ممیز تمیز مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۴۲۔انسانیت کے حقوق،انسانوں پر

مَنِ اسْتَعَاذَ مِنكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَاتُكَافِئُوْهُ فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰى تَرَوْا اَنْ قَدْ كَافَئْتُمُوْهُ

++++++++++

مَنِ	اسْتَعَاذَ مِنكُمْ بِاللّٰهِ	فَاَعِيْذُوْهُ
جو شخص	اللہ کے لیے تم سے پناہ چاہے	پس تم اسے پناہ دے دو
وَمَنْ سَأَلَ	بِاللّٰهِ	فَاَعْطُوْهُ
اور جو مانگے	اللہ کے نام سے	پس تم اسے دے دو
وَمَنْ	دَعَاكُمْ	فَاَجِيْبُوْهُ
اور جو	تمہاری دعوت کرے	پس قبول کرلو
وَمَنْ	صَنَعَ	اِلَيْكُمْ
اور جو	کرے	تمہاری طرف
مَعْرُوْفًا	فَكَافِئُوْهُ	فَاِنْ
کوئی نیکی	پس تم اس کا بدلہ دو	پس اگر
لَّمْ تَجِدُوْا	مَاتُكَافِئُوْهُ	فَادْعُوْا
نہ پاؤ	جس سے تم بدلہ دو	پس دعا کرو
لَهٗ	حَتّٰى	تَرَوْا
اس کے لیے	یہاں تک کہ	جان لو تم
اَنْ	قَدْ	كَافَئْتُمُوْهُ
یہ کہ	تحقیق	تم نے بدلہ دے دیا ہے اس کو

[احمد]

تشریح: اس حدیث پاک میں مسلمانوں کے آپس کے چار حقوق بیان کیے گئے ہیں۔

❶ جو خدا کے لیے پناہ مانگے اسے پناہ دو۔
❷ جو اللہ کے لیے مانگے اسے دے دو بشرطیکہ گدا گر نہ ہو۔
❸ جو کوئی تمہاری دعوت کرے اس کو تم قبول کرو۔
❹ احسان کا بدلہ دو، اگر نہ دے سکو تو دعا کے ذریعے سے بدلہ دو اور اتنی دعا کرو کہ اس کا بدلہ ادا ہو جائے۔ کم از کم "جزاك الله" تو ضرور کہہ دینا چاہیے۔ یہ چاروں صفات ایک مومن کامل کی ہیں جو ہر مسلمان میں ہونی چاہیے۔

لغات: اِسْتَعَاذَ: تَعَوَّذَ: بمعنی پناہ لینا۔ قَالَ تَعَالٰی وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. فَاَعِيْذُوْهُ: اجابه، جواب دینا۔ فَكَافِئُوْهُ: بدلہ دینا، مقابلہ کرنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اسْتَعَاذَ فعل ماضی، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، مِنْكُمْ جار مجرور مل کر متعلق اول فعل کا بِاللّٰهِ جار مجرور مل کر متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل اور متعلقین سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَا جزائیہ، اَعِيْذُوْا امر حاضر ضمیر بارز فاعل ہٗ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ بترکیب سابق جملہ معطوف اوّل، واؤ عاطفہ، مَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ بترکیب سابق جملہ معطوف ثانی، واؤ عاطفہ مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، صَنَعَ فعل هُوَ ضمیر مستتر فاعل، اِلَيْكُمْ جار مجرور مل کر متعلق فعل، مَعْرُوْفًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَا جزائیہ، كَافِئُوْا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ثالث، فَا عاطفہ، اِنْ حرف شرط، لَمْ تَجِدُوْا فعل جحد ضمیر بارز فاعل، مَا موصولہ، تُكَافِئُوْا فعل مضارع ضمیر بارز فاعل ہٗ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر

شرط، فا جزائیہ اُدْعُوْا امر حاضر ضمیر بارز فاعل، لَہٗ جار مجرور مل کر متعلق فعل، حَتّٰی جارہ تَرَوْا فعل معلوم ضمیر بارز فاعل اَنْ مخففہ من المثقلہ اس کا اسم، کُمْ محذوف قَدْ حرف تحقیق کا فَنْتُمُوْ فعل ماضی ضمیر بارز فاعل ہٗ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر قائم مقام مفعولین کے، تَرَوْا اپنے فاعل اور مفعولین سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی فعل (اُدْعُوْ) اپنے فاعل اور متعلقین سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف رابع، معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۲۴۳۔ نہی عن المنکر ہر مسلمان پر لازم ہے

مَنْ رَأى مِنكُمْ مُنكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْإِيْمَانِ .

++++++++++

مَنْ	رَأى	مِنكُمْ
جو	دیکھے	تم میں سے
مُنكَرًا	فَلْيُغَيِّرْهُ	بِيَدِهٖ
کوئی برائی	پس چاہیے کہ بدل دے اسے (نیکی میں)	اپنے ہاتھ سے
فَإِنْ لَّمْ	يَسْتَطِعْ	فَبِلِسَانِهٖ
پس اگر نہ	طاقت رکھے	پس اسے اپنی زبان سے (روک دے)
فَإِنْ لَّمْ	يَسْتَطِعْ	فَبِقَلْبِهٖ
پس اگر نہ	نہ کر سکے	پس برا جانے اسے اپنے دل میں

وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ

اور یہ سب سے کمزور ایمان (کا درجہ) ہے [مسلم]

تشریح: ہادی عالم ﷺ اس حدیث پاک میں ہر مسلمان پر یہ ذمہ داری عائد فرماتے ہیں کہ جہاں بھی اللہ کی نافرمانی ہو اگر طاقت ہو تو اسے اپنے ہاتھ سے نیکی میں بدل دے اور اگر طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے غلط کام کی مخالفت کریں اور لوگوں کو نیکی کا راستہ بتائیں اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو اپنے دل سے اس گناہ کو برا سمجھے اور یہ (صرف دل سے برا سمجھنا) ایمان کا آخری حصہ ہے۔ اسے آسان لفظوں میں یوں سمجھیے کہ بُرائی سامنے ہو اور دل میں بھی بُرا نہ سمجھے تو دل ایمان سے خالی ہے۔

ملاحظہ: برائی کو ہاتھ سے یا زبان سے روکنے میں فتنہ اور فساد کا خوف ہو تو یہ امر مستحب ہو جاتا ہے۔ نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا احسن انداز سے ہونا چاہیے۔ یہ کام، جان، مال اور وقت لگا کر سیکھنے کا ہے۔

لغات: فَلْيُغَيِّرْهُ: غَيَّرَهُ، غارہ، بدل دینا، تغیر کر دینا۔ اَضْعَفُ: اسم التفضیل بمعنی کمزور جمع ضیعاف و اضعفاء۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، رَاٰی فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، مِنْكُمْ جار مجرور مل کر متعلق فعل مُنْكَرًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَا جزائیہ، لِيُغَيِّرْ امر غائب، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، بَ جار، يَدِهٖ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، فَ عاطفہ، اِنْ حرف شرط، لَمْ يَسْتَطِعْ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَ جزائیہ، بِ جار، لِسَانِهٖ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل محذوف لِيُغَيِّرْ کے، فعل اپنے فاعل هو ضمیر مستتر مفعول بہ (ضمیر محذوف ہ) اور متعلق سے مل کر جملہ

فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف اول، فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ بترکیب سابق جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا، واؤ استئنافیہ، ذٰلِكَ مبتدا، اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۲۴۴۔ قرض کی ادائیگی کی نیت ہو تو اللہ مدد فرماتے ہیں

مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاءَ ھَا اَدَّی اللّٰہُ عَنْہُ وَمَنْ اَخَذَ یُرِیْدُ اِتْلَافَھَا اَتْلَفَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ .

++++++++++

مَنْ	اَخَذَ	اَمْوَالَ النَّاسِ
جس نے	لیا	لوگوں کا مال
یُرِیْدُ	اَدَاءَ ھَا	اَدَّی اللّٰہُ
چاہتا ہے	اسے دینا	ادا کردے گا اللہ
عَنْہُ	وَمَنْ	اَخَذَ
اس کی طرف سے	اور جس نے	لیا
یُرِیْدُ	اِتْلَافَھَا	اَتْلَفَہُ اللّٰہُ
چاہتا ہے	اس کا ضائع کردینا	ضائع کردے گا اللہ
عَلَیْہِ		
اس پر		

[بخاری]

تشریح: اس ارشاد نبوی ﷺ میں مقروض کے لیے ہدایات ہیں کہ قرض ادا کرنے کی نیت رکھو، ادائیگی کی نیت کرنے والے کی اللہ مدد کرتا ہے اور جو قرض ادا نہ کرنا چاہے اس کا مال ضائع ہو جاتا ہے کیونکہ اس نے ایک انسان کو پریشان کرنے کا

ارادہ کیا اس کی بدنیتی کا یہ اثر ہوتا ہے کہ اس کا مال ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کے دو نقصان ہوئے۔ قرض ادا نہ کرسکا اس میں آخرت کا نقصان بھی ہے، دوسرا یہ کہ اس کا مال ضائع ہوگیا۔

لغات: اَدّٰی: (ض) اَدَّیَا اَلشَّیْءَ بمعنی ادا کرنا، پہنچانا اَتْلَفَهٗ یَلِفَ (س) تَلْفًا بمعنی ہلاک ہونا، برباد ہونا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اَخَذَ فعل ماضی ھُوَ ضمیر مستتر ذوالحال، یُرِیْدُ فعل ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، اَدَاءَھَا مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، اَمْوَالَ النَّاسِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط اَدّٰی فعل ماضی لفظ اللّٰہ فاعل، عَنْهُ جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، وَاؤ عاطفہ، مَنْ اَخَذَ یُرِیْدُ اِتْلَافَھَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ بترکیب سابق شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۲۴۵۔ ایک دن فرض روزہ چھوڑنے کا نقصان

مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ یَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلُّهٗ وَاِنْ صَامَهٗ .

++++++++++

مَنْ	اَفْطَرَ	یَوْمًا
جس شخص نے	روزہ نہ رکھا	ایک دن کا
مِنْ رَمَضَانَ	مِنْ غَیْرِ	رُخْصَةٍ
(ماہ) رمضان سے	بغیر (شرعی)	کسی رخصت کے

وَلَا مَرَضٍ	لَمْ يَقْضِ	عَنْهُ
اور بغیر کسی مرض کے	نہیں بدل ہوسکتا	اس کا
صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ	وَإِنْ صَامَهٗ	
پوری عمر روزہ رکھنا	اگرچہ (پوری عمر) رکھ لے	[رواہ احمد]

تشریح: حبیبِ خدا ﷺ کے اس قول میں اس بات کی وضاحت ہے کہ جان بوجھ کر بغیر کسی شرعی عذر کے رمضان کا روزہ چھوڑ دینا اتنا بڑا نقصان ہے کہ پوری عمر روزہ رکھنے سے بھی وہ نقصان پورا نہیں ہوتا۔ اس لیے جان بوجھ کر روزہ نہ چھوڑیں۔ اس میں ہمیں دینی کاموں کو اپنے اوقات پر کرنے کا سبق بھی دیا جارہا ہے۔ اسی طرح نماز، زکوٰۃ اور حج کو اپنے اوقات سے مؤخر نہ کرنا چاہیے۔

لغات: اَفْطَرَ: الصَّائم، روزے دار کا کھانا اور پینا، فَطَرَ (ن.ض) فَطْرُ الشَّيْءِ، پھاڑنا، فَطَرَ، تَفَطُّرُ وَاِنْفَطَرَ بمعنی پھٹنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اَفْطَرَ فعل ماضی، هُوَ ضمیر فاعل، يَوْمًا موصوف، مِنْ رَمَضَانَ جار مجرور مل کر متعلق كَائِنًا کے، كَائِنًا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہوکر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول فیہ، مِنْ جار غَيْرُ رُخْصَةٍ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لَا زائدہ، مَرَضٍ معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، لَمْ يَقْضِ فعل معلوم، عَنْهُ جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، صَوْمُ الدَّهْرِ مضاف مضاف الیہ مل کر موکد، كُلِّهٖ مضاف مضاف الیہ مل کر تاکید، موکد تاکید مل کر فاعل، فعل اپنے متعلق اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ، واؤ مبالغہ، اِنْ حرف شرط، صَامَ فعل هُوَ ضمیر مستتر فاعل ہٗ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، اس کی جزاء لَمْ يَقْضِ عَنْهُ محذوف ہے، شرط جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

۲۴۶۔مجاہد کو سامان جہاد دینے اور روزہ افطار کرانے کا اجر

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ

++++++++++

مَنْ	فَطَّرَ	صَائِمًا
جس نے	روزہ کھلوایا	کسی روزہ دار کا
اَوْ	جَهَّزَ	غَازِيًا
یا	سامان دیا	کسی مجاہد کو
فَلَهٗ	مِثْلُ اَجْرِهٖ	
پس اس کو	ثواب ہے اس کے برابر	[بیهقی]

تشریح: ایک خاص اصول اس فرمان سے معلوم ہوا کہ نیکی پر مدد کرنے والے کو اس نیکی کا ثواب ملتا ہے۔ جیسا کہ ایک گھونٹ لسی یا ایک کھجور سے روزہ کھلوادے تو روزہ رکھنے کا ثواب مل جاتا ہے یا کسی مجاہد کو سامان دے تو جہاد کا ثواب مل جاتا ہے۔

اس لیے جہاں تک ممکن ہو نیکی کے کام میں دوسروں کا ہاتھ بٹانا چاہیے۔ طالب علم کی مدد کرے تو علم کا ثواب ملتا ہے۔

لغات: جَهَّزَ بَجَهَّزَهٗ ، بمعنی تیار کرنا، مہیا کرنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط ، فَطَّرَ فعل ماضی ، هُوَ ضمیر مستتر فاعل صَائِمًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ اَوْ حرف عطف ، جَهَّزَ غَازِيًا بترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ، معطوف علیہ مطعوف مل کر شرط ، فَ جزائیہ لَهٗ جار مجرور مل کر متعلق فعل محذوف ثَبَتَ کے ، ثَبَتَ فعل مِثْلُ مضاف ، اَجْرِهٖ مضاف الیہ مضاف ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء ، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۴۷۔امیر واستاد کی اطاعت میں نجات

مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَمَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَعْصِی الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ

++++++++++

مَنْ	اَطَاعَنِیْ	فَقَدْ
جس شخص نے	میری بات مانی	پس تحقیق
اَطَاعَ اللّٰہَ	وَمَنْ	عَصَانِیْ
اس نے اللہ کی بات مانی	اور جس نے	میری نافرمانی کی
فَقَدْ	عَصَی اللّٰہَ	وَمَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ
پس تحقیق	اس نے اللہ کی نافرمانی کی	اور جو امیر کی بات مانے
فَقَدْ	اَطَاعَنِیْ	وَمَنْ
پس تحقیق	اس نے میری بات مانی	اور جس نے
یَعْصِی الْاَمِیْرَ	فَقَدْ	عَصَانِیْ
نافرمانی کی امیر کی	پس تحقیق	اس نے میری نافرمانی کی

[بخاری ومسلم]

تشریح: اس ارشاد گرامی میں حضور اکرم ﷺ نے اپنی اطاعت کو اللہ کی اطاعت اور نافرمانی کو اللہ کی نافرمانی قرار دیا ہے اور دوسری بات یہ ارشاد فرمائی کہ اپنے امیر، استاد یا شرعی مرشد کی اطاعت کرنا اللہ کے نبی کی اطاعت ہے اور ان کی نافرمانی اللہ کے نبی ﷺ کی نافرمانی ہے بشرطیکہ یہ حضرات اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمان کی روشنی میں حکم دیں ورنہ اطاعت ضروری نہیں ہے۔ بلکہ نافرمانی ضروری ہے۔

لغات: عَصَانِیْ: بمعنی نافرمانی کرنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اَطَاعَ فعل ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، ن

وقایہ ی متکلم مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، قَدْ حرف تحقیق، اَطَاعَ فعل ھُوَ ضمیر مستتر، فاعل لفظ اللّٰہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہو کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، وَمَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہو کر معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، وَمَنْ یَّعْصِی الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہو کر معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۲۴۸۔ ناحق زمین دبا لینے کا انجام

مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَیْئًا بِغَیْرِ حَقِّہٖ خُسِفَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلٰی سَبْعِ اَرَضِیْنَ .

++++++++++

مَنْ	اَخَذَ	مِنَ الْاَرْضِ
جس شخص نے	لیا	زمین کا
شَیْئًا	بِغَیْرِ حَقِّہٖ	خُسِفَ
کچھ حصہ	بغیر اپنے حق کے	دھنسا دیا جائے گا
بِہٖ	یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ	اِلٰی سَبْعِ اَرَضِیْنَ
اس کے بدلے میں	قیامت کے دن	سات زمینوں تک

[بخاری]

تشریح: اس حدیث میں اس شخص کے لیے وعید ہے جو زمین کا کوئی حصہ ناحق لے۔ تو قیامت کے دن سات زمینوں کی مٹی سزا کے طور پر اس کے سر پر رکھی جائے

گی یا طوق بنا کر گلے میں ڈال دی جائے گی۔ اس لیے کسی کی کوئی چیز بھی ناحق نہ لینی چاہیے۔

لغات: خَسَفَ (ض) خَسْفٌ فِی الاَرْضِ بمعنی زمین میں دھنسانا۔ اَرْضِیْنَ: اَرْضُوْنَ، اُرُوْضٌ، اراض، جمع الارض بمعنی زمین۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اَخَذَ فعل هُوَ ضمیر مستتر فاعل، مِنَ الْاَرْضِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، شَیْئًا موصوف، بِ جار، غَیْرِ مضاف، حَقِّهٖ مضاف الیہ مضاف دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کَائِنًا محذوف کے، کَائِنًا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، خُسِفَ فعل ماضی مجہول، بِ برائے تعدیہ، ہٖ ضمیر نائب فاعل، یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، اِلٰی جار، سَبْعِ اَرْضِیْنَ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۲۴۹۔ زیارتِ رسول اللہ ﷺ حقیقت ہی ہوتی ہے

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ .

++++++++++

مَنْ	رَاٰنِیْ	فِی الْمَنَامِ
جس شخص نے	دیکھا مجھے	خواب میں
فَقَدْ	رَاٰنِیْ	فَاِنَّ
پس تحقیق	دیکھا اس نے مجھ ہی کو	پس بے شک

الشَّیْطٰنِ	لَا	یَتَمَثَّلُ
شیطان	نہیں	صورت بنا سکتا

فِیْ صُوْرَتِیْ
میری صورت جیسی [بخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت کو حقیقی زیارت قرار دیا کیونکہ شیطان اوروں کی شکلیں بنا کر آ سکتا ہے۔ لیکن خواب میں آپ ﷺ کی شکل بنا کر نہیں آ سکتا کیونکہ شیطان سراسر گمراہی اور آپ ﷺ ہدایت کا پرچم اٹھائے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ آگ اور پانی جمع نہیں ہو سکتے ایسے ہی شیطان آپ ﷺ کی صورت نہیں بنا سکتا۔ اور آپ کی زیارت، درود شریف کثرت سے پڑھنے والوں کو ہوتی ہے۔

لغات: یَتَمَثَّل: مَثّل، تَمْثِیْلًا الشَّیْءِ لِفُلَان، ہو بہو تصویر ہونا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، رَاٰی فعل، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، نِی مفعول بہ، فِی الْمَنَامِ جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزاء قَدْ حرف تحقیق، رَاٰی فعل، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل نی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اَلشَّیْطٰن اِنَّ کا اسم، لَا یَتَمَثَّلُ فعل مضارع معروف ھُوَ ضمیر مستتر فاعل فِیْ حرف جار، صُوْرَتِیْ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل اور تعلیل مل کر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۲۵۰۔جھوٹا دعوٰی گناہ کبیرہ ہے

مَنِ ادَّعٰی مَا لَیْسَ لَهٗ فَلَیْسَ مِنَّا وَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

++++++++++

مَنِ ادَّعٰی	مَا لَیْسَ	لَهٗ
جس نے دعوٰی کیا (ایسی چیز کا)	جو نہیں ہے	اس کی
فَلَیْسَ	مِنَّا	وَلْیَتَبَوَّأْ
پس نہیں ہے وہ	ہم میں سے	پس چاہیے کہ وہ بنالے
مَقْعَدَهٗ	مِنَ النَّارِ	
اپنا ٹھکانہ	آگ کو	[مسلم]

تشریح: اس حدیث شریف میں کسی کی چیز پر جھوٹا دعوٰی کرنے سے منع کیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ جھوٹا دعوٰی کرنے والا اپنے آپ کو جہنم میں سمجھ لے۔

اس سے معلوم ہوا عدالتوں میں جھوٹے دعوے سے زمین، مکان اور دیگر اشیاء کا حصول ناجائز ہے۔عدالت کے فیصلے کے باوجود یہ چیز اس کے لیے حرام ہے۔

لغات: وَلْیَتَبَوَّأْ تبوأ المکان وَبِہٖ، اقامت کرنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اَدَّعٰی فعل ماضی ھُوَ ضمیر مستتر فاعل مَا موصولہ، لَیْسَ فعل ناقص ھُوَ ضمیر مستتر اس کا اسم، لَهٗ جار مجرور مل کر متعلق کَائِنًا محذوف کے، کَائِنًا صیغہ اسم فاعل، اپنے فاعل (ھُوَ ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، لَیْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لَیْسَ فعل ناقص ھُوَ ضمیر اس کا اسم مِنَّا جار مجرور مل کر متعلق کَائِنًا کے، کَائِنًا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، لَیْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، و اؤ عاطفہ، لِیَتَبَوَّأْ امر غائب ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، مَقْعَدَهٗ مضاف مضاف

الیہ مل کر مفعول بہ، من النار جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جزاء، شرط اور جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۲۵۱۔روزہ اور قیامِ لیل کی فضیلت

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ
وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ
وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

++++++++++

مَنْ	صَامَ	رَمَضَانَ
جس نے	روزہ رکھا	رمضان کا
اِیْمَانًا	وَّاِحْتِسَابًا	غُفِرَ
ایمان کی حالت میں	اور ثواب کی امید سے	معاف کیے جائیں گے
لَهٗ	مَا	تَقَدَّمَ
اس کے	جو	ہو چکے ہیں
مِنْ ذَنْبِهٖ	وَمَنْ	قَامَ
اس کے گناہ	اور جو شخص	کھڑا رہا (تراویح کے لیے)
رَمَضَانَ	اِیْمَانًا	وَّاِحْتِسَابًا
رمضان میں	ایمان کی حالت میں	اور ثواب کی امید سے
غُفِرَ	لَهٗ	مَا
بخش دیے جائیں گے	اس کے	جو

تَقَدَّمَ	مِنْ ذَنْبِهٖ	وَمَنْ
ہو چکے	اس (رمضان سے پہلے) اس کے گناہ	اور جو شخص
قَامَ	لَيْلَةَ الْقَدْرِ	اِيْمَانًا
کھڑا رہا	قدر کی رات میں	ایمان کی حالت میں
وَّاحْتِسَابًا	غُفِرَ	لَهٗ
اور ثواب کی امید سے	بخش دیے جائیں گئے	اس کے
مَا	تَقَدَّمَ	مِنْ ذَنْبِهٖ
جو	ہو چکے (اس عمل سے) پہلے	اس کے گناہ

[رواہ البخاری ومسلم]

تشریح::اس حدیث پاک میں ایمان اور احتساب کے ساتھ روزہ اور تراویح کے اہتمام کو سارے گناہوں کی معافی کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔

ملاحظہ:

۱۔ اِيْمَانًا: کا مفہوم: ہر عمل کرتے وقت حکم الٰہی کا تصور رہے اور یہ سوچ کہ یہ عمل نہ کروں گا تو اللہ ناراض ہوں گے۔

۲۔ اِحْتِسَابًا: کا مفہوم: نیک کام کرتے وقت اس عمل پر جس اجر کا وعدہ ہے اس کے ملنے کی امید دل میں ہو اور صرف رضائے الٰہی مقصود ہو۔

۳۔ سارے گناہ معاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں اور کبیرہ کی معافی کے لیے آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ اور سچی توبہ کرنا ضروری ہے۔

لغات: قَامَ (ن) قَوْمًا وقیاما بمعنی کھڑا ہونا، یہاں پر مراد تراویح پڑھنا آتا ہے۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، صَامَ فعل هُوَ ضمیر مستتر فاعل، رَمَضَانَ مفعول فیہ، اِيْمَانًا معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اِحْتِسَابًا معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول لہ، فعل اپنے فاعل مفعول فیہ اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر

شرط، غُفِرَ فعل ماضی مجہول، لَهٗ جار مجرور متعلق فعل، مَا موصول، تَقَدَّمَ فعل هُوَ ضمیر مستتر فاعل، مِنْ جار، ذَنْبِهٖ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ، بترکیب: سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ بترکیب: سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۲۵۲۔ مسجد میں بدبو والی چیز نہ لائیں اور نہ مسجد میں کھائیں!

مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسُ.

++++++++++

مَنْ	اَكَلَ	مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ
جو شخص	کھائے	اس بدبودار درخت سے
فَلَا يَقْرُبَنَّ	مَسْجِدَنَا	فَاِنَّ
پس ہرگز نزدیک نہ آئے	ہماری مسجد کے	پس بے شک
الْمَلٰئِكَةَ	تَتَاَذّٰى	مِمَّا
فرشتے	تکلیف محسوس کرتے ہیں اس سے	جس سے کہ
يَتَاَذّٰى مِنْهُ	الْاِنْسُ	
تکلیف محسوس کرتے ہیں	انسان	[بخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں ہر بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنے کو منع کیا گیا ہے۔(مثال کے طور پر پیاز یا لہسن) اور دوسرا حکم یہ معلوم ہوا کہ مسجدوں میں اور جہاں اللہ اور پیارے رسول اللہ ﷺ کی بات ہوتی ہو وہاں ہر وقت فرشتے رہتے ہیں۔ ان فرشتوں کا ادب ضروری ہے۔اور آداب کی رعائت رکھ کر مسجد میں رہنے والے کے لیے فرشتے دعائیں کرتے ہیں ان کا ادب ضروری ہے۔

الشجرة المنتنة: سے مراد لہسن اور پیاز ہیں۔ جب کہ یہ حکم ہر بدبودار چیز کو شامل ہے۔ان دو چیزوں کے نام بطور مثال دیئے گئے ہیں۔

لغات: اَلْمُنْتِنَةِ: اسم فاعل عن فعل نَتَنَ (ض۔س) متناوَنَتُنَ (ک) نَتَانَةً بمعنی بدبودار ہونا۔تَتَاَذّٰی: تکلیف پہنچنا،اَذِی(س) تکلیف پانا۔قَالَ تَعَالٰی قُلْ هُوَ اَذًی.اَلْاِنْسُ: بمعنی آدمی،اَنِسَ (س۔ک۔ض)انسابہ،الیہ بمعنی مانوس ہونا،محبت کرنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط،اَکَلَ فعل هُوَ ضمیر مستتر فاعل،مِنْ جار هٰذِهِ اسم اشارہ،اَلشَّجَرَةِ موصوف،اَلْمُنْتِنَةِ صفت،دونوں مل کر مشار الیہ،اسم اشارہ مشار الیہ مل کر مجرور،جار مجرور مل کر متعلق فعل،فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط،فَ جزائیہ،لَا یَقْرَبَنَّ نہی غائب،مؤکد با نون ثقیلہ هُوَ ضمیر مستتر فاعل مَسْجِدَنَا مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا،شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معلل،فَ تعلیلیہ،اِنَّ حرف مشبہ بالفعل،اَلْمَلٰئِکَةَ اِنَّ کا اسم،تَتَاَذّٰی فعل مضارع هِیَ ضمیر مستتر فاعل مِنْ جار مَا موصول،یَتَاَذّٰی فعل مضارع،مِنْهُ جار مجرور مل کر متعلق فعل،اَلْاِنْسُ فاعل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ،موصول صلہ مل کر مجرور،جار مجرور مل کر متعلق فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر،اِنَّ اپنے اسم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل،معلل تعلیل مل کر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۲۵۳۔عدالت ایک اہم ذمہ داری

مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ .

++++++++++

مَنْ	جُعِلَ	قَاضِيًا
جو شخص	بنایا گیا	فیصلہ کرنے والا
بَيْنَ النَّاسِ	فَقَدْ	ذُبِحَ
لوگوں کے درمیان	پس تحقیق	ذبح کردیا گیا وہ
بِغَيْرِ	سِكِّيْنٍ	
بغیر	چھری کے	[احمد و ترمذی]

تشریح: اس حدیث پاک میں لوگوں کے درمیان قاضی (جج) بننے کو سخت ترین عمل بتایا ہے کہ روحانی طور پر ایسا شخص فیصلہ کرنے میں اتنا پریشان ہوتا ہے گویا وہ ذبح کردیا گیا۔علماء صلحاء اسی وجہ سے ہمیشہ اس عہدہ سے دور رہے۔کیونکہ اس میں ناانصافی سے اپنا اور دوسروں کا دین خطرے میں پڑجاتا ہے۔بہر حال جہاں شرعی ضرورت ہو اور انسان اپنے میں صلاحیت بھی پاتا ہو تو قاضی بننے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ انصاف کرنے والا بڑے اجر وثواب کا مستحق ہوتا ہے۔

لغات:قَاضِيًا قَضٰى (ض) قَضَاءً فیصلہ کرنا،حاجت پوری کرنا جمع قُضَاة قَاضِيُ الْقُضَاةِ قاضیوں کا رئیس (چیف جسٹس) سِكِّيْنٌ :بروزن، یحریف،بمعنی چھری جمع سَكَاكِيْنُ ۔

ترکیب:مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، جُعِلَ فعل ماضی مجہول هُوَ ضمیر مستتر نائب فاعل ،قَاضِيًا مفعول بہ،بَيْنَ النَّاسِ مضاف مضاف مل کر مفعول فیہ،فعل اپنے نائب فاعل مفعول بہ اور فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط،فَ جزائیہ،قَدْ حرف تحقیق، ذُبِحَ فعل ماضی مجہول هُوَ ضمیر مستتر نائب فاعل،بَ جار،غَيْرِ سِكِّيْنٍ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور،جار مجرور مل کر متعلق فعل،فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل

کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء، شرط اور جزامل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۲۵۴۔غیر اللہ کی قسم کھانا

مَنْ حَلَفَ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ .

++++++++++

لِغَيْرِ اللّٰهِ	حَلَفَ	مَنْ
اللہ کے علاوہ کی	قسم اٹھائی	جس نے
	اَشْرَكَ	فَقَدْ
[ترمذی]	اس نے شرک کیا	پس تحقیق

تشریح: اس ارشاد گرامی میں غیر اللہ یعنی ماں، باپ، اولاد یا اور کسی چیز کی قسم کھانا شرک قرار دیا ہے۔ کیونکہ قسم کے لائق عظمت اور جلالت والی ذات صرف اللہ کی ہے۔ اگرچہ قرآن پاک میں اللہ نے بعض چیزوں کی قسمیں کھائیں وہ اللہ کا اپنا اختیار ہے کسی چیز کی عظمت ظاہر کرنے کے لیے جس کی چاہیں قسم کھائیں۔

لغات: حَلَفَ (ض) حَلْفًا و حَلِفًا بمعنی قسم کھانا جمع احلاف۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، حَلَفَ، فعل هُوَ ضمیر مستتر فاعل، بَا جار غَيْرِ مضاف، لفظ اللّٰهِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شرط، فَا جزائیہ، قَدْ تحقیقیہ، اَشْرَكَ فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جزاء، شرط و جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۲۵۵۔ مہمان اور پڑوسی سے حسنِ سلوک

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَايُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ.

++++++++++

مَنْ	كَانَ	يُؤْمِنُ
جو شخص	کہ	وہ ایمان لائے
بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	فَلْيُكْرِمْ
اللہ پر	اور قیامت کے دن پر	پس چاہیے کہ وہ عزت کرے
ضَيْفَهٗ	وَمَنْ كَانَ	يُؤْمِنُ
اپنے مہمان کی	اور جو شخص کہ	وہ ایمان لائے
بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	فَلَايُؤْذِ
اللہ پر	اور قیامت کے دن پر	پس چاہیے کہ وہ تکلیف نہ پہنچائے
جَارَهٗ	وَمَنْ كَانَ	يُؤْمِنُ
اپنے پڑوسی کو	اور جو	ایمان لائے
بِاللّٰهِ	وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	فَلْيَقُلْ
اللہ پر	اور قیامت کے دن پر	پس چاہیے کہ وہ کہے
خَيْرًا	اَوْ	لِيَصْمُتْ
بھلی بات	یا	خاموش رہے

[رواه البخاری ومسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں ہم سے چند امور مطلوب ہیں۔

۱۔ مہمان کے آنے پر خوشی کا اظہار کریں اور اپنی حیثیت کے مطابق تین دن تک کچھ تکلف بھی کریں اس سے زیادہ مہمانی کرنے سے مزید صدقے کا ثواب ملتا ہے۔

۲۔ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرنا یہ عظیم عمل ہے کم از کم یہ کہ اپنے ہاتھ اور زبان کی تکلیف سے انہیں محفوظ رکھے۔ احادیث میں اسے بھی صدقہ قرار دیا گیا ہے۔

۳۔ بھلی بات کرے، نہ کرسکتا ہو تو خاموش رہے۔ یہ تینوں کام (مہمان نوازی، پڑوسی سے حسن سلوک اور بھلی بات کرنا) حقوق العباد کے متعلقات ہیں۔

لغات: فَلْيُكْرِمْ إِكْرَامًا، اكْرَمَهٗ بمعنی عزت کرنا، تعظیم کرنا، تكَرَّمُ تکلف، اکرام کرنا۔ لِيَصْمُتْ ،صَمَتَ (ن) صَمْتًا و صُمُوتًا بمعنی خاموش رہنا، صَمَتَ، اَصْمَتَ خاموش رہنا، خاموش کرنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، كَانَ فعل ناقص ھو ضمیر مستتر اس کا اسم يُؤْمِنُ فعل مضارع ھو ضمیر مستتر فاعل بَا جار لفظ اَللّٰہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اَلْيَوْمِ الْاٰخِرِ موصوف صفت مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور، جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، كَانَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، فَ جزائیہ، لِيُكْرِمْ امر غائب، ھو ضمیر مستتر فاعل ضَيْفَهٗ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ، بترکیب: سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر معطوف اول، واؤ عاطفہ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ بترکیب: سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے معطوفین سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۲۵۶۔ فجر وعشاء با جماعت پڑھنے کی فضیلت

مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ .

++++++++++

مَنْ	صَلَّى	الْعِشَاءَ
جس نے	پڑھی	عشاء (کی نماز)
فِيْ جَمَاعَةٍ	فَكَاَنَّمَا	قَامَ
جماعت میں	پس گویا کہ	وہ کھڑا رہا
نِصْفَ اللَّيْلِ	وَمَنْ	صَلَّى الصُّبْحَ
آدھی رات	اور جس نے	پڑھی فجر (کی نماز)
فِيْ جَمَاعَةٍ	فَكَاَنَّمَا	صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ
جماعت کے ساتھ	پس گویا کہ وہ (کھڑا رہا)	نماز میں پوری رات

[مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک سے دو سبق مفہوم ہو رہے ہیں۔

۱۔ فجر اور عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت بتائی گئی ہے۔

۲۔ عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے سے رات کے نصف اول کا ثواب ملتا ہے اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے سے رات کے نصف ثانی کا بھی ثواب مل جاتا ہے۔ گویا فجر اور عشاء جماعت سے ادا کریں تو ساری رات نفل نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

لغات: اَلْعِشَاءَ بکسر العین ،عشاء کی نماز، اور عَشَاءَ، بفتح العین رات کا کھانا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، صَلّٰی فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، اَلْعِشَاءَ مفعول بہ، فِيْ جَمَاعَةٍ جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق

سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط،ف جزائیہ، كَاَنَّمَا (كَاَنَّ حرف مشبہ بالفعل،ما کافہ عن العمل) قَامَ فعل ھو ضمیر مستتر فاعل نِصْفُ الْلَيْلِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا،شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر معطوف عایہ،واؤ عاطفہ،مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ ترکیب: سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۲۵۷۔کامیابی نسب پرنہیں اعمال پر ہے

مَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ .

++++++++++

مَنْ	بَطَّاَ	بِهٖ
جوشخص کہ	پیچھے رکھا	اس کو
عَمَلُهٗ	لَمْ يُسْرِعْ	بِهٖ
اس کے عمل نے	نہیں آگے لے جائے گا	اس کو
نَسَبُهٗ		
اس کانسب		[مسلم]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو آدمی حسب ونسب والا ہے مگر عمل میں کوتاہی کرتا ہوتو یہ ناکام ہے،اور جس کے نسب (ذات، برادری) کی وجہ سے لوگ اسے چھوٹا سمجھتے ہوں،لیکن اس کے اعمال مقبول ہوں،تو وہ اللہ کومحبوب ہوگا۔معلوم ہوا کہ قیامت کے دن صرف اعمال کی بناء پر کامیابی اور ناکامی کے فیصلے ہوں گے۔تاریخ اسلام ایسے حقائق سے بھری پڑی ہے کہ کتنے ہی دنیاوی لحاظ سے کم حیثیت لوگ اعمال کی وجہ سے بلند مراتب حاصل کرگئے۔

لغات: بَطَّأَ: بمعنی دیر کرنا، مؤخر کرنا۔ بَطُؤَ: (ک) بَطَاءً، بطاء دیر کرنا۔ یَسْرَعُ: بمعنی جلدی کرنا، فِی الْمَشْيِءَ، جلدی چلنا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، بَطَّأَ فعل ماضی، بَ جار، ہٖ ضمیر مجرور، جار مجرور متعلق فعل، عملهٗ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، لَمْ یُسْرِعْ فعل، بِهٖ جار مجرور مل کر متعلق فعل، نَسَبُهٗ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۲۵۸۔ پرہیزگاری سے حج کرنا گناہوں کے دھلنے کا ذریعہ

مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ كَیَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ.

++++++++++

مَنْ	حَجَّ	لِلّٰهِ
جس نے	حج کیا	اللہ کی (رضامندی کے لیے)
فَلَمْ یَرْفُثْ	وَلَمْ یَفْسُقْ	رَجَعَ
پس نہ گیا وہ اپنی بیوی کے پاس	اور نہ اس نے کوئی برا کام کیا	لوٹے گا (وہ حج سے)
كَیَوْمٍ	وَّلَدَتْهُ	اُمُّهٗ
اس دن کی طرح (کہ جس دن گناہوں سے پاک)	جنا اس کو	اس کی ماں نے

[بخاری و مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں حج کی یہ فضیلت بتائی گئی ہے کہ جسے یہ عمل نصیب ہو اور وہ اس عمل کی اور خاص طور پر احرام کی پابندیوں کا پورا پورا خیال رکھے

(جماع، بال کٹوانا، خوشبو لگانا، اور کوئی بُرا کام کرنا) ان سے بچے تو اس کا انعام یہ ہے کہ وہ جب حج سے واپس آئے گا تو وہ اس دن کی طرح گناہوں سے پاک، صاف ہو جائے گا جس دن یہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور گناہوں سے بالکل صاف اور پاک تھا۔ یہ انعام ہے حج کی پابندیوں کا لحاظ کرتے ہوئے حج کرنے کا۔ اس کے برخلاف جو گناہ کرے اور احتیاط نہ کرے ان بے ادبیوں کا انجام بہت بُرا ہے۔

لغات: رَفَثَ: (ن۔س۔ض) رَفَثًا فِي الْكَلَامِ: گندی بات کرنا۔ اسی سے رفث آتا ہے بمعنی جماع کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ. فَسَقَ: (ن۔ض۔ک) فِسْقًا وفُسُوْقًا۔ بمعنی بدکاری کرنا، اسی سے فاسق آتا ہے۔ اس کی جمع فَسَقَةٌ فُسَّاقٌ آتی ہے۔ وَلَدَ: (ض) وِلَادَةً بمعنی پیدا کرنا۔ جننا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، حَجَّ فعل ہو ضمیر مستتر فاعل، لِلّٰهِ جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، لَمْ يَرْفُثْ فعل ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، لَمْ يَفْسُقْ بترکیب:: سابق معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اول اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر شرط، رَجَعَ فعل ہو ضمیر مستتر ذوالحال، كَ جار، يَوْمِ موصوف، وَلَدَتْ فعل، ہ ضمیر مفعول بہ، اُمُّهٗ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل فعل مفعول بہ اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق طَاهِرًا محذوف کے، طَاهِرًا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۲۵۹۔شہادت کی سچی تمنا بھی فائدہ مند ہے

مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَّاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ .

++++++++++

مَنْ	سَأَلَ	اللّٰهَ
جس نے	مانگا	اللہ سے
الشَّهَادَةَ	بِصِدْقٍ	بَلَّغَهُ
شہادت کو	سچے دل سے	پہنچادے گا اسے
اللّٰهُ	مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ	وَاِنْ
اللہ	شہیدوں کے مرتبے پر	اور اگر چہ
مَّاتَ	عَلٰى فِرَاشِهٖ	
مرے وہ	اپنے بستر پر	[مسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں صرف شہادت کی نیت اور سچی خواہش کی وجہ سے اللہ پاک ثواب نصیب فرماتے ہیں۔حالانکہ حقیقی شہید وہ ہے جو راہ خدا میں لڑتے لڑتے جان دے دے۔اس سے معلوم ہوا جن نیک اعمال کی طاقت نہ ہو فضائل کے استحضار کے ساتھ ان کی آرزو رکھنا اور کوشش کرنا بھی بڑا کار ثواب ہے۔

لغات: فِرَاشِهٖ: بمعنی بچھونا، بستر، اس کی جمع اَفْرِشَتِه، فرش وغیرہ آتی ہے۔(ن۔ض) فَرْشًا بچھانا۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، سَأَلَ فعل ھو ضمیر فاعل، لفظ اللّٰهَ مفعول اول، اَلشَّهَادَةَ مفعول ثانی ،بِصِدْقٍ جار مجرور متعلق فعل،فعل اپنے فاعل، مفعولین اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط،بَلَّغَ فعل ہ ضمیر مفعول بہ،اللّٰهُ فاعل،مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ،فعل اپنے فاعل،مفعول بہ

اور فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔ واؤ مبالغہ، اِنْ وصلیہ شرطیہ ،مَاتَ فعل،ھو ضمیر مستتر فاعل ،عَلٰی جار ،فِرَاشِہٖ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اس کی جزا بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ ،قرینۃ ما قبل کی وجہ سے محذوف ہے۔ شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

((............۞۞۞............))

۲۶۰۔ جہاد کی تیاری بھی جہاد کے ثواب میں شمولیت ہے

مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبْعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ .

++++++++++

فَرَسًا	احْتَبَسَ	مَنِ
کوئی گھوڑا	(پالنے کے لیے) روکے رکھا	جس شخص نے
وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ	اِيْمَانًا بِاللّٰهِ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اور اس کے وعدے کو سچا جانتے ہوئے	اللہ پر یقین رکھتے ہوئے	اللہ کے راستے میں (جانے یا بھیجنے کے لیے
وَرِيَّهٗ	شِبْعَهٗ	فَاِنَّ
اور اس کا پلانا	اس کا سیر کر کے کھلانا	پس بے شک
فِيْ مِيْزَانِهٖ	وَبَوْلَهٗ	وَرَوْثَهٗ
اس (پالنے والے کے ترازو میں ہوگا)	اور اس کا پیشاب کرنا	اور اس کا لید کرنا

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

قیامت کے دن [بخاری]

تشریح: اس حدیث پاک میں رضائے الٰہی کے لیے جہاد کی غرض سے گھوڑا

پالنے کا بہت بڑا ثواب ہے۔حتیٰ کہ اس گھوڑے کا کھانا پینا بھی نامۂ اعمال میں لکھا جائیگا۔معلوم ہوا کسی نیک کام کے جو متعلقات (تیاری میں جو کام بھی کیے جائیں) وہ بھی ثواب سے خالی نہیں۔جیسے علم کے لیے قلم، کتاب، جاگنا، کھانا، پینا، مدرسہ آنا جانا وغیرہ ایسے ہی نماز، روزہ ودیگر امور شرعیہ کی ادائیگی میں ہر کوشش قابلِ قدر اور باعث اجروثواب ہے۔

لغات:اِحْتَبَسَ:بمعنی قید کرنا،روکنا،لازم اور متعدی دونوں آتا ہے،حَبَسَ(ض) حَبْسًا بمعنی قید کرنا،روکنا۔شِبْعَهٗ:اتنا کھانا جس سے پیٹ بھر جائے۔شَبِعَ(س)شِبْعًا بمعنی آسودہ ہونا وَرِيَّهٗ:رَوِيَ(س) رِيًّا،سیراب ہونا،وَرَوْثَهٗ:بمعنی لید جمع اَرْوَاثٌ. رَاثَ(ن)وَرَثًا الْفَرَسُ گھوڑے کا لید کرنا۔

ترکیب:مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، اِحْتَبَسَ فعل ماضی،ھو ضمیر مستتر ذوالحال،اِیْمَانًا مصدر بمعنی اسم فاعل،ھو ضمیر مستتر فاعل،با جار، لفظ اللّٰہِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اِیْمَانًا کے،متعلق اور متعلق مل کر شبہ جملہ ہو کر معطوف علیہ،واؤ عاطفہ تَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ بترکیب:: سابق شبہ جملہ ہو کر معطوف،معطوف علیہ معطوف مل کر حال ذوالحال حال مل کر فاعل،فَرَسًا مفعول بہ،فِيْ جار،سَبِيْلِ اللّٰہِ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل،فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط،فَ جزائیہ،اِنَّ حرف مشبہ بالفعل،شِبْعَهٗ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ،واؤ عاطفہ،رِيَّهٗ معطوف اول،واؤ عاطفہ،رَوْثَهٗ معطوف ثانی واؤ عاطفہ بَوْلَهٗ معطوف ثالث،معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر اِنَّ کا اسم،فِيْ جار مِيْزَانِهٖ مضاف مضاف علیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کَائِنٌ محذوف کے، کَائِنٌ صیغہ اسم فاعل،ھو ضمیر مستتر اس کا فاعل،یَوْمَ الْقِیَامَةِ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، کائن اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر،اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا،شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۶۱۔ بالوں کی حفاظت کیجیے

مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ.

++++++++++

مَنْ كَانَ لَهُ	شَعْرٌ	فَلْيُكْرِمْهُ
جس شخص کے	بال ہوں	پس چاہیے کہ انہیں اچھی طرح رکھے

[رواہ ابوداؤد]

تشریح: اس حدیث مبارک سے معلوم ہوتا ہے (بال اور ان کی طرح دوسری آنکھ، کان وغیرہ جتنی نعمتیں) اللہ نے دے رکھی ہیں۔ ان کو صاف ستھرا رکھنا، ضائع ہونے سے بچانا اللہ کا حکم ہے، مثلاً جب بال ہوں تو ان کو میلا ہونے سے، جوؤں سے بچانا اور صفائی کے لیے تیل، کنگھی استعمال کرنا ضروری ہے۔

ملاحظہ: اس کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ ان کاموں (یعنی بال وغیرہ سنوارنے) میں وقت کو ضائع کیا جائے۔ بلکہ ہر کام اپنی حدود میں ہی اچھا لگتا ہے۔

لغات: شَعْرٌ: بال، جمع اشعار۔

ترکیب: مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط، كَانَ فعل تام، لَهُ جار مجرور متعلق فعل، شَعْرٌ فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَ جزائیہ لِيُكْرِمَ امر غائب ھو ضمیر مستتر فاعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

نَوْعٌ اٰخَرٌ مِّنْهُ
(جملہ شرطیہ) کی دوسری قسم

اس سے پہلے باب کی احادیث طیبہ میں حرف شرط مَنْ کا استعمال تھا۔
اس باب میں حرف شرط اِذَا مستعمل ہے۔
اس کے علاوہ قواعد کی تفصیل جملہ شرطیہ (نوع اول) کی ابتداء میں گزر چکی ہے۔
ضرورت پر ملاحظہ کر لی جائے۔

۲۶۲۔ایمان کی نشانی

اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَ تْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ

++++++++++

اِذَا	سَرَّتْكَ	حَسَنَتُكَ	وَسَاءَ تْكَ
جب	بھلی لگے تجھے	تیری نیکی	اور بُری لگے تجھے
سَيِّئَتُكَ	فَأَنْتَ	مُؤْمِنٌ	
تیری برائی	پس تو	ایمان والا ہے	[رواہ احمدؒ]

تشریح: صحابی رضی اللہ عنہ نے سوال کیا۔ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جواب دیا جواس حدیث میں ہے کہ

''تم اپنے دل کی کیفیت دیکھو کہ اگر یہ نیکی کرنے پر خوش ہے اور اللہ کا شکر ادا کرتا ہے'' یہ ایمان کی نشانی ہے اس پر شکر کریں......اسی طرح۔

کوئی گناہ ہو جائے تو دل دکھتا ہے اور اللہ سے ڈرتا ہے ان دونوں باتوں کا پیدا ہونا ایمان کی حالت ہے۔ایسا نہیں ہے تو ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔

مثال۔ جیسے بیمار آدمی کو بعض اوقات ذائقوں کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔میٹھی چیز کڑوی لگتی ہے اسی طرح دل بھی بیمار ہوتا ہے تو نیکی پر خوشی نہیں ہوتی اور برائی پر غمی نہیں ہوتی اور یہ ایمان کا آخری درجہ ہے۔اللہ پاک ہماری حفاظت فرمائے۔ (آمین)

لغات: سَرَّتْكَ یَسُرُّ(ن) سُرُوْرًا وَسُرًّا بمعنی خوش کرنا۔حَسَنَتُكَ: بمعنی نیکی۔جمع حَسَنَاتٌ ۔سَاءَ تْكَ یَسُوْءُ(ن) سَوَاءٌ برابر ہونا۔سَيِّئَتُكَ: بمعنی برائی، گناہ۔ جمع سَيِّئَاتٌ۔

ترکیب: نَوْعٌ موصوف، آخِرٌ اسم تفضیل ہو ضمیر مستتر فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت اول، مِنْهُ جار مجرور مل کر متعلق کَائِنٌ محذوف کے، کَائِنٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ھو ضمیر مستتر) اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت ثانی، موصوف

دونوں صفتوں سے مل کر خبر ہذا مبتدا محذوف کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

ترکیب: اِذَا کلمہ شرط، سَرَّتْ فعل، كَ ضمیر مفعول بہ، حَسَنَتُكَ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، سَاءَ تْكَ سَيِّئَتُكَ بترکیب:: سابق جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہو کر شرط، فَ جزائیہ، اَنْتَ مبتدا، مُؤْمِنٌ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............ ❁❁❁............))

۲۶۳۔ جس کا کام، اسی کو ساجھے

اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ .

++++++++++

اِذَا	وُسِّدَ	الْاَمْرُ
جب	سپرد کر دیا جائے	(کوئی دین کا) کام
اِلٰی غَيْرِ اَهْلِهٖ	فَانْتَظِرِ	السَّاعَةَ
نااہل کو	پس انتظار کر	قیامت کا

[بخاری]

تشریح: اس حدیث پاک میں یہ خاص بات بتائی گئی کہ دین کی اقامت کا کوئی کام جیسے امامت، تدریس، افتاء، یا مسلمانوں کی حکومت نااہل کو دے دی جائیں، یہ قرب قیامت کی علامات میں سے ہے۔

لغات: تُوَسَّدُ الْاَمْرُ: کسی کے ذمہ کوئی کام لگانا۔ اَلسَّاعَةُ: مراد یہاں سے قیامت ہے۔

ترکیب: اِذَا کلمہ شرط، وُسِّدَ فعل ماضی مجہول، اَلْاَمْرُ نائب فاعل، اِلٰی جار، غَيْرِ مضاف، اَهْلِهٖ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر شرط، فَ جزائیہ، اِنْتَظِرِ امر حاضر، اَنْتَ ضمیر مستتر فاعل، اَلسَّاعَةَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل

اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۲۶۴۔ مجلس کا ایک ادب

اِذَا كُنْتُمْ ثَلٰثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخِرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجَلِ اَنْ يَّحْزُنَهٗ .

++++++++++

اِذَا	كُنْتُمْ	ثَلٰثَةً
جب	ہو تم	تین
فَلَا	يَتَنَاجٰى	اِثْنَانِ
پس نہ	کان میں بات کریں	دو
دُوْنَ الْاٰخِرِ	حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا	بِالنَّاسِ
دوسرے کو چھوڑ کے	یہاں تک کہ مل جاؤ تم	لوگوں کو
مِنْ اَجَلِ	اَنْ يَّحْزُنَهٗ	
اس ڈر سے (کہ تمہارے اس عمل سے)	وہ غمگین ہوگا	[بخاری ومسلم]

تشریح: اس حدیث میں مجلس کا ایک ادب بتایا گیا ہے کہ جہاں تین ہوں وہاں دو کو الگ ہو کر کان میں باتیں نہیں کرنی چاہئیں، اس عمل پر تیسرا یہ سمجھے گا کہ میرے خلاف باتیں ہو رہی ہیں اور اس کا دل دکھے گا۔ اگر اس کی طرف سے بات کرنے کی اجازت ہو تو جائز ہے۔

لغات: يَتَنَاجَى الْقَوْمَ، سر گوشی کرنا۔ قَالَ تَعَالٰى فَلَا تَتَنَاجَوْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ. تَخْتَلِطُوْا: ملنا خَلَطَ (ض) خَلْطَةً، خَلَطَ ملانا. يَحْزُنَهٗ بَحَزِنَ (س) حُزْنًا لَهٗ عَلَيْهِ غمگین ہونا، جمع حُزَنَاءُ آتی ہے۔

ترکیب: اِذَا کلمہ شرط، كُنْتُمْ فعل ناقص ضمیر بارز اس کا اسم، ثَلٰثَةً خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَ جزائیہ، لَا يَتَنَاجٰى فعل

مضارع ،اِثْنَانِ فاعل،دُوْنَ الْاٰخِرِ مضاف مضاف الیہ مل کرمفعول فیہ، حَتّٰی جار، تَخْتَلِطُوْا فعل مضارع،ضمیر بارز فاعل،بِا جار، النَّاسِ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اول،مِنْ جار،اَجَلِ مضاف،اَنْ مصدر یہ،یَّحْزُنَ فعل،ھو ضمیر مستتر فاعل،ہ ضمیر مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ بتاویل مصدر ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار، مجرور مل کر متعلق ثانی ،فعل (تَخْتَلِطُوْا) اپنے فاعل اور متعلقین سے مل کر جملہ خبر بتقدیر،اَنْ مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق لَا یَتَنَاجٰی کے فعل اپنے فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ معنی انشائیہ ہو کر جزا،شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............✿✿✿............))

۲۶۵۔موت کی طرف انسان خود چلتا ہے

اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً.

++++++++++

اِذَا	قَضَى	اللّٰهُ
جب	فیصلہ کردے	اللہ
لِعَبْدٍ	اَنْ يَّمُوْتَ	بِاَرْضٍ
کسی بندے کے متعلق	یہ کہ وہ مرے گا	اس زمین میں
جَعَلَ	لَهٗ	اِلَيْهَا
بنادیتے ہیں(اللہ)	اس کے لیے	(اس زمین کی طرف)
حَاجَةً		
کوئی ضرورت		

[ترمذی]

تشریح: انسان کی موت کا وقت لکھا ہوا ہے جس جگہ مرنا ہے وہ جگہ بھی لکھی ہوئی ہے اللہ کا قانون ہے کہ موت کے مقررہ وقت پر،مقررہ جگہ میں انسان پہنچ جاتا ہے۔

جس طرح کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس ان کے ایک دوست بیٹھے تھے عزرائیل علیہ السلام اس کی روح قبض کرنے وہاں آئے اور اس کی طرف غور سے دیکھا وہ دوست کہنے لگا اے سلیمان علیہ السلام! مجھے ان سے ڈر لگ رہا ہے۔ مجھے فلاں جگہ پہنچا دو! حضرت سلیمان علیہ السلام نے پہنچا دیا اور عزرائیل علیہ السلام بھی وہاں پہنچ گئے۔ اس طرح وقت مقررہ پر موت کی مقرر جگہ میں وہ آدمی خود ہی پہنچ گیا۔

''معارف القرآن''

لغات: بِاَرْضٍ: بمعنی زمین، جمع اَرْضُوْنَ آئی ہے۔

ترکیب: اِذَا کلمہ شرط، قَضٰی فعل، اللّٰہُ فاعل، لِعَبْدٍ جار مجرور متعلق فعل، اَنْ مصدریہ، یَمُوْتَ فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، بِاَرْضٍ جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، جَعَلَ فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، لَہٗ جار مجرور متعلق اول فعل، اِلَیْھَا جار مجرور مل کر متعلق ثانی، حَاجَۃً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلقین اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۲۶۶۔ پڑوسی کی ضرورت کا احساس

اِذَا طَبَخْتَ مَرِقَۃً فَاَکْثِرْ مَاءَھَا وَتَعَاھَدْ جِیْرَانَکَ.

++++++++++

اِذَا	طَبَخْتَ	مَرِقَۃً
جب	تو پکائے	کچھ شوربہ
فَاَکْثِرْ	مَاءَھَا	وَتَعَاھَدْ
پس تو زیادہ کردے	اس کا پانی	اور خیال رکھ تو

جِیْرَانَکَ

اپنے پڑوسی (کی بھوک کا بھی) [رواہ مسلم:

تشریح: آپ ﷺ کے اس قول میں پڑوسی کی اہمیت کئی انداز میں بیان کی گئی ہے۔

۱۔ معلوم رکھنا چاہیے کہ پڑوسی بھوکا تو نہیں؟

۲۔ ضرورت پڑنے پر اپنے کھانے کا کچھ حصہ اس کے گھر پہنچاؤ۔

۳۔ سالن کم ہوتو پڑوسی کی خاطر شوربہ بڑھانے کے لیے پانی ڈالنے سے بھی گریز نہ کرو۔ یہ اس اسلام کی ہدایات ہیں جس نے سب سے زیادہ انسانی حقوق مہیا کیے ہیں۔

لغات: طَبَخَ: (ف۔ن) طَبْخًا پکانا، اسی سے مَطْبَخٌ آتا ہے، باروچی خانہ۔ مَرِقَةٌ: شوربا، مَرَقَ (ن۔ض) مَرِقَ الْقِدْرُ، شوربا زیادہ کرنا۔ تَعَاهَدَ: ایک دوسرے سے معاہدہ کرنا، عہد کی تجدید کرنا۔

ترکیب: اِذَا کلمہ شرط، طَبَخْتَ فعل، ضمیر بارز فاعل، مَرِقَةً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَ جزائیہ، اَکْثِرْ امر حاضر ضمیر مستتر فاعل، مَاءَ هَا مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، تَعَاهَدْ جِیْرَانَکَ بترکیب:: سابق معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۲۶۷۔ ہر اچھا کام دائیں طرف سے

اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّاتُمْ فَابْدَؤُا بِمِیَامِنِکُمْ.

++++++++++

اِذَا	لَبِسْتُمْ	وَاِذَا
جب	تم پہنو	اور جب

تَوَضَّأْتُمْ	فَابْدَؤُا	بِمَيَامِنِكُمْ
تم وضو کرو	پس شروع کرو	اپنے دائیں سے

(رواہ احمدؒ)

تشریح: اس قول مبارک میں وضو اور لباس کا ایک ادب بتایا ہے کہ ان اعمال میں دائیں طرف کا خیال رہے۔ یاد رکھئے۔

۱۔ جو کام شرافت کے نہیں ہیں یعنی بیت الخلاء جانا، مسجد سے نکلنا، کپڑے اور جوتے اتارنا یہ بائیں طرف سے کیے جائیں۔

۲۔ جو کام شرافت کے ہیں، مثلاً کھانا، پینا، پہننا، وضو اور لباس وغیرہ ان کو دائیں طرف سے شروع کیا جائے۔ یہ مسنون عمل ہے۔ اس میں بے شمار دینی و دنیاوی فوائد چھپے ہوئے ہیں۔

لغات: تَوَضَّأْتُمْ بِالْمَاءِ ، وضو کرنا، وَضُؤَ(ك) وَضُوْءً ا ، پاکیزہ ہونا۔ مَيَامِنِ: جمع ميمنة کی بمعنی داہنی جانب۔

ترکیب: اِذَا کلمہ شرط، لَبِسْتُمْ فعل، ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اِذَا کلمہ شرط، تَوَضَّأْتُمْ فعل، ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہو کر شرط، فَ جزائیہ، اِبْدَؤُا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، بِ جار، مَيَامِنِ مضاف كُمْ مضاف الیہ دونوں مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............۞۞۞............))

۲۶۸۔ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال

اِذَا تَوَضَّاتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ یَدَیْكَ وَرِجْلَیْكَ .

++++++++++

اِذَا	تَوَضَّاتَ	فَخَلِّلْ
جب	تو وضو کرے	پس خلال کر
اَصَابِعَ یَدَیْكَ	وَرِجْلَیْكَ	
تو اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کا	اور اپنے پاؤں (کی انگلیوں) کا	[ترمذی]

تشریح: اس حدیث پاک میں وضو کا ایک ادب ہے کہ ہاتھ، پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے۔

ہاتھ کی انگلیوں کے خلال کا طریقہ:

دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر دائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر اوپر کی طرف کھینچیں۔

پاؤں کی انگلیوں کے خلال کا طریقہ:

بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کو دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی کے نیچے کی طرف سے داخل کر کے اوپر کی طرف خلال کرے۔اور بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔

ملاحظہ: ہاتھ کی انگلیوں کا خلال ہاتھ دھونے کے بعد اور پاؤں کی انگلیوں کا پاؤں دھونے کے بعد کریں۔

لغات: فَخَلِّلْ: امر کا صیغہ ہے۔خَلَّلَ الْاَسْنَانِ خلال کرنا، خَلَّ(ن) خَلًّا بمعنی سوراخ کرنا۔اَصَابِعَ: جمع ہے اِصْبَعٌ کی بمعنی انگلی۔

ترکیب: اِذَا کلمہ شرط، تَوَضَّأتَ فعل، ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل مل کر شرط، فَ جزائیہ، خَلِّلْ امر حاضر، ضمیر مستتر فاعل، اَصَابِعَ مضاف، یَدَیْكَ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، رِجْلَیْكَ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ

معطوف مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............ ....))

۲۶۹۔ کھانا جوتے اتار کر کھائیں!

اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَكُمْ فَاِنَّهٗ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِكُمْ .

++++++++++

اِذَا	وُضِعَ الطَّعَامُ	فَاخْلَعُوْا
جب	کھانا رکھا جائے	پس اتار لو
نِعَالَكُمْ	فَاِنَّهٗ	اَرْوَحُ
اپنے جوتے	پس بے شک یہ (جوتے اتارنا)	آرام دینے والا ہے
لِاَقْدَامِكُمْ		
تمہارے پاؤں کو		[دارمی]

تشریح: اس حدیث پاک میں کھانے کا ادب ارشاد فرمایا کہ جوتے اتار کر کھانا کھانے میں راحت اور آرام ہے۔ اس حکم میں آپ ﷺ کی اپنی امت کے ساتھ شفقت اور محبت بھی جھلک رہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ہر بات ہی شفقت پر مبنی ہے۔

لغات: فَاخْلَعُوْا بخَلَعَ (ف) خلعا الشیء، اتارنا۔ قَالَ تَعَالٰی فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ.
نِعَالَ: جمع نَعْلَ کی بمعنی جوتا، چپل۔ اَرْوَحُ رَاحَ (ف) رَاحَةً بمعنی آرام پہنچنا، راحت بخشنا۔

ترکیب: اِذَا کلمہ شرط، وُضِعَ فعل مجہول، اَلطَّعَامُ نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَ جزائیہ، اِخْلَعُوْا امر حاضر ضمیر بارز فاعل، نِعَالَكُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معلل، فَ تعلیلیہ، اِنَّ حرف

مشبہ بالفعل، ہ ضمیر اس کا اسم، اَرْوَحُ اسم تفضیل، ھو ضمیر مستتر فاعل، لِ جار، اَقْدَامِکُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اَرْوَحُ کے، اَرْوَحُ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل تعلیل مل کر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

((............⊛⊛⊛............))

۲۷۰۔ حیاء برائی سے بچنے کا ذریعہ

اِذَا لَمْ تَسْتَحِیْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ .

++++++++++

اِذَا	لَمْ تَسْتَحِیْ	فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ
جب	تو بے شرم ہو جائے	تو کر جو چاہے (بخاری)

تشریح: اس حدیث کے مفہوم میں دو احتمال ہیں۔

۱۔ آپؐ کے اس قول میں حیاء کی ترغیب ہے اس طرح کہ بے حیائی بہت سے گناہوں (بدکاری، بدنظری وغیرہ) کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

۲۔ یہ دھمکی ہے کہ اگر حیاء نہیں ہے تو جو مرضی کر و آخر پکڑے جاؤ گے۔

لغات: اِسْتَحْیَا: اِسْتَحْیَا مِنْہُ، شرم کرنا، باز ہونا، حَیَّاکَ اللّٰہُ بمعنی سلام کرنا۔ فَاصْنَعْ: صَنَعَ (ف) صُنْعًا وَ صَنْعًا الشَّیْءَ بنانا۔

ترکیب: اِذَا کلمہ شرط، لَمْ تَسْتَحِیْ فعل مضارع، ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَ جزائیہ، اِصْنَعْ امر حاضر، ضمیر مستتر فاعل، مَا موصول شِئْتَ فعل، ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا۔ شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............⊛⊛⊛............))

۱۷۔دائیں ہاتھ سے کھانا اور اسی سے پینا

اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَأْکُلْ بِیَمِیْنِہٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِہٖ .

++++++++++

اِذَا	اَکَلَ	اَحَدُکُمْ
جب	کھائے	تم میں سے کوئی ایک
فَلْیَأْکُلْ	بِیَمِیْنِہٖ	وَاِذَا
پس چاہیے کہ کھائے وہ	اپنے دائیں ہاتھ سے	اور جب
شَرِبَ	فَلْیَشْرَبْ	بِیَمِیْنِہٖ
پیئے (تم میں سے کوئی)	پس چاہیے کہ پیئے	اپنے دائیں ہاتھ سے

[مسلم]

تشریح: اس حدیث میں دائیں ہاتھ سے کھانے اور پینے کی تاکید ہے۔ایک شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا جو بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا۔اس نے جھوٹا عذر کیا اور اس کام سے نہ رکا تو اس کا ہاتھ شل ہو گیا۔(ریاض الصالحین)

بِیَمِیْنِہٖ اَلْیَمِیْنُ ، داہنا ہاتھ، جمع اَیْمَنَ،اَیْمَانٌ،اَیَامِنُ،اَیَامِیْنٌ ۔

ترکیب: اِذَا کلمہ شرط، اَکَلَ فعل، اَحَدُکُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَ جزائیہ، لِیَأْکُلْ امر غائب، ھُوَ ضمیر مستتر فاعل، بِ جار، یَمِیْنِہٖ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر جزا۔شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اِذَا شَرِبَ فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِہٖ۔ ترکیب: سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۲۷۲۔تحیۃ المسجد

إِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ

++++++++++

إِذَا	دَخَلَ	اَحَدُكُمْ
جب	داخل ہو	تم میں سے کوئی
الْمَسْجِدَ	فَلْيَرْكَعْ	رَكْعَتَيْنِ
مسجد میں	پس چاہیے کہ وہ پڑھے	دو رکعتیں

قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ

بیٹھنے سے پہلے [بخاری ومسلم]

تشریح: اس حدیث میں تحیۃ المسجد کا حکم ہے کہ جب بھی مسجد میں داخل ہوں تو دو رکعت نماز پڑھ لیں، بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو اس کی بڑی فضیلت ہے۔

لغات: فَلْيَرْكَعْ: (امر غائب) رَكَعَ (ف) رَكْعًا وَرُكُوْعًا بمعنی سر جھکانا، رکوع کرنا۔

ترکیب: إِذَا کلمہ شرط، دَخَلَ فعل، اَحَدُكُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، الْمَسْجِدَ مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، فَ جزائیہ، لِيَرْكَعْ امر غائب ضمیر مستتر فاعل، رَكْعَتَيْنِ مفعول بہ، قَبْلَ مضاف، اَنْ ناصبہ مصدریہ، يَّجْلِسَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر جزاء۔ شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۲۷۳۔ جب جوتے پہنیں اور اتاریں تو

اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنٰى وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ .

++++++++++

اِذَا انْتَعَلَ	اَحَدُكُمْ	فَلْيَبْدَأْ
جب جوتا پہنے	تم میں سے کوئی ایک	تو شروع کرے
بِالْيُمْنٰى	وَاِذَا	نَزَعَ
دائیں طرف سے	اور جب	اتارے
فَلْيَبْدَأْ	بِالشِّمَالِ	لِتَكُنِ الْيُمْنٰى
پس شروع کرے	بائیں طرف سے	تاکہ ہو جائے دایاں
اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ	وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ	
پہلا، پہننے کی حالت میں	اور آخری، اتارنے کی حالت میں	[بخاری و مسلم]

تشریح: اس فرمان میں حکم ہے کہ جوتا پہنے تو دائیں پاؤں میں پہلے پہنے۔ اتارے تو دائیں کو بعد میں اتارے، اس طرح دایاں اول اور آخر میں ہو جائے گا۔ اور یہ عمل بہت فضیلت والا ہے۔ طب نبوی ﷺ میں ہے کہ یہ عمل تلی کے مرض سے شفاء کا ذریعہ ہے۔

لغات: اِنْتَعَلَ نَعِلَ (س)، نَعْلًا، جوتا پہننا۔ نَزَعَ نَزَعَ (ف) نزعا بمعنی نکالنا۔
بِالشِّمَالِ: بایاں ہاتھ جمع اشمل، شمل۔

ترکیب: اِذَا کلمہ شرط، اِنْتَعَلَ فعل، اَحَدُكُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل فاعل مل کر شرط، فَ جزائیہ، لِيَبْدَأْ امر غائب ضمیر مستتر، بِ جار، الْيَمِيْنِىْ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، اِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَاءْ بِالشِّمَالِ بترکیب: سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ معطوفہ

ہو کر معلل ،لِتَکُنِ امر غائب فعل ناقص ،الیُمْنٰی اس کا اسم ،اَوَّلَھُمَا مضاف مضاف الیہ مل کر ذوالحال ،تُنْعَلُ فعل مضارع مجہول ،ھِیَ ضمیر مستتر نائب فاعل ،فعل نائب فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال ، ذوالحال حال مل کر معطوف علیہ ، واؤ عاطفہ ، آخِرَھُمَا تُنْزَعُ بترکیب : سابق مطعوف ،معطوف علیہ معطوف مل کر خبر ،فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر تعلیل ،معلل اور تعلیل مل کر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

۲۷۴۔سفر سے واپسی کا ادب

اِذَا اَطَالَ اَحَدُکُمُ الْغَیْبَۃَ فَلَا یَطْرُقْ اَھْلَہٗ لَیْلًا .

++++++++++

اِذَا	اَطَالَ	اَحَدُکُمُ
جب	لمبی کرے	تم میں سے کوئی
الْغَیْبَۃَ	فَلَا یَطْرُقْ	اَھْلَہٗ
غیر حاضری کو	پس نہ آئے	اپنے گھر والوں کے پاس
لَیْلًا		
رات کو		

[بخاری ومسلم]

تشریح: اس حدیث پاک میں سفر کا ایک ادب بتایا ہے۔کافی دنوں کے بعد گھر آنا ہو تو رات آنے سے پہلے پہلے پہنچنا چاہیے۔اس میں کئی فوائد ہیں۔

۱۔ کسی کی نیند خراب نہ ہو۔

۲۔ اہل خانہ ڈر نہ جائیں۔

لغات: اَلْغَیْبَۃَ غَابَ (ض) غَیْبًا غیبۃً ،غائب ہونا، جدا ہونا، دور ہونا، یَطْرُقْ: طَرَقَ(ن) طَرْقًا وطُرُوْقًا الْقَوْمَ ،رات میں آنا ،طَارِقٌ رات میں آنے والا ،جمع اَطْرَاقٌ آتی ہے۔اَھْلَہٗ: بمعنی کنبہ، خاندان، بیوی۔

ترکیب: اِذَا کلمہ شرط، اَطَالَ فعل ماضی، اَحَدُکُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، الْغَیْبَۃَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، فَ جزائیہ، لَا یَطْرُقْ نہی غائب ہو ضمیر مستتر فاعل، اَھْلَہٗ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، لَیْلًا مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

((............❁❁❁............))

۲۷۵۔ تیمارداری کا ادب

اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَی الْمَرِیْضِ فَنَفِّسُوْا لَہٗ فِیْ اَجَلِہٖ فَاِنَّ ذٰلِکَ لَا یَرُدُّ شَیْئًا وَّیَطِیْبُ بِنَفْسِہٖ.

++++++++++

عَلَی الْمَرِیْضِ	دَخَلْتُمْ	اِذَا
مریض کے پاس	جاؤ تم	جب
فِیْ اَجَلِہٖ	لَہٗ	فَنَفِّسُوْا
اس کی موت کے بارے میں	اس کا	پس غم دور کرو
لَا یَرُدُّ	ذٰلِکَ	فَاِنَّ
نہیں ٹال سکے گا (مریض سے)	یہ (عمل)	پس بے شک
بِنَفْسِہٖ	وَّیَطِیْبُ	شَیْئًا
مریض اپنے دل میں	اور خوش ہوگا	کسی چیز کو

[ترمذی]

تشریح: اس حدیث پاک میں عیادت مریض کا ایک خاص ادب بتایا ہے کہ مریض کو تسلی دینی چاہیے کہ اس مرض سے تم جلد ٹھیک ہو جاؤ گے۔ اس کا اس طرح کہنے کا فائدہ یہ ہوگا کہ مریض دل میں خوش ہوگا اور یہ ضابطہ ہے کہ روحانی خوشی یا غمی کا جسمانی صحت پر اثر پڑتا ہے۔ یہ عمل بیماری کے ہلکا ہونے کا ذریعہ بھی

بن سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے یہ نفسانی علاج تجویز فرما دیا ہے۔

لغات: فَنَفِّسُوْا نَفَّسَ، مُتَنَفِّسًا عَنْهُ الْكُرْبَةُ غم دور کرنا، غم سے رہائی دینا، نَفَّسَهٗ فِي الْاَمْرِ ترغیب دینا، اَجَلٌ: مدت، وقت، موت جمع اٰجَالٌ آتی ہے۔ يَطِيْبُ طَابَ (ض) طِيْبًا بمعنی اچھا ہونا، طَابَتِ النَّفْسُ، دل خوش ہونا۔

ترکیب: اِذَا کلمہ شرط، دَخَلْتُمْ فعل، ضمیر بارز فاعل، عَلَى الْمَرِيْضِ جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، نَفِّسُوْا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، لَهٗ جار مجرور مل کر متعلق اول، فِيْ جار، اَجَلِهٖ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل اور متعلقین سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ذٰلِكَ اِنَّ کا اسم، لَا يَرُدُّ فعل مضارع، ھو ضمیر مستتر فاعل، شَيْئًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، يَطِيْبُ فعل، ھو ضمیر مستتر فاعل، ب جار نَفْسِهٖ مضاف، مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف معطوف علیہ معطوف مل کر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل تعلیل مل کر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

((............❀❀❀............))

ذِکْرُ بَعْضِ الْمُغِیْبَاتِ

کچھ پیشین گوئیوں کا بیان

الَّتِیْ اَخْبَرَ النَّبِیُّ بِهَا وَظَهَرَتْ بَعْدَ وَفَاتِهٖ

جن کے متعلق نبی ﷺ نے خبر دی اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد ظاہر ہوئیں

صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَسَلَامُهٗ عَلَیْهِ

اللہ کی رحمتیں آپ ﷺ پر نازل ہوں اور اس کا سلام آپ ﷺ پر ہو

۲۷۶۔ ہر دور میں ایک جماعت دین کی مکمل پابند رہے گی

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَھُوَ سَیِّدُ الصَّادِقِیْنَ لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّۃٌ قَائِمَۃٌ بِاَمْرِ اللّٰہِ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ وَھُمْ عَلٰی ذٰلِکَ.

++++++++++

قَالَ النَّبِیُّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ	وَھُوَ سَیِّدُ الصَّادِقِیْنَ
فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	اس حال میں آپ سارے سچوں کے سردار ہیں
لَا یَزَالُ	مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّۃٌ	قَائِمَۃٌ
ہمیشہ رہے گی	میری امت میں سے ایک جماعت	جو (لیکر) کھڑی رہنے والی ہوگی
بِاَمْرِ اللّٰہِ	لَا یَضُرُّھُمْ	مَنْ
اللہ کے حکم کو	نہیں نقصان پہنچائے گا ان کو	جو
خَذَلَھُمْ	وَلَا	مَنْ خَالَفَھُمْ
ان کی مدد نہ کرے	اور نہ (نقصان پہنچا سکے گا وہ)	جو ان کی مخالفت کرے
حَتّٰی	یَاْتِیَ	اَمْرُ اللّٰہِ
یہاں تک کہ	آ جائے گا	اللہ کا حکم (قیامت)
وَھُمْ	عَلٰی ذٰلِکَ	
اور وہ	اسی حال میں ہوں گے	[بخاری ومسلم]

تشریح: قیامت تک روئے زمین پر ایسے لوگ ضرور آباد رہیں گے۔ جو بے خوف ملامت ومخالفت، دین اسلام کی اصل شکل لوگوں کے سامنے پیش کرتے رہیں گے۔ اللہ پاک ان کے خاص مددگار رہوں گے۔ (اللہ ہمیں بھی ان میں سے بنا دے) آمین

اس حدیث میں

امر اللہ (اوّل) سے مراد اللہ تعالیٰ کی شریعت ہے اور

امر اللّٰہ (ثانی) سے مراد قیامت کا دن ہے۔

لغات: سَیِّد: بمعنی سردار جمع اَسْیَادٌ، سِیَادَۃٌ، سَیَایِدٌ آتی ہے، سَادَ(ن) سِیَادَۃً قَوْمَہٗ، سردار ہونا، اَمْرِ: مراد دین کا معاملہ، جمع امور ہے۔ یَضُرُّھُمْ: ضَرَّ(ن) ضَرٌّ نقصان پہنچانا۔ خَذَلَھُمْ: خَذَلَ (ن) خَذْلًا و خُذْلَانًا، مدد چھوڑنا، مدد نہ کرنا۔

((..........❀❀❀..........))

۲۷۷۔ لوگ من گھڑت احادیث سے گمراہ کریں گے

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یُفْتِنُوْنَکُمْ.

++++++++++

وَقَالَ النَّبِیُّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ	یَکُوْنُ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	ہوں گے
فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ	دَجَّالُوْنَ	کَذَّابُوْنَ
آخری زمانے میں	دجال	بڑے جھوٹے
یَاْتُوْنَکُمْ	مِنَ الْاَحَادِیْثِ	بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ
لے کر آئیں گے تمہارے پاس	ایسی حدیثیں	جو تم نے نہیں سنی ہوں گی
وَلَا	اٰبَاؤُکُمْ	فَاِیَّاکُمْ
اور نہ ہی	تمہارے باپ دادا نے (سنی ہوں گی)	پس تم ان سے بچو
وَاِیَّاھُمْ	لَا یُضِلُّوْنَکُمْ	وَلَا یُفْتِنُوْنَکُمْ
اور ان کو (اپنے سے) بچاؤ	وہ تمہیں گمراہ نہ کریں	اور تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں

[رواہ مسلم]

تشریح: اس پیغام رسالت ﷺ میں دجالون، کی وعید میں ہر وہ شخص شامل ہے۔ جو صرف خواہشات نفسانی کو پورا کرنے کے لیے لوگوں کے سامنے ایسی باتیں

کریں جو حقیقت میں دین اسلام، سنت رسول ﷺ کے خلاف ہوں لیکن ان جھوٹی باتوں کو دین کا لبادہ پہنا دیا جائے۔ پھر نبی رحمت ﷺ نے ہمیں اپنے آپ کو ایسے لوگوں کی مجالس سے دور رہنے کی تلقین فرمائی ہے کہ ہمارا ایمان بچا رہے۔ اس لیے علم دین کا حصول ضروری ہے جس سے سنت اور بدعت کا فرق واضح ہوتا رہے۔

لغات: دَجَّالُوْنَ: جمع ہے دجال کی، بہت زیادہ جھوٹا، دجاجلہ بھی جمع آتی ہے، دَجَلَ (ن) دجلا، جھوٹ بولنا۔ يُضِلُّوْنَكُمْ: گمراہ کرنا۔ يُفْتِنُوْنَكُمْ: فَتَنَ (ض) فتنہ، گمراہ کرنا، آزمائش کرنا، فتنہ میں ڈالنا۔

((............❀❀❀............))

۲۷۸۔ سب سے بہترین زمانہ پھر دوسرے اور تیسرے درجے کا زمانہ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ.

++++++++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	خَيْرُ النَّاسِ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	بہترین لوگ
قَرْنِيْ	ثُمَّ الَّذِيْنَ	يَلُوْنَهُمْ
میرے زمانے کے ہیں (صحابہ کرامؓ)	پھر وہ لوگ جو	ان سے ملتے ہیں (تابعینؒ)
ثُمَّ الَّذِيْنَ	يَلُوْنَهُمْ	ثُمَّ يَجِيْءُ
پھر وہ لوگ جو	ان کے بعد آئیں گے (تبع تابعینؒ)	پھر آئے گی
قَوْمٌ	تَسْبِقُ	شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ
ایک قوم	بڑھ جائے گی	ان میں سے کسی ایک کی گواہی
يَمِيْنَهٗ	وَيَمِيْنُهٗ	شَهَادَتَهٗ
اس کی قسم سے آگے	اور اس کی قسم	اس کی گواہی سے آگے

[بخاری و مسلم]

تشریح: اس ارشادِ گرامی میں پہلے تین زمانوں یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ (۲) تابعین (جنہوں نے ایمان کی حالت میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی زیارت کی) ان کا زمانہ (۳) تبع تابعین (جنہوں نے ایمان کی حالت میں تابعین کو دیکھا) کا زمانہ۔ ان تینوں زمانوں کے لوگوں کو ان کے علم اور عمل کی وجہ سے بہترین قرار دیا۔

پھر بعد میں آنے والے لوگوں میں ایک برائی کا تذکرہ فرمایا۔ وہ یہ کہ جھوٹی گواہی اور قسم میں اتنی زیادتی ہو جائے گی کہ گواہی دینے والا کبھی گواہی پہلے، قسم بعد میں اور کبھی قسم پہلے اور گواہی بعد میں دے گا۔ یہ جھوٹی گواہیوں اور قسموں کا زمانہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچوں میں شمار فرمائے۔

لغات: قَرْنِیْ: بمعنی صدی، سو سال، زمانہ کا ایک وقت، چھوٹی پہاڑی، پہاڑ کی چوٹی، جمع قرون ہے، قَرَنَ (ن) قرنا بمعنی ملانا۔ یَلُوْنَھُمْ: وَلِیَ (ض۔حسب) ولیا فُلَانًا قریب ہونا، متصل ہونا۔ تَسْبِقُ: سَبَقَ (ن. ض) سبقًا اِلَیْهِ، آگے بڑھنا، عَلَیْهِ، غالب ہونا۔ یَمِیْنٌ: قسم، جمع اَیْمَنٌ، اَیْمَانٌ آئی ہے۔

((............❀❀❀............))

۲۷۹۔ سود عام ہو جائے گا

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی اَحَدٌ اِلَّا اٰکِلُ الرِّبٰوا فَاِنْ لَّمْ یَاْکُلْهُ اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِهٖ

++++++++++

وَقَالَ النَّبِیُّ	صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ	لَیَاْتِیَنَّ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	ضرور آئے گا
عَلَی النَّاسِ	زَمَانٌ	لَا یَبْقٰی
لوگوں پر	ایسا زمانہ	کہ نہیں باقی رہے گا

اَحَدٌ | اِلَّا | اٰكِلُ الرِّبٰوا
(ہر) ایک آدمی | مگر | سود کھانے والا ہوگا
فَاِنْ لَّمْ يَاْكُلْهُ | اَصَابَهٗ | مِنْ بُخَارِهٖ
پس اگر (کوئی) نہ کھائے اسے | (سود کو تو) پہنچ جائے گا اس تک | (سود) کا بھاپ

(رواہ احمد وابوداؤد)

ملاحظہ: آنے والے زمانے میں سودی لین دین اتنا عام ہوگا کہ بچنے والا دور رہنا چاہے تو بھی اس کا اثر پہنچ جائے گا۔

لغات: اَلرِّبٰوا: بمعنی سود رَبَا (ن) رِبَاءُ الْمَالِ، زیادہ ہونا، بڑھنا۔ قَالَ تَعَالٰی وَيُرْبِی الصَّدَقَاتِ. قَالَ تَعَالٰی لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا. بُخَارِهٖ: بھاپ مگر یہاں مراد اثر ہے جمع اَبْخِرَةٌ ہے۔ بَخَرَ (ف) بَخْرًا بھاپ نکلنا (س) سے بَخَرًا الْفَمِ گندہ دہن ہونا۔

((............✿✿✿............))

۲۸۰۔ دین غریبوں سے زندہ رہے گا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ اِنَّ الدِّيْنَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ وَهُمُ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِىْ مِنْ سُنَّتِىْ.

++++++++++

وَقَالَ النَّبِيُّ | صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ | اِنَّ
اور فرمایا نبی | صلی اللہ علیہ وسلم نے | بے شک
الدِّيْنَ | بَدَاَ | غَرِيْبًا
دین (اسلام کی) | ابتداء ہوئی ہے | اجنبیت کی حالت میں
وَسَيَعُوْدُ | كَمَا | بَدَاَ
اور عنقریب لوٹ آئے گا وہ | جیسا کہ (اس کی) | ابتداء ہوئی
فَطُوْبٰى | لِلْغُرَبَاءِ | وَهُمُ الَّذِيْنَ

پس خوش خبری ہے	غریب لوگوں کے لیے	یہ وہ لوگ ہوں گے جو
يُصْلِحُوْنَ	مَا	اَفْسَدَ النَّاسُ
درست کریں گے	اس (چیز کو) جو	خرابی کر ڈالیں گے لوگ (دین میں)
مِنْ بَعْدِىْ	مِنْ سُنَّتِىْ	
میرے بعد	میری سنت میں	[ترمذی]

تشریح: واقعی آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ جس طرح ابتداء اسلام میں غرباء نے علم سیکھا اور غریب لوگوں نے قربانی دے کر شجر اسلام کو پانی دیا۔ اسی طرح مالدار طبقہ آج بھی کثرت سے دور ہے اس کی نسبت کم مال والے متوسط گھرانے دین اسلام کے قریب آ رہے ہیں اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مضبوطی سے پکڑ کر سو سو شہیدوں کا ثواب حاصل کر رہے ہیں۔

لغات: غَرِيْبًا: مسافر، وطن سے دور مراد یہاں غیر مانوس ہونا ہے۔ جمع غرباء ہے۔ بَدَأَ: (ف) بَدَأَ بمعنی شروع کرنا۔ فَطُوْبٰى بمعنی رشک، سعادت، یہ مؤنث ہے مذکر اطیب ہے۔

((............ ❀❀❀ ....))

۲۸۱۔ دین اسلام پر حملہ آور لوگوں کا مقابلہ ہوتا رہے گا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلْفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَاْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ .

++++++++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	يَحْمِلُ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	اٹھائیں گے
هٰذَا الْعِلْمَ	مِنْ كُلِّ خَلْفٍ	عُدُوْلُهٗ
اس علم (دین) کو	ہر بعد میں آنے والے	معتبر لوگ
يَنْفُوْنَ	عَنْهُ	تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ

دور کریں گے وہ　　　اس (دین) سے　　　حد سے تجاوز کرنے والوں کی ردو بدل کو

وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِیْنَ　　　وَتَاْوِیْلَ الْجَاهِلِیْنَ

اور جھوٹ بولنے والوں کے غلط منسوب کرنے کو　　　اور جاہلوں کے غلط مطلب لینے کو　　　[رواہ البیہقی]

تشریح: آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہر زمانے میں دین اسلام میں ردو بدل کی کوشش ہوئی، اور ہو رہی ہے۔ لیکن بوریہ نشینوں کا ایک گروہ ہے، جس نے علم حاصل کر کے اپنی جان و مال سے زیادہ عزیز دین اسلام کی بقاء اور حفاظت کو سمجھا ہوا ہے۔

لغات: خَلْفٌ: جانشین، بعد کے زمانہ کی چیز خَلَفَ (ف) خِلَافَةً خلیفہ ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ. عُدُوْلٌ: جمع عادل کی، عدل کرنے والا، معتبر ثقہ، عَدَلَ (ض) عَدْلًا و عَدَالَةً، انصاف کرنا۔ یَنْفُوْنَ: نَفٰی (ض) نَفْیًا عَنْهُ، ہٹانا، علیحدہ کرنا۔ اَلْغَالِیْنَ: غَلَا (ف) غُلُوًّا، حد سے تجاوز کرنا غلو کرنا مراد وہ مُبْطِلِیْنَ ہیں جو قرآن وحدیث کے غلط مطلب بیان کرتے ہیں۔ اِنْتِحَالِ: القول، دوسرے کی بات کو اپنی طرف منسوب کرنا۔ اَلْمُبْطِلِیْنَ: (اسم فاعل) ضائع کرنا، باطل کرنا، اَبْطَلَ، اِبْطَالًا، لغو کام کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی اَفَتُهْلِکُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۔

((............✿✿✿............))

۲۸۲۔ بے مقصد قتل وقتال زیادہ ہو جائے گا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰی يَاْتِیَ عَلَی النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِیْ الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ فَقِيْلَ كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ؟ قَالَ الْهَرَجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ.

++++++++++

قَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ	وَالَّذِیْ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	قسم ہے اس ذات کی
نَفْسِیْ بِيَدِهٖ	لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا	حَتّٰی
جس کے قبضے میں میری جان ہے	نہیں ختم ہوگی دنیا	یہاں تک کہ
يَاْتِیَ	عَلَی النَّاسِ	يَوْمٌ
آئے گا	لوگوں پر	ایسا دن کہ
لَا يَدْرِیْ	الْقَاتِلُ	فِيْمَ
نہیں جانے گا	مارنے والا	کہ کس جرم میں
قَتَلَ	وَلَا الْمَقْتُوْلُ	فِيْمَ
اس نے مارا	اور نہ ہی مارا جانے والا	کس جرم میں
قُتِلَ	فَقِيْلَ	كَيْفَ
(اسے) مارا گیا	پس کہا گیا (آپؐ سے سوال کیا گیا کہ)	کیسے
يَكُوْنُ ذٰلِكَ؟	قَالَ	الْهَرَجُ
ہو جائے گا یہ (حال)؟	تو (آپؐ نے) فرمایا	قتل عام کی وجہ سے
الْقَاتِلُ	وَالْمَقْتُوْلُ	فِی النَّارِ
مارنے والا	اور مارا جانے والا	دونوں جہنم میں ہوں گے

[مسلم]

تشریح: جو آپ ﷺ نے فرمایا۔ وہ آج ہو رہا ہے کہ معمولی بات پر انسان قتل کر دیا جاتا ہے، کرائے کے قاتل بے شمار لوگوں کو صرف چند ٹکے کی خاطر مار ڈالتے ہیں، مرنے والے کو اپنے مرنے کی وجہ کا علم نہیں اور مارنے والے کو بھی اصل بات کا علم نہیں ہوتا بلکہ دولت کا لالچ اسے یہ کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

قاتل اور مقتول دونوں جہنمی اس وجہ سے ہیں کہ قاتل نے تو ناجائز مار کر جرم کرلیا لیکن قتل عام ہونے کی وجہ سے مقتول کا ارادہ بھی اپنے قاتل کو مارنے کا ہوگا لیکن پھر ظاہر ہے جس کا بس چلے گا وہی پہلے مارے گا۔ آنحضرت ﷺ نے ایسے فتنوں سے پناہ مانگی ہے۔

لغات: يَدْرِىْ: دِرٰى (ض) دِرَايَةً، جاننا۔ اَلْهَرْجُ: فتنہ، فساد، قتل، آشوب۔

۲۸۳۔ اوقات میں برکت نہ ہوگی۔ علم اٹھ جائے گا۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرَجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرَجُ قَالَ الْقَتْلُ.

++++++++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	قریب قریب گزرے کا زمانہ
وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ	وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ	وَيُلْقَى الشُّحُّ
اور علم اٹھالیا جائے گا	اور فتنے ظاہر ہوں گے	اور بخل ڈال دیا جائے گا
وَيَكْثُرُ الْهَرَجُ	قَالُوْا	وَمَا الْهَرَجُ
اور حرج زیادہ ہوگا	سوال کرتے ہوئے کہا ان (صحابہ کرامؓ) نے	اور حرج کیا ہے
قَالَ الْقَتْلُ		
تو آپ ﷺ نے فرمایا قتل		

[بخاری ومسلم]

تشریح: یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ کے کئی مفہوم ہیں (۱) عمریں کم ہوں گی (۲) برکت اوقات سے نکل جائے گی۔ (۳) حکومتیں جلد جلد بدلیں گی۔
یقبضُ العلم۔ اہل علم اور جہلاء میں لوگ فرق نہ کریں گے۔ بخل بڑھے گا اور صدقات کم ہوں گے۔

لغات: یَتَقَارَبُ: قریب ہونا قَرُبَ (س،ک) قُرْبًا قریب ہونا۔ یُقْبَضُ قَبَضَ (ض) قَبْضًا بمعنی اٹھالینا، پکڑنا۔ یُلْقٰی: اَلْقَی الشَّیْءَ ڈال دینا، فِیْهِ الشَّیْءَ رکھنا۔ قَالَ تَعَالٰی وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ. لَقِیَ (س) لِقَاءً ملاقات کرنا۔ اَلشُّحُّ: (ن۔ض) شُحًّا بِهٖ عَلَیْهِ بخل کرنا، شَحِیْحٌ بخیل۔

((............۞۞۞............))

۲۸۴۔ انسان فتنے سے بچنے کے لیے موت کی تمنا کرے گا

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَی الْقَبْرِ فَیَتَمَرَّغُ عَلَیْهِ وَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ مَکَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَیْسَ بِهِ الدِّیْنُ اِلَّا الْبَلَاءَ

++++++++++

وَقَالَ النَّبِیُّ	صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ	وَالَّذِیْ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	قسم ہے اس ذات کی (کہ)
نَفْسِیْ بِیَدِهٖ	لَا تَذْهَبُ الدُّنْیَا	حَتّٰی
جس کے قبضے میں میری جان ہے	نہیں (ختم ہو) گی دنیا	یہاں تک کہ
یَمُرَّ الرَّجُلُ	عَلَی الْقَبْرِ	فَیَتَمَرَّغُ
گزرے گا ایک آدمی	قبر پر	پس لوٹ پوٹ ہوگا وہ
عَلَیْهِ	وَیَقُوْلُ	یٰلَیْتَنِیْ
اس پر	اور کہے گا	کاش

كُنْتُ	مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ	وَلَيْسَ
میں ہوتا	اس قبر والے کی جگہ (پر)	اور نہیں ہوگا یہ
بِهِ الدِّيْنُ	اِلَّا الْبَلَاءَ	
دین کی وجہ سے	(ہاں) مگر مصیبت کی وجہ سے	[رواہ مسلم]

ملاحظہ: یعنی اس طرح کی حرکت فتنے سے تنگ آ کر کرے گا حقیقی طور پر مرنا نہیں چاہے گا۔

لغات: فَيَتَمَرَّغُ يَتَمَرَّغُ فِي التُّرَابِ مٹی میں لوٹنا، مَرِغَ (س) مَرْغًا عِرْضَهٗ، عزت پر دھبہ لگنا۔ اَلْبَلَاءُ: غم جو جسم کو گھلا دے، آزمائش خواہ خیر سے ہو یا شر سے ہو، بَلَا (ن) بَلْوًا وَبَلَاءَ الرَّجُلِ آزمانا، تجربہ کرنا، امتحان لینا۔

((............❀❀❀............))

۲۸۵۔ اسلام کا نام اور قرآن کے صرف الفاظ رہ جائیں گے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يُوْشَكُ اَنْ يَّأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰى عُلَمَاؤُهُمْ شَرٌّ مِنْ تَحْتِ اَدِيْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ ۔

++++++++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ	يُوْشَكُ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	قریب ہے
اَنْ	يَّأْتِيَ	عَلَى النَّاسِ
یہ کہ	آئے	لوگوں پر
زَمَانٌ	لَا يَبْقٰى	مِنَ الْاِسْلَامِ
ایسا زمانہ	نہیں باقی رہے گا	اسلام سے

اِلَّا	اِسْمُهٗ	وَلَا
مگر	اس کا نام	اور نہیں
يَبْقٰی	مِنَ الْقُرْاٰنِ	اِلَّا
باقی رہے گا	قرآن سے	مگر
رَسْمُهٗ	مَسَاجِدُهُمْ	عَامِرَةٌ
اس کے نقش	ان کی مسجدیں	(آبادی کے لحاظ سے) بلند ہوں گی
وَهِيَ خَرَابٌ	مِنَ الْهُدٰی	عُلَمَاؤُهُمْ
حالانکہ وہ ویران ہوں گی	(نماز اور) ہدایت کی باتوں سے	ان کے علماء
شَرٌّ	مِنْ تَحْتِ اَدِيْمِ السَّمَآءِ	مِنْ عِنْدِهِمْ
بدتر ہوں گے	آسمان کے نیچے آباد حصے سے	ان ہی کے پاس سے
تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ	وَفِيْهِمْ	تَعُوْدُ
نکلے گا فتنہ	اور انہیں میں	لوٹ آئے گا

[بیہقی]

تشریح: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی باتیں ظاہر ہو رہی ہیں۔

۱۔ اسلام کتب میں موجود ہے لیکن زندگیوں میں بہت کم نظر آ رہا ہے۔

۲۔ قرآن کریم کی ادائیگی پر کچھ توجہ ہے لیکن اصل پیغامِ انقلاب سے غفلت ہے۔

۳۔ آج ایسے ہی ہے کہ قالین، قمقمے اور نامعلوم کن کن ذرائع سے مساجد سجی ہوئی ہیں لیکن بہت کم ایسی مساجد ہیں جن میں ہدایت کی بات غالب ہوتی ہو۔

۴۔ علماء سوء مساجد میں امت کو توڑنے کی باتیں کر رہے ہیں اور علماء ظالموں کو روکنے کی بجائے ظالم کا ساتھ دیتے ہیں۔ (صرف اپنی امامت اور عزت کی بقاء کے لیے۔ نعوذ باللہ۔)

لغات: یُوْشَكُ : جلدی چلنا، قریب ہونا، اس کی خبر میں اکثر اَنْ آتا ہے۔ رَسْمُهٗ: گھر کے مٹے ہوئے نشانات، جمع رُسُوْم. عَامِرَۃٌ: بمعنی آباد، مراد یہاں پر بلند عالیشان اور مزین ہونا ہے، عَمَرَ (ن) عُمْرًا آباد ہونا جمع عَوَامِر ہے۔ قَالَ تعَالٰی مَا کَانَ لِلْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسَاجِدَ اللّٰهِ۔ خَرَابٌ بخَرِبَ (س) خَرْبًا وَخَرَابًا اَلْبَیْتُ ویران ہونا، اجاڑ ہونا۔ قَالَ تعَالٰی وَسَعٰی فِیْ خَرَابِهَا. اَدِیْم: پکا ہوا چمڑا۔ اَدِیْمٌ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، زمین آسمان کا ظاہر حصہ جمع اُدُمٌ، اُدُمٌ، اٰدَامٌ ہے۔

((............❀❀❀............))

۲۸۶۔ منافقت عام ہو جائے گی

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِیَةِ وَاَعْدَاءُ السَّرِیْرَةِ فَقِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِكَ؟ قَالَ ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰی بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ.

++++++++++

وَقَالَ النَّبِیُّ	صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ	یَکُوْنُ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	(پیدا) ہوں گی
فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ	اَقْوَامٌ	اِخْوَانُ الْعَلَانِیَةِ
آخری زمانے میں	ایسی قومیں	دوست ہوں گی وہ ظاہری طور پر
وَاَعْدَاءُ السَّرِیْرَةِ	فَقِیْلَ	یَارَسُوْلَ اللّٰهِ
اور دشمن ہوں گی وہ باطنی طور پر	پس کہا گیا	اے اللہ کے رسول ﷺ!
وَکَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِكَ؟	قَالَ	ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰی بَعْضٍ
اور یہ کیسے ہوگا؟	آپ ﷺ نے فرمایا کہ	یہ بعض کے بعض سے لالچ کی وجہ سے

وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ

اور بعض کے بعض سے خوف زدہ (ہونے کی وجہ سے) [رواہ احمدؒ]

تشریح: یعنی لالچ اور خوف منافقت کو عام کر دے گا۔ اور اللہ پر توکل اور بھروسہ اٹھ جائیگا۔ دوستی کی بنیاد اخلاص پر نہیں بلکہ دولت کی غرض پر ہوگی اور دشمنی کی بنیاد اللہ کی نافرمانی نہیں، بلکہ دنیا کے نقصان سے بچنے کے لیے دشمنی ہوگی۔

لغات: اِخْوَانٌ: جمع اَخٌ کی بمعنی بھائی اَخَا (ن) اِخْوَةً، دوست بننا، بھائی ہونا۔ اَلْعَلَانِيَةَ: کھلم کھلا، ظاہر، عَلَنَ (ن۔ض۔ک۔س) عَلْنًا وَعَلَانِيَةً ظاہر ہونا۔ اَعْدَاءٌ: جمع عَدُوٌّ کی بمعنی دشمن، عَدًا (ن) عَدْوًا عَلَيْهِ، ظلم کرنا، دشمنی کرنا۔ اَلسَّرِيْرَةَ: بھید، راز، هُوَ طَيِّبُ السَّرِيْرَةِ وہ باطن کا بہت اچھا ہے۔ جمع سَرَائِرُ. رَهْبَةً رَهِبَ (س) رَهْبَةً وَرَهَبًا بمعنی خوف کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی لَاَ اَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُوْرِهِمْ ۔

((............✿✿✿............))

۲۸۷۔ نیک لوگ اٹھ جائیں گے، بے کار رہ جائیں گے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَتَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِ التَّمَرِ لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً.

++++++++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	يَذْهَبُ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	گزر جائیں گے
الصَّالِحُوْنَ	الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ	وَتَبْقٰى حُفَالَةٌ
نیک لوگ	ایک ایک ہوکر	اور رہ جائیں گے بھوسے (کی طرح گھٹیا لوگ)
كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ	اَوِ التَّمَرِ	لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ
جیسے بھوسی گندم کی	یا کھجور کی	نہیں پرواہ کرے گا اللہ ان کی

بَالَةً

کچھ بھی [بخاری]

ملاحظہ: یعنی نیک لوگ اور ان کی برکات سے محرومی ہو جائے گی تو اللہ پاک کی نگاہ شفقت اٹھ جائے گی۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا عمل جاری رکھیں تا کہ برائی ختم ہو اور نیکی ترقی کرے۔

لغات: حُفَالَةٌ: گھٹیا چیز، بھوسی، حُفَالَةُ الطَّعَامِ. اَلشَّعِيْرُ: جو، واحد شَعْرَةٌ. يُبَالِيْهِمْ: بالی، بالاة و بَلَاءً وَبَالَةً و بالْاَمْرِ پروا کرنا۔

((............❁❁❁............))

۲۸۸۔ کمینہ ابن کمینہ سب سے نیک بخت سمجھا جائے گا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعَ اِبْنُ لُكَعٍ .

++++++++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	نہیں قیامت قائم ہوگی
حَتّٰى	يَكُوْنَ	اَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْيَا
یہاں تک کہ	ہوگا	لوگوں میں سب سے نیک بخت
لُكَعَ اِبْنُ لُكَعٍ		دنیا کے اعتبار سے
کمینہ جو بیٹا (بھی) کمینے کا ہوگا		[ترمذی]

تشریح: یعنی ایسا آدمی جو خود کمینہ اور گھٹیا ہوگا اور کمینے کا بیٹا ہوگا یعنی خاندانی گھٹیا لوگ، قابل لوگوں کی جگہ لے لیں گے اور لوگ ان کے شر کی وجہ سے انہیں سلام کریں گے۔ اور کہیں گے وہ بڑا خوش قسمت ہے۔

لغات: لُکَعْ: بمعنی حرامی، کمینہ، معرفہ کی صورت میں غیر منصرف ہوتا ہے، لَکِعَ (س) الکعًا ولُکَاعَةً کمینہ ہونا۔

((............✿✿✿............))

۲۸۹۔دین پر ثابت قدمی مشکل ہو جائے گی

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِیْھِمْ عَلٰی دِیْنِہٖ کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرِ .

++++++++++

وَقَالَ النَّبِیُّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْتِیْ
اورفرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے گا

عَلَی النَّاسِ	زَمَانٌ	اَلصَّابِرُ فِیْھِمْ عَلٰی دِیْنِہٖ
لوگوں پر	ایسازمانہ	ان میں سے اپنے دین پر پابندی کرنے والا (ایسا ہوگا جیسے)

کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرِ
کوئی مٹھی میں لیے ہوئے ہوانگارے [ترمذی]

تشریح: یعنی دین پر عمل کرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ آج دیکھیں! پردہ کرنا، داڑھی رکھنا، رسوم سے بچنا کس قدر مشکل ہے۔ جو دین پہ چلنا چاہے معاشرہ اور برادری والے ،اس کا جینا محال کردیں گے۔ اللہ پاک ایسے لوگوں کی قدر افزائی فرماتے ہیں۔

لغات: اَلْقَابِضُ: قَبَضَ (ض) قَبْضًا بِیَدِہِ الشَّیْءَ وَعَلَی الشَّیْءِ، کسی چیز کو ہاتھ سے پکڑنا۔ اَلْجَمْرُ: جمع جَمْرَةٌ کی بمعنی چنگاری۔

((............✿✿✿............))

۲۹۰۔کافر متحد اور مسلمان متفرق ہو جائیں گے

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشَكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰی عَلَیْکُمْ کَمَا تَدَاعٰی الْاٰکِلَۃُ اِلٰی قَصْعَتِھَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّۃٍ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ و قَالَ بَلْ اَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ کَثِیْرٌ وَّلٰکِنَّکُمْ غُثَاءٌ کَغُثَاءِ السَّیْلِ وَلَیَنْزَعَنَّ اللّٰہُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّکُمُ الْمَھَابَۃَ مِنْکُمْ وَلَیَقْذِفَنَّ فِیْ قُلُوْبِکُمُ الْوَھْنَ قَالَ قَائِلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَاالْوَھْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْیَا وَکَرَاھِیَۃُ الْمَوْتِ.

++++++++++

وَقَالَ النَّبِیُّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	یُوْشَكُ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	قریب ہے کہ (دشمنوں کی)
اَلْاُمَمُ	اَنْ تَدَاعٰی	عَلَیْکُمْ
جماعتیں	بلائیں گی ایک دوسرے کو	تمہارے خلاف
کَمَا	تَدَاعٰی	الْاٰکِلَۃُ
جیسا کہ	بلاتی ہے	کھانے والی (جماعت)
اِلٰی قَصْعَتِھَا	فَقَالَ	قَائِلٌ
اپنے پیالے کی طرف	پس کہا	کہنے والے ایک (صحابی) نے (یہ واقعہ)
وَمِنْ قِلَّۃٍ نَحْنُ	قَالَ بَلْ اَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ	کَثِیْرٌ
ہماری کمی کی وجہ سے ہوگا	فرمایا بلکہ تم اس دن	بہت زیادہ ہوگے
وَّلٰکِنَّکُمْ	غُثَاءٌ	کَغُثَاءِ السَّیْلِ
اور لیکن تم	جھاگ ہوگے	سیلاب کے (پانی پر) جھاگ کی طرح
وَلَیَنْزَعَنَّ اللّٰہُ	مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّکُمْ	الْمَھَابَۃَ مِنْکُمْ
اور نکال دے گا اللہ	تمہارے دشمنوں کے دلوں سے	تمہارے رعب کو

وَلَیَقْذِفَنَّ	فِیْ قُلُوْبِکُمْ	الْوَھْنَ
اورڈال دے گا	تمہارے دلوں میں	وہن (کمزوری) کو
قَالَ	قَائِلٌ	یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
کہا	ایک کہنے والے نے	اے اللہ کے رسول ﷺ
مَاالْوَھْنُ	قَالَ	حُبُّ الدُّنْیَا
وہن کیا ہے؟	آپ ﷺ نے فرمایا	دنیا کی محبت

وَکَرَاھِیَۃُ الْمَوْتِ

اور موت سے نفرت [رواہ ابوداؤد]

تشریح: مسلمانوں کی اعمال میں سستی، جہاد سے غفلت اور دین اسلام سے دوری کی وجہ سے کافروں کو یہ جرأت ہوگی کہ وہ ایک دوسرے ملک اور اس کی حکومت کو بلا بلا کر مسلمانوں کے خلاف اکٹھے ہو جائیں گے اور ایسے دعوت دیں گے جس طرح کھانے پر بے تکلف بلایا جاتا ہے۔ آج کفر کی بڑی طاقتیں ہر محاذ (خواہ تہذیب کا ہو جنگ کا ہو۔ یا میڈیا کا ہو) پر مسلمانوں کے خلاف ایک ہیں۔

لغات: تَدَاعٰی: باب تفاعل سے بمعنی ایک دوسرے کو بلانا، تدعو الشیئ، دعوٰی کرنا۔ قَصْعَۃٌ: بمعنی پیالہ جمع قُصَعٌ، قِصَاعٌ، قَصْعَاتٌ. غُثَاءٌ: جھاگ، کوڑا، کوڑا کرکٹ، غَثَا (ن) غُثُوًّا. اَلسَّیْلُ: بہنے والا سیلاب، جمع سُیُوْلٌ .لَیَقْذِفَنَّ: قَذَفَ (ض) قَذْفًا بمعنی ڈالنا، پھینکنا۔ قَالَ تَعَالٰی فَقَذَفْنٰھَا فَکَذٰلِکَ اَلْقَی السَّامِرِیُّ .اَلْوَھْنُ: بمعنی کمزوری سستی، وَھْنٌ (ض۔س۔ک) کمزور ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی فَمَا وَھَنُوْا لِمَآ اَصَابَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔

صیغے:

یُوْشَکُ	(واحد مذکر غائب)	اٰکِلَۃٌ	واحد مؤنث اسم فاعل
لَیَنْزِعَنَّ	واحد مذکر غائب	لَیَقْذِفَنَّ	واحد مذکر غائب

۲۹۱۔ زبانوں کو ذریعۂ معاش بنایا جائے گا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَأْكُلُوْنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرَةُ بِأَلْسِنَتِهَا.

++++++++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	نہیں قائم ہوگی قیامت
حَتّٰى	يَخْرُجَ	قَوْمٌ
حتی کہ	نکلے گی	ایک قوم
يَأْكُلُوْنَ	بِأَلْسِنَتِهِمْ	كَمَا
جو کھاتے ہوں گے	اپنی زبانوں (کو ذریعہ معاش بنانے) کے ساتھ	جیسا کہ
تَأْكُلُ	الْبَقَرَةُ	بِأَلْسِنَتِهَا
کھاتی ہے	گائے	اپنی زبانوں کے ساتھ

[رواہ احمد]

تشریح: قرب قیامت میں یہ ہو رہا ہے۔ کہ بغیر کسی محنت کے صرف چرب لسانی سے مالداروں کی تعریف کر کے، یا عدالت میں جھوٹے مقدمات لڑ کر، یا جھوٹی گواہیاں دے کر صرف زبان کو ذریعہ معاش بنا رکھا ہے اور گائے اور دوسرے جانوروں کی طرح حلال و حرام کی کوئی تمیز نہیں ہے۔

لغات: اَلْبَقَرَةُ: بمعنی گائے، جمع اَلْبَقَرَاتُ۔

((............✿✿✿............))

۲۹۲۔حلال وحرام کی تمیز اٹھ جائے گی

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یُبَالِی الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْہُ مِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِّنَ الْحَرَامِ .

++++++++++

وَقَالَ النَّبِیُّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	یَأْتِیْ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ	آئے گا
عَلَی النَّاسِ	زَمَانٌ	لَا یُبَالِی الْمَرْءُ
لوگوں پر	ایک ایسا زمانہ	نہیں پرواہ کرے گا آدمی
مَا	اَخَذَ	مِنْہُ
جو	لیا ہے اس نے	اس کے بارے میں (کہ)
مِنَ الْحَلَالِ	اَمْ مِّنَ الْحَرَامِ	
حلال (مال) سے ہے	یا حرام (مال) سے ہے	[رواہ البخاری]

تشریح: یعنی حرص اور بے صبری اور اپنی دنیا بنانے کی فکر اتنی غالب ہو جائے گی کہ بہت لوگ اپنی کمائی میں فکر حلال وحرام چھوڑ دیں گے۔

لغات: یُبَالِیْ بَالٰی مُبَالَاۃً، پرواہ کرنا، بَالٰی، مقابلہ پر فخر کرنا۔

((..........❁❁❁..........))

۲۹۳۔لائق امامت نمازی نہ ملے گا

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یَّتَدَافَعَ اَھْلُ الْمَسْجِدِ لَا یَجِدُوْنَ اِمَامًا یُّصَلِّیْ بِھِمْ

++++++++++

وَقَالَ النَّبِیُّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یَّتَدَافَعَ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	قیامت کی نشانیوں میں سے یہ (بھی) ہے کہ ایک دوسرے کے ذمہ ڈالیں گے

اَھْلُ الْمَسْجِدِ لَا یَجِدُوْنَ اِمَامًا
مسجد والے (امامت کو کیونکہ) نہیں پائیں گے (اپنے میں سے) کسی امام کو
یُصَلِّیْ بِھِمْ
جوان کو (صحیح) نماز پڑھائے [احمد و ابو داؤد]

تشریح: یعنی دینی علم کی اتنی کمی ہو جائے گی کہ نماز جو اہم ترین عبادت اور اولین فریضہ ہے اس کی طرف بے توجہی کا یہ عالم ہو گا کہ چند آدمی نماز کے وقت میں اکھٹے ہو جائیں گے تو درست نماز پڑھانے کی صلاحیت بھی کسی میں نہ ہو گی۔ اس لیے حصول علم بہت ضروری قرار دیا گیا۔

لغات: اَشْرَاطِ: شرط کی جمع ہے، علامت، ہر چیز کا اول۔ یَتَدَافَعُ: ایک دوسرے پر ذمہ داری ڈالنا، یَتَدَافَعُ الْقَوْم ، ایک دوسرے کو ہٹانا۔

((............۞۞۞............))

۲۹۴۔ کچھ لوگ عشق رسالت ﷺ رکھنے والے بھی ہوں گے

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْرَاٰنِیْ بِاَھْلِہٖ وَمَالِہٖ.

++++++++++

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ
اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک
مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ
میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے ایسے لوگ ہیں جو ہوں گے
بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُھُمْ
میری بعد پسند کرے گا ان میں سے ہر ایک

وَمَالِہٖ	بِاَھْلِہٖ	لَوْرَاٰنِیْ
اور اپنے سارے مال کے بدلے میں	اپنے اہل	دیکھ لے مجھے وہ

تشریح: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کلی فضیلت اور ان کا مرتبہ تو پوری امت میں اعلیٰ و افضل متعین ہے۔ لیکن ان کے بعد آنے والے لوگوں میں سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اپنے ہر عزیز رشتہ دار اور مال و دولت سے زیادہ عزیز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی طریقہ کو رکھیں گے اور دین اسلام پر خرچ کرنا تو ہوگا ہی بلکہ صرف آپ کی زیارت کے لیے بھی وہ سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار ہوں گے۔

لغات: بِاَھْلِہٖ: یہ لفظ بچے اور کبھی بیوی اور کبھی دونوں پر بولا جاتا ہے۔

۲۹۵۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجر میں شمولیت

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَوْمٌ لَّھُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِھِمْ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُقَاتِلُوْنَ اَھْلَ الْفِتَنِ۔

++++++++++

اَنَّہٗ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	وَقَالَ النَّبِیُّ
بے شک یہ (بات) ہے کہ	صلی اللہ علیہ وسلم نے	اور فرمایا نبی
قَوْمٌ	فِیْ اٰخِرِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ	سَیَکُوْنُ
ایک ایسی قوم	اس امت کے آخر میں	عنقریب ہوگی
یَاْمُرُوْنَ	مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِھِمْ	لَّھُمْ
اور حکم کرتے ہوں گے	ان سے پہلے لوگوں کی طرح ثواب ہوگا	کہ ان کے لیے
عَنِ الْمُنْکَرِ	وَیَنْھَوْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ
برائی سے	اور روکتے ہوں گے وہ	نیکی کا

وَيُقَاتِلُوْنَ	اَهْلَ الْفِتَنِ	
اور لڑیں گے وہ	دین سے دور کرنے والوں سے	[رواہ البیهقی]

تشریح: جب دین زندگیوں سے نکل رہا ہو۔ تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور مسنون اعمال کو رواج دے کر بے دینی کو ختم کرنا ایسا عمل ہے کہ اس امت کے آخری لوگ اپنی اس دینی محنت کی وجہ سے اعمال پر پہلے لوگوں یعنی صحابہ اکرامؓ جیسے ثواب کے مستحق ہوں گے۔

ملاحظہ: اس سے صحابہ اکرامؓ کی شان میں کمی نہیں آتی اور نہ ہی ان کی برابری ثابت ہوتی ہے بلکہ آج عمل کرنے والے لوگوں کا ثواب بھی پہلے انہیں کو ملے گا۔

لغات: اَلْفِتَنُ: جمع اَلْفِتْنَةُ بمعنی آزمائش گمراہی، رسوائی۔ قَالَ تَعَالٰی وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔

((............۞۞۞............))

۲۹۶۔ مال ہی نفع کا ذریعہ ہوگا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيْهِ اِلَّا الدِّيْنَارُ وَالدِّرْهَمُ.

++++++++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	لَيَاْتِيَنَّ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	ضرور آئے گا
عَلَى النَّاسِ	زَمَانٌ	لَا يَنْفَعُ
لوگوں پر	ایسا زمانہ کہ	نہیں نفع دے گا
فِيْهِ	اِلَّا	الدِّيْنَارُ
اس میں	مگر	دینار

وَالدِّرْھَمُ

اور درہم [رواہ احمد]

تشریح: یعنی ایسا وقت آجائے گا کہ مال جمع کرنے کو ہی ہر پریشانی سے نجات کا ذریعہ سمجھا جائے گا۔ اور لوگ بھی مال والے کی عزت کریں گے۔

حالانکہ حقیقی عزت اور پریشانیوں کا حل اللہ کی نافرمانی سے پکی توبہ میں ہے اور اچھے اعمال میں ہے۔

اس حدیث میں مال کی تاریخ کی وجہ یہ ہے کہ مال اگر موجود ہو اور اس کے حقوق کی ادائیگی کا لحاظ رکھا جائے تو وہ انسان کے لیے دنیا و آخرت میں نفع بخش ہو سکتا ہے۔

لغات: اَلدِّیْنَارِ وَالدِّرْھَمِ: یہ دونوں سکے کا نام ہے، الدینار سونے کا اور درہم چاندی کا ہوتا ہے۔

((............❁❁❁............))

۲۹۷۔ عورتیں لباس پہن کر بھی ننگی ہوں گی

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ صِنْفَانِ مِنْ اَھْلِ النَّارِ لَمْ اَرَھُمَا قَوْمٌ مَّعَھُمْ سِیَاطٌ کَاَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِھَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُّمِیْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رَءُوْسُھُنَّ کَاَسْنِمَۃِ الْبُخْتِ الْمَائِلَۃِ لَا یَدْخُلْنَ الْجَنَّۃَ وَلَا یَجِدْنَ رِیْحَھَا وَاِنَّ رِیْحَھَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَّسِیْرَۃِ کَذَا وَکَذَا۔

++++++++++

وَقَالَ النَّبِیُّ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ	صِنْفَانِ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	دو قسمیں ہیں
مِنْ اَھْلِ النَّارِ	لَمْ اَرَھُمَا	قَوْمٌ
جہنم والوں کی	میں نے ان کو نہیں دیکھا	ایک قسم ایسی قوم ہے کہ

مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ

ان کے ہاتھوں میں کوڑے ہوں گے گائے کی دم کی طرح مار رہے ہوں گے

بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ

ان سے وہ لوگوں کو اور (دوسری قسم) ایسی عورتیں جو (بظاہر) کپڑے پہنے ہوں گی (پھر بھی)

عَارِيَاتٌ مُّمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ

ننگی ہوں گی (لوگوں کو اپنی طرف) مائل کرنے والی ہوں گی (خود لوگوں کی طرف) متوجہ ہوں گی

رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ

ان کے سر (کے بال) بختی اونٹ کے کوہانوں کی طرح جھکے ہوئے ہوں گے (ایسی عورتیں) نہیں داخل ہوں گی جنت میں

وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا

اور نہ ہی پائیں گی اس کی خوشبو

وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ

اور بے شک اس کی خوشبو البتہ پائی جاتی ہے

مِنْ مَّسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا

اتنی اور اتنی مسافت سے [مسلم]

تشریح: یعنی عورتوں کا لباس اتنا چست یا باریک ہوگا کہ لباس پہننے کی غرض (شرعی ستر) بھی پوری نہ ہوگی۔ اور ان کی ادائیں اور چال، ڈھال ایسی ہوگی کہ لوگ ان کی طرف توجہ کریں۔ اس کی سزا یہ ہے کہ جنت میں جانا تو کجا، جنت کی خوشبو، جو بہت دور سے آجاتی ہے وہ بھی نہ سونگھ سکیں گی۔

لغات: سِيَاطٌ: جمع سَوْطٌ بمعنی کوڑا، چابک، پانی جمع ہونے کی جگہ، سَاطَ (ن) سوط کوڑے مارنا۔ كَاَذْنَابِ: جمع الذَّنْبُ مِنَ الْحَيَوَانِ، دم۔ اَذْنَابُ النَّاسِ، معمولی لوگ كَاسِيَاتٌ: جمع كاسية كَسٰى(س) كَسَا بمعنی پہننا (ن) پہنانا۔ عَارِيَاتٌ: عُرّى(س) عرية مِنْ شَبَابِهٖ، ننگا ہونا۔ مُمِيْلَاتٌ: امال، اِمَالَةُ الشَّیْءِ، جھکانا۔ قَالَ تعَالٰی اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا. رُءُوْسُهُنَّ، جمع راس کی، بمعنی سر، ارؤس رؤس اور آراس بھی جمع آئی ہے۔ اَسْنِمَةٌ: جمع سنام بمعنی کوہان۔ فُلَانٌ سِنَامُ قَوْمِهٖ، فلاں اپنی قوم میں بڑا ہے۔ الْبُخْتِ: بمعنی گردن والا اونٹ، مضبوط، عموماً ایسے اونٹ خراسان میں ہوتے ہیں۔ رِيْحٌ: بو مہک، اچھی خبر جمع اَرْيَاحٌ، رِيَاحٌ، رِيْحٌ آتا ہے۔ الْمَسِيْرَةِ: سارَ، مسافت کے لیے آتا ہے۔

((............✿✿✿............))

۲۹۸۔ علم اٹھ جائے گا اور جاہل امام بن جائیں گے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَّنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا .

++++++++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	اِنَّ اللّٰهَ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	بے شک اللہ تعالیٰ
لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ	اِنْتِزَاعًا	يَّنْتَزِعُهٗ
نہیں اٹھائے گا علم کو	اس طرح اٹھانا کہ	چھین لے اس کو
مِنَ الْعِبَادِ	وَلٰكِنْ	يَّقْبِضُ الْعِلْمَ
بندوں (کے سینوں) سے	اور لیکن	وہ اٹھائے گا علم کو

بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ	حَتّٰى	اِذَا
علماء کی روح (نکال) لینے کے ساتھ	یہاں تک کہ	جب
لَمْ يُبْقِ	عَالِمًا	اِتَّخَذَ النَّاسُ
نہیں باقی رہے گا	کوئی عالم	تو لوگ بنالیں گے
رُءُوْسًا	جُهَّالًا	فَسُئِلُوْا
اپنا سردار	جاہلوں کو	پس ان سے (مسائل) پوچھے جائیں گے
فَاَفْتَوْا	بِغَيْرِ عِلْمٍ	فَضَلُّوْا
پس وہ فتوی دیں گے	بغیر علم کے	وہ خود بھی گمراہ ہوں گے
وَاَضَلُّوْا		
اور (دوسروں کو بھی) گمراہ کریں گے		[بخاری و مسلم]

تشریح: اس دنیا میں اللہ کی سب سے بڑی دولت (علم دین) کے حامل لوگ آہستہ آہستہ اٹھ جائیں گے۔ ان کی جگہ نام کے علماء ہوں گے ان سے عام گمراہی پھیلے گی۔

لغات: يَقْبِضُ قَبَضَ (ض) قَبْضًا بِيَدِهِ الشَّيْءَ، کسی چیز کو ہاتھ سے پکڑنا۔ اِنْتِزَاعًا: الشیء، اکھڑنا، نکالنا، کھینچنا، نَزَعَ (ف) نِزَاعًا الشَّيْءَ مِنْ مَكَانِهِ، اکھڑنا، نکالنا۔ اَلْعِبَادِ: جمع عَبْدٌ کی بمعنی بندہ، عَبَدَ (ن) عِبَادَةً، عبادت کرنا، پرستش کرنا، عَبُدَ (ک) عُبُوْدَةً غلام ہونا۔ فَاَفْتَوْا: اَفْتٰى، اِفْتَاءٌ ، فتوی دینا۔

((............❁❁❁............))

۲۹۹۔ علم اٹھ جائیگا۔ شرعی مسئلہ بتانے والا بھی نہ ہوگا

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ فَاِنِّيْ اِمْرَءٌ مَّقْبُوْضٌ وَالْعِلْمُ سَيُنْقَبَضُ وَيَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِيْ فَرِيْضَةٍ لَّا يَجِدَانِ اَحَدًا يَّفْصِلُ بَيْنَهُمَا .

++++++++++

وَقَالَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	علم سیکھو
وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ	تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ	وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ
اور اسے لوگوں کو سکھاؤ	فرائض (کا علم) سیکھو	اور اسے لوگوں کو سکھاؤ
تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ	وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ	
قرآن سیکھو	اور اسے لوگوں کو سکھاؤ	
فَاِنِّيْ اِمْرَءٌ	مَّقْبُوْضٌ	وَالْعِلْمُ سَيُنْقَبَضُ
پس بے شک میں ایسا آدمی ہوں	جو اٹھالیا جاؤں گا	اور علم عنقریب اٹھالیا جائے گا
وَيَظْهَرُ الْفِتَنُ	حَتّٰى	يَخْتَلِفَ
اور فتنے ظاہر ہوں گے	یہاں تک کہ	اختلاف کریں گے
اِثْنَانِ	فِيْ فَرِيْضَةٍ	لَّا يَجِدَانِ
دو آدمی	کسی ایک فرض کے بارے میں	نہیں پائیں گے وہ
اَحَدًا	يَّفْصِلُ	بَيْنَهُمَا
کسی ایک (عالم) کو	(جو) فیصلہ کرے	ان دونوں کے درمیان

(دارمی)

تشریح: علم دین کے حصول میں سستی اور اس کی اہمیت نہ ہونے کی وجہ سے

جہالت کا دور دورہ ہوگا۔ عالم نہ ملنے کیوجہ سے لوگ جاھلوں سے مسائل پوچھیں گے۔ غلط مسائل بتانے کی وجہ سے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

لغات :تَعَلَّمُوْا۔سیکھنا ،الامر ،مضبوط کرنا ،اَلْفَرَائِضَ ، جمع ،الفریضَة، بمعنی فرض ،زکوۃ، حصہ،علم ،میراث،اِمْرَا'' بمعنی ،مرد،جمع ،رجال،من غیر لفظه ، مَقْبُوْض'' ، قَبَضَ (ض)قَبْضًا ،پکڑنا ،اٹھالینا،قَبَضَهُ اللّٰهُ ،وفات،دینا ، سَيَنْقَبِضُ ، القبض، الشی ، ملنا،سمیٹنا، اَلْفِتَنُ،جمع ،الفتنة ،کی بمعنی اختلاف آراء جنگ وجدال،

((............۞۞۞............))

۳۰۰۔فتنہ پرور قاری گانے کی طرز پر قرآن پڑھیں گے

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ اِقْرَؤُ الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتٰبَيْنَ وَسَيَجِیْئُ بَعْدِیْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاء وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَانُهُمْ

++++++++++

وَقَالَ النَّبِیُّ	صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ	اِقْرَؤُ الْقُرْاٰنَ
اور فرمایا نبی	صلی اللہ علیہ وسلم نے	قرآن پڑھو
بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ	وَاَصْوَاتِهَا	وَاِيَّاكُمْ
عرب کے لہجے میں	اور انکی آوازوں میں	اور بچو تم
وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ	وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتٰبَيْنَ	وَسَيَجِیْئُ
عشق والوں کے لہجے سے	اور اہل کتاب کے لہجے سے	اور عنقریب آئے گی
بَعْدِیْ	قَوْمٌ	يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ
میرے بعد	ایسی قوم کہ	طرز سے پڑھیں گے وہ قرآن کو

تَرْجِيعَ الْغِنَاءِ	وَالنَّوْحِ	لَا يُجَاوِزُ
گانے کی طرح	اور میت پر رونے والیوں کی طرح	نہیں آگے جائے گا وہ (پڑھنا)
حَنَاجِرَهُمْ	مَفْتُونَةٌ قُلُوبُهُمْ	وَقُلُوبُ الَّذِيْنَ
انکے گلوں سے	انکے دل دین سے دور ہوں گے	اور ان لوگوں کے دل بھی
يُعْجِبُهُمْ شَانُهُمْ		(دین سے دور ہوں گے)

جن کو اچھا لگے گا ان (کا پڑھنے کا) حال۔ (بیهقی)

تشریح: اس ارشاد مبارک میں تجوید کا حکم ہے (۱) بلا تکلف عربی لہجہ میں قرآن کریم پڑھا جائے۔ (۲) جس طرح قوالیوں میں بعض لوگ قرآن پڑھتے ہیں اس طرح گانے کی طرز نہ لگائی جائے۔

لغات: لُحُوْنُ:۔ جمع ہے لَحْن" کی بمعنی لہجہ آواز، لِلَّحْنُ مِنَ الْاَصْوَاتِ، موزوں آواز کو کہتے ہیں جمع اَلْحَان" آتی ہے، لَحَنَ" فِي الْقُرْاٰن، خوش آوازی سے پڑھنا۔ اهل الكتبين تورات وانجیل والے، یہود اور نصاری يُرَجِّعُوْنَ: تَرْجِيْعًا فِيْ صَوْتِهٖ اپنی آواز کو حلق میں گھمانا، رَجَعَ (ض) رُجُوْعًا، واپس آنا، لوٹنا، رجع عند المصيبة انا لله وانا اليه راجعون کہنا، الغناء: بمعنی النَغْمَتَه، گانا، النَّوْحُ: عورتوں کی جماعت جو اکٹھا ہو کر روئے، نسئا نوح، اِسْتَنَاحَتِ الْمَرْاَةُ، عورت نے نوحہ کیا حنا جو: جمع حَنْجَرَةٌ کی بمعنی حلق۔

((............❁❁❁............))

اَلْبَابُ الثَّانِیْ
دوسرا باب

فِی الْوَاقِعَاتِ وَالْقَصَصِ
واقعات اور کہانیوں (کے بیان) میں

وَفِیْهِ اَرْبَعُوْنَ قِصَّةً
اور اس میں چالیس کہانیاں ہیں

الباب الثانی میں مذکور احادیث کی عبارت اور لفظی ترجمہ کے بعد تشریح کا انداز یہ ہوگا کہ (ترجمہ میں) تشریح طلب جملے کے آخر میں نمبر دیا جائے گا پھر نمبر دے کر تشریح کے عنوان کے تحت اس کی وضاحت کی جائے گی۔

(قارئین نوٹ فرمالیں)

ا۔ اسلام۔ ایمان، احسان اور علاماتِ قیامت

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْطَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَايُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُالسَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِى فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ (۲) اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَامُحَمَّدُ (۳) اَخْبِرْنِىْ (۴) عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِى الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْاَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ اِلْا يْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَاللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِىْ عَنْ اِمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَالْاَمَةُ رَبَّتَهَا (۵) وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ (۶) الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رُعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِى الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِىْ يَاعُمَرُ اَتَدْرِىْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ.

++++++++++

بَيْنَمَا	قَالَ	عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ
اس دوران کہ	کہتے ہیں	عمر بن خطاب ﷺ

اِذْطَلَعَ	عِنْدَ رَسُوْلِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ	نَحْنُ
اچانک آیا	ایک دن حضور ﷺ کے پاس تھے۔	ہم

عَلَيْنَا	رَجُلٌ	شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ
ہمارے پاس	ایک آدمی	جو بہت زیادہ سفید کپڑوں والا
شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ	لَا يُرٰى	عَلَيْهِ
بہت زیادہ سیاہ بالوں والا تھا	نہیں نظر آ رہی تھی	اس پر
اَثَرُ السَّفَرِ	وَلَا	يَعْرِفُه'
سفر کی کوئی نشانی	اور نہیں	پہچان رہا تھا اس کو
مِنَّا	اَحَدٌ	حَتّٰى
ہم میں سے	کوئی ایک (بھی)	یہاں تک کہ
جَلَسَ	اِلَى النَّبِيِّ	فَاَسْنَدَ
وہ بیٹھ گیا	نبی ﷺ کے پاس	پس ملا دیئے
رُكْبَتَيْهِ (۲)	اِلٰى رُكْبَتَيْهِ	وَوَضَعَ
اس نے اپنے دونوں گھٹنے	آپ ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ	اور رکھ لیے
كَفَّيْهِ	عَلٰى فَخِذَيْهِ	وَقَالَ
اپنے دونوں ہاتھ	اپنی رانوں پر	اور کہا
يَا مُحَمَّدُ (۳)	اَخْبِرْنِيْ (۴)	عَنِ الْاِسْلَامِ
اے محمد ﷺ	بتائیے مجھے	اسلام کے بارے میں
قَالَ	اَلْاِسْلَامُ	اَنْ تَشْهَدَ
آپ ﷺ نے فرمایا	اسلام	یہ ہے کہ گواہی دے تو (اس بات کی)
اَنْ لَّا	اِلٰهَ	اِلَّا اللّٰهُ
یہ کہ نہیں ہے	کوئی معبود	سوائے اللہ کے
وَاَنَّ	مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ	وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ
اور بے شک	محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں	اور تو نماز قائم کرے

وَتُؤْتِی الزَّكٰوةَ	وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ	وَتَحُجَّ الْبَيْتَ
اور تو زکوٰۃ دے	اور تو رمضان کے روزے رکھے	اور بیت اللہ کا حج کرے
اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا	قَالَ	صَدَقْتَ
جبکہ طاقت ہو تجھے اس (بیت اللہ) تک پہنچنے کی	(اس مسافر نے) کہا	سچ فرمایا آپ ﷺ نے
فَعَجِبْنَا	لَهٗ	يَسْاَلُهٗ
تو تعجب ہوا ہمیں	اس پر کہ (یہ شخص)	سوال بھی کرتا ہے
وَيُصَدِّقُهٗ	قَالَ	فَاَخْبِرْنِیْ
اور آپ کی تصدیق بھی کرتا ہے	اس (مسافر) نے کہا	مجھے بتایئے
عَنِ الْاِيْمَانِ	قَالَ	اَنْ تُؤْمِنَ
ایمان کے متعلق	آپ نے فرمایا (ایمان)	یہ ہے کہ یقین کرے تو
بِاللّٰهِ	وَمَلٰٓئِكَتِهٖ	وَكُتُبِهٖ
اللہ پر	اور اس کے فرشتوں پر	اور اس کی کتابوں پر
وَرُسُلِهٖ	وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	وَتُؤْمِنَ
اور اس کے رسولوں پر	اور قیامت کے دن پر	اور یقین رکھے تو
بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ	قَالَ	صَدَقْتَ
اچھی اور بری تقدیر (کے اللہ کی طرف سے ہونے) پر	اس (مسافر) نے کہا	آپ ﷺ نے سچ فرمایا
قَالَ	فَاَخْبِرْنِیْ	عَنِ الْاِحْسَانِ
(اس مسافر نے) کہا	پس مجھے بتایئے	احسان کے متعلق
قَالَ	اَنْ	تَعْبُدَ اللّٰهَ
آپ ﷺ نے فرمایا	یہ کہ	بندگی کرے تو اللہ کی

كَاَنَّكَ	تَرَاهُ	فَاِنْ
گویا کہ	تو اس (اللہ کو) دیکھ رہا ہے	پس اگر (ایسا)
لَّمْ تَكُنْ	تَرَاهُ	فَاِنَّه،
ممکن نہ ہو کہ	تو اسے دیکھ رہا ہے (تو یہ خیال کر)	پس بے شک وہ (اللہ)
يَرَاكَ	قَالَ	فَاَخْبِرْنِیْ
تجھے دیکھ رہا ہے	اس (مسافر) نے کہا	مجھے بتایئے
عَنِ السَّاعَةِ	قَالَ	مَاالْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ
قیامت کے متعلق	آپ نے فرمایا	پوچھا جانے والا اس کے متعلق زیادہ نہیں جانتا ہے
مِنَ السَّائِلِ	قَالَ	فَاَخْبِرْنِیْ
پوچھنے والے سے	(اس مسافر نے) کہا	پس بتا دیجئے مجھے
عَنْ اِمَارَ اتِهَا	قَالَ	اَنْ
(قیامت کی) نشانیوں کے متعلق	آپ ﷺ نے فرمایا (ایک)	یہ ہے کہ
تَلِدَالْاَمَةُ	رَبَّتَهَا (۵)	وَاَنْ تَرَى
جنے گی باندی	اپنے آقا کو	(اور دوسری) یہ کہ دیکھے گا تو
الْحُفَاةَ (٦)	الْعُرَاةَ الْعَالَةَ	رُعَاءَ الشَّاءِ
ننگے پیر	ننگے بدن فقیر	بکریوں کو چرانے والے
يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ	قَالَ	ثُمَّ
اونچی اونچی عمارتیں بنانے میں فخر کریں گے	کہا (حضرت عمرؓ نے) کہ	پھر وہ (مسافر)
انْطَلَقَ	فَلَبِثْتُ	مَلِيًّا
چلا گیا	پس میں (آپ کی خدمت) ٹھہرا رہا	تھوڑی دیر

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَاعُمَرُ اَتَدْرِیْ
پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ! کیا تو جانتا ہے (اس مسافر)

مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ
سوال کرنے والے کے متعلق میں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا

فَاِنَّہٗ جِبْرَئِیْلُ اَتَاکُمْ
پس بے شک وہ (مسافر حضرت) جبرائیل علیہ السلام تھے آئے تھے تمہارے پاس

یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ
سکھا رہے تھے تمہیں تمہارا دین (رواہ مسلم)

تشریح:

۱۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کبھی اصل شکل میں اور اکثر حضرت دحیہ کلبی صحابی رسول ﷺ کی شکل میں آتے تھے۔

۲۔ راوی کے اس اندازِ بیان سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کا قریب تر ہونا بتایا جا رہا ہے۔

۳۔ یہاں فرشتے نے یا محمد کہا ہے لہٰذا انسانوں کے لیے حجت نہیں ہے قرآن کریم سورہ حجرات میں اس طرح خطاب منع کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے صحابہؓ یا رسول اللہ وغیرہ الفاظ کہتے تھے۔

۴۔ حدیث میں موجود حضرت جبرئیل کے ان تینوں سوالات میں تطبیق یہ ہے کہ

انسان سب سے پہلے کلمہ طیبہ پڑھ کر اسلام قبول کرتا ہے اور ظاہری اعمال نماز وغیرہ شروع کر دیتا ہے۔

پھر اس کے ساتھ ایمانیات میں پختہ ہوتا رہتا ہے پھر وقت آتا ہے کہ اس کے قول و عمل سے یہ گواہی ملتی ہے کہ اسے درجہ احسان حاصل ہے۔

ظاہر ہے اسلام سے ایمان پھر احسان تک ترقی ہو جاتی ہے اور ہر ترقی کے بعد زوال شروع ہوتا ہے اس لیے آخر میں قیامت کا تذکرہ کر دیا گیا۔

۵۔ جننے والی ماں سے نوکرانی کا سلوک کیا جائے گا۔

۶۔ گھٹیا لوگ عیش کریں گے، اہل علم وعمل اور قابل لوگوں کی اہانت ہوگی۔

لغات: طَلَعَ: (ن) طُلُوْعًا، مَطْلَعًا، مِطْلَعًا الْكَوْكَبُ، ستارہ وغیرہ کا نکلنا۔ فَاَسْنَدَ: اَسْنَدَ اِلَی الشَّیْءِ ٹیک لگانا، سَنَدَ (ن) سُنُوْدًا وَاِسْتَنَدَ وَتَسَانَدَ اِلَیْهِ، بھروسہ کرنا۔ رُكْبَتَيْهِ: بمعنی گھٹنہ جمع رُكَب، رُكُبَات، رُكَبَات آتی ہے۔ كَفَّيْهِ: بمعنی ہتھیلی جمع اَكُفّ، كُفُوْف، كُفّ آتی ہے۔ فَخِذٌ: بمعنی ران جمع اَفْخَاذ آتی ہے۔ سَبِيْل: اصل معنی راستہ، مراد توشہ اور سواری کا ہونا۔ اِمَارَات: جمع ہے اِمَارَة کی بمعنی علامت نشان۔ وَلَدَتْ: (ض) وِلَادَةً بمعنی جننا۔ اَلْاَمَةُ: بمعنی باندی جمع اِمَاءٌ۔ رَبَّتَهَا: رَبٌّ کی مونث بمعنی مالکہ اَلْحُفَاةُ: جمع حَافٍ کی بمعنی ننگے پاؤں چلنے والا، حَفِيَ (س) حَفًا ننگے پاؤں چلنا۔ اَلْعُرَاةُ: جمع عَارٍ کی عَرِيَ (س) عُرْيَةً، ننگا ہونا۔ اَلْعَالَةَ: جمع عَائِلٌ کی بمعنی فقیر، محتاج، جمع عُيَّلٌ عِيْلٌ آتی ہے۔ رُعَاءَ: جمع ہے رَاعِي کی، رَاعِي الشَّاةِ، چرواہا۔ اَلشَّاءِ: شاة کی جمع بمعنی بکری اس کی جمع شِيَاهٌ، اَشْوَاه بھی آتی ہے۔ يَتَطَاوَلُوْنَ: فخر کرنا، تکبر کرنا، ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا۔ اَلْبُنْيَانُ: عمارت۔ قَالَ تَعَالٰی كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ. فَلَبِثْتُ: (س) لَبْثًا وَلُبْثًا بِالْمَكَان ٹھہرنا اقامت کرنا۔ مَلِيًّا: کچھ دیر۔

((............✿✿✿............))

۲۔ وضو میں اعضاء کو کامل طور پر دھونے کی اہمیت

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنُ عَمْرٍو (رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا) قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ (۱) حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّأُوْا وَهُمْ عُجَّالٌ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ (۲) مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ (۳).

++++++++++

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنُ عَمْرٍو	(رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا)	قَالَ
حضرت عبداللہ بن عمر	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے	(انہوں نے) کہا
رَجَعْنَا	مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
واپس آئے ہم	اللہ کے پیغمبر	صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
مِنْ مَّكَّةَ	اِلَى الْمَدِيْنَةِ (۱)	حَتّٰى
مکہ سے	مدینہ کی طرف	یہاں تک کہ
اِذَا كُنَّا	بِمَاءٍ	بِالطَّرِيْقِ
جب (ہم پہنچے) تھے	پانی تک	راستے میں (تو)
تَعَجَّلَ	قَوْمٌ	عِنْدَ الْعَصْرِ
جلدی کی	کچھ لوگوں نے	عصر کے وقت
فَتَوَضَّأُوْا	وَهُمْ	عُجَّالٌ
پس انہوں نے وضو کیا	اس حال میں کہ وہ	جلدی جلدی کر رہے تھے
فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ	وَاَعْقَابُهُمْ	تَلُوْحُ
پس ہم ان کے پاس پہنچے	اور ان کی ایڑیاں	خشک تھیں
لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ	فَقَالَ	رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
نہیں چھوا تھا ان کو پانی نے	پس فرمایا	اللہ کے رسول ﷺ نے

وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ (۲) مِنَ النَّارِ
ہلاکت ہے ایڑیوں کے لیے (جہنم کی) آگ سے
اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ (۳)
پورا کرو وضو (تا کہ آگ سے بچ جاؤ) (رواہ مسلم)

تشریح: ۱۔ کسی غزوہ سے واپسی پر یہ واقعہ پیش آیا۔
۲۔ وَيْلٌ سے مراد جہنم کا پہاڑ اور عذاب شدید ہے۔
۳۔ اَسْبِغُوا اس جملے میں وضوء کے فرائض، سنن اور مستحباب سب کچھ آ گیا۔
۴۔ اعقاب کو خاص طور پر اس لیے ذکر کر دیا ہے کہ یہ جگہ یعنی ایڑیاں جب تک خوب مَل مَل کر نہ دھوئی جائیں صحیح طور پر نہیں دُھل سکتیں۔

لغات: تَعَجَّلَ فِی الْاَمْرِ: جلدی کرنا۔ عُجَّالٌ عَاجِلٌ کی جمع ہے، جلد باز عَجِلَ (س) عَجْلًا جلدی کرنا۔ فَانْتَهَيْنَا اِلٰی مَوْضِعِ کَذَا پہنچنا۔ اَعْقَابُهُمْ عَقَبٌ کی جمع ہے بمعنی ایڑی، بیٹا، پوتا، مراد اول معنی ہے۔ تَلُوْحُ لَاحَ (ن) لَوْحًا الشَّیْءَ ظاہر کرنا، اَبْرَقَ چمکنا۔ وَيْلٌ: برائی، شر، ہلاکت، جہنم کی ایک وادی۔ قَالَ تَعَالٰی وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ. اَسْبِغُوْا: اَسْبَغَ، اِسْبَاغًا کامل کرنا پورا کرنا۔

((..........❀❀❀..........))

۳۔ نماز کے ذریعے گناہوں کی معافی

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ (۱) وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّی الصَّلٰوةَ يُرِيْدُبِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ (۲) كَمَا تَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ.

++++++++++

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ
حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

خَرَجَ	زَمَنَ الشِّتَاءِ (۱)	وَالْوَرَقُ
نکلے	سردی کے موسم میں (جب کہ)	پتے
یَتَهَافَتُ	فَاَخَذَ	بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَةٍ
جھڑ رہے تھے	پس پکڑا	آپ ﷺ نے درخت کی دو ٹہنیوں کو
قَالَ	فَجَعَلَ	ذٰلِكَ الْوَرَقُ
(حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے) کہا	پس شروع ہو گئے	یہ پتے
یَتَهَافَتُ قَالَ	فَقَالَ	یَا اَبَا ذَرٍّ
جھڑنے (ابوذر رضی اللہ عنہ نے) کہا کہ	نبی کریم ﷺ نے فرمایا	اے ابوذر رضی اللہ عنہ!
قُلْتُ	لَبَّیْكَ	یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
میں نے عرض کیا	حاضر ہوں	اے اللہ کے رسول ﷺ
قَالَ	اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ	لَیُصَلِّیْ الصَّلٰوةَ
آپ ﷺ نے فرمایا	بے شک مسلمان بندہ	جب وہ نماز پڑھتا ہے (اور)
یُرِیْدُبِهَا	وَجْهَ اللّٰهِ	فَتَهَافَتُ
چاہتا ہے اس (نماز پڑھنے کے) ذریعے سے	اللہ کی خوشی تو (اس کی برکت سے)	جھڑ جاتے ہیں
عَنْهُ	ذُنُوْبُهٗ (۲)	كَمَا
اس سے	اس کے گناہ	جیسے کہ
تَهَافَتْ	هٰذَا الْوَرَقُ	عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ
جھڑ گئے ہیں	یہ پتے	اس درخت سے

(رواہ احمد)

تشریح:

۱۔ اس سے راوی کا مقصد ہے کہ یہ بات مجھے خوب یاد ہے حتیٰ کہ جس موسم میں یہ بات بتائی گئی وہ بھی یاد ہے۔ جو میں کہہ رہا ہوں یہ درست ہے۔

۲۔ اس میں صغیرہ گناہوں کی معافی کا وعدہ ہے۔کبیرہ گناہ تو صرف توبہ سے معاف ہوتے ہیں۔لیکن کسی پر خاص مہربانی کی وجہ سے کبیرہ کی معافی بھی ہوجائے تو اور بات ہے۔

لغات: اَلشِّتَاءُ: سردی کا موسم، شَتَا (ن) شَتْوًا جاڑے میں قیام کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ. يَتَهَافَتُ :على الشىء لگاتار گرنا۔(اکثر علامت کا استعمال شر میں ہوتا ہے۔ غُصْنٌ: شاخ، ڈالی، جمع غُصُوْن، اِغْصَانٌ آتی ہے۔ وَجْهٌ: اصلی معنی تو چہرہ ہے مراد خوش نودی ہے۔

((............ ❀❀❀ ....))

۴۔ جنت میں رفاقتِ رسول ﷺ کا نسخہ

وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ فَاٰتِيْتُهُ بِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ (۱) فَقَالَ لِيْ سَلْ فَقُلْتُ اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ (۲) قَالَ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ (۳).

++++++++++

وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	قَالَ
حضرت ربیعہ بن کعب	رضی اللہ عنہ	سے روایت ہے کہ
كُنْتُ اَبِيْتُ	مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ
میں رات کو رہتا تھا	اللہ کے رسول	صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
فَاٰتِيْتُهُ	بِوَضُوْئِهٖ	وَحَاجَتِهٖ (۱)
پس میں پیش کرتا تھا	آپ ﷺ کو وضو کا (پانی)	اور دوسری ضرورت کی چیزیں
فَقَالَ لِيْ	سَلْ	فَقُلْتُ
پس آپ ﷺ نے مجھے فرمایا	مانگ	پس میں نے عرض کیا
اَسْئَلُكَ	مُرَافَقَتَكَ	فِي الْجَنَّةِ (۲)
میں مانگتا ہوں	آپ ﷺ کا ساتھ	جنت میں

قَالَ	اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ	قُلْتُ
انہوں نے کہا	کچھ اس کے علاوہ بھی (مانگ)	میں نے عرض کیا
هُوَ ذَاكَ	قَالَ	
وہی ایک خواہش ہے بس	تو آپ ﷺ نے فرمایا	(اگر جنت میں میرا ساتھ چاہتا ہے)
فَاَعِنِّیْ	عَلٰی نَفْسِكَ	بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ (۳)
تو میری مدد کر	اپنی ذات پر	سجدوں کی کثرت کے ساتھ

(ترمذی)

تشریح:

۱۔ اس سے مراد مسواک و مصلّٰی وغیرہ ہے۔

۲۔ واقعی سچے عاشق رسول ﷺ کی یہ سب سے بڑی خواہش ہونی چاہیے۔

۳۔ لیجیے! اس صحابی رضی اللہ عنہ کی برکت سے پوری امت کو یہ نسخہ مل گیا کہ نمازوں کی کثرت رکھیں، آپ ﷺ کی شفاعت ملے گی اور جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت نصیب ہوگی۔

لغات: اَبِيْتُ بَاتَ (ض۔س) بَيْتًا وبَيَاتًا وبَيْتُوْتَةً فِي الْمَكَانِ ،شب باشی کرنا۔ بِوَضُوْئِهٖ: بفتح الواؤ وضو کا پانی بضم الواؤ ،طہارت۔ مُرَافَقَةٌ رفقه، ساتھی ہونا۔

((............✿✿✿............))

۵۔نماز کے لیے صف بندی کا اہتمام

وَعَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ لَيُسَوِّىْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّىْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ (۱) ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا (۲) فَقَامَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ (۳) .

++++++++++

وَعَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	قَالَ
نعمان بن بشیر	رضی اللہ عنہ سے	روایت ہے انہوں نے کہا
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ	لَيُسَوِّىْ
اللہ کے رسول	صلی اللہ علیہ وسلم	سیدھا کرتے تھے
صُفُوْفَنَا	حَتّٰى	كَاَنَّمَا يُسَوِّىْ
ہماری صفوں کو	گویا کہ	(آپ ﷺ) سیدھا کریں گے
بِهَا	الْقِدَاحَ	حَتّٰى
اس کے ذریعے	تیروں کو	یہاں تک کہ
رَاٰى	اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا	عَنْهُ (۱)
دیکھ لیا آپ ﷺ نے	کہ سمجھ گئے ہیں ہم	اس (صفیں درست کرنے) کو
ثُمَّ	خَرَجَ يَوْمًا (۲)	فَقَامَ
پھر	ایک دن نکلے (حضور ﷺ)	اور (نماز پڑھانے کے لیے) کھڑے ہوئے
حَتّٰى	كَادَ	اَنْ يُّكَبِّرَ
یہاں تک کہ	قریب تھے	آپ ﷺ تکبیر کہنے کے
فَرَاٰى	رَجُلًا	بَادِيًا
پس دیکھا	آپ ﷺ نے ایک آدمی کو	آگے نکلا ہوا ہے

صَدْرُهٗ	مِنَ الصَّفِّ	فَقَالَ
اس کا سینہ	صف سے	پس آپ ﷺ نے فرمایا
عِبَادَ اللّٰهِ	لَتُسَوُّنَّ	صُفُوْفَكُمْ
اللہ کے بندو!	تم ضرور سیدھا کرو	اپنی صفوں کو
اَوْ	لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ	بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ (۳)
یا	مخالفت پیدا کردیں گے اللہ	تمہارے چہروں کے درمیان
	(دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی)	(رواہ مسلم)

تشریح:

۱۔ یعنی ہمیں صفیں سیدھی رکھنے کا مسلسل فرماتے رہے حتیٰ کہ ہماری عادت بن گئی۔

۲۔ نماز پڑھانے کے لیے جب حجرہ شریفہ سے باہر آتے تو صحابہ کرامؓ صفیں درست کر لیتے۔

۳۔ دلوں میں اختلاف ڈل جائے گا اور نمازیوں میں باہمی اُلفت نہ رہے گی۔

لغات: لَيُسَوِّيْ الشيء : درست کرنا، سیدھا کرنا، سَوِيَ (س) سَوَى الرَّجُلِ، درست کام والا ہونا۔ اَلْقِدَاحَ: جمع ہے قدح کی اس تیر کو کہتے ہیں جو بغیر پر اور دھار کے ہو اس کی جمع اقدح، اقداح اور قدحان بھی آئی ہے۔ بَادِيًا بَدَا (ن)، بَدَا ظاہر ہونا، صفت کا صیغہ بَادٍ آئی ہے۔ لَيُخَالِفَنَّ بِحَوْلِهَا اِلٰى اَدْبَارِكُمْ اَلْمُرَادِ بِالْوُجُوْهِ الذَّوَاتِ اَوْ قُلُوْب۔

((............❀❀❀............))

۶۔ چار اعمال پر جنت کی خوش خبری

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ اَوَّلُ مَاقَالَ يَااَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ (۱) وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ (۲) وَصِلُوا الْاَرْحَامَ (۳) وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ (۴) تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ .

++++++++++

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	قَالَ
حضرت عبداللہ بن سلام ﷺ	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے	انہوں نے کہا
لَمَّا	قَدِمَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةِ
جس وقت	تشریف لائے	آپ ﷺ مدینے میں
جِئْتُ	فَلَمَّا	تَبَيَّنْتُ
تو میں (آپ کی زیارت کے لیے آپ کی خدمت میں) آیا	پس جس وقت	خوب دیکھ لیا میں نے
وَجْهَهُ	عَرَفْتُ	اَنَّ
آپ ﷺ کے چہرے کو	میں نے پہچان لیا کہ	بے شک
وَجْهَهُ	لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ	فَكَانَ اَوَّلُ
آپ ﷺ کا چہرہ	جھوٹا چہرہ نہیں ہے	پس پہلی وہ بات
مَاقَالَ	يَااَيُّهَا النَّاسُ	اَفْشُوا السَّلَامَ (۱)
جو آپ ﷺ نے فرمائی تھی (وہ یہ تھی کہ)	اے لوگو!	سلام کو پھیلاؤ

وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ (۲) وَصِلُوا الْاَرْحَامَ (۳) وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ
اور کھانا کھلاؤ اور رشتہ داری کو جوڑو اور راتوں کو نماز پڑھو
وَالنَّاسُ نِيَامٌ (۴) تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ
(جس وقت) لوگ سو رہے ہوں داخل ہو جاؤ گے تم جنت میں
(ان چار کاموں کے کرنے کے بعد)
بِسَلَامٍ
سلامتی کے ساتھ (رواہ الترمذی وابن ماجہ والدارمی)

تشریح:

۱۔ باہمی محبت بڑھانے کا یہ مجرب نسخہ ہے۔

۲۔ صدقہ سے مال میں برکات پیدا ہوتی ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی رضاء کا ذریعہ ہے۔

۳۔ رشتہ داری کو توڑنے سے بچانا ان سے حسن سلوک کرنا محبوب عمل ہے۔

۴۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مانگنے والوں کے لیے عنایات کے اعلان ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور بندگانِ الٰہی راز و نیاز سے اپنی راتوں کو روشن کرنے کے لیے نماز تہجد کا اہتمام کرتے ہیں۔

لغات: تَبَيَّنَتُ تَبَيَّنَ الشَّيْءُ واضح ہونا، ظاہر ہونا، اَفْشُوا اِفْشَاء، اِفْشَاءُ الشَّيْءِ، پھیلانا، فَشَا (ن) فشو، فَشْوًا، سِرَّةً، ظاہر کر دینا۔ وَصِلُوا: وَصَلَ (ض) وَصْلًا، جوڑنا، ملانا، جمع کرنا۔ اَلْاَرْحَام: اَلرَّحْمُ و الرَّحِمُ بچہ دانی، قرابت، رشتہ داری۔ نِيَامٌ: سونے والا، لیٹنے والا، نَامَ، يَنَامُ سونا، مرنا۔

((............❁❁❁............))

۷۔ جو رب کے ہاں بھیجا وہی باقی ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْهَا اِنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَابَقِیَ مِنْهَا قَالَتْ مَابَقِیَ مِنْهَا اِلَّا کَتِفُهَا قَالَ بَقِیَ کُلُّهَا غَیْرَ کَتِفِهَا.

++++++++++

وَعَنْ عَائِشَةَ	رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْهَا	اِنَّهُمْ
(حضرت) عائشہ	رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ	انہوں (آپؐ کے گھر والوں) نے
ذَبَحُوْا	شَاةً	فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ
ذبح کیا	ایک بکری کو	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا
مَابَقِیَ	مِنْهَا	قَالَتْ
کچھ باقی ہے؟	اس (بکری) میں سے	(حضرت عائشہؓ نے) کہا
مَابَقِیَ	مِنْهَا	اِلَّا کَتِفُهَا
نہیں ہے باقی	اس (بکری) میں سے	مگر اس کا کندھا
قَالَ	بَقِیَ	کُلُّهَا
آپ ﷺ نے فرمایا	باقی ہے	سب کا سب (اللہ کے پاس)
غَیْرَ کَتِفِهَا		
سوائے اس کے کندھے کے	(کیونکہ وہ خود کھالیا گیا ہے)	(رواہ الترمذی)

تشریح: فضائل کی کتابیں صدقات کے واقعات سے بھری ہوئی ہیں۔ پورا پورا گھر رب کی راہ میں خرچ کرنے میں یہی جذبہ کارفرما ہے جو اس حدیث سے مترشح ہو رہا ہے کہ جو رب کی راہ میں دیا یا خیرات کر دیا وہ خزانہ آخرت میں جمع ہو رہا ہے۔

لغات: کَتِفُهَا: شانہ، کندھا، جمع کَتِفَةٌ، اَکْتَافٌ۔

((............❁❁❁............))

۸۔ ہر مرنے والا آرام پالیتا ہے یا آرام دے دیتا ہے

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نُصُبِ الدُّنْيَا (۱) وَاَذَاهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَّابُ (۲) .

++++++++++

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ	اَنَّهٗ
حضرت ابوقتادہ	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے	بے شک وہ
كَانَ يُحَدِّثُ	اَنَّ	رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ
بیان کرتے تھے	یہ کہ	اللہ کے رسول ﷺ
مُرَّ عَلَيْهِ	بِجَنَازَةٍ	فَقَالَ
کے پاس سے گزرا	ایک جنازہ	پس آپ ﷺ نے فرمایا
مُسْتَرِيْحٌ	اَوْ	مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ
(اس جنازہ والا) آرام پانے والا ہے	یا	اس سے آرام پایا گیا
فَقَالُوْا	يَارَسُوْلَ اللّٰهِ	مَاالْمُسْتَرِيْحُ
پس انہوں نے کہا	اے اللہ کے رسول ﷺ	مستریح
وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ	فَقَالَ	الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ
اور مستراح منہ کیا ہے	پس آپ ﷺ نے فرمایا	مومن بندہ
يَسْتَرِيْحُ	مِنْ نُصُبِ الدُّنْيَا (۱)	وَاَذَاهَا
آرام پاتا ہے	دنیا کی مشکلات سے	اور اس کی تکلیفوں سے

اِلٰی رَحْمَةِ اللّٰهِ	وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ	یَسْتَرِیْحُ
اللہ کی رحمت کی طرف	اور بدکار آدمی	آرام پاتے ہیں
مِنْهُ الْعِبَادُ	وَالْبِلَادُ	وَالشَّجَرُ
اس سے بندے	اور شہر	اور درخت
وَالدَّوَّابُ (۲)		
اور جانور		(رواہ البخاری ومسلم)

تشریح:

۱۔ مؤمن اعمال کی تکلیف اور لوگوں کی تکالیف سے نجات پا جاتا ہے اور رحمت الٰہی کی آسائشوں میں پہنچ کر جنت کے مزے لوٹتا ہے۔

۲۔ فاسق کی وجہ سے رحمت الٰہی کا نزول رُکا رہتا ہے جس کی وجہ سے دنیا کی ہر چیز تکلیف میں ہوتی ہے اس کے مرنے کے بعد ہر چیز اسکے شر اور نحوست سے آرام میں آ جاتے ہیں۔ کیونکہ اس کے برے اعمال رحمت سے دوری کا ذریعہ ہیں۔

لغات: اَلْمُسْتَرِیْحُ اِسْتَرَاحَ، اِسْتِرَاحَةً آرام پانا، اِلَیْهِ سکون پانا، اسم فاعل مُسْتَرِیْحٌ اور اسم مفعول مُسْتَرَاحٌ ہے۔ اَذَاهَا: (س) اَذَی و اَذَاةً تکلیف پانا۔ اَلدَّوَّابُ: الدَّابَّةُ کی جمع ہے، بمعنی ہر رینگنے والا جانور۔

((............✿✿✿............))

۹۔ روزہ دار کا رزق جنت میں

وَعَنْ بُـرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغِدَاءَ يَابِلَالُ قَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ (۱) يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَاْكُلُ رِزْقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ اَشَعَرْتَ يَا بِلَالُ اِنَّ الصَّائِمَ لَيُسَبِّحُ عِظَامُهُ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا اُكِلَ عِنْدَهُ (۲) .

++++++++++

وَعَنْ بُرَيْدَةَ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	قَالَ
حضرت بریدہ	رضی اللہ عنہ	روایت کرتے ہیں کہ
دَخَلَ	بِلَالٌ	عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
حاضر ہوئے	بلال رضی اللہ عنہ	اللہ کے رسول ﷺ کے پاس
وَهُوَ	يَتَغَدّٰى	فَقَالَ
جب کہ آپ ﷺ	صبح کا کھانا کھا رہے تھے	پس فرمایا
رَسُوْلُ اللّٰهِ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	الْغِدَاءَ
اللہ کے رسول	صلی اللہ علیہ وسلم نے	(ہمارے ساتھ) کھانا کھاؤ
يَابِلَالُ	قَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ (۱)	يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اے بلال	تو (حضرت بلال) نے عرض	اے اللہ کے رسول ﷺ
	کیا میں روزہ دار ہوں	
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ	نَاْكُلُ رِزْقَنَا	
پس آپ ﷺ نے فرمایا	ہم اپنی روزی (اسی دنیا) میں کھا رہے ہیں	
وَفَضْلُ	رِزْقُ بِلَالٍ	فِي الْجَنَّةِ
اور باقی ہے (روزہ کی وجہ سے)	بلال کی روزی	جنت میں

اَشَعَرْتَ	یَا بِلَالُ	اِنَّ الصَّائِمَ
کیا تو جانتا ہے	اے بلال	بے شک روزہ دار کی
لِیُسَبِّحُ عِظَامُہٗ	وَیَسْتَغْفِرُ لَہُ الْمَلَائِکَۃُ	مَااُکِلَ عِنْدَہٗ (۲)
ہڈیاں البتہ تسبیح کرتی ہیں	اور اس کے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں فرشتے	جب تک کہ کھانا کھائے کوئی اس کے پاس

(رواہ البیھقی)

تشریح:

۱۔ ظاہر ہے یہ نفلی روزہ تھا اگر فرض ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی رکھتے۔

۲۔ روزہ دار افطار تک ایک عبادت میں مصروف رہتا ہے اس لیے اس کے اعضاء کو تسبیح پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ بالکل ایسے جیسے جماعت کی نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے نمازی کو پڑھنے کا ثواب ملتا رہتا ہے۔

لغات: تَغَدّٰی بَغدِیَ (س) غَدًا صبح کا کھانا کھانا، اس کے مقابل میں عشاء آتا ہے شام کا کھانا۔ فَضَلَ: (س۔ک) فَضْلًا، صاحب فضل ہونا، صاحب فضیلت ہونا۔ اَشَعَرْتَ: شَعَرَ (ن۔ک) شَعْرًا و شُعُوْرًا لہ بہ۔ جاننا، سمجھنا، محسوس کرنا، عِظَام: جمع عِظْمٌ بمعنی ہڈی۔

((............ ❁❁❁ ....))

۱۰۔ بات کرنے کا ایک ادب

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فِیْ دَیْنٍ کَانَ عَلٰی اَبِیْ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا (۱) فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا کَاَنَّہٗ کَرِھَھَا

++++++++++

وَعَنْ جَابِرٍ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	قَالَ
حضرت جابر	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے	کہتے ہیں کہ

اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ فِي دَيْنٍ
میں آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قرض (کی ادائیگی) کے بارے میں
كَانَ عَلٰى اَبِیْ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ
جو میرے باپ پر تھا پس میں نے دروازہ کھٹکھٹایا پس آپ ﷺ نے فرمایا
مَنْ ذَا (۱) فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا، اَنَا
کون ہے؟ پس میں نے عرض کیا "میں" پس آپ ﷺ نے فرمایا میں، میں
كَاَنَّهٗ كَرِهَهَا
گویا کہ آپ نے
اسے ناپسند کیا (۲) (رواہ البخاری ومسلم)

تشریح:

۱۔ معلوم ہوا غیب کا علم صرف اللہ کا خاصہ ہے۔ کیونکہ آپؐ نے دروازے پر آنے والے سے پوچھا کون؟

۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ مخاطب سے بات کرنے کا انداز ایسا ہونا چاہیے کہ وہ متکلم کا مفہوم اچھی طرح سمجھ لے۔

لغات: فَدَقَقْتُ دَقَّ (ن) دقا، الباب، کھٹکٹانا۔

((............✿✿✿............))

۱۱۔ طلباء علم کی وجہ سے رزق میں وسعت ہوتی ہے

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْتِيَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۱) وَالْاٰخِرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ (۲)

++++++++++

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
حضرت انسؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

كَانَ اَخَوَانِ	عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ	فَكَانَ
دو بھائی تھے	رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں	پس تھا
اَحَدُهُمَا	يَأْتِى	اَلنَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۱)
ان میں سے ایک	آتا	نبی ﷺ کے پاس (دین سیکھنے کے لیے)
وَالْاٰخِرُ	يَحْتَرِفُ	فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ
اور دوسرا (بھائی)	کمائی کرتا تھا	پس شکایت کی اس کمانے والے نے
اَخَاهُ	اَلنَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	فَقَالَ
اپنے بھائی کی	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو	پس آپ ﷺ نے فرمایا
لَعَلَّكَ	تُرْزَقُ بِهٖ (۲)	
شاید	رزق دیا جاتا ہے تجھے اس کے ذریعے سے	

(رواہ الترمذی)

تشریح:

۱۔ علم کے حصول کے لیے یہ صاحب دنیاوی کاموں کو چھوڑے ہوئے تھے۔ اور یکسوئی سے پڑھتے تھے۔ اور دوسرا بھائی کام کرتا تھا۔

۲۔ علم کی برکات میں سے یہ بھی ہے کہ طلب علم میں مصروف لوگوں کی خدمت سے رزق میں برکت ہوتی ہے۔

لغات: يَحْتَرِفُ اِحْتَرَفَ پیشہ اختیار کرنا، تلاش کرنا، حیلہ کرنا، کمائی کرنا۔

((............✿✿✿............))

۱۲۔ دوسرے مسلمان کے احترام میں اپنی جگہ چھوڑ دے

وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْخَطَّاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَزَحْزَحَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (۱) فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فِي الْمَكَانِ سَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا اِذَا رَاٰهُ اَخُوْهُ اَنْ يَّتَزَحْزَحَ لَهٗ (۲) .

++++++++++

وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْخَطَّابِ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	قَالَ
حضرت واثلہ بن خطاب	رضی اللہ عنہ نے	روایت کرتے ہوئے کہا
دَخَلَ	رَجُلٌ	اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
حاضر ہوا	ایک آدمی	رسول اللہ ﷺ کے پاس
وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ	قَاعِدٌ	فَتَزَحْزَحَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (۱)
جب کہ آپ ﷺ مسجد میں	بیٹھے ہوئے تھے	پس آپ ﷺ اپنی جگہ سے ہٹ گئے اس کے (ادب) کے لیے
فَقَالَ الرَّجُلُ	يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ	اِنَّ
پس کہا اس آدمی نے	اے اللہ کے رسول ﷺ	بے شک
فِي الْمَكَانِ	سَعَةً	فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ
جگہ میں	کشادگی ہے	پس آپ ﷺ نے (جواب میں) فرمایا
اِنَّ	لِلْمُسْلِمِ	لَحَقًّا
بے شک	ہر مسلمان کے لیے	البتہ یہ ضروری حق ہے کہ
اِذَا رَاٰهُ	اَخُوْهُ	اَنْ
جب دیکھے اس کو	اس کا (مسلمان) بھائی	یہ کہ
يَّتَزَحْزَحَ	لَهٗ (۲)	
اپنی جگہ سے ہٹ جائے	اس (کے ادب) کے لیے	

(رواہ البیهقی)

تشریح:

۱۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب انسانوں سے بزرگ ہو کر بھی دوسروں کا ادب فرماتے تھے۔ ہمارے لیے اس میں بہت بڑی نصیحت ہے۔

۲۔ مسلمان کا احترام کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی، بلکہ عمل کر کے بھی دکھایا ہے۔

فَتَزَحْزَحَ: دور ہونا، ہٹنا۔ قَالَ تَعَالٰی فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ. سَعَةٌ: وَسَعَ (ض۔ ح) سَعَةً وَسْعَةً الْمَكَانِ، کشادہ ہونا، گنجائش ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ۔

((............❁❁❁............))

۱۴۳۔ کھانے کے تین آداب

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (۱) وَكَانَتْ يَدِیْ تَطِيْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ (۲)

++++++++++

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلْمَةَ	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ	قَالَ
عمر بن ابی سلمہ	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے	انہوں نے کہا کہ
كُنْتُ غُلَامًا	فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (۱)	وَكَانَتْ يَدِیْ
میں بچہ تھا	اللہ کے رسول کی گود (پرورش) میں	اور میرا ہاتھ
تَطِيْشُ	فِی الصَّحْفَةِ	فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
گھوم رہا تھا	پیالے میں	پس مجھ سے کہا اللہ کے پیغمبر ﷺ نے
سَمِّ اللّٰهَ	وَكُلْ	بِيَمِيْنِكَ
(کھانے کے شروع میں) نام لے اللہ کا	اور کھا	اپنے دائیں ہاتھ سے

وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ (۲)

اور کھا (اس سے) جو تیرے سامنے ہے (رواہ البخاری ومسلم)

تشریح:

۱۔ چھوٹے بچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلوں میں بلکہ کھانے میں بھی شریک ہوتے تھے۔ اور آپؐ انہیں پیار کے ساتھ ساتھ آداب بھی سکھاتے تھے۔

۲۔ تین آداب کا تذکرہ ہے۔ (۱) اللہ کا نام لے کر شروع کرنا (۲) کھانے والے کا اپنے سامنے سے کھانا (۳) دائیں ہاتھ سے کھانا۔

لغات: غُلَامًا: نوجوان، غلام، مزدور، جمع غِلْمَانٌ غِلْمَةٌ ۔ حِجْرِ: الحجر، الحجر گود، عقل، گھوڑی، الحجر، پتھر ۔ قَالَ تَعَالٰى حَرْثٌ حِجْرٌ. تَطِيْشُ: طاش (ض) طِيْشٌ، گردش کرنا، عقل زائل ہونا۔ صَحْفَةٍ: بڑا پیالہ جمع صِحَافٌ. قَالَ تَعَالٰى يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَاَكْوَابٍ. سَمِّ: سَمّٰى يُسَمِّيْ، تَسْمِيَتَه، بسم اللہ کہنا۔ يَلِيْكَ: ولی، ولی، وَلِيًا فلانا، قریب ہونا متصل ہونا۔

((..........❀❀❀..........))

۱۴۔ بسم اللہ نہ پڑھنے والے کے ساتھ شیطان کھاتا ہے

وَعَنْ اُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهٖ اِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ (۱) اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَاْكُلُ مَعَهٗ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَا فِيْ بَطْنِهٖ (۲)

++++++++++

وَعَنْ اُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا

كَانَ رَجُلٌ يَأْكُلُ	فَلَمْ يُسَمِّ	حَتّٰى
ایک آدمی کھا رہا تھا	پس اس نے اللہ کا نام نہیں لیا تھا	یہاں تک کہ
لَمْ يَبْقَ	مِنْ طَعَامِهٖ	اِلَّا لُقْمَةٌ
باقی نہیں رہا	اس کے کھانے سے	مگر ایک لقمہ
فَلَمَّا	رَفَعَهَا	اِلٰى فِيْهِ
پس جس وقت	اس نے اپنے (آخری) لقمہ کو اٹھایا	اپنے منہ کی طرف
قَالَ	بِسْمِ اللّٰهِ (۱)	اَوَّلَهٗ
تو اس نے کہا	نام لیتا ہوں میں اللہ کا	(کھانے کے) شروع میں
وَاٰخِرَهٗ	فَضَحِكَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ
اور (کھانے کے) آخر میں	پس ہنسے نبی	صلی اللہ علیہ وسلم
ثُمَّ	قَالَ	مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ
پھر	آپ ﷺ نے فرمایا	برابر کھاتا رہا شیطان
مَعَهٗ	فَلَمَّا	ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ
اس کے ساتھ	پس جس وقت	اس نے اللہ کے نام کو یاد کیا
اسْتَقَاءَ	مَا	فِيْ بَطْنِهٖ (۲)
قے کر ڈالا	جو	اس کے پیٹ میں تھا

(رواہ ابو داؤد)

تشریح:

۱۔ بسم اللہ کھانے کے شروع میں نہ پڑھ سکیں تو ہمیں حدیث میں مذکورہ دعاء جب بھی یاد آئے پڑھنے کی ہدایت ہے۔

۲۔ شیطان کے ساتھ کھانے کی نحوست سے برکات ختم ہو جاتی ہیں لیکن اللہ کا نام شروع میں لینے کی وجہ سے برکات کا نزول ہوتا ہے۔ اور شیطان ساتھ نہیں کھاتا۔

اس حدیثِ مبارکہ میں شیطان کی قئے حقیقی معنیٰ پر محمول ہے اور بعض اہل علم کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے کہ کھانے کی برکات جو شیطان کی وجہ سے رُکی ہوئیں تھیں وہ اس دعا کے پڑھنے سے لوٹ آئیں۔

لغات: لُقْمَةٌ بالضم لُقْمَة یعنی جتنی چیز ایک بار میں نگل سکے جمع لُقَمٌ، اَلْقَمه لَقَمه، الطعامَ لقمہ بنانا۔ فیه: منہ، جمع افواہ۔ اِسْتَقَاءَ: بہ تکلف قے کرنا، قاء (ض) قَيْئًا اَكَلَهٗ قے کرنا۔

((............... ❁❁❁ ....))

۱۵۔ ہر مسلمان کو ثواب کا شوق ہونا چاہیے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلٰثَةٍ عَلٰى بَعِيْرٍ فَكَانَ اَبُوْ لُبَابَةَ ﷺ وَعَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ زَمِيْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (۱) قَالَ فَكَانَتْ اِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَا نَحْنُ نَمْشِيْ عَنْكَ (۲) قَالَ مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰى مِنِّيْ وَمَا اَنَا بِاَغْنٰى عَنِ الْاَجْرِ مِنْكُمَا.

++++++++++

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	قَالَ
حضرت عبداللہ بن مسعود	رضی اللہ عنہ سے	روایت ہے کہ
كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ	كُلُّ ثَلٰثَةٍ	عَلٰى بَعِيْرٍ
ہم غزوۂ بدر والے دن تھے	ہر تین آدمی	ایک اونٹ پر
فَكَانَ اَبُوْ لُبَابَةَ ﷺ	وَعَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ	زَمِيْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (۱)
پس ابولبابہ ﷺ	اور علی بن ابو طالب ﷺ	رسول اللہ کے ساتھ سوار تھے
قَالَ فَكَانَتْ	اِذَا جَاءَتْ	عُقْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
اس وقت انہوں نے کہا	جب آتی تھی	نبی کریم ﷺ کی باری

قَالَا	نَحْنُ نَمْشِیْ	عَنْكَ (۲)
وہ دونوں کہتے	ہم چلتے ہیں	آپ ﷺ کی طرف سے تو
قَالَ	مَا اَنْتُمَا	بِاَقْوٰی
آپؐ نے فرمایا	نہیں ہو تم	زیادہ طاقت ور
مِنِّی	وَمَا	اَنَا
مجھ سے	اور نہیں ہوں	میں
بِاَغْنٰی	عَنِ الْاَجْرِ مِنْكُمَا	
بے پرواہ	تمہاری نسبت ثواب سے	(رواه فی شرح السنة)

تشریح:

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عام صحابہؓ سے ملے جلے رہتے تھے، امتیازی شان کی نہ خواہش تھی، نہ پیدا ہونے دیتے تھے۔

۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ اپنی باری کا کام برابر کرتے تھے۔ تاکہ انصاف برقرار رہے۔

۳۔ یعنی تمہاری طرح میں بھی عمل کی زندگی گزار کر اپنے رب کو راضی کرنے کے لیے دنیا میں موجود ہوں۔ اور ہر عمل میں آگے بڑھنے کا شوق رکھتا ہوں۔

لغات: یَوْمٌ: بمعنی دن، وقت، جمع ایام۔ بَعِیْرٌ: وہ اونٹ جس کی عمر چار سال یا نو سال ہو، جمع بُعْرَانٌ آتی ہے۔ زَمِیْلِیْ: سواری پر پیچھے بیٹھنے والا، ساتھی، ہم جماعت، جمع زُمَلَاءُ۔ عُقْبَةٌ: باری، جمع عُقَبٌ، عَاقِبٌ آتی ہے۔

((............۞۞۞............))

۱۶۔ گناہوں سے بچاؤ کا نسخہ

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ (۱) فَقَالَ اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ (۲) وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ .

++++++++++

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	قَالَ
عقبہ بن عامر	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ	کہا
لَقِيْتُ	رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ	فَقُلْتُ
میں ملا	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے	میں نے کہا
مَا النَّجَاةُ (۱)	فَقَالَ	اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ (۲)
نجات کس چیز میں ہے	تو آپ نے فرمایا	قابو میں رکھ اپنی زبان
وَلْيَسَعْكَ	بَيْتُكَ	وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ
اور چاہیے کہ کافی ہو جائے	تیرے لیے تیرا گھر	اور اپنے گناہوں پر رویا کر

(رواه احمد والترمذی)

تشریح:

۱۔ بزرگوں سے نصیحت کروانی چاہیے۔ اس سے علم حاصل ہوتا ہے۔

۲۔ زبان کی حفاظت۔ لایعنی۔ غیبت۔ بدگوئی غرض بے شمار فتنوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

۳۔ گھر میں یکسوئی کے ساتھ اپنے رب کی بندگی کرے۔ باہر اشد ضرورت کے بغیر نہ نکلے۔

۴۔ گناہوں کو یاد کر کے رونا۔ ندامت کے آنسو بہانا درجات کی بلندی کا ذریعہ ہے۔

لغات: اَمْلِكْ: (ض) مِلْكًا، مَلْكًا ومُلْكًا الشَّیْءَ، مالک ہونا۔ اِبْكِ بَكٰی (ض) بكاء، رونا۔ خَطِيْئَتِكَ: بمعنی گناہ جمع خطَايَا، خَطِیءَ، (س) خَطَاءً بمعنی غلطی کرنا۔

((............۞۞............))

۱۷۔معوذتین کے ذریعہ دم کی تاثیر

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّيْ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَنَاوَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ بِنَعْلِهٖ فَقَتَلَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ مَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَّلَا غَيْرَهٗ اَوْ (قَالَ) نَبِيًّا وَّغَيْرَهٗ ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَّمَاءٍ فَجَعَلَهٗ فِيْ اِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهٗ عَلٰى اِصْبَعِهٖ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ .

++++++++++

وَعَنْ عَلِيٍّ	رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ	قَالَ
اور حضرت علی	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ	انہوں نے بیان کیا کہ
بَيْنَا	رَسُوْلُ اللّٰهِ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اس دوران کہ ہم	اللہ کے پیغمبرؐ	صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
ذَاتَ لَيْلَةٍ	يُصَلِّيْ	فَوَضَعَ
ایک رات	آپ نماز پڑھ رہے تھے	پس رکھا
يَدَهٗ	عَلَى الْاَرْضِ	فَلَدَغَتْهُ
آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ	زمین پر	پس ڈس لیا اس ہاتھ کو
عَقْرَبٌ	فَنَاوَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ	بِنَعْلِهٖ
ایک بچھو نے	پس لیا اللہ کے پیغمبر ﷺ نے	اپنا جوتا
فَقَتَلَهَا	فَلَمَّا انْصَرَفَ	قَالَ
اور اسے مار ڈالا	پس جب آپ ﷺ فارغ ہوئے	تو فرمایا
لَعَنَ اللّٰهُ	الْعَقْرَبَ	مَا تَدَعُ
لعنت کرے اللہ	بچھو پر	کہ نہیں چھوڑتا ہے

مُصَلِّيًا	وَّلَا	غَيْرَهٗ
کسی نمازی کو	اور نہ ہی	غیر (نمازی) کو
اَوْ (قَالَ)	نَبِيًّا	وَّغَيْرَهٗ
یا (یوں فرمایا کہ نہیں چھوڑتا وہ کسی)	نبی کو	اور (نہ) کسی دوسرے کو
ثُمَّ دَعَا	بِمِلْحٍ وَّمَاءٍ	فَجَعَلَهٗ
پھر آپ ﷺ نے منگوایا	کچھ نمک اور پانی	پس ڈال دیا اسے
فِيْ اِنَاءٍ	ثُمَّ جَعَلَ	يَصُبُّهٗ
ایک برتن میں	پھر شروع ہوئے	آپ ڈال رہے تھے
عَلٰى اِصْبَعِهٖ	حَيْثُ لَدَغَتْهُ	وَيَمْسَحُهَا
اسے اپنی انگلی پر	جہاں سے اس (بچھو) نے ڈسا تھا	اور اس جگہ پر ہاتھ پھیر رہے تھے

وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

اور معوذتین (قل اعوذ برب الفلق ۔ قل اعوذ برب الناس) پڑھ رہے تھے (رواہ البیھقی)

تشریح: کسی ایذاء وتکلیف دینے والے جانور کو مار ڈالنا جائز ہے۔ یہ عمل آپ ﷺ کے فعل سے ثابت ہو گیا۔ اور دوسری خاص بات یہ کہ قرآن کریم کی آیات سے دم کرنا جائز ہے۔ جس تعویذ کی عبارت میں شرکیہ الفاظ ہوں یا بے معنیٰ الفاظ ہوں ان سے تعویز درست نہیں ہے۔

لغات: فَلَدَغَتْهُ لَدَغَ (ف) لَدْغًا وَتَلْدَغًا بمعنی ڈسنا۔ عَقْرَبٌ: بچھو جمع عَقَارِبُ، گھڑی کی سوئی کو بھی کہتے ہیں۔ فَنَاوَلَهَا مُنَاوَلَةً بمعنی دینا، مگر یہاں مراد لینا ہے۔ نَعْلٌ: جوتا، ہر وہ چیز جس سے قدم کی حفاظت کی جائے۔ مِلْحٌ: نمک، جمع مِلَاحٌ۔ قَالَ تَعَالٰى هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ۔ يَصُبُّهٗ: صَبَّ (ن) صَبًا الماء، پانی بہانا، انڈیلنا۔ يَمْسَحُهَا مسح (ف) مَسَحًا يَدَهٗ، ہاتھ پھیرنا۔ يُعَوِّذُهَا: پناہ میں دینا، تعَوَّذَ، اس نے پناہ لی۔

((............✿✿✿............))

۱۸۔ احکامات ظاہر پر لگتے ہیں

وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍؓ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ اِلٰى اُنَاسٍ مِّنْ جُهَيْنَةَ فَاَتَيْتُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَذَهَبْتُ اَطْعَنُهٗ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَطَعَنْتُهٗ فَقَتَلْتُهٗ فَجِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَقَتَلْتَهٗ وَقَدْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ تَعَوُّذًا قَالَ فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ.....؟

++++++++++

وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍؓ	قَالَ	بَعَثَنَا
اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے	انہوں نے کہا کہ	ہمیں بھیجا
رَسُوْلُ اللّٰهِ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ	اِلٰى اُنَاسٍ مِّنْ جُهَيْنَةَ
اللہ کے پیغمبر	صلی اللہ علیہ وسلم نے	(قبیلہ) جہینہ کے لوگوں کی طرف (جہاد کے لیے)
فَاَتَيْتُ	عَلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ	فَذَهَبْتُ اَطْعَنُهٗ
پس میں پہنچا	ان میں سے ایک آدمی کے پاس	پس میں اسے نیزہ مارنے ہی لگا
فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	فَطَعَنْتُهٗ	فَقَتَلْتُهٗ
کہ اس نے لا الہ الا اللہ کہا	پس میں نے اسے نیزہ ماردیا	اور اسے جان سے مارڈالا
فَجِئْتُ	اِلَى النَّبِيِّ ﷺ	فَاَخْبَرْتُهٗ
پس میں آیا	نبی کریم ﷺ کے پاس	اور میں نے وہ واقعہ بیان کیا
فَقَالَ	اَقَتَلْتَهٗ	وَقَدْ شَهِدَ
پس آپ ﷺ نے فرمایا	آپ نے اسے مارڈالا؟	جب کہ اس نے گواہی دی
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	قُلْتُ	يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
لا الہ الا اللہ کی	میں نے کہا	اے اللہ کے پیغمبر ﷺ

اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ	تَعَوُّذًا	قَالَ
بے شک کیا اس نے یہ	(قتل سے) بچنے کے لیے	تو آپ ﷺ نے فرمایا
فَهَلَّا شَقَقْتَ	عَنْ قَلْبِهٖ....؟	
کیوں نہیں چیر ڈالا تو نے	اس کا دل؟	(مشکوٰۃ)

تشریح: ملا علی قاریؒ نے امام نوویؒ سے نقل کیا ہے کہ اس حدیث پاک سے یہ اصول معلوم ہوا کہ احکامات تو ظاہر کے مطابق لگتے ہیں۔ باقی اس کے دل میں کیا حقیقت ہے؟ یہ اللہ ہی بہتر جانتے ہیں۔

لغات: اَطْعَنُهٗ: (ن۔ف) طَعْنًا نیزہ مارنا۔ فَهَلَّا: کلمہ تحضیض وتندیم ہے مرکب ہے (هل اور لا سے) حکم۔ اگر ماضی پر داخل ہوتو ترک فعل پر ملامت کے لیے اور اگر مضارع پر داخل ہوتو برانگیختہ کرنے کے لیے آتا ہے۔ شَقَقْتَ: شَقًّا(ن) شَقًّا وَمُشَقَّةً، دشوار ہونا۔

((............۞۞۞............))

۱۹۔ بردباری اور اخلاقِ عظیم کا ایک واقعہ

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَ اِشْتَرُوْا لَهٗ بَعِيْرًا فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ قَالُوْا لَا نَجِدُ اِلَّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ قَالَ اِشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

++++++++++

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ	قَالَ
حضرت ابو ہریرۃ	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے	انہوں نے کہا
اَنَّ	رَجُلًا	تَقَاضٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ
کہ ایک (یہودی)	آدمی نے	رسول اللہ ﷺ سے قرض مانگا
فَاَغْلَظَ	لَهٗ	فَهَمَّ
پس (قرض مانگنے میں)	اس نے آپؐ پر سختی کی	(یہ دیکھ کر) ارادہ کیا

اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ

آپ کے صحابہؓ نے (اسے مارنے یا دھمکانے کا) تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑے رکھو

فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَ

پس یقیناً حق والے کے لیے بولنا (جائز) ہوتا ہے اور

اِشْتَرُوْا لَهٗ بَعِيْرًا

خرید دو اس (کے قرض کی ادائیگی) کے لیے ایک اونٹ

فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ قَالُوْا

پس دے دو وہ اسے (صحابہ کرامؓ نے) عرض کیا (اپنے پاس)

لَا نَجِدُ اِلَّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ

نہیں پاتے ہیں ہم مگر اس (کے اونٹ) سے زیادہ عمر کا

قَالَ اِشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ

آپ ﷺ نے فرمایا (کوئی بات نہیں) اسی کو خرید لو اور دے دو وہ اسے

فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ

پس بے شک تم میں بہتر وہ ہے (جو) تم میں سے اچھا ہے

قَضَاءً

(حقوق کی) ادائیگی کے لحاظ سے (رواهما بخاری)

تشریح: اس حدیث سے کئی امور مستفاد ہوتے ہیں۔

(۱)۔آپ ﷺ کے عظیم اخلاق۔(۲) اشد ضرورت میں ادائیگی کی نیت سے ادھار لینا جائز ہے۔(۳) قرض خواہ قرض مانگنے میں قاضی کے ذریعہ سختی بھی کرسکتا ہے۔(۴) قرض بہتر طریقہ سے یعنی بروقت ادا کرنا چاہیے۔ ہوسکے تو قرض کی ادائیگی کے ساتھ کچھ مزید بھی دے دے۔ یہ اعلیٰ اخلاق کی علامت ہے۔ اس حدیث

مبارکہ سے غصہ پی جانے اور برداشت کا سبق ملتا ہے۔

لغات: تَقَاضٰی اَلدَّیْنَ، قرض وصول کرنے کی باتیں کرنا، قَضٰی (ض) قَضَاءَ حَاجَةٍ ضرورت پوری کرنا۔ فَاَغْلَظَ: فِی الْقَوْلِ، سخت کلامی سے پیش آنا، غَلَظَ (ن۔ض۔ک) غَلَظًا وَغِلْظَةً موٹا، سخت ہونا۔ هَمَّ: (م) هَمًّا بِالشَّیْءِ ارادہ کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا. مَقَالًا: قَالَ یَقُوْلُ کہنا، بولنا۔

((............ ۞۞۞ ....))

۲۰۔ کیا نابینا سے بھی پردہ ہے؟

وَعَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ وَمَیْمُوْنَةُ اِذَا اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِحْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَیْسَ هُوْ اَعْمٰی؟ لَا یُبْصِرُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ اَفَعَمْیَا وَاِنْ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهٖ.

++++++++++

وَعَنْ اُمِّ سَلْمَةَ	رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا	اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ
حضرت ام سلمہ	رضی اللہ عنہا سے روایت ہے	کہ وہ تھیں
رَسُوْلِ اللّٰهِ	صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ	وَمَیْمُوْنَةُ
اللہ کے رسول	صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس	اور (ان کے ساتھ حضرت) میمونہؓ (بھی) تھیں
اِذَا	اَقْبَلَ	ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ
جب	اچانک سامنے آ گئے	ابن ام مکتومؓ
فَدَخَلَ عَلَیْهِ	فَقَالَ	رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
پس وہ آئے آپ کے پاس	پس فرمایا	اللہ کے پیغمبر ﷺ نے

اِحْتَجِبَا	مِنْهُ	فَقُلْتُ
پردہ کرو تم دونوں	اس سے	پس میں نے کہا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ	اَلَيْسَ	هُوَ اَعْمٰى ؟
اے اللہ کے رسول	کیا نہیں ہے	وہ نابینا؟
لَا يُبْصِرُنَا	فَقَالَ	رَسُوْلُ اللّٰهِ
(جو) ہمیں دیکھتا نہیں	پس فرمایا	اللہ کے پیغمبر
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ	اَفَعَمْيَا وَانِ اَنْتُمَا	اَلَسْتُمَا تَبْصِرَانِهٖ
صلی اللہ علیہ وسلم نے	کیا تم دونوں بھی نابینی ہو؟	کیا تم دونوں اسے نہیں دیکھ رہیں؟

(رواہ احمد والترمذی وابو داؤد)

تشریح: اس واقعہ سے کئی اسباق ملے۔(۱) عہد رسالت ﷺ میں پردہ کی پابندی۔ (۲) عورتوں کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ غیر محرم مرد کو دیکھیں۔ فتنے کا ڈر ہو یا نہ ہو۔

لغات: اَقْبَلَ: متوجہ ہونا، سامنے کرنا۔ اِحْتَجِبَا: چھپنا، پردہ کرنا۔ عَمْيَاوَانِ: عُمْيَاء مفرد ہے عَمِيَ (س) عَمًى، اندھا ہونا۔

((............❀❀❀............))

۲۱۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی فراست

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا اِبْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ وَقَالَتِ الْاُخْرٰی اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰی دَاؤُدَ فَقَضٰی بِهٖ لِلْكُبْرٰی فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ دَاؤُدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّكِّیْنِ اَشُقُّهٗ بَیْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ اِبْنُهَا فَقَضٰی لِلصُّغْرٰی ۔

++++++++++

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ	عَنِ النَّبِیِّ ﷺ
(حضرت) ابوہریرۃ	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ	(وہ) نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ
قَالَ	كَانَتِ امْرَأَتَانِ	مَعَهُمَا
آپ ﷺ نے فرمایا	کہ دو عورتیں تھیں	ان دونوں کے ساتھ
اِبْنَاهُمَا	جَاءَ	الذِّئْبُ
ان کے بیٹے تھے	آیا	بھیڑیا
فَذَهَبَ	بِابْنِ اِحْدٰهُمَا	فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا
پس لے گیا	ان میں سے کسی ایک کے بیٹے کو	پس کہا اس کی دوسری ساتھی نے
اِنَّمَا	ذَهَبَ	بِابْنِكَ
بے شک	لے گیا وہ (بھیڑیا)	تیرے بیٹے کو
وَقَالَتِ الْاُخْرٰی	اِنَّمَا ذَهَبَ	بِابْنِكَ
اور دوسری نے کہا	بے شک لے گیا وہ (بھیڑیا)	تیرے بیٹے کو
فَتَحَاكَمَتَا	اِلٰی دَاؤُدَ	فَقَضٰی بِهٖ
پس وہ دونوں فیصلہ لے کر گئیں	(حضرت) داؤد علیہما السلام کے پاس	پس فیصلہ کر دیا اس (لڑکے) کا

لِلْكُبْرٰى	فَخَرَجَتَا	عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ
بڑی کے حق میں	پس وہ دونوں نکلیں	(اور پہنچیں) سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس
فَاَخْبَرَتَاهُ	فَقَالَ	ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ
پس انہوں نے سارا واقعہ بیان کیا	پس انہوں نے فرمایا	کہ لاؤ میرے پاس چھری (تاکہ)
اَشُقَّهُ	بَيْنَكُمَا	فَقَالَتِ الصُّغْرٰى
کاٹ (کر آدھا آدھا) کر دوں اس کو	تمہارے درمیان	پس چھوٹی نے کہا
لَا تَفْعَلْ	يَرْحَمُكَ اللّٰهُ	هُوَ ابْنُهَا
ایسا نہ کر	اللہ تیرے اوپر رحم کرے	یہ بیٹا تو اسی (بڑی) کا ہے
فَقَضٰى	لِلصُّغْرٰى	
پس فیصلہ فرمایا آپ نے	اس (لڑکے) کا چھوٹی کے لیے	(رواہ البخاری ومسلم)

تشریح: اس واقعے میں کچھ معلومات ہوتی ہیں۔ (۱) حضرت سلیمان علیہ السلام بچپن میں ہی گھریلو ماحول کی وجہ سے دینی سمجھ رکھتے تھے۔ (۲) فیصلہ کرنے والے کو نفسیات کا ماہر بھی ہونا چاہیے۔ کیونکہ بعض فیصلے دلائل سے مشکل ہو جاتے ہیں۔

لغات: اَلذِّئْبُ: بھیڑیا، جمع ذِئَاب، ذُؤْبَان، ذَئِبَ (س) ذَأَبًا۔ خباثت میں بھیڑیے کی طرح ہونا۔ صَاحِبَتُهَا: صاحب کی مونث ہے بمعنی ساتھی، سہیلی جمع صَاحِبَات اور صَوَاحِب آتی ہے۔ فَتَحَاكَمَتَا: الی الحاکم، مقدمہ لے جانا۔ اَلسِّكِّيْن: چھری، جمع سکاکین، السَّكِيَّة اطمینان، وقار۔ قَالَ تَعَالٰى وَاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا۔

((..........۞۞۞..........))

۲۲۔ مقام و مرتبہ کے لحاظ کا عملی نمونہ

وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يَمْشِيْ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِرْكَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا ! اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهُ لِيْ قَالَ جَعَلْتُهُ لَكَ فَرَكِبَ .

++++++++++

وَعَنْ بُرَيْدَةَ	رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ	قَالَ
(حضرت) بریدہ	رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے	روایت ہے انہوں نے کہا
بَيْنَمَا	رَسُوْلُ اللّٰهِ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ
اس دوران کہ	رسول اللہ	صلی اللہ علیہ وسلم
يَمْشِيْ	اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ	مَعَهُ حِمَارٌ
پیدل چل رہے تھے	اچانک ایک آدمی آپ کے پاس آیا	اس کے ساتھ (اس کا) ایک گدھا تھا
فَقَالَ	يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ	اِرْكَبْ
اس نے عرض کیا	اے اللہ کے رسول ﷺ	(میرے ساتھ) سوار ہو جائیے
وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ	فَقَالَ	رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
اور وہ آدمی پیچھے ہٹ گیا	پس فرمایا	رسول اللہ ﷺ نے
لَا ! اَنْتَ	اَحَقُّ	بِصَدْرِ دَابَّتِكَ
نہیں! (بلکہ) آپ	زیادہ حق دار ہیں	اپنی سواری کے اگلے حصے کے
اِلَّا	اَنْ	تَجْعَلَهُ
مگر	یہ کہ	(آپ) خاص کر دیں اپنے حصے کو
لِيْ	قَالَ	جَعَلْتُهُ لَكَ
میرے لیے	اس نے عرض کیا	میں نے اس کو آپ کے لیے خاص کر دیا

فَرَكِبَ

پھر آپ سوار ہو گئے

(رواہ الترمذی)

تشریح: چند اسباق جو اس واقعہ سے ملے۔(۱) حقوق کی رعائت کی اعلیٰ تعلیم۔ (۲) شاگرد ہو یا مرید یا عقیدت مند، بہر حال ان کے حقوق کا لحاظ ضروری ہے۔ (۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال انکساری کہ آپ ﷺ نے سواری کے پیچھے بیٹھنے میں کوئی عار محسوس نہ فرمائی۔

لغات: تَاَخَّرَ: پیچھے ہونا۔ صَدْرٌ: سینہ، سامنے کا حصہ، جمع صُدُوْرٌ۔ تَجْعَلُهٗ: جَعَلَ۔ (ف) جَعْلًا بنانا، یہاں مراد صراحت کے ساتھ اجازت دینا۔

)) ....✿✿✿.......... ((

۲۳۔ مزاحِ نبوی ﷺ کا ایک عجیب واقعہ

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اِسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ فَقَالَ اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ؟

++++++++++

وَعَنْ اَنَسٍ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	اَنَّ
اور (حضرت) انس	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ	بلاشبہ
رَجُلًا	اِسْتَحْمَلَ	رَسُوْلَ اللّٰهِ
ایک آدمی نے	سواری مانگی	اللہ کے پیغمبر

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ	فَقَالَ	اِنِّیْ
صلی اللہ علیہ وسلم سے	تو آپؐ نے فرمایا	یقیناً میں
حَامِلُكَ	عَلٰی وَلَدِ نَاقَةٍ	فَقَالَ
سوار کراؤں گا تجھے	ایک اونٹنی کے بچے پر	پس کہنے لگا وہ آدمی
مَا اَصْنَعُ	بِوَلَدِ النَّاقَةِ	فَقَالَ
کیا کروں گا میں	اونٹنی کے بچے کا؟	پس فرمایا
رَسُوْلُ اللّٰہِ	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ	وَهَلْ
اللہ کے پیغمبر	صلی اللہ علیہ وسلم نے	کیا
تَلِدُ الْاِبِلَ	اِلَّا النُّوْقُ؟	
جنتی ہے اونٹ کو	سوائے اونٹنی کے؟	(رواہ الترمذی و ابو داؤد)

تشریح: واقعہ کے چند اسباق (۱) کسی کی دل شکنی مقصود نہ ہو تو مزاح جائز ہے۔ (۲) اہل علم کو بھی اپنی وضع برقرار رکھتے ہوئے لوگوں سے ہنسی، دل لگی کرنی چاہیے۔ (۳) ہمیشہ مزاح کی حالت میں رہنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ سے کبھی کبھی مزاح کا عمل ملتا ہے۔

لغات: اِسْتَحْمَلَ: اٹھانے کے لیے درخواست کرنا (مراد سواری مانگنا)۔ حَامِلٌ: حَمَلَ (ض) حَمْلاً اٹھانا، لادنا۔ اَلنُّوْقُ: جمع نَاقَةٌ کی نیز اس کی جمع نَاق، اَنْوُقْ، نَاقَاتٌ، وغیرہ بھی آتی ہے۔

((............❀❀❀............))

۲۴۔ حقیقی نماز، اندازِ گفتگو اور امیدوں کی وابستگی

وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ عِظْنِیْ وَاَوْجِزْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ فِیْ صَلٰوتِکَ فَصَلِّ صَلٰوۃَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَکَلَّمْ بِکَلَامٍ تَعْذِرُ مِنْہُ غَدًا وَاَجْمِعِ الْاَیَاسَ ! مِمَّا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ .

++++++++++

وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیْ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	قَالَ
حضرت ابوایوب انصاری	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے	انہوں نے کہا
جَاءَ	رَجُلٌ	اِلَی النَّبِیِّ ﷺ
(کہ) آیا	ایک آدمی	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
فَقَالَ	عِظْنِیْ	وَاَوْجِزْ
اور اس نے کہا	مجھے نصیحت فرمائیے	اور مختصر (نصیحت) فرمائیے
فَقَالَ	اِذَا	قُمْتَ
پس آپ نے فرمایا	جب	تو کھڑا ہو
فِیْ صَلٰوتِکَ	فَصَلِّ صَلٰوۃَ	مُوَدِّعٍ
اپنی نماز میں	تو ایسی نماز پڑھ	(زندگی کو) الوداع کرنے والے کی (یعنی زندگی کی آخری نماز)
وَلَا تَکَلَّمْ بِکَلَامٍ	تَعْذِرُ	مِنْہُ
اور ایسی بات نہ کر کہ	معافی مانگنی پڑے	اس (کی وجہ) سے تجھے
غَدًا	وَاَجْمِعِ الْاَیَاسَ !	مِمَّا
کل کو	اور ناامید ہو جا!	اس سے جو
فِیْ اَیْدِی النَّاسِ		
لوگوں کے ہاتھوں میں ہے		

(رواہ احمد)

تشریح: حدیث پاک کے چند اسباق یہ ہیں۔

۱۔ اپنے لیے نصیحت کروالینا یا وعظ سن کر یا کتاب پڑھ کر نصیحت حاصل کرنا اچھی بات ہے۔

۲۔ نصیحت مختصر مگر جامع ہو کہ سننے والے اکتا نہ جائیں۔

۳۔ ہر نماز زندگی کی آخری نماز سمجھ کر خشوع وخضوع سے پڑھنی چاہیے۔

۴۔ ہر بات سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ کل کو بندوں میں یا اللہ کے سامنے معذرت کرنی پڑے۔

۵۔ دوسروں کے مال ومتاع پر نظر رکھنا، دل کی مفلسی ہے اس لیے تقدیر پر راضی رہنا اور محنت کرنا چاہیے۔

لغات: عِظْ وَعَظَ (ض) وَعْظًا، وَعِظَةً، نصیحت کرنا۔ وَدَّعَ تَوْدِیْعًا، رخصت کرنا، چھوڑنا، اپنی زندگی سے رخصت ہونا۔ صَلٰوۃَ مُوْدِعٍ: یعنی زندگی کی آخری نماز۔ عَذَرَ: (ض) عُذْرًا، الزام سے بری کرنا، معذرت کرنا۔ اَلْاِیَاسُ: ناامیدی، یَئِسَ (ض) اِیَاسًا مِنْہُ ناامید ہونا۔

((............ ۞۞۞ ....))

۲۵۔ حکمتِ نبوی ﷺ کا ایک واقعہ

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ فَقَامَ یَبُوْلُ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مَہْ مَہْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تُزْرِمُوْہُ دَعُوْہُ فَتَرَکُوْہُ حَتّٰی بَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ دَعَاہُ فَقَالَ لَہٗ اِنَّ ھٰذِہِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ بِشَیْءٍ مِنْ ھٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذْرِ وَاِنَّمَا ھِیَ لِذِکْرِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃِ وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ اَوْ کَمَا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَشَنَّهٗ عَلَيْهِ .

++++++++++

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ

اس دوران کہ ہم مسجد میں

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اچانک ایک دیہاتی آیا

فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ

اور کھڑا ہوا (اس حال میں کہ) پیشاب کررہا تھا مسجد میں

فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَهْ مَهْ

پس اللہ کے رسول ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا رک جا! رک جا!

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ

پس اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا اس کو مت روکو اسے چھوڑے رکھو

فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ

پس (صحابہ نے) اسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس نے پیشاب کیا

ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

پھر بے شک اللہ کے رسول ﷺ نے

دَعَاهُ	فَقَالَ لَهٗ	اِنَّ
اسے بلایا	پس اسے فرمایا	بے شک
هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ	لَا تَصْلُحُ	بِشَیْءٍ مِنْ
یہ مسجدیں	نہیں ہیں لائق	ذرا بھی
هٰذَا الْبَوْلِ	وَالْقَذْرِ	وَاِنَّمَا هِیَ
اس پیشاب کے	اور گندگی کے	بے شک یہ (مسجدیں)
لِذِکْرِ اللّٰهِ	وَالصَّلٰوةِ	وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ
اللہ کی یاد کے لیے	اور نماز کے لیے	اور قرآن پڑھنے کے لیے ہیں
اَوْ	کَمَا	قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
یا	جیسا کہ	اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا
وَاَمَرَ رَجُلًا	مِنَ الْقَوْمِ	فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَّاءٍ
اور (اس کے بعد) آپ ﷺ	نے قوم کے ایک آدمی کو حکم دیا	پس وہ پانی کا ایک ڈول لے کر آیا
فَشَنَّهٗ عَلَیْهِ		
اور اسے اس (پیشاب) پر بہادیا		(رواہ البخاری و مسلم)

تشریح: واقعہ ہذا سے ماخوذ چند مسائل

۱۔ برائی سے روکنے کے لیے حکمت عملی کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔

۲۔ آپ ﷺ کے اس عمل میں کئی حکمتیں ہیں۔ (ا) دیہاتی کو فوراً روکتے وہ بھاگتا، مسجد زیادہ خراب ہوتی۔ (ب) بعد میں اسے سمجھانے کا موقع مل گیا اور وہ مان گئے۔

۳۔ اس واقعہ میں مسجد کے آداب کا علم ہوا کہ اسے پاک وصاف رکھا جائے۔

۴۔ زیادہ پانی بہادینے سے زمین پاک ہو جاتی ہے۔

لغات: اَعْرَابِیْ: دیہاتی، بدو، اس کی جمع اَعْرَاب آتی ہے۔ بَالَ: (ن) بَوْلًا، پیشاب کرنا۔ مَهْ: اسم فعل رک جا، ٹھہر جا۔ تَزْرِمُوْهُ: (ض) زَرْمًا کَائِنًا مطلب یہ ہے کہ اس کو پیشاب سے نہ روکو۔ اَلْقَذْرِ: میل کچیل، گندگی، پاخانہ، جمع اَقْذَار آتی ہے۔ دَلْوٌ: ڈول مذکر ومونث دونوں استعمال ہوتا ہے۔ جمع دَلَاءٌ، اَدْلٌ، دلی، دلی آتی ہے۔ فَشَنَّهُ: شَنَّ (ن) شَنًّا بہانا۔

((............⊛⊛⊛............))

۲۶۔ دربارِ نبوت میں ایک نومسلم وفد کی آمد

وَعَنْ طَلَقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيْعَةً لَّنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طُهُوْرِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهٗ لَنَا فِيْ اِدَاوَةٍ وَاَمَرَنَا فَقَالَ اُخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَيْتُمْ اَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ وَانْضِحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ وَالْحَرَّ شَدِيْدٌ وَالْمَاءُ يَنْشَفُ فَقَالَ مُدُّوْهُ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا طِيْبًا

++++++++++

وَعَنْ طَلَقِ بْنِ عَلِيٍّ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	قَالَ
حضرت طلق بن علی	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے	انہوں نے کہا کہ
خَرَجْنَا	وَفْدًا	اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
ہم نکلے	جماعت کی شکل میں	اللہ کے پیغمبر
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	فَبَايَعْنَاهُ	وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف	پس ہم نے آپ سے بیعت کی	اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی
وَاَخْبَرْنَاهُ	اَنَّ	بِاَرْضِنَا بِيْعَةً لَّنَا
اور ہم نے آپؐ کو یہ خبر دی کہ	بے شک	ہماری زمین میں ہمارا ایک گرجا ہے

فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طُهُوْرِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ
پھر ہم نے آپ سے مانگا آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پس آپ نے پانی منگوایا
فَتَوَضَّاءَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهٗ
پھر وضو کیا اور کلی کی اور پھر اسے ڈال دیا
لَنَا فِیْ اِدَاوَةٍ وَاَمَرَنَا
ہمارے لیے ایک برتن میں پھر ہمیں حکم دیا
فَقَالَ اُخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَیْتُمْ
اور فرمایا جاؤ! جب پہنچ جاؤ
اَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِیْعَتَكُمْ
اپنی زمین میں پس توڑ دو! اپنے گرجا کو
وَانْضِحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ
اور چھڑک دو! اس (گرجا) کی جگہ اس پانی کو
وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِیْدٌ
اور وہاں مسجد بنالو! ہم نے کہا بے شک (ہمارا) شہر بہت دور ہے
وَالْحَرُّ شَدِیْدٌ وَالْمَاءُ یَنْشَفُ فَقَالَ
اور گرمی بہت زیادہ ہے اور (یہ) پانی خشک ہو جائے گا تو آپؐ نے فرمایا
مُدُّوْهُ فَاِنَّهٗ لَا یَزِیْدُهٗ
بڑھاتے رہو اسے (پانی سے) پس بے شک وہ (مزید پانی ڈالنا) نہیں زیادہ کرے گا
اِلَّا طَیِّبًا
مگر (اس کی) پاکیزگی کو (رواہ النسائی)

تشریح: متن حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ جماعت کی شکل میں آنے والے سابقہ عیسائی تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد گرجا گرا کر وہاں سے پرانے اثرات ختم کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے برکت والا پانی مانگ رہے تھے۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ برکت والے (دم کیے ہوئے یا زمزم والے) پانی میں اگراور ملا دیا جائے تو برکت میں کمی نہیں آتی۔

لغات: وَفْدٌ: جمع وَافد کی، جمع ہو کر چند لوگ کسی کے پاس جائیں اس کی جمع وُفُوْدٌ اور اَوْفَادٌ بھی آئی ہے، وَفَدَ (ض) وفدا اِلَيْهِ عَلَيْهِ، قاصد بن کر آنا۔ بَايَعْنَاهُ: بیعت کرنا۔ فَضْلِ: زائد، باقی ماندہ۔ بِيْعَةٌ: گرجا گھر یعنی عیسائیوں کا عبادت گھر جمع بِيَعٌ، بِيْعَاة، بیعات آئی ہے۔ قَالَ تَعَالٰى صَوَامِعُ وَبِيَعٌ. اِسْتَوْهَبْنَاهُ: طلب کرنا، کی درخواست کرنا۔ اَدَوَاةً: وضو کا چھوٹا برتن، جمع ادوی آئی ہے۔ نَضَحُوْا: نَضَحَ (ف) نَضْحًا چھڑکنا، پانی ڈالنا۔ يَنْشَفُ: نَشَفَ (س۔ف) نَشْفًا خشک ہونا، پانی کا جذب ہونا۔ مَدَّهُ: مد (ن) مُدًّا، بڑھانا، زیادہ کرنا۔

((............❀❀❀............))

۲۷۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے توسط سے ایک قیمتی دعا

وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اِنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَ مَازَلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مِرَارٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ الْيَوْمَ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ.

++++++++++

وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا	اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
حضرت جویریہ	رضی اللہ عنہا سے روایت ہے	کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
خَرَجَ	مِنْ عِنْدِهَا	بُكْرَةً
(ایک دن) نکلے	ان کے قریب سے	صبح سویرے

حِیْنَ صَلَّی الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا
جب کہ آپ نے صبح کی نماز پڑھی اور وہ (حضرت جویریہؓ) اپنے (گھر کی) مسجد میں تھیں
ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اِنْ اَضْحٰی
پھر آپ لوٹے چاشت کے وقت کے بعد
وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَ مَازَلْتِ
(اس وقت بھی) وہ (حضرت جویریہؓ) اسی طرح بیٹھی تھیں آپ نے (دریافت کرتے ہوئے) فرمایا پہلے کی طرح
عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ فَارَقْتُكِ عَلَیْهَا
اسی حال پر ہے تو جس پر میں نے تجھے صبح چھوڑا تھا؟
قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ
تو میں نے کہا جی ہاں (اس وقت سے میں اسی حال میں بیٹھی ہوں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ
البتہ تحقیق میں نے کہے ہیں تیرے (قریب سے گزرنے کے) بعد
اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مِرَارٍ لَوْ وُزِنَتْ
چار کلمات تین مرتبہ اگر وزن کیا جائے (ان کلمات کا)
بِمَا قُلْتِ الْیَوْمَ لَوَزَنَتْهُنَّ
ان کے ساتھ (جو) تو نے پڑھے ہیں آج (تو یہ میرے کلمات) تو ان پر بھاری ہو جائیں گے (وہ کلمات یہ ہیں)
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ
پاکی بیان کرتا ہوں اللہ کی اور اس کی تعریف کے ساتھ برابر اس کی مخلوق

وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ
اور برابر اس کی خوشی کے اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی تعداد کے برابر

(النسائی)

تشریح: اس حدیث پاک میں چند کلمات کو پڑھ لینے کا ثواب بہت بڑے وظیفے سے زائد ثواب کے حصول کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسنون اوراد ہی پڑھنے چاہئیں۔

لغات: بُكْرَةً: بمعنی صبح ۔قَالَ تَعَالٰى بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا. مَسْجِدِهَا: عبادت خانہ، جمع مساجد، سَجَدَ(ن) سُجُوْدٌ، عبادت کے لیے اپنی پیشانی زمین پر رکھنا۔ اَضْحٰى: بمعنی چاشت کا وقت، افعال ناقصہ میں سے ہے لیکن یہاں پر فعل تام استعمال ہوا ہے۔ وُزِنَتْ: (ض) وَزْنًا، بمعنی تولنا۔ مِدَادَ: مثال وطریقہ، یہاں پر تعداد کے مطابق مراد ہے۔

((............ ✿✿✿ ....))

۲۸۔ مقام شہادت اور حقوق العباد

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّیْ خَطَايَایَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا اَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ اِلَّا الدَّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ جِبْرَئِيْلُ.

++++++++++

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
اور حضرت ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں
قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ
ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا خیال ہے آپ ﷺ کا
اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا

اگر میں مارا جاؤں — اللہ کی راہ میں (جنگ کرکے) — بہادری میں اور ثواب کی امید کرتے ہوئے

مُقْبِلًا — غَيْرَ مُدْبِرٍ — يُكَفِّرُ اللّٰهُ

آگے بڑھتے ہوئے — نہ کہ پیچھے ہٹتے ہوئے — (کیا) ختم کردے گا اللہ

عَنِّيْ خَطَايَايَ — فَقَالَ — رَسُوْلُ اللّٰهِ

(مجھ سے) میرے گناہوں کو — پس فرمایا — اللہ کے رسول

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ — نَعَمْ — فَلَمَّا

صلی اللہ علیہ وسلم نے — جی ہاں — پس جب

اَدْبَرَ — نَادَاهُ — فَقَالَ

اس نے پیٹھ پھیری — تو آپ ﷺ نے اسے بلایا — پس آپ ﷺ نے فرمایا

نَعَمْ — اِلَّا الدَّيْنَ — كَذٰلِكَ قَالَ

جی ہاں (اس طرح شہادت سے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں) — مگر قرض (معاف نہیں ہوتا) — اسی طرح کہا ہے

جِبْرَئِيْلُ

جبرئیل علیہ السلام نے — (اللہ کی طرف سے) — (رواہ مسلم)

تشریح: یہ واقعہ بڑی وضاحت کے ساتھ حقوق العباد کی اہمیت بتا رہا ہے۔ کہ شہادت ہر گناہ سے پاک کرنے کے باوجود حقوق العباد میں مؤثر نہیں۔ یہ الگ معاملہ ہے کہ اللہ پاک صاحب حق کو ہی توفیق دے دیں کہ وہ اپنا حق خود معاف کردے۔

لغات: صَابِرًا: صَبَرَ (ض) صَبْرًا، بہادری، دلیری کرنا۔ مُحْتَسِبًا: ثواب کی امید رکھتے ہوئے اس کام کو کرنا۔ مُقْبِلًا: اَقْبَلَ لَهٗ، متوجہ ہونا، آنا، مُدْبِرًا: اَدْبَرَ عَنْهُ، پشت پھیرنا، دَبَّرَ وَتَدَبَّرَ الْاَمْرِ، انجام سوچنا۔ قَالَ تَعَالٰى كَاَنَّهَا جَانٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا. يُكَفِّرُ اللّٰهُ: لَهُ الذَّنْبَ، گناہ کا معاف کرنا۔ اَلدَّيْنَ: قرض، جمع دیون، ادین قَالَ تَعَالٰى تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٌ۔

((............❁❁❁............))

۲۹۔کامیاب زندگی کے رہنما اصول

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ فَذَکَرَالْحَدِیْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰی اَنْ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ اَوْصِنِیْ قَالَ اُوْصِیْكَ بِتَقْوَی اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَزْیَنُ لِاَمْرِكَ کُلِّهٖ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ عَلَیْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذِکْرٌ لَّكَ فِی السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَّكَ فِی الْاَرْضِ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ عَلَیْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مُطْرِدَةٌ لِلشَّیْطَانِ وَعَوْنٌ لَّكَ عَلٰی اَمْرِ دِیْنِكَ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ اِیَّاكَ وَکَثْرَةَ الضِّحْكِ فَاِنَّهٗ یُمِیْتُ الْقَلْبَ وَیَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ لَا تَخَفْ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ لِیَحْجِزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَّفْسِكَ۔

++++++++++

قَالَ	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ	وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ
انہوں نے کہا	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے	اور حضرت ابوذر
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ	عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ	دَخَلْتُ
ﷺ کے پاس (اس کے بعد)	اللہ کے رسول	کہ میں حاضر ہوا
قَالَ	اِلٰی اَنْ	فَذَکَرَالْحَدِیْثَ بِطُوْلِهٖ
انہوں نے کہا (کہ)	یہاں تک کہ	ایک لمبی حدیث ذکر کی
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ	یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ	قُلْتُ
صلی اللہ علیہ وسلم	اے اللہ کے رسول	میں نے (سوال کرتے ہوئے حضور سے) کہا
اُوْصِیْكَ	قَالَ	اَوْصِنِیْ
میں وصیت کرتا ہوں تجھے	تو آپ ﷺ نے فرمایا	مجھے وصیت فرمایئے

بِتَقْوَى اللّٰهِ	فَإِنَّهٗ	أَزْيَنُ
اللہ سے ڈرنے کی	پس بے شک وہ (اللہ سے ڈرنا)	خوبصورت کرے گا
لِأَمْرِكَ كُلِّهٖ	قُلْتُ	زِدْنِيْ
تیرے ہر عمل کو	میں نے کہا	میرے لیے اور زیادہ (وصیت) فرمایئے
قَالَ	عَلَيْكَ	بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ
آپ نے فرمایا	لازم ہے تجھ پر	قرآن پاک کا پڑھنا
وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ	فَإِنَّهٗ	ذِكْرٌ لَّكَ
اور اللہ کو یاد کرنا	پس بے شک یہ (عمل)	تیری یاد کا ذریعہ ہوگا
فِي السَّمَاءِ	وَنُوْرٌ لَّكَ فِي الْاَرْضِ	قُلْتُ
آسمانوں میں	اور تیرے لیے روشنی کا (ذریعہ) ہوگا زمین میں	(پھر) میں نے عرض کیا
زِدْنِيْ	قَالَ	عَلَيْكَ
میرے لیے اور زیادہ (وصیت) فرمایئے	آپؐ نے فرمایا	لازم ہے تیرے اوپر
بِطُوْلِ الصَّمْتِ	فَإِنَّهٗ	مُطَرِّدَةٌ لِلشَّيْطَانِ
لمبی خاموشی	پس بے شک یہ (عمل)	شیطان کو بھگانے والا
وَعَوْنٌ	لَّكَ	عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ
اور مددگار ہوگا	تیرے لیے	تیرے دین کے معاملات میں
قُلْتُ	زِدْنِيْ	قَالَ
میں نے عرض کیا	میرے لیے اور زیادہ (وصیت) فرمایئے	تو آپؐ نے فرمایا

اِیَّاكَ	وَكَثْرَةَ الضِّحْكِ	فَاِنَّهٗ
بچ تو	زیادہ ہنسنے سے	پس بے شک یہ (عمل)
يُمِيْتُ	الْقَلْبَ	وَيَذْهَبُ
مار دیتا ہے	دل کو	اور لے جاتا ہے
بِنُوْرِ الْوَجْهِ	قُلْتُ	زِدْنِيْ
چہرے کے نور کو	میں نے عرض کیا	میرے لیے اور زیادہ (وصیت) فرمایئے
قَالَ	قُلِ الْحَقَّ	وَاِنْ
تو آپ نے فرمایا	سچ بات کہو	اگر چہ
كَانَ مُرًّا	قُلْتُ	زِدْنِيْ
کڑوی ہو	میں نے عرض کیا	میرے لیے اور زیادہ (وصیت فرمایئے)
قَالَ	لَا تَخَفْ	فِي اللّٰهِ
آپؐ نے فرمایا	نہ ڈر	اللہ کے بارے میں
لَوْمَةَ لَائِمٍ	قُلْتُ	زِدْنِيْ
کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے	میں نے عرض کیا	میرے لیے اور زیادہ (وصیت فرمایئے)
قَالَ	لِيَحْجِزَكَ	عَنِ النَّاسِ
تو آپؐ نے فرمایا	چاہیے کہ روکے رکھے تجھے	لوگوں سے
مَا تَعْلَمُ	مِنْ نَفْسِكَ	
جو تو جانتا ہے	اپنے (عیبوں کے) بارے میں	(مشکوٰۃ)

تشریح: مذکورہ حدیث میں صحابی رسولؐ نے آپ سے بہت اچھے سوالات کیے ہیں جو ہمارے لیے بھی پوری زندگی کے رہنما اصول ہیں۔

(۱)۔تقویٰ: خوفِ خدا سے ہر نیکی آسان، ہر برائی مشکل ہو جاتی ہے۔

(۲)۔ ذِکْرُ اللّٰہِ: ہر وقت اللہ کی یاد۔اگرچہ ذکر کے ضمن میں

(۳)۔تلاوَتِ قُرآن: بھی آ گئی ہے۔تاہم خاص طور پر اس کا ذکر علیحدہ کر دیا گیا۔کیونکہ یہ سب سے بڑا ذکر ہے۔

(۴)۔ طُول الصَّمَتِ: خاموشی وہ نعمت ہے جس سے بندے کو اللہ کی نعمتوں میں غور وفکر اور اپنے گناہوں کو یاد کرنے کی دولت ملتی ہے۔

(۵)۔اِیَّاكَ وَكَثْرَةَ الضِّحْكِ: زیادہ ہنسنا بڑی بیماری ہے جس سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔اور فکر آخرت سے غفلت ہو جاتی ہے۔

(۶)۔ اپنے عیوب پر نظر رکھنے سے استغفار کی توفیق ملتی رہتی ہے جو بہت سی کامیابیوں اور عنایاتِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔

لغات:اَوْصِنِیْ: اَوْصٰی ،وصیت کرنا،اَوْصٰی اِلَیْهِ وصیت کرنے والا مقرر کرنا۔اَلصَّمْتُ: صَمَتَ (ن) صُمْتًا وَصَمَاتًا ،خاموش رہنا۔مُطْرِدَةٌ: طَرَدَ (ن) طَرْدًا، ہٹانا، دور کرنا۔قَالَ تَعَالٰی مَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ. عَوْنٌ:مدد کرنا، مددگار، خادم جمع اَعْوَانٌ.لَوْمَةَ: لَامَ(ن) لَوْمًا ، ملامت کرنا لَائِم ملامت کرنے والا۔لِیَحْجز بحَجَزَ(ن.ض) حِجْزًا منع کرنا،حَجزَ عَلَیْهِ الْمَالَ، مال کو روک لینا۔

((............✿✿✿............))

۳۰۔غیبت کی تعریف اور ایک اشکال کا جواب

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَاالْغِیْبَةُ؟ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یَكْرَهُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ كَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ

فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ .

++++++++++

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

اور (حضرت) ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ ؟

فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟

قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ

(صحابہؓ) نے کہا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں

قَالَ ذِکْرُكَ اَخَاكَ

تو آپ نے فرمایا (غیبت ہے) یاد کرنا تیرا اپنے بھائی کو

بِمَا یَکْرَهُ قِیْلَ

ایسے (الفاظ) کے ساتھ جو وہ ناپسند سمجھے کہا گیا (اے اللہ کے رسول)

اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ

کیا خیال ہے آپ کا اگر ہو وہ (ناپسند عمل) میرے بھائی میں

مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ

جو میں کہہ رہا ہوں؟ تو آپؐ نے فرمایا اگر تو ہو وہ (عیب)

فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ

اس میں جو تو کہتا ہے پس تحقیق

اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْهِ

تو نے اس کی غیبت کی اور اگر نہ ہو وہ اس میں

مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ

جو تو کہتا ہے پس تحقیق تو نے اس پر بہتان باندھا

(رواہ مسلم)

تشریح: چند فوائد جو حدیث پاک سے معلوم ہوئے۔

(۱)۔ غیبت کی تعریف یہ کہ کسی بھی انسان کے متعلق کوئی بھی ایسا لفظ اس کی پیٹھ پیچھے بولا جائے، جو اسے ناپسند ہو۔

(۲)۔ اگر وہ نقص اس میں نہ ہوتو پھر وہ بہتان ہو جائے گا۔

ایک تیسرا ناپسندیدہ بلکہ حرام عمل جو عام طور پر غیبت کی قباحت سے بچنے کے لیے کیا جاتا ہے وہ ہے کسی کے سامنے اس کی برائی کرنا۔

یہ گذشتہ دونوں گناہوں سے بھی خطرناک ہے۔ کیونکہ اس طرح کسی کے سامنے اس کی برائی کرنا صاف دل شکنی ہے۔ اور ایذاءِ مسلم ہے۔ جو کہ حرام ہے۔

لغات: اَتَدْرُوْنَ: دَرٰی (ض) دِرَایَۃً بمعنی جاننا۔ اَلْغِیْبَۃُ اِغْتَابَۃً، اِغْتِبَابًا، غیبت کرنا۔ بَھَتَّہٗ: بَھَتَّ (ف) بَھْتًا وَبُھْتَانًا تہمت لگانا۔ قَالَ تَعَالٰی ھٰذَا بُھْتَانٌ عَظِیْمٌ۔

((…………❁❁❁…………))

۳۱۔ صرف خود نیک ہونا کافی نہیں

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَوْحَی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ اَنِ اقْلِبْ مَدِیْنَۃَ کَذَا وَکَذَا بِاَھْلِھَا قَالَ یَا رَبِّ اِنَّ فِیْھِمْ عَبْدَکَ فُلَانًا لَمْ یَعْصِکَ طَرْفَۃَ عَیْنٍ قَالَ اِقْلِبْھَا عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ فَاِنَّ وَجْھَہٗ لَمْ یَتَمَعَّرْ فِیَّ سَاعَۃً قَطُّ

++++++++++

وَعَنْ جَابِرٍ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	قَالَ
اور حضرت جابر	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے	انہوں نے کہا
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ	اَوْحَی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ	اِلٰی جِبْرَئِیْلَ
کہ اللہ کے رسول نے بیان کیا کہ	اللہ نے حکم دیا	جبرائیل علیہ السلام کو
اَنْ	اقْلِبْ	مَدِیْنَۃَ
یہ کہ	الٹ دے	ایک شہر کو

كَذَا	وَكَذَا	بِاَهْلِهَا
اس طرح	اور اس طرح	اس میں بسنے والوں کے سمیت
قَالَ	يَا رَبِّ	اِنَّ
پس (جبرئیل) نے عرض کیا	اے میرے پروردگار	بے شک
فِيْهِمْ	عَبْدَكَ فُلَانًا	لَمْ يَعْصِكَ
ان (بستی والوں) میں	آپ کا ایک فلاں بندہ ہے	اس نے آپ کی نافرمانی نہیں کی
طَرْفَةَ عَيْنٍ	قَالَ	اِقْلِبْهَا
آنکھ جھپکنے کے برابر (بھی)	تو (اللہ نے) فرمایا	الٹ دے اس بستی کو
عَلَيْهِ	وَعَلَيْهِمْ	فَاِنَّ
اس (بندے) کے اوپر	اور ان لوگوں پر	پس بے شک
وَجْهَهٗ	لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ	سَاعَةً قَطُّ
اس کا چہرہ	نہیں بدلا میرے متعلق	ایک گھڑی بھی

(رواه البیهقی)

تشریح: بڑی عبرت ہے ان لوگوں کے لیے جو صرف اپنی عبادت پر اکتفاء کو ذریعہ نجات سمجھتے ہیں۔ حدیث بالا میں ایسے ہی ایک عبادت گذار کا حشر بتایا گیا ہے جس کے دل میں ایک لمحہ بھر بھی مخلوقِ خدا کی اپنے رب سے دوری اور فسق وفجور میں مبتلا ہونے کا ذرا غم نہیں ہوا۔ اور اپنی نجات کے لیے بہت سی عبادت کرتا رہا۔

لغات: اَوْحٰی: ایحاءُ اللّٰہِ اِلَیْہِ، وحی بھیجنا، اِلٰی فُلَانٍ، اشارہ کرنا، چپکے سے بات کہنا۔ اَقْلِبْ: قَلَبَ (ض) قَلْبًا الشَّیْءَ، پب ۰ ینا (س) الٹے ہونٹوں والا۔ یَعْصِکَ: عَصٰی، یَعْصِیْ (ض) عَصْیًا نافرمانی کرنا، مخالفت کرنا صفت عاص۔ قَالَ تَعَالٰی لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ. طَرْفَةً: آنکھ کا جھپکنا طرفة ملیح بات کرنا۔ لَمْ یَتَمَعَّرْ: وجہہ، چہرہ کا رنگ متغیر ہونا، مَعِرَ (س) مِعْرا الشِّعْرِ، بال گر جانا۔

۳۲۔زہدِ نبوی ﷺ کا ایک واقعہ

وَعَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نَامَ عَلٰی حَصِیْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِیْ جَسَدِہٖ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَبْسُطَ لَکَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَالِیْ وَلِلدُّنْیَا وَمَا اَنَا وَالدُّنْیَا اِلَّا کَرَاکِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَۃٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَھَا ۔

++++++++++

وَعَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ	اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
حضرت ابن مسعود	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے	کہ بے شک اللہ کے رسول
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ	نَامَ	عَلٰی حَصِیْرٍ
صلی اللہ علیہ وسلم	سوئے (ہوئے تھے)	ایک چٹائی پر
فَقَامَ	وَقَدْ	اَثَّرَ
پس آپ (سو کر) کھڑے ہوئے	اور تحقیق (چٹائی کے)	نشانات تھے
فِیْ جَسَدِہٖ	فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ	یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ
آپ ﷺ کے جسم پر	پس ابن مسعودؓ نے کہا	اے اللہ کے رسول ﷺ
لَوْ	اَمَرْتَنَا	اَنْ نَبْسُطَ
اگر	آپ ہمیں حکم کریں	یہ کہ (نرم بستر) بچھا دیا کریں ہم
لَکَ	وَنَعْمَلَ	فَقَالَ
آپ کے لیے	اور (اس کا انتظام) ہم کریں	تو آپؐ نے فرمایا
مَالِیْ وَلِلدُّنْیَا	وَمَا اَنَا وَالدُّنْیَا	اِلَّا کَرَاکِبٍ
کیا کام ہے مجھے دنیا سے	اور نہیں ہے میرا اور دنیا کا (تعلق)	مگر اس سوار کی طرح
اِسْتَظَلَّ	تَحْتَ شَجَرَۃٍ	ثُمَّ
جو سایہ حاصل کرے	ایک درخت کے نیچے	پھر

رَاحَ	وَتَرَكَهَا
شام کے وقت چلا جائے	اور اسے چھوڑ دے

(رواہ الترمذی وابن ماجہ)

لغات: حَصِيْرٌ: چٹائی، بوریا جمع حُصُرٌ اء حَصْرَةٌ آتی ہے۔ اَثَّرَ: فیہ اثر کرنا۔ اِسْتَظَلَّ: سایہ حاصل کرنا، ظَلَّ (س) ظِلَالَةً: سایہ والا ہونا۔ رَاحَ: (ن) رَوَاحًا شام کے وقت جانا یا مطلق جانا، رَوْحَةً۔ ایک شام۔

((............✿✿✿............))

۳۲۳۔ غلاموں اور ماتحتوں پر ظلم کا انجام

وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِّیْ فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِیْ صَوْتًا اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اَللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَیْكَ مِنْكَ عَلَیْهِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِّوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ اَمَا اِنَّكَ لَوْلَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ (قَالَ) لَمَسَّتْكَ النَّارُ .

++++++++++

وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ	رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ	قَالَ
حضرت ابومسعود	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے	وہ کہتے ہیں
كُنْتُ اَضْرِبُ	غُلَامًا لِّیْ	فَسَمِعْتُ
میں مار رہا تھا	اپنے غلام کو	تو میں نے سنی
مِنْ خَلْفِیْ	صَوْتًا	اِعْلَمْ
اپنے پیچھے سے	ایک آواز (کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا)	خوب جان لو
اَبَا مَسْعُوْدٍ	اَللّٰهُ اَقْدَرُ	عَلَیْكَ
اے ابومسعودؓ!	اللہ زیادہ طاقت رکھتا ہے	تجھ پر
مِنْكَ	عَلَیْهِ	فَالْتَفَتُّ
جتنی تو رکھتا ہے	اس (غلام) پر	پس میں پیچھے متوجہ ہوا
فَاِذَا	هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ	صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

تو اچانک (میں نے دیکھا)	وہ اللہ کے رسول	صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
فَقُلْتُ	یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ	ھُوَ حُرٌّ لِوَجْہِ اللّٰہِ
پس میں نے کہا	اے اللہ کے رسول (میرا یہ غلام)	اللہ کے لیے آزاد ہے
فَقَالَ	اَمَا	اِنَّكَ لَوْلَمْ تَفْعَلْ
پس آپ ﷺ نے فرمایا	یاد رکھو!	اگر تو اسے آزاد نہ کرتا
لَلَفَحَتْكَ	النَّارُ	اَوْ
تو جھلسا دیتی تجھے	جہنم کی آگ	یا
(قَالَ)	لَمَسَّتْكَ النَّارُ	
(آپ نے فرمایا)	لگ جاتی تجھے جہنم کی آگ	(رواہ مسلم)

لغات: اَقْدَرُ: بہت قدرت رکھنے والا، قدر (ن۔ض۔س) قَدْرًا، و قُدْرًا۔

((............ ❁❁❁ ....))

۳۴۔ ہر نفع و نقصان اللہ کے ہاتھ ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ یَا غُلَامُ اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاھَكَ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَّنْفَعُوْكَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ لَكَ وَلَوِاجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّضُرُّوْكَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَ اللّٰہُ عَلَیْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجُفَّتِ الصُّحُفُ .

++++++++++

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا	قَالَ
حضرت ابن عباس	رضی اللہ عنہما سے روایت ہے	انہوں نے کہا
کُنْتُ	خَلْفَ	رَسُوْلِ اللّٰہِ
کہ میں (سواری پر)	پیچھے تھا	اللہ کے رسول

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ	يَوْمًا	فَقَالَ
صلی اللہ علیہ وسلم کے	ایک دن	پس آپ نے فرمایا
يَا غُلَامُ	اِحْفَظِ اللّٰهُ	يَحْفَظْكَ
اے لڑکے	اللہ (کے حکموں) کی حفاظت کرو	وہ تمہاری حفاظت کرے گا
اِحْفَظِ اللّٰهَ	تَجِدْهُ	تُجَاهَكَ
اللہ کو یاد کر	پائے گا تو اسے	ہر مشکل میں اپنے سامنے
وَإِذَا سَأَلْتَ	فَاسْئَلِ اللّٰهَ	وَإِذَا اسْتَعَنْتَ
اور جب تو مانگے	اللہ ہی سے مانگ	اور جب تو مدد چاہے
فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ	وَاعْلَمْ	اَنَّ الْاُمَّةَ
تو اللہ سے مدد لے	اور خوب جان لے کہ	بے شک ساری مخلوق
لَوِ اجْتَمَعَتْ	عَلٰى	اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ
اگر جمع ہو جائے	اس (بات) پر کہ	وہ تجھے کچھ نفع پہنچائیں
لَمْ يَنْفَعُوْكَ	اِلَّا بِشَيْءٍ	قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ
نہیں نفع پہنچا سکتے وہ تجھے	مگر وہ جو	اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا
وَلَوِ اجْتَمَعُوْا	عَلٰى	اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ
اور اگر جمع ہو جائیں وہ	اس پر کہ	وہ تجھے نقصان پہنچائیں کچھ
لَمْ يَضُرُّوْكَ	اِلَّا بِشَيْءٍ	قَدْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكَ
نہیں نقصان پہنچا سکتے وہ تجھے	مگر وہ جو	تحقیق اللہ نے لکھ دیا ہے تیرے اوپر
رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ	وَجُفَّتِ الصُّحُفُ	
قلم اٹھا لیے گئے	اور صحیفے خشک ہو گئے	(رواہ احمد والترمذی)

لغات: تُجَاهَكَ: بمعنی سامنے، مقابل عرب کہتے ہیں۔ اَلْاَقْلَامُ: جمع القلم کی، قلم کا اطلاق نب بنانے کے بعد ہوتا ہے، نب بننے سے پہلے اس کو قَصْبَةٌ اور مَرَاعَةٌ کہتے ہیں۔ جُفَّتِ: جَفَّ (ض) جَفَافًا، جُفُوْفًا خشک ہونا۔ اَلصُّحُفِ: جمع ہے اَلصَّحِيْفَة کی، اس کی دوسری جمع الصحائف بھی آتی ہے لکھا ہوا کاغذ، قَالَ تَعَالٰى صُحُفِ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى. يَا غُلَامُ: غلام کے دو معنی آتے ہیں۔ ایک حقیقی معنی ہیں۔ یعنی غلام، دوسرا چھوٹے بچے کو بھی کہتے ہیں۔ مراد یہاں پر معنی ثانی ہے۔

۳۵۔ سُرخ چڑیا اور چیونٹیوں کی بستی

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَرَاَيْنَا حُمْرَةً مَّعَهَا فَرْخَانِ فَاَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمْرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا رُدُّوْا! وَلَدَهَا اِلَيْهَا وَرَاٰى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا قَالَ مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ؟ فَقُلْنَا نَحْنُ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ .

++++++++++

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ	بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ	عَنْ اَبِيْهِ
اور عبدالرحمٰن	بن عبداللہؓ	اپنے باپ سے
قَالَ	كُنَّا	مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
(روایت کرتے ہیں)	کہ تھے ہم	اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ
فِيْ سَفَرٍ	فَانْطَلَقَ	لِحَاجَتِهٖ
ایک سفر میں	پس آپؐ تشریف لے گئے	اپنی ضرورت کے لیے
فَرَاَيْنَا	حُمْرَةً	مَّعَهَا
پس (آپ کے بعد) دیکھا ہم نے	ایک سرخ چڑیا کو	اس کے ساتھ
فَرْخَانِ	فَاَخَذْنَا	فَرْخَيْهَا
دو بچے تھے	پس ہم نے پکڑا	چڑیا کے دونوں بچوں کو
فَجَاءَتِ	الْحُمْرَةُ	فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ
پس آئی وہ	چڑیا	اور اپنے پر پھیلانے شروع کیے
فَجَاءَ النَّبِيُّ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ	فَقَالَ
پس (اس دوران) نبی کریم	صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے	پس آپ ﷺ نے فرمایا

مَنْ فَجَعَ	هٰذِهٖ	بِوَلَدِهَا
کس نے تکلیف پہنچائی ہے	اس (چڑیا) کو؟	اس کے بچوں کی وجہ سے
رُدُّوْا!	وَلَدَهَا	اِلَیْهَا
لوٹا دو!	اس کے بچے	اس کی طرف
وَرَاٰی	قَرْیَةَ نَمْلٍ	قَدْ حَرَّقْنَاهَا
اور دیکھا آپؐ نے	چیونٹیوں کی ایک بستی کو	جسے ہم نے جلا دیا تھا
قَالَ	مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ؟	فَقُلْنَا
آپ نے فرمایا	کس نے جلایا ہے انہیں؟	پس ہم نے کہا
نَحْنُ	قَالَ	اِنَّهٗ
ہم نے (جلایا ہے)	آپ نے فرمایا	بے شک بات یہ
لَا یَنْبَغِیْ	اَنْ یُّعَذِّبَ بِالنَّارِ	اِلَّا رَبُّ النَّارِ
مناسب نہیں ہے	تکلیف دے (کوئی) آگ کے ساتھ	مگر آگ والا (اللہ)

تشریح: یہ فرمان مبارک ہے اس رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا جو جن و انس سے لے کر جانوروں تک کے حقوق لے کر مبعوث ہوئے۔

عرب جانوروں کو ناجائز تکلیف دیتے تھے اس مبارک فرمان نے مسلمانوں نے جانوروں کے خیال رکھنے کو ضروری سمجھا۔

لغات: حُمْرَةٌ: ایک سرخ رنگ کی چڑیا کا نام ہے جمع حُمَرٌ آتی ہے۔ فَرْخَانِ: تثنیہ ہے فَرْخٌ کا بمعنی پرندہ کا بچہ اس کی جمع فراخ اور افراخ افرختہ اور فروخ آتی ہے۔ تَفْرُشُ: فَرَشَ وَافْرَشَ فُلَانًا بِسَاطًاء، کسی کے لیے بچھونا بچھانا۔ فَجَعَ: (ف) فَجْعًا، مصیبت زدہ بنانا، رنج پہنچانا۔

صرفی تحقیق

اَنْطَلَقَ (واحد مذکر غائب) باب انفعال۔ ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل

فَرَأَيْتَا (جمع متکلم، مضارع) باب فتح يفتح ۔ ثلاثی مجرد۔
فَرَخَانِ تثنیہ ہے (واحد فَرْخٌ) رُدُّوْا (جمع مذکر حاضر) باب نصر ينصر (ثلاثی مجرد)

((............✿✿✿............))

۳۶۔فضیلت علم، ایک دلچسپ واقعہ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَقَالَ كِلَاهُمَا عَلٰى خَيْرٍ وَاَحَدُهُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْهِ فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَاَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ اَوْ (قَالَ) الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ فَهُمْ اَفْضَلُ وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ .

++++++++++

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ	اَنَّ
حضرت عبداللہ بن عمرو	رضی اللہ عنہ سے روایت ہے	بے شک
رَسُوْلَ اللّٰهِ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ	مَرَّ
اللہ کے پیغمبر	صلی اللہ علیہ وسلم	گزرے
بِمَجْلِسَيْنِ	فِيْ مَسْجِدِهٖ	فَقَالَ
دو مجلسوں کے پاس سے	اپنی مسجد میں	پس آپ ﷺ نے فرمایا
كِلَاهُمَا	عَلٰى خَيْرٍ	وَاَحَدُهُمَا
دونوں مجلسیں	بھلائی پر ہیں	اور ان میں سے ایک
اَفْضَلُ	مِنْ صَاحِبِهٖ	اَمَّا هٰؤُلَاءِ
زیادہ بہتر ہے	دوسری سے	بہر حال یہ لوگ (یہ ایک ذکر کرنے والا گروہ)

فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ	وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْهِ	فَاِنْ
تو اللہ کو پکار رہے ہیں	اور اس کی طرف رغبت کر رہے ہیں	پس اگر
شَاءَ	اَعْطَاهُمْ	وَاِنْ شَاءَ
چاہے اللہ	تو انہیں دے دے	اور اگر چاہے
مَنَعَهُمْ	وَاَمَّا	هٰؤُلَاءِ
تو نہ دے	اور بہر حال	یہ لوگ
فَيَتَعَلَّمُوْنَ	الْفِقْهَ	اَوْ
وہ علم حاصل کر رہے تھے	دین کی سمجھ کا	یا
(قَالَ)	العِلْمَ	وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ
(آپ ﷺ نے فرمایا)	کہ وہ علم (حاصل کر رہے تھے)	وہ سکھا رہے تھے بے علم کو
فَهُمْ	اَفْضَلُ	وَاِنَّمَا
پس وہ ان (پہلی مجلس والوں) سے	زیادہ بہتر ہیں	اور بلاشبہ
بُعِثْتُ	مُعَلِّمًا	ثُمَّ
میں بھیجا گیا ہوں	استاد بنا کر	پھر
جَلَسَ	فِيْهِمْ	
آپ ﷺ بیٹھ گئے	انہی (دوسری مجلس والوں) میں	

تشریح: اس مبارک فرمان میں آپ ﷺ نے اپنے عمل اور اپنے قول سے عالم کی فضیلت کا اظہار فرمایا ہے۔ بلاشبہ علمِ دین کا حصول اور اس کی اشاعت کرنے والا ہزاروں عابدوں سے بہتر ہے۔

لغات: مَجْلِسَيْنِ: تثنیہ ہے مجلس کی بمعنی بیٹھنے کی جگہ، کچہری۔ بُعِثْتُ: (ف) بعثا بمعنی بھیجنا۔ قَالَ تَعَالٰی فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا۔

((............❁❁❁............))

۳۷۔ ماتحتوں کو سزا دیتے وقت میزانِ قیامت نہ بھولئے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ وَاَشْتِمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ وَعِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَّا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَّكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ اَمَا تَقْرَاُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا اَجِدُ لِيْ وَهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ كُلُّهُمْ اَحْرَارٌ.

++++++++++

وَعَنْ عَائِشَةَ	رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا	قَالَتْ
اور حضرت عائشہ	رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ	انہوں نے کہا
جَآءَ	رَجُلٌ	فَقَعَدَ
کہ آیا	ایک آدمی	پس وہ بیٹھ گیا
بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ	فَقَالَ
اللہ کے پیغمبر	صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے	پس کہا اس نے

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ	اِنَّ	لِيْ
اے اللہ کے رسول!	بے شک	میرے
مَمْلُوْكِيْنَ	يُكَذِّبُوْنَنِيْ	وَيَخُوْنُنِيْ
غلام ہیں	وہ مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں	اور مجھ سے خیانت کرتے ہیں
وَيَعْصُوْنَنِيْ	وَاَشْتِمُهُمْ	وَاَضْرِبُهُمْ
اور میری نافرمانی کرتے ہیں	اور سزا میں ان کو بُرا بھلا کہتا ہوں	اور میں ان کو مارتا ہوں
فَكَيْفَ	اَنَا	مِنْهُمْ
پس کیسے (ہوں آخرت کو)	میں	ان کے متعلق
فَقَالَ	رَسُوْلُ اللّٰهِ	صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ
پس فرمایا	اللہ کے پیغمبر	صلی اللہ علیہ وسلم نے
اِذَا	كَانَ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
جب	ہوگا	قیامت کا دن
يُحْسَبُ	مَا	خَانُوْكَ
تو حساب لیا جائے گا	جو	تجھ سے انہوں نے خیانت کی
وَعَصَوْكَ	وَكَذَّبُوْكَ	وَعِقَابُكَ اِيَّاهُمْ
اور جو تیری نافرمانی کی (ہوگی)	اور تجھ سے جو جھوٹ بولے	اور (جو) سزا دی ہوگی تو نے ان کو
فَاِنْ كَانَ	عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ	بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ
پس اگر ہوگا	تیرا سزا دینا ان کو	ان کے گناہوں کے برابر
كَانَ كَفَافًا	لَّا لَكَ	وَلَا عَلَيْكَ
ہوگی (معاملات میں) برابری	نہ فائدہ ہوگا تیرے لیے	اور نہ نقصان ہوگا تجھے
وَاِنْ كَانَ	عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ	دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ
اور اگر ہوگا	تیرا سزا دینا ان کو	ان کے گناہوں سے کم

كَانَ	فَضْلًا لَّكَ	وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ
ہوگی	فضیلت تیرے لیے	اور اگر ہوگا تیرا سزا دینا ان کو
فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ	اُقْتُصَّ	لَهُمْ
ان کے گناہوں سے زیادہ	تو بدلہ لیا جائے گا	ان کے لیے
مِنْكَ الْفَضْلَ	فَتَنَحَّى الرَّجُلُ	وَجَعَلَ
تجھ سے زیادتی کا	پھر وہ آدمی دور چلا گیا	اور شروع ہو گیا وہ
يَهْتِفُ وَيَبْكِيْ	فَقَالَ لَهٗ	رَسُوْلُ اللّٰهِ
چیخنا اور رونا	پس فرمایا اس سے	اللہ کے پیغمبر
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	اَمَا تَقْرَأُ	قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى
صلی اللہ علیہ وسلم نے	کیا نہیں پڑھا تم نے	اللہ کا کلام
وَنَضَعُ	الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ	لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ
اور ہم رکھیں گے	انصاف کا ترازو	قیامت کے دن
فَلَا تُظْلَمُ	نَفْسٌ شَيْئًا	وَإِنْ كَانَ
پس نہیں ظلم ہوگا	کسی جان پر کچھ بھی	اگرچہ ہوگی
مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ	اَتَيْنَا	بِهَا
ایک رائی کے دانہ کے برابر نیکی	ہم آئیں گے	اس کے ساتھ
وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ	فَقَالَ الرَّجُلُ	يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ
اور کافی ہیں ہم حساب کے لیے	پھر اس آدمی نے کہا	اے اللہ کے رسول ﷺ
مَا اَجِدُ	لِيْ وَهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا	مِّنْ مُفَارَقَتِهِمْ
نہیں پاتا ہوں میں	اپنے اور ان کے لیے کوئی بھلائی	ان کی جدائی کے (سوا)
اُشْهِدُكَ	اَنَّهُمْ	كُلُّهُمْ اَحْرَارٌ
میں آپ کو گواہ بناتا ہوں	بے شک وہ	سارے کے سارے آزاد ہیں

تشریح: اس ارشاد پاک کے ذریعہ ملازمین اور غلاموں کے حقوق اور آقا کی ذمہ داریوں اور احتیاط کو وضاحت سے بتایا گیا ہے۔کہ ہر ایک حساب کے دن کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے معاملات مخلوقِ خدا سے صاف رکھے۔

لغات: مَمْلُوْكِيْنَ: بمعنی غلام، جمع مَمَالِيْكُ ۔يَخُوْنُوْنَنِيْ: خَانَ (ن) خونا وخيانة ومخانة، امانت میں خیانت کرنا۔يَعْصُوْنَنِيْ بعصى (ض) عِصْيًا ومَعْصِيَةً، نافرمانی کرنا، مخالفت کرنا۔اَشْتِمُهُمْ: شَتَمَ (ن۔ض) شَتْمًا، گالی دینا۔كَفَافًا: حاجت کے مطابق گزرنے کے لائق ہونا۔ اُقْتُصَّ: مِنْ فُلَان، قصاص لینا، روایت، نقل کرنا۔ فَتَنَحّٰي: تَنَحّا، زائل ہونا جھکنا، کنارے ہوجانا۔يَهْتِفُ: هَتَفَ (ض) هَتْفًا وهتافا، چلا کر بلانا، آواز کرنا۔اَلْمَوَازِيْنَ: جمع میزان کی ہے بمعنی ترازو، وَزَنَ (ض) وزنا، وزنة وزن کرنا، تولنا۔اَلْقِسْطَ: عدل، انصاف۔مِثْقَالَ: وزن، مقدار، جمع مثاقیل. خَرْدَلٍ: واحد خَرْدَلَةٌ آتی ہے بمعنی رائی ۔

((............۞۞۞............))

۳۸۔ ہر کام سنتِ نبوی ﷺ کے تابع ہونا چاہیے

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَآءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَنَا فَاُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخِرُ اَمَا اَنَا اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَدًا وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخِرُ اَمَا اَنَا اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَدًا وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخِرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِم فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُم كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ

وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ ۔

++++++++++

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ
اور (حضرت) انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا
جَآءَ ثَلٰثَۃُ رَھْطٍ اِلٰی اَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ
آئے تین آدمی نبی ﷺ کی بیویوں کے پاس
یَسْاَلُوْنَ عَنْ عِبَادَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
پوچھنے لگے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بندگی کے بارے میں
فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِھَا کَاَنَّھُمْ
پس جب انہیں خبر دی گئی اس (عبادت) کے بارے میں گویا انہوں نے
تَقَالُّوْھَا فَقَالُوْا اَیْنَ نَحْنُ
اسے کم خیال کیا پھر انہوں نے کہا کہاں ہیں ہم؟
مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰہُ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر اور تحقیق بخش دیئے اللہ نے
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ
جو اگلے ہو چکے ان کے گناہ اور جو پچھلے ہوں گے
فَقَالَ اَحَدُھُمْ اَنَا فَاُصَلِّی اللَّیْلَ اَبَدًا
پھر کہا ان میں سے ایک نے بہر حال میں نماز پڑھوں گا ساری رات
وَقَالَ الْاٰخِرُ اَمَا اَنَا اَصُوْمُ النَّھَارَ اَبَدًا وَلَا اُفْطِرُ
اور کہا (ان میں سے) دوسرے نے بہر حال میں روزہ رکھوں گا سارا دن ہمیشہ اور نہیں چھوڑوں گا
وَقَالَ الْاٰخِرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا
اور کہا (ان میں سے) تیسرے نے میں چھوڑ دوں گا عورتوں کو پھر نہیں نکاح کروں گا کبھی بھی

فَجَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْھِم
پھر (اس دوران) آ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف
فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِیْنَ قُلْتُمْ کَذَا وَ کَذَا
پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم ہو وہ جنہوں نے کہا ایسے اور ایسے
اَمَا وَاللّٰہِ اِنِّی لَاَخْشَاکُمْ لِلّٰہِ وَ اَتْقَاکُمْ
قسم ہے خدا کی بے شک میں (تمہاری بنسبت) زیادہ ڈرنے والا ہوں اللہ سے اور زیادہ پرہیز گار ہوں تم سے
لَہٗ لٰکِنِّیْ اَصُوْمُ
اس (اللہ کی خوشی) کے لیے لیکن میں روزہ (بھی) رکھتا ہوں
وَاُفْطِرَ وَاُصَلِّیْ وَاَرْقُدُ
اور کبھی چھوڑ بھی دیتا ہوں اور (کبھی راتوں کو) نماز پڑھتا ہوں اور (کبھی) سو (بھی) جاتا ہوں
وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ
اور میں نکاح (بھی) کرتا ہوں عورتوں سے پس جو منہ موڑے میری سنت سے
فَلَیْسَ مِنِّیْ
پس نہیں ہے وہ مجھ سے

تشریح: حقوق اللہ اور حقوق العباد کے تلازم میں یہ فرمان پاک نہایت اہم ہے۔ اس واقعہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اعمال کا ذکر فرما کر رہبانیت اور آج کل کے جاہل صوفیوں کے باطل خیالات کی تردید کی ہے۔ کہ عبادت وہ ہے جو سنت سے ثابت ہو۔

لغات: رَهْطٌ: آدمی کی قوم اور قبیلہ میں تین سے دس تک کا گروہ جس میں کوئی عورت نہ ہو اس لفظ کا کوئی واحد نہیں ہے۔ تَقَالُّوْهَا: تَقَالُ الشَّيْءِ، کم سمجھنا، قَلَّ (ض) قَلًّا وقِلًّا قِلَّةً، کم ہونا۔ اِعْتِزَالُ عَنْهُ، الگ ہونا، جدا ہونا، لَاَخْشَاكُمْ: بہت ڈرنے والا، خَشِيَ (س) خَشْيَةً، ڈرنا۔ اَتْقَاكُمْ اَتْقٰى، بہت بچنے والا، وَقٰى (ض) وِقَايَةً، بچانا، حفاظت کرنا۔ اَرْقُدُ: رَقَدَ (ن) رَقْدًا، رُقُوْدًا، رِقَادًا سونا، مَرْقَدٌ، سونے کی جگہ، رَغِبَ: رَغِبَ (س) رَغْبَةً عَنْهُ، اعراض کرنا۔

((............ ❁❁❁ ....))

۳۹۔ امام الانبیاء ﷺ کی اثر انگیز وصیتیں

وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبْشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ .

++++++++++

وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں

صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کہ ہمیں نماز پڑھائی اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے

ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ

ایک دن پھر متوجہ ہوئے ہماری طرف اپنے چہرے کے ساتھ

فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً ذَرَفَتْ

پھر ہمیں نصیحت کی ایسی واضح نصیحت کہ بہہ پڑیں

مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ

اس سے (ہماری) آنکھیں اور خوف زدہ ہو گئے اس سے دل

فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

پھر ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! صلی اللہ علیہ وسلم

كَأَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا

گویا یہ الوداعی نصیحت ہے پس ہمیں وصیت فرمایئے

فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى

پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں وصیت کرتا ہوں تمہیں ڈرنے کی

اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

اللہ سے اور سننے کی اور (امیر کی بات) ماننے کی

وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبْشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ

اگر چہ ہو وہ (امیر) حبشی غلام بات یہ ہے کہ جو زندہ رہے گا تم میں سے میرے بعد

فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ

پس دیکھے گا وہ (آپس میں) زیادہ اختلاف لازم ہے تم پر میری سنت اور خلفاء راشدینؓ جو ہدایت والے ہیں ان کی سنت

تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا

پکڑ لو مضبوط (ان کی) سنت کو اور دبا لو

عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ

اسے دانتوں کے ساتھ اور بچو تم نئے نئے کاموں سے

فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

پس بے شک ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے

تشریح: اس حدیث شریف میں چند امور کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

ا۔تقویٰ: یہ پورے دین کی بنیاد ہے

۲۔ اطاعتِ امیر: دینی اور دنیاوی امور میں امیر کی اطاعت کامیابی کا ذریعہ ہے۔استاد کی فرمانبرداری پر امیر کی اطاعت کا ثواب ملتا ہے۔

۳۔فتنوں کے زمانے میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان کے لیے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کا حکم ہے۔

۴۔ ہر بدعت خواہ حسنہ ہو یا سیئہ بہر حال گمراہی ہے۔

لغات: ذَرَفَتْ: (ض) ذَرْفًا، ذَرِيفًا الدَّمْعَ، بہنا۔ وَجِلَ: (س) وَجَلًا بمعنی ڈرنا۔ قَالَ تَعَالٰى لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيْمٍ. مُوْدِعٍ: اسم فاعل وَدَّعَ تَوْدِيْعًا، رخصت کرنا۔ تَمَسَّكُوْا: مضبوطی سے پکڑنا۔ عَضُّوْا: (س) عَضًّا، دانت سے پکڑنا، دانت سے کاٹنا۔ اَلنَّوَاجِذُ: جمع ہے نَاجِذٌ کی بمعنی داڑھ، نَجَذَ (ض) نَجْذًا ڈاڑھوں سے کاٹنا۔ مُحْدَثَاتٌ: جمع ہے مُحْدَثَةٌ کی بمعنی نئی بات حَدَثَ (ن) حُدُوْثًا، نو پیدا ہونا۔

((............✿✿✿............))

۴۰۔اللہ کا حق بندوں پر اور بندوں کا حق اللہ پر

وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ اِلَّا مُؤْخَرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ

اَنَّ لَّا یُعَذِّبَ مَنْ لَّا یُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَیَتَّكِلُوْا .

++++++++++

وَعَنْ مَعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں

كُنْتُ رِدْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ عَلٰی حِمَارٍ

کہ میں بیٹھا تھا (نبی کی سواری) کے پیچھے صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر کہ

لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ اِلَّا مُؤَخَّرَةَ الرَّحْلِ فَقَالَ

نہیں تھی میرے اور ان کے درمیان مگر ایک کجاوے کی لکڑی پس آپ ﷺ نے فرمایا

یَا مَعَاذُ هَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰی عِبَادِهٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ

اے معاذ کیا تو جانتا ہے اللہ کے حقوق بندوں پر کیا ہیں اور بندوں کے حقوق اللہ پر کیا ہیں؟

قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ

میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا

فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَی الْعِبَادِ

پس بے شک اللہ کے حقوق بندوں پر

اَنْ یَّعْبُدُوْهُ وَلَا یُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا

یہ ہیں کہ بندگی کریں اس کی اور نہ شریک کریں کسی کو اس کے ساتھ

وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ اَنَّ لَّا یُعَذِّبَ

اور بندوں کے حقوق اللہ پر (یہ ہیں) کہ نہ عذاب دے

مَنْ لَّا یُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا قُلْتُ

جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے میں نے کہا

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُبَشِّرُ بِهٖ

اے اللہ کے رسول کیا میں نہ خوش خبری دوں اس کی

النَّاسَ	قَالَ	لَا تُبَشِّرْهُمْ
لوگوں کو	آپ ﷺ نے فرمایا	نہ خوش خبری دو تم انہیں

فَيَتَّكِلُوْا

وہ اسی پر بھروسہ کرلیں گے (اور اعمال سے غافل ہو جائیں گے)

تشریح: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا انداز بیان ظاہر کر رہا ہے کہ آپ ﷺ کے قرب میں انہیں ایک خاص مقام حاصل تھا۔

۱۔ اور انہیں یہ حدیث بہت ہی قریب سے سننے کا شرف حاصل ہے۔ اس حدیث سے یہ اسباق ملے۔

۲۔ شرک بڑی روحانی بیماری ہے۔ اس سے بچنا ہم پر لازم ہے۔

۳۔ توحید کے اقرار اور صرف اللہ کی بندگی پر نجات ہو سکتی ہے۔

لغات: رِدْف: پیچھے سوار ہونے والا۔ مُؤَخَّرَةً: الرحل، کجاوہ کا پچھلا حصہ۔ لَا يُشْرِكُوْا: اَشْرَكَهٗ فِيْ اَمْرِهٖ، کام میں شریک ہونا۔ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ شریک ٹھہرانا، شرک کرنا۔ اُبَشِّرُ: بَشَّرَهٗ، خوش کرنا، خوش خبری دینا۔ قَالَ تَعَالٰى فَبَشَّرْنَاهَا بِاِسْحَاقَ. فَيَتَّكِلُوْا: اتَّكَلَ عَلَى اللّٰهِ، بھروسہ کرنا، مطیع و فرمانبردار ہونا۔ اتَّكَلَ فِيْ اَمْرِهٖ عَلٰى فُلَانٍ، اعتماد کرنا، بھروسہ کرنا، وَكَلَ (ض) وَكْلًا، سپرد کرنا۔ قَالَ تَعَالٰى حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

((............❀❀❀............))

آج بروز اتوار ۲ شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ کو بعد نماز عشاء اس خدمت سے فراغت ملی۔ بارگاہِ خداوندی کے دربار میں قبولیت کی دست بستہ درخواست ہے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

والسلام محمد اسلم زاہد

کتاب "زادالطالبین" سے متعلق

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے دس سالہ سوالات

ملاحظہ: اختصار کی غرض سے سوالات میں تکرار ختم کیا گیا ہے۔

الورقة الثانية فى الحديث ١٤٢٤ھ

السوال الاول (الف) ..... من حسن اسلام المرء تركه مالا يعنيه. ان السعيد لمن جنب الفتن ولا ورع كالكف المؤمن مراة المؤمن والمؤمن أخو المؤمن يكف عنه ضيعته و يحوطه من ورائه.

(۱) احادیث مذکورہ کا ترجمہ مطلب کے ساتھ تحریر کیجئے (۲) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تشریح کیجئے۔

(ب) الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسه هواها وتمنى على الله الاقتصاد فى النفقة نصف المعيشة ان الدين بدأغريبا وسيعود كما بدأ فطوبى للغرباء وهم الذين يصلحون ماأفسد الناس من بعدي من سنتي.

(۱) (احادیث کا ترجمہ اور مطلب واضح کر کے لکھئے (۲) اور خط کشیدہ کلمات کے معانی بتائیے۔

السوال الثانى (الف)..... وقال النبى صلى الله عليه وسلم: يوشك الامم ان تداعى عليكم كماتداعى الاكلة الى قصعتها فقال قائل: ومن قلة نحن يومئذ: قال: بل انتم يومئذ كثير ولكنكم غثاء كغثاء السيل ولينزعن الله من صدور عدوكم المهابة منكم وليقذفن فى قلوبكم الوهن قال قائل: يارسول الله ماالوهن؟ قال حبّ الدنيا وكراهية الموت:

(حدیث بالا کا ترجمہ کر کے مطلب بیان کریں (۲) اور خط کشیدہ کلمات کے صیغے تحریر کریں۔

(ب)..... وقال النبي صلى الله عليه وسلم: صنفان من اهل النارلم ارهما: قوم معهم سياط كأذناب البقر يضربون بهاالناس ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات رؤسهن كاسنمة البخت المائلة لايدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وان ريحها لتوجد من مسيرة كذا وكذا.

(۱) حدیث پر اعراب لگائیں۔ (۲) حدیث شریف کا ترجمہ کر کے واضح تشریح کیجئے۔

الورقة فى الحديث (ضمنى ١٤٢٤ھ)

السوال الاول (الف) الوحدة خير من جليس السوء والجليس الصالح خير من الوحدة واملاء الخير خير من السكوت والسكوت خير من املاء الشر اول من يدعى الى الجنة يوم القيمة الذين يحمدون الله في السراء والضراء.

احادیث مذکورہ پر اعراب لگا کر ترجمہ اور مطلب بیان کریں؟

.....(ب) انك لست بخير من احمر ولا اسود الا ان تفضله بتقوى ان الله لا ينظر الى

صورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم.

اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کیجیے اور یہ بتلایئے کہ ''احمر اور اسود'' سے کیا مراد ہے؟

....السؤال الثانی (الف)

السفر قطعة من العذاب یمنع احدکم نومه وطعامه وشرابه فاذا قضی احدکم نهمتة من وجهه فلیعجل الی اهله.

حدیث کا ترجمہ اور مطلب بیان کیجئے؟

(ب) قال النبی ﷺ وهو سید الصادقین لایزال من امتی امة قائمة بامر الله لایضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتی یاتی امر الله وهم علی ذلک.

حدیث کا بامحاورہ ترجمہ کر کے امرُ اللّٰہ (اول) اور امرُ اللّٰہ (دوم) کی مراد واضح کیجیے؟

الورقة الثانیة فی الحدیث ۱۴۲۳ھ

... السوال الاول (الف) الاثم ماحاک فی صدرک وکرهت ان یطلع علیه الناس، حبک الشی یعمی ویصم، من حسن اسلام المرء ترکه مالا یعنیه، لاصرورة فی الاسلام، ان من القول عیالا.

(۱) احادیث مذکورہ کا ترجمہ وتشریح کیجئے (۲) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق کیجیے۔

(ب) لاتظهر الشماتة لاخیک فیرحمه الله ویبتلیک، لیس المؤمن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذی، لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاهلیة.

(۱) احادیث مذکورہ کا ترجمہ وتشریح ذکر کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کے معانی لکھیں۔

... السوال الثانی (الف) قال النبی صلی الله علیه وسلم لیاتین علی الناس زمان لایبقی احد الااکل الربوا فان لم یاکله اصابه من بخاره ، وقال النبی صلی الله علیه وسلم یتقارب الزمان ویقبض العلم وتظهر الفتن ویلقی الشح ویکثر الهرج قالوا وماالهرج قال القتل.

(۱) احادیث پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کیجیے؟ خط کشیدہ عبارات کا مطلب واضح کیجئے۔

ملاحظہ: اس سوال کا (جز ب) ۱۴۱۹ھ کے سوال ثانی (جز ب) کے عنوان کے تحت آرہا ہے۔

الورقة الثانیة فی الحدیث ۱۴۲۲ھ

السوال الاول (الف) نوٹ: یہ سوال ۱۴۲۴ھ (السوال الثانی جز ب میں) جوگزر چکا۔

..... ب. عن ابی قتادةؓ انه کان یحدث ان رسول الله ﷺ مر علیه بجنازة فقال مستریح اومستراح منه فقالوا یارسول الله ﷺ ماالمستریح والمستراح منه فقال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا واذاها الیٰ رحمة الله والعبد الفاجر یستریح منه العباد والبلاد والشجر والدواب. ترجمہ اور مطلب، تلخیص اور پوری حدیث پر اعراب لگائیں۔

السوال الثانی (الف) (۱) درج ذیل حدیث پر اعراب لگائیں (۲) اور سلیس ترجمہ (۳) اور تشریح لکھیں۔

عن ام سلمةؓ انها کانت عند رسول الله ﷺ ومیمونةؓ اذاقبل ابن ام مکتومؓ فدخل علیه فقال

رسول الله ﷺ احتجبامنه فقلت يارسول الله اليس هو اعمىٰ لايبصرنا فقال رسول الله ﷺ افعمياو ان انتما الستما تبصرانه .

(ب) ذیل کی حدیث میں خط کشیدہ الفاظ کی صرفی تحقیق کریں اور حدیث کا ترجمہ اور مطلب لکھیں؟

عن عبدالرحمن بن عبدالله عن ابيهٖ قال كنامع رسول الله ﷺ في سفر فانطلق لحاجته فرأينا حمرة معها فرخان فاخذنا فرخيها فجاء ت الحمره فجعلت تفرش فجاء النبي ﷺ فقال من فجع هذه بولدها ردوا ولدها اليها ورأى قرية نمل قدحرقناها فقال من حرق هذه فقلنا نحن قال انه لاينبغي ان يعذب بالنار رالارب النار.

الورقة الثانية فى الحديث ١٤٢١ھ

السوال الاول (الف) القرآن حجة لك اوعليك' رضى الرب فى رضى الوالد وسخط الرب فى سخط الوالد' لاطاعة لمخلوق فى معصية الخالق' ان لكل امة فتنة وفتنة امتى المال.

(۱) احادیث مبارکہ پراعراب لگا کرترجمہ وتشریح کیجیے (۲) آخری حدیث کی نحوی ترکیب کیجیے۔

(ب) مطل الغنى ظلم' السكوت خير من املاء الشر' لاحسب كحسن الخلق' انزلو الناس منازلهم' لاتنزع الرحمة الامن شقى' ان السعيد لمن جنب الفتن.

(۱) احادیث مذکورہ پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کریں (۲) احادیث کی مختصر تشریح ذکر کریں (۳) آخری حدیث کی ترکیب کریں؟

السوال الثانى (الف) المؤمن غرّ كريم والفاجر خبّ لئيم ' الجرس مزامير الشيطان' ان المستشار مؤتمن ' ان الولد مبخلة ومجبنة ان لكل شئ شرة ولكل شرة فترة .

(۱) احادیث مبارکہ کا سلیس ترجمہ اور تشریح کریں (۲) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق ذکر کریں؟

نوٹ: اس سوال کا جزء ب ۱۴۲۳ھ کے سوال ثانی کے جزء الف کے عنوان کے تحت گزر چکا ہے ملاحظہ کرلیا جائے۔

الورقة الثانية فى الحديث ١٤٢٠ھ

السوال الاول (الف) لاخير فيمن لايالف ولايولف' الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسه هواها وتمنى على الله، لاحليم الاذوعثرة' ولاورع كالكف.

ترجمہ' مطلب' اور ترکیب لکھیں؟ پوری عبارت پر اعراب لگائیں۔

(ب) لاتتخذوا شيئا فيه الروح غرضا' لاتظهر الشماتة لاخيك فيرحمه الله ويبتليك، ليس المومن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش البذى' من عزى ثكلى كسى بردافى الجنة

ترجمہ' مطلب اور ترکیب لکھیں' پوری عبارت پر اعراب لگائیں۔

السوال الثانى (الف) ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من العبادولكن يقبض العلم بقبض العلماء حتى اذالم يبق عالما اتخذ الناس رؤسا جها لافسئلوا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا.

ترجمہ اور مطلب لکھیں اور پوری حدیث پر اعراب لگائیں۔
ملاحظہ: اس سوال کا (جزء ب) ۱۴۲۲ھ کے سوال اوّل کے (جزء ب) کے عنوان کے تحت ملاحظہ کیا جائے۔

الورقة الثانية فی الحديث ١٤١٩ھ

...... السوال الاول (الف) ان يسير الرياء شرک' ان المستشا مؤتمن' ان السعيد لمن جنب الفتن' ان لکل امة فتنة و فتنة امتی المال'

(۱) احادیث مذکورہ کا سلیس ترجمہ (۲) مختصر تشریح مطلوب ہے (۳) نیز خط کشیدہ الفاظ پر اعراب لگائیں۔
ب جز کے لیے ۱۴۱۷ھ کا (جزء ب) ملاحظہ فرمائیں۔

...... السوال الثانی (الف) قال النبی ﷺ انه سيكون فی اخر هذه الامة قوم لهم مثل أجر أولهم يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكرو يقاتلون أهل الفتن' وقال النبی ﷺ لياتين على الناس زمان لاينفع فيه الاالدنيارو الد رهم.

حدیث کا ترجمہ وتشریح کر کے بتائیں کہ حدیث بالا میں مال کی تعریف کیوں کی گئی جبکہ دیگر احادیث میں کثرت سے مال کی مذمت مذکور ہے۔

...... (ب) عن عبد الله بن عمرو رضی الله عنه قال رجعنا مع رسول الله ﷺ من مكة الى المدينة حتى اذا كنا بماء فی الطريق تعجل قوم عندالعصر فتوضاوا وهم عجال فانتهينا اليهم واعقابهم تلوح فقال رسول الله ﷺ ويل للاعقاب من النار أسبغوا الوضوء.

(۱) حدیث کا ترجمہ وتشریح کریں (۲) صرف عقب کے لیے عذاب کا ذکر کیوں ہے (۳) اسباغ وضو سے کیا مراد ہے؟ (۴) نیز خط کشیدہ الفاظ کے ابواب ذکر کریں۔ (۵) حدیث پر اعراب لگائیں۔

الورقة الثانية فی الحديث ١٤١٨ھ

...... السوال الاول (الف) المجالس بالأمانة' الحياء شعبة من الايمان' القرآن حجة لک اوعليک' الاقتصاد فی النفقة نصف المعيشة' مطل الغنی ظلم' من حسن اسلام المرء تركه مالا يعنيه،

(۱) مندرجہ بالا احادیث کا سلیس ترجمہ کریں (۲) مختصر تشریح لکھیں (۳) خط کشیدہ الفاظ کی ترکیب لکھیں۔

...... (ب) لاطاعة لمخلوق فی معصية الخالق' لايلدغ المؤمن من جحر واحد مرتين' لاتسبوا لأموات فانهم قد أفضوا الى ماقدموا' لاتجلس بين رجلين الا باذنهما' من تواضع لله رفعه الله'

احادیث مندرجہ بالا کا ترجمہ لکھیں اور مختصر تشریح بھی کریں۔

...... السوال الثانی (الف) قال النبی ﷺ يذهب الصالحون الأول فالأول وتبقى حفالة كحفالة الشعير أوالتمرلايباليهم الله بالة، قال النبی ﷺ: لاتقوم الساعة حتى يكون أسعد

الناس لکع ابن لکع'

احادیث کا سلیس ترجمہ اور مختصر تشریح کریں کہ مطلب واضح ہو جائے۔

...... (ب)عن عائشة رضی الله عنها أنهم ذبحوا اشاة فقال النبی ﷺ مابقی منها؟قالت: مابقی منها الا کتفها 'قال' بقی کلها غیر کتفها' عن جابرؓ قال اتیت النبی ﷺ فی دین کان علی ابی فدققت الباب' فقال من ذا؟فقلت: أنا فقال أنا أنا کأنه کرهها.

مندرجہ بالا احادیث کا سلیس ترجمہ مختصر تشریح کے ساتھ لکھیں۔

الورقة الثانية فی الحديث ۱٤۱۷ھ

ملاحظہ: اس سوال کا (جزء الف) ۱۴۲۱ھ کے سوال اول کے (جزء الف) کے عنوان کے تحت لکھا جا چکا ہے۔

...... السوال الاول (ب)

لیؤذن لکم خیارکم'لأتاذ نوا لمن لم یبدأ بالسلام'لاتنتفوا الشیب فانه نورا لمسلم 'ازهد فی الدنیا یحبک الله وازهد فیما عندالناس یحبک الناس

احادیث مذکورہ کا سلیس ترجمہ کر کے خط کشیدہ الفاظ پر اعراب لگائیں۔

ملاحظہ: سوال ثانی کے (جزء الف) کے لیے ۱۴۲۰ھ کا سوال ثانی (جزء الف) دیکھ لیں۔

(ب)وقال النبی ﷺ خیر الناس قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم یجیء قوم تسبق شهادة احدهم یمینه ویمینه شهادته

(۱) حدیث بالا کا مطلب خیز ترجمہ کیجیے (۲) خط کشیدہ عبارت کا مطلب واضح کیجیے۔

الورقة الثانية فی الحديث ۱٤۱٦ھ

...... السوال الاول(الف) ان الصدقة لتطفئی غضب الرب وتدفع میتة السوء'ان اولی الناس بالله من بدأ بالسلام' کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ماسمع

(۱) احادیث بالا کا ترجمہ کرنے کے بعد (۲) مقصد واضح کیجیے (۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے بتائیے۔

(ب)نعم الرجل الفقیه فی الدین ان احتیج الیه نفع وان استغنی عنه اغنی نفسه، بئس العبد المحتکر ان ارخص الله الاسعار حزن وان اغلاها فرح.

(۱) مذکورہ احادیث کا مطلب خیز ترجمہ کیجیے؟ (۲) اعراب لگا کر (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجیے۔

...... السوال الثانی (الف) من أکل من هذه الشجرة المنتنة فلا یقربن مسجدنا فان الملائکة تتاذی مما یتأذی منه الانس

(۱) حدیث مبارکہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجیے (۲) "الشجرة المنتنة" سے کیا مراد ہے؟

اس سوال کا (جزء ب) ۱۴۱۷ھ کے سوال ثانی (جزء ب) کے ذیل میں لکھا جا چکا ہے۔

☆☆......❀❀❀......☆☆